یہ عشق کی تلاش ہے

تانیہ طاہر

کانچ کے گلاس کی آواز دیوار سے ٹکرا کر چھناکے کی صورت اس کمرے میں پھیلی اس خاموش محل میں اسکی سرخ آنکھوں نے آواز کی شدت اور دیوار پر نشان چھوڑ دینے والے مشروب کو غور سے دیکھا تھا سرد ٹھنڈ ی سانس ایکدم کھینچ کر اسنے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں

صوفہ نرم و ملائم تھا کہ وہ دھنسا ہوا تھا بڑی بے زاری سے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اسنے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا اور آنکھیں بند ہوتے ہی ایک عکس آنکھوں میں اتر آیا اسکی سرخ نظروں پر پردہ تھا جبکہ نرم ملائم صوفے کے روئیں کو اسکی مٹھیوں نے بے دردی سے جکڑ لیا مسکراتا عکس نازک جسم لہراتے بال ملائم سی رنگت گالوں میں خم جن میں اکثر دل ڈوب کے ابھرا

Novel Galaxy

تھا گداز پاؤں جس میں چھنچھناتے گھنگھور لبوں کی گہرائی میں چمچماتا تل کھلکھلاہٹ ایسی کے تتلیاں بھی جھوم اٹھیں انداز گفتگو کی نرمی پر دل ہار ہار جائے پلکوں کی چلمن

میں چھپی حیا اور محبوب کو زیر کر دینے والے چہرے کے نقوش اور اسپر ستم ایسا کہ پور پور سجایا جائے ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں چھپی حنا ناک میں گول دو مسرور چاندنی کی طرح چمکتے موتیوں سے بنی نتھ جس نے سرخ ہونٹوں پر نازاکت سے گر کر اسکے وجود میں طوفان سا اٹھا دیا ہلکے براؤن کھلے بال جن کی لمبائی اور گہرائی میں وہ خود کو بے بس محسوس کرتا رہا اور اوپر سجا جھومر مانگ میں جھلملاتی بندی جبکہ کانوں میں بڑے بڑے اویزے صراحی دار گردن میں سجا سرخ موتیوں کا سیٹ اور اوپر نازک تراشیدہ جسم پر سرخ موتیوں سے لیس بھاری کام دار لہنگا پاؤں میں چھنچھناتے گھنگرو سر سے پاؤں تک قابل تعریف ناقابل بیان حسن کا جیتا جاگتا مجسمہ اسکی تنہائ دل کی گہرائ میں اترا وجود کسی اور کا تھا۔

Novel Galaxy

چار دن سے وہ اس عکس کو بھولنا چاہ رہا تھا مگر ایک پل کو بھی فراموش نہ کر سکا محبت و حبت تو سب ہی کرتے ہوں گے محبوب بھی جگہ جگہ مل جائیں گے اسے محبت نہیں تھی اروش اسکی رگوں میں اترا اور روانی سے بہتا عشق تھا

وہ عشق جس کے خیال میں وہ دن کو رات سمجھ لیتا جس کے احساس کو اپنے پاس محسوس کر کے وہ کھانا پینا چھوڑ دیتا جس کے ایک حکم پر وہ دنیا اسکے قدموں میں بکھیر دیتا

افسوس سد افسوس وہ اسکا نہ تھا۔

اسکے وجود پر کسی اور کا اختیار تھا۔وہ جو گھنٹوں بیٹھ کرا سکی مسکراہٹ دیکھتے اور کھلکھلاہٹ سننے کا شوق رکھتا تھا اب وہ سب کسی اور کے لیے تھی

وہ مسکراہٹ وہ کھلکھلاہٹ کا جلترنگ

تیمور شاہ یہ وہ نام وہ شخص تھا جو دنیا میں آخری بھی ہوتا تو وہ کبھی اسکو دیکھنا نہیں چاہتا تھا ظلم کیا تھا دادا نے سب جان کر بھی عالم کے بجائے اروش کو تیمور کا کر دیا۔

کیا کمی تھی اس میں کھڑا ہو تو دنیا دیکھے

چلے تو جوتے کی نوک پر پیسے کا غرور اور آنا دیکھے ٹھر جائے تو ایک دنیا کو آنکھوں کی گہرائ میں سما لے ۔۔

کیا نہیں تھا خوبصورتی دولت محبت عشق سب تھا

پھر اروش اسکی نہیں تیمور کی ہوئ اسکے جسم وجان کا حق دار وہ تھا یہ پہلا خیال تھا جو چار دن سے اسکے اندر سر توڑ رہا تھا اور وہ خیال تھا جہانزیب شاہ یعنی اپنے دادا کو مار دینے کا عالم شاہ نے ہر ممکن کوشش کر لی تھی خود کو ان سے دور رکھنے کی مگر وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر پا رہا تھا اسنے سرخ آنکھوں کو کھولا ارد گرد دیکھا چارو اطراف میں خاموشی تھی جیسے ہر چیز سہمی

ہوئ اسکی طرف دیکھ رہی ہو کہ وہ اگلا قدم کیا لینے والا ہے اسنے سیدھے ہو کر ٹیبل پر رکھی ریوالور اٹھائ ---

جہانزیب شاہ تمھیں ایسا تو نہیں کرنا چاہیے تھا "ریوالور کی ناب دیکھتے ہوئے اسنے سرد ٹھنڈے لہجے میں کہا

اور ایکدم وہ کھڑا ہو گیا -- سفید لٹھے کے لباس میں جتنی اکڑ تھی اس سے کہیں زیادہ اکڑ عالم شاہ میں تھی ---

وہ سیاہ جوتے سے ریوالور یوں ہی ہاتھ میں تھامے نرم کالین پر قدم دھرتا کمرے سے باہر آ گیا ---

وہاں سب نوکر موجود تھے کام نہیں تھا کوئ مگر پھر بھی اسنے کسی نوکر کو اب تک نہ سونے کی اجازت دی تھی اور نہ ہی چھٹی دی تھی کہ وہ جا کر آرام کر لیتے وہ یوں ہی حرکت کر رہے تھے مسلسل کہ کہیں عالم شاہ کا

سارا زلزلہ انپر نہ نکل جائے تبھی سب مگن تھے --- وہ نیچے آیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا ---

کچھ دیر وہاں ٹھر کر سب کو دیکھ کر وہ باہر نکل آیا ---

جو اسکا دماغ سوچ رہا تھا --- اور جو وہ کرنے جا رہا تھا

اسکے لیے اسے بلکل بھی فرق نہیں پڑتا تھا --- لون میں سے گزر کر وہ --- حویلی کی اگلی طرف آ گیا ---

یہاں اسنے اروش کو دیکھا تھا پہلی بار ---- اور بس اسکو پا لینے کی چاہت کر لی تھی ---

اور پچھلے چار دن میں وہ ادھر سے ہی رخصت ہوئ تھی --اسکے قدموں میں تیزی آ گئ -- وہ حویلی میں داخل ہوا --

ارے عالم آپ " ممتاز نے اسکی جانب دیکھا وہ ابھی تہجد کے لیے اٹھی ہی تھی -- عالم نے اسکی جانب دیکھا اور اگنور کر دیا --

دادا جان کمرے میں ہیں "اسنے سرد لہجے میں پوچھا --

جی کمرے میں ہیں" ممتاز کی نگاہ اسکی ریوالور پر نہیں گئ -- سب ہی اس سے عجیب سہمے ہوئے رہتے تھے تبھی وہ وہاں سے جلدی چلی گیئں ---

کیونکہ وہ صرف دادا سے بات کرنے یہاں آتا تھا --

وہ داد جان کے کمرے کی جانب ا گیا ---

دروازہ بجائے بنا ہی اندر داخل ہوا۔

بے چین سے جہانزیب شاہ کو اسنے چیئر پر جھولتے دیکھاتو مسکرا کر دروازہ بند کر دیا۔

جانتا تھا آپ سو نہیں سکتے "وہ پلٹا اور انکے نزدیک انے لگا ---

جو کہ اپنی جگہ سے ایکدم اٹھے ---

عالم کے ہاتھ میں بندوق دیکھ چکے تھے ---

کبھی جہانزیب شاہ نے کسی سے محبت کی ---

چلو یہ چار لفظ تو کوئ بھی کسی کے منہ کو دیکھ کر کر لیتا ہے --- کبھی

جہانزیب شاہ نے ان ہوائوں میں عشق کی تڑپ محسوس کی " بولتے ہوئے

اسنے کمرے کی کھڑکیاں بند کیں -- سرد ہواؤں نے اسکو اسکے عمل سے

روکنا چاہا تھا ----

عالم ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں" جہانزیب شاہ کی پیشانی پر پسینے کی

بوندیں تھیں --

جان بوجھ کر کی جانے والی حرکت کو آپکی نظر میں کیا کہا جاتا ہے گناہ ---

یہ غلطی"اسنے ریوالور سے ماتھا سہلایا اور انکی جانب دیکھ کر پوچھا ----

عالم تیمور

Novel Galaxy

کیا مجھ سے بہتر تھا" اسنے جلدی سے اانکھوں کو جنبش دے کر پوچھا ---

ن۔۔۔ نہیں ایسا ہو سکتا ہے بھلا " انھوں ن نہے پھیکی سی مسکراہٹ سے اسکو دیکھا گیا چاپلوسی کرنا چاہی جان بچانے کے لیے ۔۔۔ آنکھوں میں اسکا پاگل پن دیکھ کر خوف سا لہرارہا تھا ۔۔۔

تو پھر "اسنے سوال کیا ۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں سامنے والے کے لیے بے پنہا زہر تھا ۔۔۔

"اروش تیمور کو پسند کرتی تھی

جھوٹ "وہ دھاڑا ۔۔۔۔ کہ کمرے میں اسکی دھاڑ گونج گئ ۔۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں ۔۔۔

اسنے تو کبھی تیمور کو دیکھا نہیں تھا " وہ چلایا اور انکی گردن پکڑ لی ۔۔ گویا اسے یہ ہی علم تھا کہ اروش نے تیمور کو بڑے ہونے کے بعد نہیں دیکھا ۔۔۔ کیونکہ وہ حویلی آتا ہی نہیں تھا ۔۔۔ اور جہانزیب شاہ اسے اتنا کاموں

میں مصروف رکھتے کہ کبھی وہ ان سے اروش کے متعلق سولا کرتا تو وہ یہ ہی کہتے کہ تیمور تو یہاں ہوتا ہی نہیں ---

عالم میں تمھارا دادا ہوں " وہ اٹک اٹک کر پوچھنے لگے ۔آج انکے سارے جھوٹ پکڑے گئے تھے ۔

یہ ہی تو میں سوچ رہا ہوں --- آپ تو میرے دادا ہیں دنیا میں میرا وہ رشتہ جس کے سوا کوئ اور رشتہ میں نے نہیں دیکھا --- پھر بھی پھر بھی میرے ساتھ زیادتی کی آپ نے اس تیمور کو مجھ پر فوکیت دی عالم شاہ پر ---- "وہ انکی گردن کو سختی سے دباتا بول رہا تھا

عالم م--میرا سانس

سرخ آنکھیں جھوریوں بھریں انکی باہر کو ابل آئیں تھیں

میری بھی سانسیں گھٹ رہیں ہیں دادا جان " عالم نے مزید سختی سے جکڑ لیا یہاں تک کے وہ نیچے بیٹھتے چلے گئے ---

م---مجھے معاف کر دو " اپنی جان بچانے کو وہ بولے ---

کیسے کر دوں معاف ----- میری جان ہیں آپ "ایکدم گردن چھوڑ کر اسنے انھیں سینے سے لگا لیا----

آپکے بیٹے کی سوتیلی اولاد ہوں -- میں اپکااصل پوتا ہوں ہی نہیں -- تبھی آپ نے مجھ میں اور تیمور میں فرق رکھا --وہ آپکا اصل خون ہے---- وہ ہی اصل پوتا ہے تبھی اروش میری نہیں اسکی ہے ---- " سختی سے -- انکی کمزور کمر کو اسنے اپنے بازؤں میں جکڑ لیا اور اتنی سختی سے دبایا کہ انکا انس سا نکلنے لگا---

"ای---ایسا کچھ نہیں ہے-- عالم

آپ جانتے ہیں نہ مجھے جھوٹ نہیں پسند ----" وہ ان سے دور ہوتا بولا -- انکے ماتھے پر سے پسینہ صاف کیا---

اب--اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو "کچھ دیر سانس بحال کر کے وہ خوف زدہ نظروں سے اسکو دیکھ کر پوچھنے لگے -- عالم انھیں ہی غور سے دیکھ رہا تھا

۔ کچھ دیر دیکھتا رہا -- چہرے پر بلا کی سختی اور سنجیدگی تھی

میں چاہتا ہوں آپ کبھی بھی دوبارہ نہ بولیں جہانزیب شاہ ---

ہمیشہ کے لیے --چچ چ چپپ ہو جائیں "آنکھیں نکال کر اسنے دھیمی آواز میں انھیں اصل مقصد بتایا --- اور لفظوں پر بے تحاشہ زور دیا ---

انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جبکہ عالم نے مسکرا کر انکو دیکھا --- ریوالور کو دیکھا جن کو دیکھ کر --انکی سانس شاید اگلی خود ہی نہیں نکلتی

نہیں میں آپکو مارنے نہیں آیا" وہ ہنسا---

اسکی ہنسی سے بھی خوف سا ا رہا تھا

وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اسنے اپنی جیب سے دوائ نکالی ---

جہانزیب شاہ سمجھ نہ سکے وہ کیا کرنے جا رہا تھا ---

انھوں نے ایسا کیوں کیا یہ تو وہ سامنے دیکھ سکتے تھے وہ کیا تھا --- وہ اپنی نازک سی اروش کو اس جانور کے سپرد نہیں کر سکتے تھے جسے جانور بھی انھوں نے خود ہی بنایا صرف اپنی نفرت میں وہ جانتے تھے اسکا دماغ بھی اسکے بس میں نہیں ہوتا ---

اسنے دوائ کو پانی میں ملایا اور پلٹا ---

لیں پی لیں " آگے گلاس کیا ---

کیا ہے یہ " جہانزیب شاہ نے گھبراہ کر پوچھا ----

کچھ نہیں ہے پی جائیں ---- " وہ ہنسا ----

جہانزیب شاہ نے گلاس کو پھینکنا چاہا مگر عالم نے سنجیدگی سے انھیں دیکھا

میں نے کہا ہے نہ پیے اسکو "وہ بے حد سنجیدگی اور نفرت سے انکو دیکھ رہ تھا -- جہانزیب شاہ کے پاس کوئی دوسرا اوپشن نہیں تھا --- انھوں نے

کانپتے ہاتھوں سے -- وہ گلاس تھاما اور نہ چاہتے ہوئے بھی منہ سے لگا لیا -- انکی آنکھوں سے بے تحاشہ آنسو نکل رہے تھے عالم شاہ خاموشی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا آہستہ آہستہ وہ سارا گلاس پی گئے --- جبکہ انھیں گزشتہ ایک ایک پل یاد ا رہا تھا -- وہ چیخنا چاہتے تھے مگر اسکے آگے آواز نہیں نکلی

عالم نے ان سے گلاس لیا اور دوسری طرف رکھ دیا ----

مسکرا کر انکو دیکھا ---

کچھ کہنا چاہیں گے " انکے شانے پر ہاتھ رکھتا وہ پوچھ رہا تھا --

عالم "انھوں نے بس اتنا ہی کہا کہ عالم شاہ نے انکے بزرگ کانپتے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی -- محظوظیت سے ہنسا ---

بس یہ آخری لفظ سن کر مجھے اچھا لگا اسکے علاؤہ کچھ مت بولنا --- مگر یاد سب رکھنا " مسکرا کر گال تھپتھپا کر وہ وہاں سے اٹھا اور جیسے آیا تھا ویسے ہی باہر نکل گیا

۔ جبکہ اسکے نکلتے ہی جہانزیب شاہ کو ایک جھٹکا لگا تھا اور اسکے بعد انکا وجود زور زور سے جھٹکے کھانے لگا ۔۔۔۔ جبکہ انکے منہ سے سفید جھاگ نکلنے لگے اور انکی آنکھیں ابل سی گئیں سرخ ہو کر ۔۔۔

اور انکے وجود کا ایک حصہ بے جان سا ہو گیا ۔۔۔

عالم نے جاتے جاتے اروش کے کمرے کو دیکھا ۔۔۔

مگر وہ وہاں نہیں گیا ۔۔۔ وہاں سے نکل کر وہ اپنے پورشن میں آ گیا بندوق وہیں پھینک کر وہ لاونج میں ہی صوفے پر لیٹ گیا ۔۔ سیگریٹ ملازم نے پیش کی اور اسنے سیگریٹ پینا شروع کر دیا ۔۔۔ کافی دیر وہ سیگریٹ پیتا رہا ۔۔۔۔ دماغ کی گرمی کو کم کرنے کے بجائے اسنے اور بڑھا لیا تھا ۔۔ایک آگ سی جل اٹھی تھی چارو جانب جو بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی ۔۔۔

اسے اروش چاہیے تھی ہر حال میں ہر قیمت پر ۔۔۔

اور اس کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا ۔۔۔

اسنے سیگریٹ منہ میں لے کر آنکھیں بند کر لیں -- وہ بنا ہاتھ کا استعمال کیے اب سیگریٹ کا دھواں اڑا رہا تھا ---

---

چھوٹے سے عالم کو بری طرح مار کر حویلی کے پیچھلی طرف پھینک کر وہ ہاتھ جھاڑتے آگے آئے -- تو اپنے بچوں کو دیکھ کر دل خوش ہو گیا وہاں سب تھے انکے اپنے بچے اور پورا خاندان دراصل عالم انکے بیٹے کا آگ گناہ تھا جو طوائف کے کوٹھے کا بوجھ تھا --- جس کو چھپانے کے لیے -- طوائف سے نکاح کروا دیا --- اسفند شاہ کا ---

Novel Galaxy

مگر جلد ہی اسفند شاہ کو --- اس عورت سے جو اس لیے خوش تھی کہ وہ اس جھنم سے نکل آئ -- گھن آنے لگی

اور انھوں نے ایک دن باپ سے اپنی اندرونی کیفیت کا اظہار کر دیا -- باپ جو انسے ناراض تھا بیٹے کے اندرونی جزبات جان کر خوش ہوئے جب اسفند شاہ نے انھیں عالم شاہ کی خبر دی ----

تو جہانزیب شاہ نے انھیں مشورہ دیا کہ وہ --- ان دونوں ماں بیٹے کو جلا کر راخ کر دیں ---

موسمی کیفیت کے ایوز اکثر اس گاؤں میں بجلی گیرنے سے گھر راخ ہو جاتے تھے -- یہ بھانا سمجھا کر انھوں نے اسفند شاہ کو قائل کیا اور وہ جو --- اب اس طوائف سے من راضی کر چکے تھے مان گئے --

مگر جب اس فیل پر عمل پیرا ہونے لگے تبھی عالم شاہ نے دنیا میں قدم رکھ دیا -- جس کی وجہ سے اسفند شاہ ایسی حرکت نہیں کر سکے ----

نازنین یہ سب جان گئ تو ---- عالم جو ابھی بس ہفتے بھر کا ہی تھا ---

اسے --- اس بھیانک رات میں -- اس کمرے سے باہر پھینک دیا --

جہاں وہ رہتی تھیں ---- یہ یہ کہا جائے جہاں انھیں قید رکھا تھا ---

اسفند شاہ نے باپ کے کہنے پر درندگی دیکھائی اور

نازنین کو جلا کر راخ کر دیا--

گاؤں والوں میں یہ پھیلا دیا کے رات برسات کی وجہ سے--- بجلی ٹوٹ کر

گیری --

عالم شاہ پورے دن جب وہاں روتا رہا تھا -- ملازم آواز سن کر بچہ اٹھا لائے

جسے جہانزیب شاہ نے نفرت اور حقارت سے دیکھا---

بیٹے کے وجود میں اولاد کو دیکھ کر کوئ جزبات نہ بھڑکیں -- تبھی عالم کو

چھپا دیا ---

Novel Galaxy

ایک ملازمہ کو وہ بچہ دے دیا۔۔۔ملازمہ عالم کو کواٹر میں لے گئ ۔۔۔

جبکہ اسفند شاہ کی شادی کرا کر جہانزیب شاہ نے انھیں دوسرے ملک بھیج دیا۔پیچھے سے عالم شاہ بڑا ہونے لگا ۔۔

حویلی والوں سے وہ بچہ سہما ہی رہتا جبکہ اسکے ماں باپ جنھیں وہ اپنا ماں باپ سمجھتا تھا ۔۔۔ اس سے لاتعلق ہی رہتے جیسے وہ انپر بوجھ ہو ۔۔۔

وہ بچپن سے ہی حساس طبعیت کا مالک تھا اور ایک رات ۔۔اسے نشے میں اسکے باپ ۔۔۔ یعنی اختر جو کہ ملازم تھا اسنے بتایا کہ وہ کس کا بیٹا ہے اس حویلی کا وارث ہے اور اسکی ماں کے ساتھ کیا کیا گیا ۔۔

جبکہ اس وقت عالم آٹھ سال کا تھا۔۔ عالم جہانزیب شاہ کے پاس پھینچ گیا

۔۔۔

جب وہ جہانزیب شاہ کے پاس جانے لگا بیچ میں ہی روئ کے گالے کی مانند ایک بچی پر نگاہ گئ ---اور وہ وہیں کھڑا ہو گیا --- وہ بچی لون میں کھیل رہی تھی

وہ دو سال کی بچی اپنے ہاتھوں کو منہ میں لے رہی تھی عالم اسکے نزدیک بڑھا -- تبھی تیمور شاہ وہاں ا گیا جو اسفند شاہ کا دوسرا بیٹا تھا -- جسے تین سال پہلے ہی گاؤں بلا لیا گیا تھا اسفند شاہ کو یہ جیتا کر -- کہ اگر وہ باہر رہنا چاہتا ہے تو اسکے بچے ادھر ہی رہیں گے ۔

دوسری طرف انکی بیوی جس کی ایک بچی بھی تھی سارہ اس سمیت اسفند شاہ باہر کے ملک رہتے تھے -- تیمور نے اس بچی کو اٹھا لیا --

عالم شاہ نے غصے سے تیمور کو دیکھا اور اس بچی کو اس سے چھین لیا وہ بچی اور تیمور دونوں رونے لگے جبکہ تیمور چھ سال کا تھا ----

عالم نے بچی کو چپ کرانا چاہا -- کہ اسکی گردن کسی سخت گرفت میں آ گئ

بچی کو اسکے ہاتھ سے لے کر ---- تیمور کے ہاتھ میں تھما کر --- جہانزیب شاہ نے عالم کو بری طرح پیٹ ڈالا ---

اور اسے دوبارہ کاٹیج میں بھیج دیا --

اسی طرح روزوں شب گزرتے رہے ---

اور اروش شاہ جو کہ سبحان شاہ کی بیٹی تھی ۔یعنی اسفند شاہ کے چھوٹے بھائی کی ---

عالم شاہ کے ہر گزرتے دن کے ساتھ رگوں میں عشق بن کر دوڑنے لگی --

Novel Galaxy

جہانزیب شاہ یہ بات بھانپ گئے --

اور عالم شاہ بھی بنا ڈرے انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے ڈٹ گیا ---

تب جہانزیب شاہ کو اسکو زندہ رکھنے پر اپنی سنگین غلطی کا احساس ہوا مگر اب عالم شاہ اتنا بڑا ہو چکا تھا کہ وہ اپنی حفاظت کر سکتا اسنے سیدھا اروش

کے بارے میں جہانزیب شاہ سے بات کی --اب اسکی عمر ایسی نہیں تھی کہ جہانزیب شاہ اسے پیٹ ڈالتے---

جہانزیب شاہ نے یہاں بھی جال بنا اور عالم کو اپنے نزدیک کر لیا---

عالم اس محبت پر حیران ہوا---

اکڑ اس میں اسفند شاہ جیسی ہی تھی جبکہ تیمور میں ایسی کوئ بات نہیں تھی۔

جہانزیب شاہ نے عالم کو زینوں میں پھنسادیا مگر اروش عالم کے دماغ سے نہ نکلی نہ کبھی اسنے نکلنا تھا--

Novel Galaxy

اسکے پورے دن کی تھکاوٹ بس ایک نظر دیکھ کر اتر جاتی دوسری طرف جہانزیب شاہ نے تیمور اور اروش کو ایک دوسرے کی منگ بنا دیا جان بوجھ کر اسفند شاہ کو کبھی جہانزیب شاہ نے واپس آنے نہیں دیا---

اسی طرح اروش اور تیمور ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے اور عالم شاہ

دوسرے معملات میں پھنسا

رہا کبھی جہانزیب شاہ نےا سے اروش کے نزدیک بھی پھٹکنے نہیں دیا بس

اس لارے میں کہ وہ اروش کے بیس سال کے ہوتے ہی عالم کی شادی

اس سے کرا دیں گے---

اور عالم اسی شوق میں انکی ہر بات مانتا گیا---

اور پھر جہانزیب شاہ نے عالم کو گاؤں سے باہر بھیج دیا--- کام کے سلسلے

میں -- جبکہ پیچھے سے جس دن کا شدت سے انتظار عالم کر رہا تھا۔

تیمور اور اروش کی شادی کر دی----

وہ دونوں اپنی زندگی میں بے حد خوش تھے جبکہ کسی کے ارمانوں کا خون ہو

گیا وہ واپس لوٹا اختر نے ہی اس

سے بتایا-- کہ اروش اور تیمور کی شادی کر دی گئ ہے

۔ اور اروش کی تصویر بھی دیکھائی ۔۔وہاں عالم نے اروش کی تصویر چھین کر اختر کا حشر بھاڑ دیا اور

عالم بھاگ کر جہانزیب شاہ کے پاس گیا ۔۔۔ مگر طبعیت خرابی کا بھانا کر کے ۔۔۔ وہ چار دن اس سے بچتے رہے ۔۔

اور پھر وہ دن بھی ا گیا ۔۔۔ جب عالم شاہ کے اندر کے جانور کو جگا دیا جہانزیب شاہ نے ۔۔ کہ سب سے پہلا شکار ہی وہ ہوئے اور عالم شاہ نے

۔۔

انکو جو دوا کھلائ تھی ۔۔۔۔ اس نے انکا انجام کیا کیا تھا یہ تو اگلے روز ہی پتہ چلنا تھا۔۔

Novel Galaxy

یہ تو جہانزیب شاہ ہی جانتے تھے اس عرصے میں انھوں نے اسکے اندر کیا کیا دیکھا تھا جس سے اکثر وہ پریشان ہو جاتے ۔۔ مگر اپنے خوف کو دبا کر ۔۔۔ وہ اسے اروش کا لارا دیتے رہے ۔۔

اکثر انھوں نے اسے بے رحم پایا تھا --

وہ ہمیشہ شکار ایسے کرتا کہ سامنے والا خوف سے زرد پڑ جاتا ---

اور اب اسکا شکار سب تھے وہ سب جو اسے بیوقوف بناتے رہے جنھوں نے اسکی ماں کو مار دیا ----

حالانکہ اسکے اندر اپنی ماں کے لیے کوئ جزبات نہیں تھے مگر تب تب جب جب جہانزیب شاہ اسے مارتے تب تب اسنے ماں کو یاد کیا تھا وہ ان کے سامنے انکی اولاد کو تباہ کر کے -- اس ازیت سے روشناس کرانا چاہتا تھا --

مگر اروش کے سپنے اسے اندھیرے اور اجالوں میں آنے لگے تھے --

وہ اسکے ہر سوال اور جواب میں شامل تھے ---

اسکی آنکھوں میں جو نشہ تھا --اس سے عالم شاہ محظوظ ہونا چاہتا تھا کسی بھی قیمت پر ---

یہ تلاش تھی عشق کی -- نہ جانے یہ عشق کس کو تباہ کرتا اور کس کو آباد کرتا ۔

تیمور داداجان نے ہمیں اسفند بابا کے پاس کیوں بھیجا ہم حویلی میں خوش رہتے انکے پاس-- مما کے پاس بابا کے پاس " اروش بال سنوارتے ہوئے بولی ---

اسکی بھیگی بھیگی آنکھوں میں تیمور دیکھنے لگا --اور اٹھ کے اسکے پاس ایا--اسکا پور پوراسکی محبت سے بھیگا ہوا تھا-- تیمور نے اسے اپنی بانہوں کے گھیرے میں لے لیا ---

کیوں کہ میں بھی اپنے بابا کو مس کر رہا تھا---

دیکھو اروش --- بابا ہمارے آنے سے کتنا خوش ہیں مما بھی --

اور وہاج اور سارہ بھی " وہ پیار سے اسکو سمجھانے لگا۔۔

اروش ہنس دی ۔۔۔

تو یہ بات آپ مجھے دور سے بھی سمجھا سکتے تھے" وہ کسمسا کر اسکی بانہوں سے نکلی مگر تیمور نے دوبارہ اسے جکڑ لیا ۔۔۔

اور تم اسکو ہمارا ہنی مون بھی سمجھ سکتی ہو" تیمور نے اسکے گال پر اپنا لمس بکھیرا ۔۔

وہ تو مجھے سمجھ ا رہا ہے آپکی حرکتوں سے "وہ کھلکھلا کر اس سے دور ہوئ

۔۔۔۔

اور ایکدم سرخ آنکھیں کھلیں ۔۔۔

بے چینی سے ادھر ادھر دیکھا ۔۔

یہ کیسا خواب تھا اس قدر جان لیوا ۔۔۔ اسنے ٹیبل پر رکھا واس اٹھا کر زمین پر پھینکا ۔۔۔

کیسے ہنس سکتی ہو تم اسکے ساتھ " وہ دھاڑا -- لاونج میں اسکی آواز کی گرج تھی ---

ملازم سہم سے گئے ---

سفید سوٹ میں وہ بے پناہ وجاہت کا مجسمہ شخص اس قدر بے چین بے حال کیوں دیکھ رہا تھا ---

سائیں --- جہانزیب شاہ کو فالج ا گیا ہے " اسکا خاص ملازم اسکے پاس دوڑ کر آیا --اسنے اپنے ملازم کو دیکھا ---

اور دیکھتا رہا ----

سائیں سبحان شاہ انھیں ہسپتال لے کر دوڑا ہے ممتاز بیبی اکیلا ہے کیا حکم ہے سائیں "

اس سالی کی بھی گردن دبا دو --- مکرم " وہ مسکرا کر بولا تو مقابل کو سب سمجھ ا گیا کہ -- ماجرہ کیا ہے ---

وہ ایکدم ٹھنڈا ہو کر اسکے پاس ہی بیٹھ گیا

اور اسکے گھٹنے دبانے لگا ----

عالم نے سر کو صوفے کی پشت پر ڈال دیا ---

مکرم " وہ پھنکارہ --

جی سائیں حکم سائیں ----

تم زرا یہ ہسپتال وغیرہ کو سبحان شاہ سے دور رکھنا --- بہت دور سمجھا کہ

نہیں " عالم نے ایک آئ برو اٹھا کر دیکھا --

سمجھ گیا سائیں " مکرم مسکرا کر اٹھا -- اور عالم نے ٹیبل پر سے چابی اٹھا

کر اسپر اچھال دی جسے مکرم نے کیچ کر لیا اور باہر کی طرف دوڑ لگا دی --

اب تم سے ملاقات کا وقت ہے جہانزیب شاہ" مدھم مسکراہٹ ہونٹوں پر

سجا کر وہ فریش ہونے اٹھا مگر-- اچانک اپنا خواب پھر سے یاد ا گیا -- جس

نے اسکی سانسوں کو اور بھی بھاری کر دیا -- اتنا بوجھ پڑ گیا تھا ایکدم کے اسکا بس نہیں چلا کے شاہ والوں کو جلا کر راخ کر دے ----

اور ہمیشہ کیطرح وہ اس خواہش کو دل میں رکھے اپنے کمرے میں ا گیا ---

دوسرا اہم کام --- بھی سرانجام دینا تھا اور اسکے بعد ---- یہ سب اسکے قبضے میں ہوتا -----

اسنے سیاہ لباس نکالا اور آئینے کے سامنے ا گیا --

اپنے عکس کے ساتھ اسکا عکس ہزار بار سوچا تھا --- اسکی معصوم عالم سے سہمی نظروں کو بار بار سوچا تھا ---

عالم کے جزبات سے گھبراتا اسکا چہرہ آنکھوں میں اکثر اٹھرتا تھا مگر سب خیال تھا قیاس تھا --- جسے اب اسنے حقیقت بنانا تھا ----

اسنے خود پر مہنگا پرفیوم چھڑکا ---اور اپنے پورشن سے باہر نکل کر وہ حویلی کیطرف آیا ---

جہاں لمبے ستونوں کو تھامے کھڑی ممتاز بیگم کو دیکھ کر اسنے بے زاری سے ایک پل کو سوچا کہ اسکا کیا کرنے ہے --

ممتاز کی بھی نگاہ اسپر گئ اور وہ عالم کے پاس آ گئ ---

عالم آپکے دادا جان --- کو اچانک ہی --- "وہ اسکے چوڑے سینے سے لگی رونے لگیں ---

ہاں کبھی منہ سے کچھ نہ نکالنے والی منافق عورت اس سے کتنی نفرت کرتی تھی وہ جانتا تھا ۔ اور سب سے اہم

وہ جہانزیب شاہ کی بہو تھی اور ---- اس سے محبت کرتیں تھیں ----

یہ انکا جرم تھا -- عالم نے انکا ہاتھ پکڑ کر خود سے دور کیا ---

کتنا اچھا ہو آپ کچھ دن کے لیے حویلی سے چلی جائیں" عالم نے گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا --

ممتاز بیگم اپنی بے اختیاری پر کچھ شرمندہ سی ہوئیں ---

مگر کیوں ۔۔۔ آپ نے دیکھا نہیں دادا جان کو فالج ہو گیا ہے حالانکہ رات وہ صیحی تھے آپ بھی تو ملے " وہ اچانک رک گئیں

پھٹی پھٹی نظروں سے اسکو دیکھنے لگی جو انکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا ۔۔۔۔

گویا اچانک انھیں یاد آ گیا کہ آخری بار صرف عالم ان سے ملا تھا ۔۔۔

انکی سرخ آنکھیں پھیل سی گیئں ۔۔ عالم ۔۔ کے لب مسکرا اٹھے ۔۔ جبکہ نگاہیں ۔۔ سامنے سفیدے کے درخت پر تھیں جو تنہا جھوم رہا تھا ۔۔ جیسے ۔۔ مسرور ہو ۔۔۔

عالم نے نگاہوں کو زرا سی جنبش دی ۔۔ اور انکی جانب دیکھا ۔۔۔

ہم ٹھیک کہہ رہیں ہیں محترم ممتاز بیگم آپ یہاں سے چلی جائیں " پراسرار مسکراہٹ نے ممتاز کو جیسے ہوش کی دنیا میں دھکیل دیا ۔۔۔۔

آپ آپ نے کیا کیا ہے بابا جان کے ساتھ " وہ۔ بھڑک سی گیئں ۔۔

جبکہ عالم نے انکے اس طرح غرانے کا اثر لیے بنا ۔۔۔

انکی طرف قدم موڑ لیے --

ممتاز نے کچھ ڈرتے ہوئے قدم پیچھے لیے ------

مجھے جہانزیب شاہ کے فیصلے سمجھ نہیں آتے تھے تبھی میں نے انکو چپ کرا دیا -- فکر مت کریں --- وقت پر علاج نہ مل سکا تو اپاہج ہو جائیں گے مریں گے نہیں --- پتہ کیا انسان کو اپنے آپ کی پرواہ کرنی چاہیے ---- یہ بات میں نے دادا سے ہی سیکھی ہے ---- " وہ نرم مسکراہٹ لیے انھیں سب سمجھا رہا تھا

۔

جبکہ ممتاز گویا سانس بھی بھال نہیں کر پا رہیں تھیں ----

ک---کیوں" وہ بے بس سی بولیں ---

یہ سوال میں بھی تو کر سکتا ہوں --- " اچانک انکا منہ اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں جکڑتا وہ غرایا --

صبح کی ہوا نے اسکے بال بکھیر دیے تھے -- ممتاز بیگم کا وجود لٹھے کیطرح سفید پڑ گیا --- جبکہ عالم کی انگلیاں انھیں گالوں میں کبھی محسوس ہو رہیں تھیں--

ع--عالم " انھوں نے اسکا ہاتھ ہٹانا چاہا -----

میں پوچھتا ہوں آپ سے ---- کیا کبھی غور سے میری آنکھوں کو نہیں دیکھا تھا ---- " وہ چلایا ---

م---میں کچھ نہیں جانتی " ۔

ہ

آہ جھوٹ سراسر جھوٹ ---- " عالم نے انھیں پیچھے دھکیل دیا --جن کی چور نظریں اب یہ بات واضح کر رہیں تھیں کہ وہ بلکے حویلی میں موجود ایک ایک ملازم بھی جانتا ہے کہ عالم شاہ بیوقوف بنایا گیا ہے اور یہ بات سوچتے ہی اسکا دماغ پھٹنے لگتا تھا ----

ممتاز بیگم نے وہاں سے بھاگنا چاہا۔ مگر عالم نے انکا ہاتھ جکڑ لیا ۔۔۔۔

حویلی میں رہنا چاہتی ہو ۔۔۔ یہ کسی کھائ میں پھیکوا دوں " اسنے سرد لہجے

" میں پوچھا ۔۔۔ گویا اسے چھوٹ دینے کا ارادہ رکھتا ہو ۔۔۔

میں ۔۔ میں نے باباجان اور سبحان کے کہنے پر ۔۔اروش اور تیمور کو ۔۔۔

ایک دوسرے کے قریب کیا تھا ۔۔۔۔

وہ

"۔۔وہ باباجان ہی تھے جو نہیں چاہتے تھے کہ تمھارا ۔۔۔ گندا خون

م۔۔۔میرا مطلب۔۔۔۔ تم انکے خاندان میں شامل ہو "وہ جلدی سے سمبھل

کر بولی ۔۔۔۔

عالم کا قہقہ اٹھا ۔۔۔۔

ممتاز بیگم نمازیں تو ایسے پڑھتی ہو جیسے تم سے زیادہ کوئ فرشتہ نہیں دنیا

میں" عالم نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا ۔۔۔ شکر ادا کرتی وہ وہاں سے بھاگنے

Novel Galaxy

لگیں -- کہ عالم کے ایک اشارے پر وہاں کھڑے اسکے ملازموں نے ممتاز کے ہاتھ جکڑ لیے --

پسینے میں شرابور وہ عالم کو خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہیں تھیں-----

چونکہ وہ خود بھی نہیں چاہتی تھیں کہ عالم اور اروش کی شادی ہو -- یہ بات انھیں--- بہت عرصہ پہلے ہی پتہ لگ گئ تھی ---

اور وہ خود بھی تو عالم سے سخت نفرت کرتیں تھیں جب سے انھوں نے یہ جانا تھا کہ اسکی ماں طوائف ہے --

انھیں وہ اپنے میعار کا کبھی نہیں لگا اور پھر باباجان کے سمجھانے پر انھوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ اپنی نفرت کو کسی طرح چھپا لیں ---

اور عالم کے ساتھ --- پھر وہ بھی کھیل کھیلنے لگی ---

اور آج -- جیسے سب پکڑ میں آ گئے تھے نہ جانے وہ کیا چاہ رہا تھا -----

عالم نے لون میں بنے سیمنٹ اور اینٹوں کے بینچ پر پاؤں رکھا --- اور جوتے میں پھنسا چاقو نکالا ---

ممتاز بیگم کا دل ڈوب سا گیا ----

عالم --- " انکے لب پھڑپھڑائے ---

میں چاہتا ہوں تم سب زندہ رہو ---- یقین مانو --- میری بے بسی پر ہنسنے والوں کی قبریں وقت آنے پر اسی حویلی۔ میں سجا دوں گا ----- مگر ابھی میں کسی کو مارنا نہیں چاہتا --- تمھارے لیے بس یہ حکم ہے -- کہ اپنی چونچ --- بند رکھنا -- جس دن بھی تمھارے منہ سے ۔ میرے خلاف ایک لفظ بھی نکلا --- اس دن سبحان شاہ سمیت --

"تمھاری پیاری بیٹی ---- کو بھی تمھارے کفن میں لپیٹ دوں گا ----

اسکے کان میں پھنکارتا-- وہ اسکے جھریوں زدہ پریشان چہرے پر اپنی طنزیہ ہنسی پھینک گیا ----

لے جاؤ اسکو اور اچھے سے پوچھو کیا یہ اپنا منہ کھولے گی کبھی" اسنے چاقو ایک ملازم کی جانب اچھالتے ہوئے --- کہا --

ن۔ نہیں نہیں عالم میں کبھی نہیں کھولو گی جو تم کھو گے میں وہ ہی کروں گی -- عالم مجھے چھوڑ دو " ممتاز گڑگڑانے لگی مگر عالم شاہ ---- وہاں سے نکل گیا --تھا ---

---

تم کہاں سے آ گئے آج " صیام خان اپنی حویلی میں عالم کو دیکھ کر ایک پل کو حیران ہوا اور پھر ہنس دیا ----

عالم خاموشی سے بیٹھا تھا ---

وہ اٹھ کر اسکے گلے بھی نہیں لگا تھا -- صیام نے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا --اور بیٹھ گیا سامنے ---

کچھ بتاؤ گے بھی یہ منہ میں گڑھ ڈال کر بیٹھ گئے ہو" صیام نے اسکی نگاہوں کے سامنے چٹکی بجائی جو ایک چیز کو مسلسل گھورے جا رہا تھا ---

عالم نے گھیری سانس کھینچی-----

تم سے مکرم نے رابطہ کیا تھا کہاں تھے تم" عالم نے سوال کیا صیام نے سر ہلایا ---

وہ جانتا تھا کہ وہ پورے پانچ ماہ سے اس سے رابطہ نہیں کر رہا تھا کیونکہ صیام خان کی غلطی یہ تھی کہ اسنے اسکا فون نہیں اٹھایا تھا ----

اور لاکھ منت سماجت کے باوجود ہر جگہ سے صیام کو بلاک کر کے وہ آج پانچ ماہ بعد اپنا غصہ خود ہی اتار کرا سکے پاس تھا--- اور بات وہیں سے شروع کی تھی --

" عالم میں گاؤں سے باہر تھا

کہاں"اسنے گھورتے ہوئے دوسرا سوال فورا ہی کیا ---

یار تم جانتے ہو -- میں اکیلا ہی مرد ہوں حویلی میں ---

بختیار خان کو زمینوں پر مسلہ تھا --- اسنے بلا لیا ---

جلد بازی میں سیل فون گھر ہی چھوڑ دیا ---

اور بس اتنی سی بات پر تم اپنے بچپن کے دوست سے --- پانچ مہینے سے رابطے میں نہیں ہو -- ویسے حیران کن ہے ---" صیام نے زرا خفگی کا اظہار کیا --عالم کے الٹے دماغ سے باخوبی واقف تھا ---

تمھارے جیسے لوگ اس سزا کے مستحق ہوتے ہیں --اور میں معافی سے زیادہ سزا کو فوقیت دیتا ہوں ۔ انسان کو غلطی کرنی ہی نہیں چاہیے -- برحال -- یہ موبائل جس کام کے لیے ہے اسکے لیے استعمال کیا کرو "عالم نے کہا اور ملازم کو اشارہ کر کے سیگریٹ مانگی جو اسنے جلدی سے اسکے حوالے کی --

جی حضور اگلی بار ایسا ہی ہو گا " صیام ہنستے ہوئے کہنے لگا ----

تمھاری ہیروئن کا کیا بنا پٹ گئے ہو اس سے تم --- "بڑی لاپرواہی سے دھواں ارد گرد بکھیرتے اسنے سوال کیا۔ یعنی صیام خان کو بھڑکایا تھا ----

صیام کا چہرہ سنجیدہ ہو گیا اور عالم محظوظ ہوا ---

جان بوجھ کر اسکا ذکر کر کے میرا موڈ مت خراب کرو " صیام سنجیدگی سے بولا

--

یار اگر کوئ مجھ سے ایسی محبت کرے -- تو شاید---

"عالم شاہ اسکی پناہوں سے کبھی آزاد نہیں ہونا چاہے

عالم شاہ کا مزاج عشقانہ ہے تو ضروری نہیں صیام خان بھی اس چکر میں پڑے اور ویسے بھی لڑکیاں اپنے منہ سے اظہار کرتیں سخت زہر لگتیں ہے

" اماں سائیں کا احساس نہ ہوتا تو کب کا اسے گھر سے باہر پھینک چکا ہوتا

صیام جھنجھلا کر بولا جبکہ عالم کا قہقہ ابھرا ---

یہ اس بے وجہ ہنسی میں کوئ راز ہے -- میں نے کبھی عالم کو یوں ہنستے ہوئے نہیں دیکھا ----"صیام نے سیگریٹ ایش ٹرے میں مسل دی ---

عالم نے بالوں میں ہاتھ پھیرا لبوں پر اب بھی مسکان تھی --

" شاہ والوں کے بارے میں کیا خیال ہے

کیا خیال ہے" صیام کو کچھ سمجھ نہیں آئ ---

مگر سامنے والا جانتا تھا وہ اپنا دماغ چلائے گا -- عالم شاہ نے کبھی کھل کر کسی سے بات نہیں کی تھی ---

تو وہ سیدھے لفظوں میں کیسے بتاتا کہ سلگ رہا ہے -- وہ --

گویا کوئلوں پر اسکی روح کو بھونا جا رہا ہے ---

اسے بیوقوف بنایا گیا ہے اسکا عشق

کسی اور کی قربت میں ہے -- سوچو تو زرا ایسے انسان کے اندر کبھی قرار آیا

ہے --

صیام کچھ پل اسکو دیکھتا رہا ۔۔۔اور ایکدم اسنے اپنا سر تھام لیا ۔۔۔۔

کس سے ہوئ ہے اروش کی شادی" وہ سنبھل کر بولا ۔

صرف وہ تھا جو دن رات اروش کے قصیدے عالم کے منہ سے سنتا تھا ۔۔۔

تیمور شاہ" عالم نے حلق سے بمشکل سانس بحال کیا ۔۔

صیام نے نفی میں سر ہلایا ۔۔۔۔

شاید شاہ والے زندہ بچتے ۔۔۔ اب ۔۔

صیام کے رگیں خود بھی غصے سے تن گیئں تھیں ۔۔۔۔۔

اب " وہ پوچھنے لگا ۔۔۔۔

Novel Galaxy

سب راخ " اسنے سیگریٹ کے شعلے کو ہتھیلی پر مسکرا کر مسل دیا ۔۔۔۔

"اس میں اروش کا قصور نہیں ہے عالم

" مگر اسکے جسم سے تیمور شاہ کے لمس کو اترنا ہو گا

عالم قہقہ لگاتا بولا ---

عالم وہ تمھاری ہے --- "صیام بے چین ہوا ----

کچھ تو اس آگ پر بوندیں پڑیں --- صیام خان تمھارے پاس آتے ہی ہم اسی لیے ہیں -- تمھارے لفظ زخموں پر دوا بنتے ہیں" وہ بے بس سا لگا --- سنجیدہ سرخ نظریں ----

صیام اسکی تکلیف کو محسوس کر پا رہا تھا ----

اگر انکے بیچ پچھلے اٹھائیس سال میں کوئ موضوع رہا تھا تو وہ صرف اروش شاہ کا تھا ----

اپنے دوست کا ایک ایک پل جو اسنے اروش شاہ کے انتظار میں گزارا صیام خان کو سب یاد تھا ۔اور اس وقت شاہ فیملی پر اسکو سخت غصہ ا رہا تھا کہ عالم نے آنکھیں بند کر لیں -----

"تیمور کہاں ہے

اسنے سوال کیا ----

" اپنے باپ کے پاس

"کیا وہ جانتا ہے تمھارے بارے میں

جہانزیب شاہ مجھے نیچا دیکھانے کے لیے ہر حد تک جا سکتا ہے صیام خان

---اور اسنے تیمور شاہ کو بھی سب بتایا ہو گا ----- اور میری پیٹھ پیچھے یہ

سب --- مجھ پر ہنسے ---- "اسنے مٹھیاں سختی سے جکڑ لیں -----

صیام کو اسکا ضبط دکھ رہا تھا ----

غصے سے خون اسکا بھی کھول رہا تھا ---

ایک جیتے جاگتے انسان کے جزابات کے ساتھ کھلواڑ کرنے کا حق کسی کو

نہیں تھا -- کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا تھا کہ عالم شاہ کو دھوکا

دیتے---اب وہ سب اپنے کیے کے خود زمہ دار تھے ---

صیام نے سر جھٹکا --

میں تمھارے ساتھ ہوں " اسنے اسکا ہاتھ تھامہ ---

عالم نے اسکی جانب دیکھا --اور بلکل صیام کے پیچھے کھلے دروازے میں

حمائل خان کو دیکھ کر ---- وہ نگاہ پھیر گیا -----

جبکہ لبوں پر مسکان بھی ٹھر گی تھی ۔ دو لوگ ہی تو تھے دنیا میں جو اپنی

محبت کے ہاتھوں زلیل ہو رہے تھے --

عالم شاہ اور حمائل خان --

صیام نے اسکی نظروں کے سامنے دیکھا اور حمائل کو دیکھ کر اسکا میٹر شاٹ

ہو گیا --

کیا کر رہی ہو یہاں " وہ غصے سے غرایا ---

وہ آپ دکھ نہیں رہے تھے -- تو آپکو ڈھونڈ رہی تھی "ڈری سہمی آواز پر عالم

کا قہقہ ابھرا -- جبکہ صیام سڑ ہی گیا ----

شیٹ آپ جاؤ یہاں سے "صیام نے بنا لحاظ کے غصے سے کہا --

اور رخ پھیر لیا جبکہ عالم تو ویسے بھی صوفے سے سر ٹکائے تقریبا لیٹا ہوا تھا

بے ادبی کرتے ہو صیام خان محبت کی جس دن تمھیں محبت ہو گی ---- تو --- تمھارے پلے کچھ نہیں رہے گا " عالم نے سر سیدھا کیا حمائل جا چکی تھی ---

کیا بکواس ہے عورت کو مرد سے پہلے محبت نہیں ہو سکتی اور وہ بھی وہ مرد جو اسکو منہ بھی نہ لگائے"

"کسی دن لگانا پڑ گیا تو --

عالم نے غور سے اسکو دیکھا --

چار سال پرانا نکاح ہے عالم شاہ صیام خان کو اسکی جگہ سے کوئ نہیں ہلا سکتا " صیام نے مغروریت سے کہا ---

Novel Galaxy

یہ عشق نہیں آساں

ہم نے سمجھ لیا ہے ---- یہ آگ کا دریا

تمھیں بھی ڈوب کر جانا ہے "عالم نے اسکا گال تھپتھپایا ----

اور اٹھنے لگا ---

کدھر ---- "صیام نے اسکا ہاتھ پکڑا ---

دیکھنا ہے اب جہانزیب شاہ پر فالج پڑ کر کیسا دیکھتا ہے" عالم نے سنجیدگی

سے کہا ---اور اپنی شال اٹھا کر شانوں پر پھیلا لی ----

تم نے کیا یہ "صیام حیران ہوا ---

تمھیں میری قابلیت پر شک ہے" عالم نے سر پھیرے انداز میں اسکو دیکھا

نہیں "صیام نے سانس کھینچا -----

اور دونوں باہر نکل آئے ---

Novel Galaxy

رات ڈیرے پر دعوت ہے شغل میلہ ہو گا --- دماغ کچھ درست ہو جائے گا ا جانا اور مجھے بلیک لسٹ سے ہٹا دینا" صیام نے سوال کے ساتھ حکم بھی دیا ---

جس پر عقلم نے سر ہلایا ----

مگر ڈیرے پر نہیں او گا " وہ بولا---

کیوں" صیام چیڑ ہی گیا ---

ہم محبوب لوگ خیانت کو پسند نہیں کرتے --" عالم نے ترچھی نظر اسپر ڈالی ----

صیام نے گھیری سانس بھری -----

وہ جان گیا تھا اسکی بات کو --- کہ وہ کس نظریے سے کہہ رہا ہے ---

ایک بار کر کے دیکھو تمھیں مزاہ آئے گا " صیام نے اکسایا ---

ایک بار خود محبت کر کے دیکھو -- تمھیں لطف آئے گا " اسکا شانا تھپتھپا کر وہ وہاں سے نکل گیا --- صیام اسکے پیچھے ہی آیا تھا -- بلیک پاروڈو میں بیٹھتے ہوئے گلاسز لگا کر ایک بار پھر اسکی نگاہ حمائل پر گئ --

اور افسوس سے صیام کو دیکھا -- جو حد درجے اس سے غافل تھا ----

اور یہ حقیقت تھی اروش عالم شاہ سے ایسی محبت کرتی تو عالم شاہ خود کو خوش قسمت تصور کرتا ---

صیام نے ایک بار پھر اسکی نظروں کا ٹھہرنا دیکھا اور پیچھے مڑا تو حمائل جلدی سے چھپ گئ اسنے مٹھیاں بھینچ لیں ----

عالم نے گاڑی سٹارٹ کی اور گاڑی موڑ لی --- جبکہ صیام خان اسکو سی آف کر کے مظبوط چال چلتا پیچھے پلٹا اور برق رفتاری سے اسکے فرار ہونے سے پہلے حمائل کا ہاتھ تھام کر --- وہ اسے اسی کمرے میں لے آیا جہاں سے عالم شاہ کی خوشبو ابھی بھی ا رہی تھی ---

اسنے حمائل کو صوفے پر دھکیلا ----

اور دروازے کو کنڈی چڑھا دی----

حمائل جلدی سے اٹھ گئ اسکے پلٹنے تک ----

صیام جانے دیں مجھے " وہ بولی مگر نظر تو اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھی

--

کیا چاہتی ہو تم اور کتنا بے عزت ہونا چاہتی ہو حمائل " وہ غرایا اور اسکے بال اپنی مٹھی میں جکڑ لیے -----

روز محبت کی سزا کیوں دیتے ہیں آپ مجھے --- آپ کو بس دیکھنے آئ تھی حمائل نے خود کو چھڑانے کی زرا بھی کوشش نہیں کی تھی --- "

جبکہ صیام نے کچھ پل اسکی صورت کو ٹھر کر دیکھا تھا ---- اسکا یہ ہی اظہار ---اسے سخت زہر لگتا تھا

اسنے اسے دور دھکیل دیا ---اور خود دوبارہ سیگریٹ اٹھا لی ---

حمائل کو سانس کا مسلہ تھا وہ جانتا تھا تبھی جان بوجھ کر اسکو تکلیف دینے کے لیے اسنے یہ عمل کیا تھا حمائل جان بچانے کی خاطر وہاں سے بھاگنے لگی کہ صیام نے مسکرا کر اسکو ایک بازو میں سختی سے جکڑ لیا--

بہت بے باک ہو اظہار محبت میں حمائل خان ---- تو محبت کا ستم سہنے کی ہمت نہیں" اسکے ہاتھ میں لائٹر تھما کر وہ اسکے کان میں بولا بولتے ہوئے اسکے کان کی لو سے ---- صیام خان کے کا لمس ٹکراو ہوا --- مگر اس بات کو وہ تو محسوس نہیں کر سکا البتہ حمائل سن سی رہ گئ ----

اسنے ایک جھٹکے سے حمائل کو سیدھا کیا ---

اور اب دونوں آمنے سامنے تھے --- حمائل --- نے اپنے ہاتھ میں لائٹر اور اسکے لبوں میں دبا سیگریٹ دیکھا ----

جلاؤ "صیام کی طرف سے حکم ہوا --

ن۔۔ نہیں" حمایل جانتی تھی وہ اسکے دھویں سے سانس نہیں لے پائے گی پچھلی بار بھی وہ اسے تڑپتا چھوڑ گیا تھا ۔۔۔

میں نے کہا جلاؤ" وہ سختی سے چلایا ۔۔۔۔

اماں سن لیں گئ صیام ۔۔۔

ماں کو جتنا مان ہے آپ پر سب ختم ہو جائے گا " حمائل نے سرخ نظروں سے اسکو دیکھا ۔۔۔

تم سے مشورے نہیں مانگے میں نے جو کہا ہے وہ کرو " صیام نے اسکی کمر میں سختی سے ہاتھ ڈال لیا ۔۔۔

حمائل کو اپنی کمر ٹوٹتی محسوس ہوئ اور اسی وجہ سے ۔۔۔ اسنے لائٹر جلا دیا

۔۔۔۔

سیگریٹ میں آگ لگتے ہی دھواں اٹھنے لگا ۔۔

صیام خان لبوں پر مسکراہٹ لیے ۔۔اسکو سانس روکے اپنے بے پناہ نزدیک دیکھ رہا تھا ۔۔

حمائل سانس روکے کھڑی رہی ۔۔۔ جبکہ ۔۔۔ صیام اسکی ضد پر پل بھر کے لیے حیران ہوا یہ تو وہ جانتا تھا وہ گرفت ہلکی بھی کر دے وہ تب بھی اسکے پاس سے اب نہیں ہٹے گی ۔۔۔۔

جب تک وہ اسے باہر خود نہیں نکال دے گا ۔۔۔۔

حمائل نے سانس نہیں لیا

۔ صیام کو فرق نہیں پڑا اسنے دوسرے ہاتھ سے ۔۔۔ سیگریٹ کا گھیرہ کش لے کر ۔۔۔۔ دھواں منہ میں بھر لیا ۔۔۔۔

اور سیگریٹ حمائل کے ہاتھ میں تھماتا وہ اسکے چہرے پر جھک گیا

۔۔

حمائل پھڑپھڑا سی گئ -- جبکہ صیام اسکی سانسوں میں سیگریٹ کا دھواں چھوڑ چکا تھا ---

حمائل کو لگا اسکی سانسوں کی نالیوں کو یہ دھواں چیر دے گا -----

جبکہ صیام اسکی حالت سے حظ اٹھاتا اس سے دور ہوا ---- یہ عمل بہت مختصر اور سری سا تھا جزبات سے عاری ضد میں پوشیدہ

لبوں سے دھواں آزاد کیا --- اور ہاتھ کی مدد سے لبوں کو صاف کیا ----

جبکہ دوسری طرف وہ لہرا کر زمین بوس ہوئ تھی --

صیام جانتا تھا وہ بے ہوش ہو گئ ہے --

ہمم نزاکت دیکھو محترمہ کی اور محبت کی رٹ -- ایک رات میں یہ عشق کا بھوت اتار سکتا ہوں حمائل خان تمھارا -- " اپنے قدموں میں اسکو ڈھیر دیکھ کر وہ طنزیہ بولا اور وہاں سے چلا گیا ----

Novel Galaxy

کوئ بھی ملازمہ اسکو دیکھ کر اٹھا لیتی سب ملازم جانتے جو تھے صیام خان کو

اور بے بس حمائل کو --- جبکہ اماں کی نظر میں انکا بیٹا ---

بے حد آئیڈیل تھا --

جہانزیب شاہ کے کمرے میں قدم رکھتے ہی وہ مسکرا دیا ---

سبحان شاہ ابھی باہر نکلے تھے ----- اور مکرم کو عالم حکم دے چکا تھا ---

کہ کیا کرنا ہے ---

وہ جہانزیب شاہ کے پاس۔ آکر بیٹھ گیا ---

ممتاز ابھی بھی اسکے ملازموں کے بس میں تھی ---

Novel Galaxy

کیسا محسوس کر رہے ہیں دادا "وہ انکے سفید بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

جن کی آنکھیں پھٹ کر ابلنے کو تھیں ۔

عالم مسکرا دیا ---

فکر نہ کریں اب میں کوئ نقصان نہیں پہنچاؤ گا آپکو ---" عالم نے انکے گال تھپتھپایا----

مگر آپکو بتائے بنا تو کبھی میں نے کچھ نہیں کیا دادا"وہ انکے شانے کو مٹھی میں جکڑ گیا جس سے -- وہ مفلوج سے پھڑپھڑا گئے ----

اروش کو بلا لو دادا "جھک کر وہ پیار سے انھیں دیکھتا بولا --- جبکہ وہ گڑ گڑ کرتے نفی میں سر ہلانے لگے عالم نے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور انکی گردن ایک بار پھر سے جکڑ لی چہرے پر سنجیدگی تھی جس کی وجہ سے وہ پھڑپھڑا سے گئے ----

میں حکم دے رہا ہوں دادا اروش کو بلا لو --- ورنہ تم مفلوج تمھاری بہو غائب اور تمھارا بیٹا لنگڑا ----- وہ ہنسا ---

عالم شاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے یہ آگ اروش کے وجود سے بھجے گی ورنہ یہ حویلی آگ کی لپیٹوں میں رہے گی اور تم تیمور کو حکم دو کہ وہ اروش کو طلاق دے --- سمجھے یہ تمھارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر سمجھائے "آنکھیں نکالتا وہ غرایا ---

جبکہ جہانزیب شاہ کی آنکھوں سے آنسو بھنے لگے ---- جو بے بسی کے تھے عالم کو ان آنسو کی رتی بھی پرواہ نہیں تھی ---

وہ ان سے دور ہوا --اور دوسری طرف سے انکا موبائل اٹھا لیا --- اور اسفند شاہ کا نمبر ملایا ---

اس آدمی کی تو وہ شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ بس اروش واپس آ جائے ----

اسنے اسفند شاہ کو وڈیو کال کر کے جہانزیب شاہ کے آگے رکھ دیا موبائل ---- کچھ دیر میں کال کنیکٹ ہو گئ جہانزیب شاہ بے بسی سے سرخ چہرے سے -- اور ابلتی آنکھوں سے انھیں دیکھنے لگے حقیقی طور پر تو وہ انھیں واپس لوٹنے سے روکنا چاہتے تھے مگر اسفند شاہ یہ سب سمجھ نہیں سکے وہ تو باپ کی حالت اور انکی شکل دیکھ کر ہی حیران رہ گئے چیخ چیخ کر سبحان شاہ کو بلانے لگے مگر عالم چپ چاپ اپنی ہنسی دباتا یہ منظر دیکھ رہا تھا

اگر تم لوٹ آئے ---- تو بدلہ ہو گا اسفند شاہ " وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا باہر نکل گیا-----

Novel Galaxy

دو دن گزر گئے تھے حویلی میں خوشی کا عالم تھا اور یہ سب عالم شاہ کی بدولت تھا وہ اپنے پورشن میں خوش خرم تھا ---- اور انتظار تھا تو اسکا جس کے لیے اسکی سانسیں بھی طلب گار تھیں ---

سبحان شاہ کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ اب چلنے کے قابل نہیں رہے تھے اوپر تلے ہونے والے حادثات کی وجہ سے ----

پنچائیت بیٹھی گی جو کے حویلی کے اندر ہی تھی -- جس میں جہانزیب شاہ اور ویل چیئر میں سبحان شاہ تھے -- جبکہ ممتاز کے منہ میں تو ایلفی گھل گئ تھی ایک لفظ بھی وہ نہیں بولتی تھی اور یہ سب مناظر دیکھ کر بڑے بزرگوں نے سرداری عالم شاہ کے سرکر دی -- کیونکہ --- وہ ہی اگلی پیٹی میں پہلا قدم رکھ رہا تھا -- عالم شاہ کے پلین کے مطابق سب ٹھیک ہو رہا تھا اس وقت اگر نہ بھی ہوتا تو وہ خود اپنی مرضی سے ہر چیز موڑنے کی صلاحیت رکھتا تھا ---

Novel Galaxy

اور جب فیصلہ ہو گیا -- تو جہانزیب شاہ جو روکنا چاہتے تھے انکار کرنا چاہتے تھے -- چپ چاپ رونے لگے --عالم نے انکی جانب دیکھا --- اور مسکرا دیا

--

اسکے سر پر دستار انھیں کہاں اچھی لگتی ---

سبحان شاہ بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے

حالانکہ آپ لوگوں کو خوش ہونا چاہیے مگر افسوس کے آپ لوگوں کے منہ لٹک گئے -- وہ کہتے ہیں نہ کم سوچنا چاہیے --- نہ جانے آنے والے وقت آپکو -- مفلوج اپاہج ہی نہ کر دیں" اسنے مسکرا کر طنزیہ نظر سب پر ڈالی --- اور سر جھٹک کر ان سب کو یوں ہی خاموش چھوڑ کر وہ باہر نکل آیا -- اب انتظار تھا تو عروش کا وہ واپس آتی اوراسکی ہو جاتی ----

ایک ایک دن اسنے گن گن کر گزارا مگر عروش ہفتہ گزر جانے کے بعد بھی واپس نہیں لوٹی ----

اسنے طیش میں آکر سیگار لبوں میں دبائے اور --- جہانزیب شاہ کے پاس آ گیا ---

راستے میں ممتاز نے بھیا کو دیکھا تھا جبکہ سبحان شاہ نے بھی وہ رات کا کھانا کھا رہے تھے ----

عالم نے ان دونوں پر توجہ نہیں دی -- جوتے سے دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا جہانزیب شاہ بستر پر پڑے تھے ----

اسکی جانب دیکھ کر ---- مسکرانے لگے -- گو کہ مسکراہٹ کافی عجیب لگ رہی تھی مگر یہ تو عالم شاہ ہی جانتا تھا کہ انکا دل عروش کے نہ آنے پر کتنا بے چین ہے --اور عالم جیسے پاگل سا ہونے لگا وہ ایک لمحے میں انکے نزدیک پہنچا اور انکی گردن جکڑ کر انکو اٹھا لیا --

وہ پھڑپھڑا کر رہ گئے ----

میں نے کہا تھا کہ آگ لگا دوں گا --- ہر چیز میں آگ لگا دوں گا اگر وہ نہ آئی --- " عالم غرایا --- اس کی اونچی آواز سن کر ممتاز بھاگتی ہوئی ---- آئیں جبکہ ملازم سبحان شاہ کو بھی وہاں لے آئے -- جہانزیب شاہ کی حالت دیکھ کر -- ممتاز بھاگ کر عالم تک پہنچی ---

عالم چھوڑیں بابا کو کچھ ہو جائے گا " وہ رونے لگیں --

ہٹ" وہ چلایا ۔۔۔۔ آنکھیں نکال کر اسنے جہانزیب شاہ کو کسی فالتو سامان کیطرح بستر پر پھینک دیا

مجھے عروش چاہیے" وہ دھاڑا ۔۔۔۔

جبکہ سبحان شاہ ہنسنے لگے ۔۔۔

کتنا اچھا ہو کہ وہ کبھی واپس نہ آئے ۔۔۔" جلتی پر تیل کا کام کر گئ تھی یہ بات ۔۔۔ عالم پل میں ان تک پہنچا اور کھینچ کر لات اسکی ویل چیئر پر ماری جس سے سبحان شاہ الٹ کر دور جا گیرے ۔۔۔ تکلیف سے کراہنے لگے ۔۔

ممتاز کے تو اوسان خطا ہو گئے عالم اس سے پہلے انکو مار مار کر انکا دلیہ بناتا ۔۔ ممتاز نے اسکے آگے ہاتھ جوڑ دیے

میں میں بلاؤ گی عروش کو تم ایسا مت کرو " وہ عالم سے بولی ۔۔۔ عالم جو طوفان کیطرح ان تینوں پر برس پڑتا ایکدم رک کر ممتاز کو دیکھنے لگا ۔۔

اٹھاو فون --- اور اگر وہ کل رات تک یہاں نہ آئ --- تو ---- میں تم تینوں کو جلا کر راکھ کر دوں گا اور اسکے بعد بھی --

عروش شاہ صرف عالم شاہ کی ہو گی ---- یہ یاد رکھنا --" وہ وارن کرتا--- دندناتا ہوا وہاں سے -- چلا گیا -- جبکہ پیچھے سے ممتازبیگم نے سبحان شاہ کو سیدھا کیا اور جہانزیب شاہ کو بھی ---- وہ ان دونوں کی حالت دیکھ کر رونے لگی --

کاش بابا آپ اتنی نفرت عالم سے نہ کرتے کاش اس کے اندر اتنی نفرت نہ ڈالتے --یہ پھراسکو اسکی ماں کے ساتھ ہی مار دیتے" وہ چلائ --اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی -- جہانزیب شاہ کی بھی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے --- جبکہ سبحان شاہ --- تکلیف سے کراہ رہے تھے ----

اسی دوران ملازم دوڑ کر ان تک آیا اور ممتاز کے آگے -- سیل فون کر دیا

شاہ صاحب کا حکم ہے کہ ابھی عروش بی بی کو کال کی جائے " مکرم بولا

ممتاز نے ڈر کر اسکو دیکھا کہیں وہ انہی باتیں سن کر عالم کو نہ بتا دے اسنے خاموشی سے موبائل تھامنے میں ہی عافیت جانی اور موبائل پر عروش کا نمبر ڈائل کرنے لگی ---

---

تیمور یہاں آ کر میں نوٹ کر رہی ہوں --- تم کچھ زیادہ ہی دوسری لڑکیوں سے فری ہو رہے ہو" عروش نے خفگی سے اسکی طرف دیکھا وہ دونوں ایک پارٹی سے لوٹے تھے جہاں تیمور نے اسے ایک منٹ کے لیے بھی لفٹ نہیں کرائی تھی --- اور وہ ساری پارٹی میں یوں ہی بیٹھ کر واپس لوٹی تھی

عروش کم اون اب تم اتنی بیک ورڈ بنوگی تو --- کام کیسے چلے گا ---- تم جانتی ہو -- بابا اپنا بیزنیس پھیلانا چاہ رہے ہیں اور میں جن سے بات کر رہا تھا کام کا ہی موضوع تھا"

رئیلی انکے ساتھ ڈرنک کرنا انکی بانہوں میں بانہیں ڈالنا انکے گال پرکس کرنا --- رئیلی تیمور یہ سب تمھارے کام کا حصہ ہے "عروش نے پہلی بار کسی سے بحث کی تھی --- اور بحث کے دوران ہی اسکی آنکھیں بھیگ گئیں --

اچھی بھلی لائف گزر رہی تھی جب سے اسفند شاہ نے یہ کہا تھا کہ --- وہ اپنا بیزنیس بڑھانا چاہتے ہیں اور اسکے لیے --- انھیں --- پارٹیز میں آنا جانا ہو گا اورعروش یہاں رہتے اپنی پڑھائی پوری کر لے کیونکہ وہ ابھی صرف بیس سال کی تھی اور گریجویشن کی سٹوڈنٹ تھی---

Novel Galaxy

اور اسکے پاس تجربہ نہیں تھا تبھی وہ بیزنیس میں انٹرفائیر نہیں کر رہی تھی مگر تیمور کے ساتھ ہر جگہ---- موجود ہوتی تھی مگر ہر گزرتے دن کے ساتھ--- تیمور کا رویہ --- بدل رہا تھا ----

عروش آئ رئیلی رئیلی لو یو ---- دیکھو --- میں تم سے تب سے پیار کرتا ہوں جب تم بلکل اتنی سی تھی" اسنے مسکرا کر --- اسکے بال سنوارے -- عروش اسکی جانب دیکھنے لگی ---

تو بتاؤ بھلا تمھارے علاؤہ کیا مجھے -- کوئ اور پسند آئے گا ----

"اور -- یہ لندن ہے --- یہاں یہ باتیں عام ہیں جنھیں تم پکڑ رہی ہو -- اگر میں نے یہ سب کیا تو" عروش نے اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلتے ہوئے سوال کیا --

" نو پروبلم میں بلکل دقیہ نوس نہیں ہوں کے تم پر بے جا پابندیاں لگاؤ --- وہ اسکے ماتھے پر پیار کرتا بولا ---

عروش نے ایک پل کو اسکی جانب دیکھا اور پھر مسکرا کر سر ہلا دیا تھا --

یہ تو طے تھا وہ -- اسی سے محبت کرتا تھا ----

وہ ریلکس ہوئ --

چلوجاؤ ڈریس چینج کر کے آو مجھ میں وٹامن عروش کی کمی ہو رہی ہے " وہ شرارت کرتا بولا ---

جبکہ وہ شرما سی گئ ---

اس سے پہلے وہ اٹھتی سیل فون بجنے لگا -- اسنے سیل فون پیک کیا ---

تیمور اسی کی جانب دیکھ رہا تھا ---

مما کی کال ہے" وہ ایکسائٹیڈ ہوگی ----

اور کال پیک کی ---- ویڈیو کال تھی کال پیک ہوتے ہی----

ممتاز بیگم کی رونے کی آواز پر وہ دونوں متوجہ ہوئے تیمور نے اچک کر اس کے ہاتھوں سے سیل فون لیا --

Novel Galaxy

چچی کیوں رو رہی ہیں آپ "وہ سنجیدگی سے بولا ---

جبکہ ممتاز اور رونے لگی اگر وہاں مکرم نہ کھڑا ہوتا تو --- شاید وہ اسے کہتی تم کبھی مت لوٹنا عروش ----

مگر مکرم کھڑا تھا سبحان شاہ ممتاز یہ جہانزیب شاہ کچھ نہیں بول پائے --

واپس آ جاؤ -- تیمور بیٹا یہاں سب تباہ ہو گیا ہے " وہ رونے لگیں --

کیا ہو ہے مما "عروش کو تو شاید رونے کا بھانا چاہیے تھا وہ ماں کو روتا دیکھ کر رونے لگی ---

شیٹ آپ عروش " تیمور نے جھاڑ دیا ----

تو اسنے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے --- آنسو صاف کر دیے ---

بتائیں چچی ہوا کیا ہے " تیمور بولا ---

جبکہ ممتاز نے جہانزیب شاہ کیطرف کیمرہ کر دیا --- تیمور کو حیرت کا جھٹکا لگا جبکہ عروش تو مزید رونے لگی --

داداجان" وہ چونک تھا ---

انکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے تیمور بے چین ہو گیا تھا ---

کیا ہوا ہے آپکو بتائیں مجھے یہ کیسے ہوا --- "تیمور چلایا --

جبکہ دوسری طرف ممتاز نے فون سبحان شاہ کیطرف کر دیا ---

جن کو وئیل چیئیر پر دیکھ کرعروش کی چیخ نکل گئ --

بابا --- بابا" وہ چلانے لگی ---

واپس آجاؤ عروش "بالآخر ممتاز نے کہا -- دوسری طرف عالم نے سنا تھا

Novel Galaxy

مکرم وہیں کھڑا تھا وہ فون پر سب سن رہا تھا ----

مما میں واپس آ رہی ہوں مما بابا کو کیا ہوا ہے کیسے ہوا یہ سب "عروش پوچھنے لگی -- عالم شاہ کو اسکی آواز ---- بے حد قیمتی لگی تھی ---

میں بابا سے بات کرتا ہوں " تیمور نے کہا اور فون بند کرنے لگا ---

تیمور تم بھی آنا ۔" ممتاز نے ہمت کر کے کہہ ہی دیا -- مکرم نے ---

چونک کر اسکو دیکھا عالم شاہ نے مٹھیاں بھینچ لیں ---

افکورس چچی میں آو گا بلکہ ہم سب " اسنے کہا اور کال ڈسکنیکٹ کر دی

مکرم سائیں "کال بند ہوتے ہی عالم کی آواز ابھری

"جی ائیں حکم

اس بڑھیا کی زبان تو کاٹ کر لے آؤ ""وہ بڑے پیار سے بولا ---

ممتاز کے رنگ اڑ گئے --

حکم سائیں "مکرم نے کہا اور پیچھے سے چاقو نکالا لیا --

معاف کر دو معاف کر دو ہمیں "سبحان شاہ گڑگڑانے لگا -- جبکہ عالم کچھ

نہیں بولا روتی ہوئی ممتاز کو اس سے پہلے مکرم جکڑ کر اسکی زبان نکالتا

-- عالم بول اٹھا

روکو " مکرم رک گیا ----

ہاتھ کاٹ دو " وہ بولا جیسے محظوظ ہو رہا ہو --

مکرم نے ممتاز کے ہاتھ پکڑے --- اور چاقو اسکی کلائی پر رکھا ----

عالم معاف کر دو --- میں منا کر دوگی" ممتاز چلائ ---

نہیں ویسے تم نے اچھا کیا آنے دوسب کو " عالم مسکرا دیا --

چھوڑ دو مکرم اور واپس آجاؤ مگر سمش کو حکم دے دو ان تینوں پر خاص نظر رکھیں " اسنے کہا اور فون بند کر کے دوسری طرف اچھال دیا ---

سگار منہ میں دباکر وہ --- سگار پینے لگا-----

Novel Galaxy

بابا داداجان کو فالج ہو گیا ہے آپکو پتہ چلا ' تیمور بولا --- اسفند شاہ نے سر ہلایا --وہاج اور سارہ کے ساتھ بیٹھے وہ رات کا کھانا کھا رہے تھے ---

یار آپکو پتہ تھا آپ نے بتایا نہیں " تیمور غصہ ہوا عروش کی تصویر آنکھیں سرخ ہو گیئں تھیں

میں تم سے بات کرنا چاہ رہا تھا مگر تم دونوں گھر نہیں تھے " اسنے کہا تیمور نے سر پکڑ لیا ---

ہم واپس جا رہے ہیں " تیمور بولا ---

اسفند شاہ نے سر ہلایا --

اوہ پلیز میں کہیں نہیں جاؤ گا "وہاج نے سر جھٹکا ---

ہم سب جائیں گے " اسفند غصے سے بولے

--ڈیڈ میں اور موم یہی رہیں گے "سارہ نے بھی کہا ----

جبکہ انھوں نے سارہ کو گھور کر دیکھا ---

جو میں نے کہہ دیا سو کہہ دیا -- سب پیکینگ کر لو اپنی " وہ اٹھے

تیمور مجھے تم سے بات کرنی ہے " عروش کو نظر انداز کر کے وہ بولے تو تیمور سر ہلا کر انکے پاس چلا گیا جبکہ باقی کسی نے بھی عروش کو چپ نہیں کرایا وہ

خود ہی وہاں سے اپنے روم میں آ گئ ---

تم جانتے ہو واپس جانے کا فیصلہ کیوں کیا میں نے "اسفند شاہ نے اسکی طرف دیکھا --

کیوں "تیمور بولا ---

" اب پگڑی تمھارے سر سجے کی بیٹے ---- اور بابا کی جگہ تم لو گے

وہ مسکرا کر اسکا شانہ تھپتھپانے لگے --

Novel Galaxy

تیمور جو چند لمحے پہلے افسوس میں تھا کہ اسکے داداجان کو کیا ہو گیا ایکدم جیسے -- اسکے دماغ میں بھی یہ بات آ سمائ ---اور وہ مسکرا دیا ----

چچا جان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے -- ٹانگوں سے رہ گئے ہیں "وہ بولا تو اسفند شاہ نے اسکی طرف دیکھا -- کچھ پل دیکھتے رہے اور پھر ہنس دیے --

چلو جو بھی ہوا ہمارے حق میں اچھا ہو ا" اسنے کہا --- اور پھر دونوں تادیر باتیں کرتے رہے ------

---

اماں یہ کھانا" حمائل نے انکے آگے کھانا رکھا --

حمائل تمھاری طبعیت ٹھیک ہے -- "انھوں نے اسکا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھا

جی اماں " وہ مسکرائ مگر چہرے نے ساتھ نہیں دیا ----

پھر ایسی مرجھائے مرجھائے سی کیوں ہو رہی ہو " وہ جیسے باضد ہو گئیں

اماں چند دنوں سے سانس لینے میں دقت ہو رہی ہے ---- " وہ بتانے لگی

--- جبکہ انکے بیٹے کے کام چھپا گئ --- وہ نہیں چاہتی تھیں کہ انکی

محبت میں انکے بیٹے کے لیے کمی آئے ---

ارے جھلی تو بتایا کیوں نہیں صیام کو بتاتی --وہ تمھیں ڈاکٹر کے پاس لے

جاتا -- دہی رانی --- خراب طبعیت سے یوں ہی پھیر رہی ہے " انھوں نے

اسکو ڈپٹا --- تو وہ خاموش ہو گئ ----

چل صیام کو بلا لا یہ اکبری سے کہہ وہ بلا لائے گی ----

وہ بولیں --- تو اسنے اکبری سے کہہ دیا جو وہیں کھڑی تھی ---

جو جانتی تھی کہ کس وجہ سے سانس لینے میں دقت ہے -- اکبری سر ہلا کر

صیام کے پورشن کیطرف آ گئ ----

جو کہ کافی بڑا تھا اور بہت خوبصورت اور جدید تھا یہاں سب آ سکتے تھے

سوائے حمائل کے جب کبھی وہ غلطی سے یہاں قدم رکھ لیتی تو -- صیام بنا

لحاظ کے اسکے منہ پر تھپڑ مار دیتا ---

اکبری نے وہاں موجود ملازموں کو پیغام دیا

اور انھوں نے اندر صیام کو پیغام دیا ----

جو کہ آرام سے مووی دیکھنے میں مصروف تھا ----

اماں کا پیغام سن کر وہ ایکدم اٹھا ---

اور جمپ لگا کر وہ وہاں سے دوڑتا ہوا اماں کے پورشن میں آ گیا ---

Novel Galaxy

اور جیسے ہی وہ اندر آیا ---

حمائل کو انکے پاس کھڑا دیکھ کر وہ گھیرہ سانس کھینچ گیا اسکی تیکھی ناک

کے بلوں میں ناگواری محسوس ہو رہی تھی --

جی اماں سائیں حکم کریں " وہ انکے ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گیا --

جگ جگ جی میرا لالا " پہلے تو انھوں نے اسے پیار کیا ---اور صیام مسکرا دیا

اور حمائل کیطرف دیکھا ---

صیام نے بھی اسکی طرف دیکھا جو نیلے رنگ کے پھول دار لباس میں سفید چمکتی ہوئی رنگت اور جھکی آنکھیں لیے کھڑی تھی جبکہ سر پر دوپٹہ تھا ----

میرا بچہ خود بھی خیال رکھتے ہیں --- بھلے ابھی رخصتی نہیں ہوئ مگر بیوی ہے تیری دیکھ تجھے پتہ ہے اسے کیا مرض ہے اب سانس چڑھے ہوئے ہیں چہرہ بھی مرجھا گیا بچی کا جا اسے ڈاکٹر پر لے جا "انھوں نے کہا تو صیام نے پھر سے حمائل کیطرف دیکھا---

جی ٹھیک ہے " اور انکے سامنے تو وہ اسی طرح حکم مانتا تھا ---

اماں خوش ہوئیں ---

جا حمائل چادر اوڑھ آ لے جائے گا تجھے اور اکبری تو بھی ساتھ جانا " وہ بولیں تو اکبری نے سر ہلایا --

حمائل وہاں سے باہر نکلی جبکہ صیام ---انکے پاس بیٹھا رہا ---

میرا بچہ کام شام تو ٹھیک جا رہا ہے" وہ مسکرا کر اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھتیں بولیں ---

جی اماں آپکی دعائیں ہیں "صیام نے انکے ہاتھ چوم لیے ---

وہ تو اسکو دیکھ دیکھ کر واری صدقے ہوئے جا رہی تھیں ----

کچھ دیر تک وہ انکے پاس بیٹھ کر وہ باتیں کرتا رہا ---

تھوڑی دیر میں حمائل اور اکبری چادر لے کر آ گئیں ---

ٹھیک ہے اللہ کے امان میں -- جاؤ دونوں " وہ بولیں تو صیام اٹھ کھڑا ہوا --- اکبری صیام کے پیچھے تھی جبکہ حمائل اکبری کے پیچھے ---

صیام ان کے پورشن سے نکلا اور اپنے پورشن میں جانے لگا

--

اکبری باہر ہی رک گئ --

وہ آگے جا کر تھوڑی دیر کے لیے رکا --

کیا ہوا اکبری --اسکا علاج تو یہیں ہو گا تم نے آنا نہیں ساتھ"صیام کڑوے لہجے میں بولا -- تو اکبری سٹپٹا گئ --

خان جی معافی چاہتی ہوں

- بڑی بی بی حکم نہ دیتیں --تو ایسی غلطی نہیں کرتی"وہ بولی --- صیام یوں ہی اسے غصے سے دیکھتا رہا--- حمائل نے نگاہ اٹھائ --اور اس سے پہلے وہ جلدی سے پلٹتی --- صیام نے اسکا ہاتھ جکڑ لیا ---

" صیام اماں سے جھوٹ بولا ہے آپ نے

میں تمھارا علاج کرنا چاہتا ہوں -- یقین مانو حمائل تمھارا علاج مجھ سے زیادہ اچھا کوئ نہیں کرے گا " وہ اسکے کان کے قریب ہوتا بولا

-- حمائل دوبارہ تکلیف نہیں سہنا چاہتی تھی ---

م---میں ٹھیک ہوں " وہ بولی آنکھوں میں خوف تھا اسکی پکڑ میں عجیب بات تھی عجیب گرمائش تھی جو حمائل کو ٹھیک نہیں لگ رہی تھی ---

جاؤ اکبری --- آج رات اماں کے پاس مت جانا صبح پوچھیں کہ ڈاکٹر نے کیا کہا -- تو بتا دینا --- کہ ایسا علاج کیا ہے آئندہ حمائل بی بی کو کبھی سانس نہیں چڑھے گا " اسنے سخت تیوروں میں کہا -- تو اکبری -- وہاں سے بھاگ گئ --- حمائل اکبری کو روکنا چاہتی تھی مگر روک نہیں سکی -- کیا ہوا محبت ختم ہو گئ تمھاری کیا " صیام نے طنز کیا ---- جبکہ حمائل کی کراہ ختم ہو گئ ---

Novel Galaxy

بے بسی سے اسکو دیکھنے لگی ---

انکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے ----

اور صیام اسے کھینچتا ہوا اپنے روم میں لے آیا ---

سموکینگ کرو گی --- شاید کھل کرسانس آ جائے تمھیں " مسکرا کر اسکے

نزدیک سیگریٹ کا ڈبہ پھینکا

جبکہ حمائل دور ہوئ ---- اسکا بستر بے ترتیب تھا اسکے کمرے میں ----

ایل سی ڈی پر جو چل رہا تھا ---

حمائل کے قدم اسکو دیکھ کر لڑکھڑا سے گئے ---- بے باکی کی انتہا تھی --

جو ایل سی ڈی پر وہ دیکھ رہا تھا -- حمائل خوف زدہ ہو گئ

کہیں وہ اسکے ساتھ "اسنے صیام کو دیکھا--- جو سیگریٹ میں میں دبا چکا تھا

--

اور ایل سی ڈی کیطرف ہی دیکھ رہا تھا --

حمائل کو لگا واقعی اسکی سانسیں رک جائیں گی ---

Novel Galaxy

حمائل نے کچھ نہیں دیکھا -- وہ وہاں سے --- بھاگنے کے لیے دروازے کیطرف بھاگی --- جبکہ صیام نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو نزدیک تر کر لیا---

کمرے میں ماحول مدھم میوزک اور صیام خان کی ہاتھوں کی حرارت --- لگ رہی تھی کہ وہ اسکے ساتھ کچھ کر دینے کا ارادہ رکھتا ہے ----

" صیام محبت کا بھرم نہ توڑیں میری محبت رسوائ کی حقدار نہیں ہے حمائل نے روتے ہوئے اسکو خود سے دور کرنا چاہا---

کیوں میری جان --- یہ رسوائ تو نہیں تمھارے لیے تو یہ لمحے قیمتی ہو ہونے چاہیے تھے --- کہ تمھیں صیام خان کی قربت نصیب ہو گی " وہ اپنا چہرہ اسکے نزدیک کرتا بولا ----

جبکہ حمائل کی جان سوکھے پتے کیطرح کانپ سی رہی تھی ---

صیام نہیں --- صیام خدا کے لیے

--"صیام نے اسے گھما کر بستر پر پھینکا ----

حمائل کا رنگ فق ہو گیا ----

صیام اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا ----

صیام "اسکے لب پھڑپھڑائے --- جبکہ صیام خان پر جیسے اسکی قربت سوار ہونے لگی ---

اس سے پہلے وہ اس نرم بستر میں جس میں حمائل دھنسی خوف سے کانپ رہی تھی خود بھی دھنس کر سب بھول جاتا --- اسکا سیل فون تیزی سے بجنے لگا ---

Novel Galaxy

چونک کر اسنے سیل فون کو دیکھا ---

عالم کی کال تھی ----

حمائل جو آنکھیں بند کر چکی تھی ---- سختی سے ایکدم آنکھیں کھول کر اسکو دیکھنے لگی ---

ہاں بولو عالم " صیام نے پوچھا ----

حمائل دور سرکنے لگی کیونکہ صیام رخ موڑ چکا تھا ---

کیا کر رہے ہو تم " عالم نے سوال کیا --

میں " صیام رکا جبکہ اچانک اسے دروازہ کھل کر بند ہونے کی آواز آئ ---

اور دروازہ دھڑ سے بند ہو گیا ---

تمھیں تسلی ہونی چاہیے

۔ اب کچھ نہیں کر رہا " وہ بگڑے موڈ میں بولا --

اگر تمھارا شکار حمائل خان تھی تو تمھارے سارے دانت باہر نکال دے گا

عالم تمھیں محبت کا مقام اور رتبے کا اندازا ہی نہیں " عالم غصے سے بھڑکا۔

--

ایک تو یہ محبت اور محبت کی لوجک میری سمجھ سے باہر ہے ---- "صیام

نے ایل سی ڈی اف کی اور لیٹ گیا --

کیا دیکھ رہے تھے جو تمھارے جزبات میں حوس کی آگ لگی " عالم اسکی رگ رگ سے واقف تھا -- صیام خاموش ہو گیا ---

" تمھیں شرم آنی چاہیے صیام

"عالم پلیز یار بیوی ہے وہ میری

ابھی کل مجھے تم ہی کہنے والے تھے چار سال ہو گئے نکاح کو اب تک تم نے اسے منہ نہیں لگایا اور -- آج تم ایک چیپ سی مووی دیکھ کر اسپر اپنی حوس نکالنے والے تھے" عالم کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا --

شیٹ آپ یار" صیام کو یہ باتیں بری لگ رہیں تھیں --

یو شیٹ آپ -- اگر تم سدھرے نہیں تو میں حمائل کو یہاں لے آؤ گا اور

" تمھیں پتہ ہے یہ سب میرے لئے مشکل نہیں

" تو لے جاؤ میں مرا نہیں جا رہا ہوں اسپر مجھے اسکے نام سے تڑیاں نہ دو صیام نے جھلے میں کہا اور فون بند کر دیا ----

تادیر وہ اسکی خوف زدہ آنکھوں کو سوچتا رہا اور پھر سر جھٹک کر سو گیا ۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عالم شاہ زینوں کے کام سے نکلا ہوا تھا ۔۔۔ اسکو صیام پر سخت غصہ تھا

۔۔۔

اسکی چیپ حرکتوں پر بھی بھڑک گیا تھا وہ اسے ۔۔ تہذیب ہی نہیں تھی

محبت کو کیسے رکھا جاتا ہے ۔۔۔۔

Novel Galaxy

اور وہ آج صبح ہی زینوں پر آ گیا تھا ۔۔۔

شام تک ارادہ ڈیرے پر ہی روکنے کا ہو گیا تو ۔۔ مکرم دوڑتا ہوا اسکے نزدیک آیا

۔۔

شاہ سائیں" وہ پھولتی سانسوں میں بولا ۔۔عالم شاہ نے اسکو دیکھا انداز بے ضرر تھا ۔۔۔

شاہ سائیں عروش بی بی حویلی آ گئیں ہیں "مکرم کے کہنے کی دیر تھی عالم شاہ ایکدم اپنی جگہ سے اٹھا ۔۔۔۔

اور۔۔ اپنی گاڑی کی چابی لے کر وہ ڈیرے سے دوڑتا ہوا نکلا تھا ۔۔۔

کچھ ہوش نہیں رہی تھی کہ اسکا کتنا پیسہ وہاں پڑا تھا جہاں سے وہ بھاگ کر آیا تھا ۔۔۔ اور نہ اسے اپنے رتبے اور مقام کی پرواہ تھی ۔۔۔

محبوب اتنا نزدیک تھا اور اسکی خوشبو کو وہ پہچان نہیں سکا ۔۔ وہ بھاگتا ہوا ۔۔ گاڑی میں سوار وہاں اور اندھا دھند گاڑی کو حویلی کے راستے میں ڈال دیا

۔۔۔

تیز ڈرائیونگ کے دوران اسنے صیام کو ۔۔۔ کال ملائ

جس نے کال پیک کی ---

عروش --- آ گئ "وہ بولا -- صیام کے چہرے پر مسکان پھیل گئ-----

آرام سے عالم شاہ آرام سے --- کم-از کم اپنے رتبے کا تو خیال کرو " وہ بولا

سالے کھوتے تجھے عشق ہو عالم شاہ کی بدعا ہے یہ "وہ بولا اور سیلفون بند کر دیا

وہ حویلی میں داخل ہوا تو --- چاروطرف خاموشی تھی ملازموں نے اسکا خوبصورت چہرہ دیکھا اسپر خوشی کی رمق دیکھی اور دوبارہ اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے جبکہ عالم شاہ جانتا تھا وہ جہانزیب شاہ کے کمرے میں ہوں گے سب -- وہ جلدی جہانزیب شاہ کے کمرے تک پہنچا ---- تو اندر سے آوازیں آنے لگیں وہ وہیں رک گیا ----

یہ کس کی اجازت سے بابا کسی بھی غیر کے سر پر آپ نے سرداری سجا دی ---"اسفند شاہ کافی غصے میں تھا--

یہ میرے تیمور کا حق تھا" وہ ضبط سے بولے ---

عالم وہی ہے نہ دادا جان جو ہمارے ملازم کا بیٹا تھا ---اور آپ نے دستار اسکے سر بندھوا دی کمال ہی ہو گیا یہ تو "تیمور کی آواز سنائ دی ----

پلیز تیمور آپ دیکھ رہے ہیں دادا جان اور بابا کی کیا حالت ہے پھر بھی غصہ ہو رہے ہیں " اروش کی مدھم آواز پر وہ دروازے کی ناب تھام گیا-- کس قدر سکون میسر آیا تھا اسے اس وقت یہ آواز سن کر ----

میری جان -- میں اپنے حق کی بات کر رہا ہوں "تیمور کی آواز پر اسنے سرخ نظروں سے دروازے کو دیکھا ------

دوبارہ اروش کی آواز نہیں آئ ---

بابا جان کو ٹھیک کرانے کی کوشش کریں بھائ صاحب آپ ----

"تب ہی ساری سچائیوں پر سے پردے ہٹیں گے

کون سی سچائ "اسفند شاہ کا انداز پھاڑ کھانے والا تھا ---

" ہمم بہت اچھے سے پتہ چل جائے گا آپکو جلد کے عالم شاہ کون ہے

ممتاز نے طنز کیا ---

اچھا چچی تو بتا دیں کون ہے عالم شاہ ہم بھی دیکھ لیں ایک ملازم کے بیٹے

کی کیا اوقات ہو گئ ایسی بھی" تیمور کڑوے لہجے میں بولا ----

جبکہ عالم کو قدموں کی آواز دروازے کے نزدیک آتی سنائ دی --وہ ایک

جست لگا کر ---- دروازے سے دور ہوا -- ممتاز نے دروازہ کھولا ---اور

پھر دروازہ بند کر دیا--

Novel Galaxy

اسکی اس پراسرارحرکت پر سب چونک سے گئے تھے وہ دوبارہ آ بیٹھی ---

جبکہ عالم نے دوبارہ دروازے کی ناپ تھام لی اگر اس عورت نے اپنا منہ

کھولا تو واقعی وہ اسے عبرت کا نشان بنا دے گا ----

مت بتاو ممتاز کچھ ۔۔۔جس نے جاننا ہوگا وہ خود جان لے گا " سبحان شاہ کی آواز ابھری ۔۔ آخر کب تک ہم یہ سب سہیں گے ۔۔۔ وہ عالم وہ دو ٹکے کا انسان ۔۔۔ اسنے آپکی اور بابا جان کی یہ حالت کی اور دستار کا مالک بن گیا۔۔ کیوں نہ جانیں سب اسکے بارے میں ۔۔۔۔"

ممتاز کی نفرت سے بھرپور آواز ابھری ۔۔۔

عالم شاہ نے خود کو بمشکل اندر جانے سے روکا تھا ۔۔۔

سبحان شاہ نے بھی اسکے لیے اپنے اندر کے زہر کو واضح کیا تھا ۔۔۔

کون ہے یہ عالم "اروش کی ایک بار پھر آواز ابھری ۔۔۔۔۔

کوئ نہیں اروش تم نے دور رہنا ہے ہر معاملے سے ۔۔ تیمور تم اروش کا ہر قیمت پر خیال رکھنا "۔ سبحان شاہ بولے ۔۔۔ جبکہ اسفند شاہ غصے سے اٹھ کھڑے ہوئے ۔۔

Novel Galaxy

ایک نوکر کے بیٹے سے تم لوگ ڈر رہے ہو کچھ سمجھ نہیں آ رہی مجھے" وہ غصے سے چلائے تو سب خاموش ہو گئے -- خود تیمور بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ عالم شاہ جو انکے ملازم کا بیٹا تھا اس سے سب لوگ کیوں خوف زدہ تھے ---- عالم انھیں قدموں سے پلٹ گیا ----

وہ اندر نہیں گیا -- حالانکہ جتنا اروش کو دیکھنے کے لیے عالم بے تاب تھا اتنا تو شاید ہی کوئ انسان کسی کے لیے ہوتا ہو مگروہ خاموشی سے پلٹ آیا --- کیونکہ اب اسکے داماغ نے سارے سیدھے راستوں پر عمل کرنے سے نفی کر دی تھی -----

یہ لوگ اسکی انسانیت کے قابل ہی نہیں تھے -- وہ چلتا ہوا اپنے پورشن میں آ گیا --- اور وہیں لاونج میں بیٹھ کر سگار پینے لگا ---

کچھ توقف سے اسکی کال بجنے لگی ---

صیام کا نمبر دیکھ کر کال پیک کر لی --

ملے ہوجلدی بتاؤ " اسنے بے تابی سے پوچھا ---

نہیں --- "سرد لہجے میں بولا

کیوں "صیام نے وجہ جاننا چاہی ----

وہ جانتی ہی نہیں عالم شاہ کے بارے میں ---"ٹوٹا ہوا سا لہجہ تھا ---

یار تو اسے بتاؤ کہ تم کون ہو " صیام زرا غصے میں لگا ---

ہمم بتانا تو پڑے گا اس سمیت سب کو کہ عالم شاہ کون ہے " عالم نے

دھواں فضا کے سپرد کردیا ----

تمھیں میری کوئ مدد چاہیے " صیام نے اسکے لہجے کی خوفناکی کو محسوس کیا تھا

-- نہیں "عالم نے ایک لفظی جواب دیا اور -- فون بند کر دیا ----

ابھی فون رکھا ہی تھا کہ مکرم بھی اسکے پاس آ گیا --- جس سے اب وہ ہلکی

آواز میں باتیں کر رہا تھا ---اور مکرم سب سمجھ کر سر ہلا رہا تھا ۔

اگلی صبح حویلی میں --ان لوگوں کے لیے خوبصورت تھی اروش نے بھرپور انگڑائ لی تیمور کی طرف ایک نظر دیکھا اور مسکرا کر کھڑکی پر سے پردہ ہٹا دیا

اروش "تیمور ناگواری سے چلایا -- جبکہ اروش نے منہ بنایا اور دوبارہ پردہ ڈال دیا---

اور فریش ہو کر باہر آ گئ ----

گیلے بال اور سفید لباس ---- جس کا دوپٹہ بھی اسنے لیا ہوا تھا ---

اس وقت ملازموں کے سوا وہاں کوئ نہیں تھا۔ تبھی وہ لون میں آ گئ

یہ صبح اسے لندن میں گزاری ہر صبح سے کہیں زیادہ حسین اور اپنائیت سے بھرپور لگ رہی تھی ۔

میڈیم "پیچھے سے آتی آواز پر وہ چونک کر پلٹی اور مسکرا دی --- کیا آپ کچھ لیں گی "ملازم نے پوچھا --

ام م م م نہیں ایکچلی میں اتنی صبح ناشتہ نہیں کرتی ---" وہ مسکرا کر بولی اور لون میں اتر گئ ملازمہ بھی ایسے پیچھے پیچھے آئ --

" مگر میڈیم ہمیں آرڈرز ہیں کہ آپکو صبح کافی یہ بیڈ ٹی لازمی دی جائے ملازمہ بولی تو اروش نے اسکو حیرانگی سے دیکھا -- مسکراہٹ نے البتہ چہرے کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا ---

اور کس نے دیے ہیں آپ کو یہ آرڈرز"وہ بولی ----

عالم شاہ سائیں نے" ملازمہ کی آواز پر اروش چونک گئ چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئ ----اسکے اندر ایک تجسس سا بھر گیا -- کہ یہ عالم ہے کون جس نے دادا اور بابا کے ساتھ ایسا سلوک کیا اور اسکے ساتھ مہمان نوازی نبھا رہا ہے ---

کیا آپ نے کبھی دیکھا ہے انکو " اروش نے ملازمہ سے سوال کیا ----

جبکہ ملازمہ اپنے پیچھے آنے والی ایک چھوٹی لڑکی سے -- کافی کا کپ لے کر اسکے ہاتھ میں پکڑانے لگی -- جسے اروش نے تھام لیا ----

ملازمہ نے سانس بھال کیا ----

جی بہت بار دیکھا ہے " ملازمہ نے جواب دیا اور مسکرانے لگی -----

کیا میں نے بھی انھیں دیکھا ہے " اروش کے سوال پر ملازمہ نے اسکی طرف دیکھا --

میرا مطلب جب میں یہاں ہوتی تھی تو میں کسی عالم شاہ کے بارے میں نہیں جانتی تھی --- یہاں سب انکے بارے میں جانتے ہیں سوائے میرے "اروش کی افسردگی پر کوئ جی بھر کے راضی ہوا تھا -- جبکہ ملازمہ نے --- سر ہلایا ---

کیا آپ جاننا چاہتی ہیں انکے بارے میں " ملازمہ نے سوال کیا ---

ام م م ہاں کیوں کہ میں نے ان سے پوچھنا ہے کہ میرے بابا اور داداجان کا کیا قصور تھا جو انھوں نے ایسا کیا "وہ خفگی سے بولی ----

آپ اس طرف چلی جائیں وہ عالم شاہ سائیں کا حصہ ہے -- حویلی کا کوئ ملازم وہاں نہیں جا سکتا اسی لیے میں آپکے ساتھ نہیں جا پاؤں گی-- بس مکرم بھائ وہاں سے یہاں آتے ہیں ----

حویلی کے پیچھے " اروش منہ میں بڑبڑائ --- اور ملازمہ کے ہاتھ میں کافی کا کپ دینے لگی --

سچ بتاؤ میں یہ کڑوی چیز نہیں پیتی -- تیمور اٹھیں گے انکے ساتھ ناشتہ کر لوں گی"

Novel Galaxy

مگر میڈیم شاہ سائیں کے آرڈرز کے خلاف گئے تو -- جی ہمیں نقصان ہو گا ملازمہ نے بے چارگی سے کہا --"

ارے بھئ جب نہیں پینی تو نہیں پینی "وہ چیڑ کر بولی ---

معافی چاہتی ہوں میڈیم میں یہ آپ سے نہیں لے سکتی " ملازمہ نے کہا اور جلدی سے وہاں سے چلی گئ کہیں دوبارہ وہ اسے کپ نہ تھما دے اروش حیرت سے شانے اچکاتی کپ ہاتھ میں لیے اس طرف چلنے لگی ----

جہاں عالم شاہ تھا وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی ایک نظر ---

وہ پچھلی سائیڈ پر آ گئ تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئ کہ وہ یہ کہاں آ گئ ہے --

یہ بھی حویلی کا حصہ تھا وہ تو جانتی تک نہیں تھی --

سامنے والی حویلی تو شاید کچھ نہیں تھی جتنا خوبصورت یہ حصہ تھا ---

ہری ہری گھاس پر چلنے والے سفید مور اور سفید میمنوں کو دیکھ کر وہ دوڑتی ہوئی ان تک پہنچی --

کپ ایک طرف رکھا اور --- اس میمنے کو اپنی بانہوں میں بھر لیا ---

وہ اتنا چھوٹا اور اتنا پیاری تھا کہ اسکا بس نہیں چلا --- کیسے پیار کرے

اسے گود میں اٹھا کر وہ مسکراتی ہوئی ---- فوارے کو دیکھنے لگی --

جو سفید پتھروں سے بنا تھا ان پتھروں میں عجب چمک تھی جیسے سنگ مرمر کے ہوں ---- اوران پتھروں پر تیرتا پانی کا شور --- اسنے مسکرا کر گھیری سانس بھری ----

یہ جگہ اسکی پسند کے عین مطابق تھی--- پانی کو ہاتھ میں بھر کر اپنی شفاف ہتھیلی پر شفاف پانی دیکھ کر وہ مسکرائی مگر پانی پر بننے والی عکس سے ایکدم گھبرا کر وہ پلٹی ---

جاگنگ ٹریک سوٹ میں --- کانوں میں ائیر پورٹس لگائے ---

وہ اونچا لمبا مرد ---- جو کے حسین چہرے پر-- پسینے کی معمولی سی بوندیں تھیں ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی ۔ سانسیں اکھڑی ہوئ سی تھیں ----

وہ --- گھبرا کر اسکو دیکھنے لگی -- بڑی بڑی آنکھوں میں آج پورا عالم شاہ اتر چکا تھا ---

عالم خاموشی سے --- اسے دیکھ رہا تھا -- سفید لباس میں سفید میمنا گود میں اٹھائے وہ خوف زدہ سی لگی ---

عالم " اسکے منہ سے بس اتنا ہی نکلا -- اروش نے جیسے ایک بار پھر اسے چونک کر دیکھا گویا تصدیق کرنی چاہی کہ وہ واقعی عالم ہے -- اسنے حلق میں تھوک نگلا اور اچانک میمنا اسکے ہاتھ سے چھٹا اور عالم کے قدموں سے لپٹ گیا ----

مگر عالم نے نوٹس نہیں لیا --

اروش نے ---- مرجھائے ہوئے چہرے سے یہ منظر دیکھا ---

عالم نے جھک کر وہی بکری کا بچہ اٹھایا --- اور دوبارہ --اروش کو تھما دیا

اروش اب بھی حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی -------

نہیں یہ آپکا ہے "اسنے اس میمنے کو اتارنا چاہا --- عالم کی شخصیت سے وہ کنفیوز لگ رہی تھی --

یہ تمھارے پاس سے اب کبھی کہیں نہیں جائے گا " عالم نے اپنی بات پر زور دیا ----

مگر"اروش نہیں چاہتی تھی عالم نے اسکی طرف نگاہ اٹھائ اور اروش نے اس بکری کے بچے کو -- اپنے نزدیک کر لیا ---

کافی نہیں پی "وہ اس سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے برسوں سے جانتا ہو -- اروش نے گھاس پر کافی کا مگ دیکھا ---

میں --- میں تیمور کے ساتھ ناشتہ کروں گی" وہ سر جھکائے بولی --- گویا پہلی ملاقات میں ہی وہ اس سے سہمی ہوئی لگ رہی تھی --

عالم نے اپنے غصے پر کنٹرول کرتے ہوئے اپنی جیکٹ کی زیپ کھول دی --

اروش نے حونک نظروں سے اسکو دیکھا --

اگراسکو ناشتہ ملے ہی نہ تو "عالم نے شانے آچکا کر کہا اور اپنی بیلڈنگ میں جانے لگا -----

اروش اب بھی وہیں کھڑی تھی --

آجاؤ " اسنے اسے اندر آنے کو کھا --

نہیں " اروش نے صاف انکار کیا اور وہ بکری کا بچہ وہیں چھوڑ کروہ وہاں سے بھاگ اٹھی -- عالم نے اسکو بھاگتے ہوئے دیکھا --- اور مسکرا دیا ----

مکرم سائیں --- حویلی والوں کو تب تک کچھ کھانے کو مت دینا جب تک اروش سائیں -- ہمارے ساتھ ناشتہ کرنے نہ آئیں اور سیدھے لفظوں میں یہ پیغام پہنچا دینا "اسنے تولیہ لے کر گردن صاف کی اور مکرم کو دیکھا جس نے سر ہلایا ---اور اسکی حکم کی تعمیل کے لیے نکل اٹھا ---

جبکہ عالم شاور لینے اپنے روم میں آ گیا ----

اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا ڈر بھی لگ رہا تھا -- وہ مرد خوبصورت تھا بے حد --- مگر --- اس سے عجیبخوف بھی آ رہا تھا ---

وہ اندر آئ تو ممتاز آٹھ چکی تھی کچن کے باہر کھڑی تھی----

جبکہ کچن کا دروازہ بند تھا ۔

کیا ہوا مما" اروش نے ان سے پوچھا --- نہ جانے بیٹا اب اس عالم نے ہمیں زیچ کرنے کے لیے نیا کون سا کھیل کھیلا ہے ---- کچن ہی بند کرا دیا --" ممتاز نے سرد آہ بھری اور صوفے پر بیٹھ گئ --

مما وہ ایسے کیوں کر رہے ہیں"اروش نے الجھ کر سوال کیا ممتاز نے دیکھا اور دل میں آیا سب بتا دے صرف تمھاری وجہ سے-- اگر اسے تمھیں دے دیا جائے تو وہ شانت ہو جائے گا ----

مگر وہ بتا نہیں سکیں --

اروش " تیمور کی آواز پر وہ پلٹی

اور روم میں بھاگی ---

سب اٹھ گئے تھے رفتہ رفتہ مگر کچن نہیں کھولا تھا --

داداجان کی دوائیوں کا وقت ہو گیا تھا ---

مگر کچن کے دروازے ہر ممکن کوشش کے بعد بھی نہیں کھل رہے تھے

--

چاہتا کیا ہے وہ " اسفند شاہ نے --- بھڑک کر پوچھا ----

اروش اسکے ساتھ ناشتہ کرے گی تو--- ہمیں کچھ کھانا نصیب ہو گا "ممتاز نے مکرم کا دیا پیغام پہنچایا --- تیمور اور اروش دونوں ہی وہاں موجود نہیں تھے ۔

" یہ کیا حرکت ہے منہ توڑ دوں گا میں اس عالم شاہ کا میں دیکھتا ہوں زرا

اسفند شاہ بھڑک کر جانے لگے مگر ممتاز کی بات پر روک گئے --

بھائ جان عالم کے پورشن میں کوئ نہیں جا سکتا ----

"وہ خود گولیوں سے بھون دے گا آپکو کوئ بھی پیغام دینا ہے مکرم کو دیں ممتاز نے اسکو آگاہ کیا --اسفند شاہ --- حیران رہ گئے اور باہر نکلے مکرم خاموشی سے کھڑا تھا --

کون ہے عالم شاہ "اسفند شاہ نے سختی سے پوچھا ----

وہی جس نے آپ لوگوں کا کھانا پینا بند کر دیا ہے --- اروش بی بی وہاں چلی جائیں تو -- کچن کھل جائے گا "مکرم نے کہا اور اس سے پہلے --- اسفند شاہ بھڑک کر مکرم کے تھپڑ رکھتے --- مکرم نے انکے ہاتھ پر بندوق ماری کے وہ بلبلا ہی گئے انکی بوڑھی ہڈیوں میں مکرم سے لڑنے کی ہمت نہیں تھی کیونکہ مکرم ایک جوان لڑکا تھا ---

مکرم نے گھور کراسکو دیکھا اور اسفند شاہ اندر چلے گئے ---

بھوک لگ رہی ہے مجھے " تیمور نے غصے سے کہا -- ممتاز بیگم اسے بتا چکیں تھیں --

میں دیکھتا ہوں اس عالم شاہ کو " وہ اروش کے متعلق جان کر آپے سے باہر ہونے لگا -- کہ اسفند شاہ نے اسے روک دیا --

نہیں تم کہیں نہیں جاؤ گے -- وہاج اور سارہ بھی اٹھ گئے تھے -- سب ناشتے کے منتظر تھے ---

باباجانے دیں مجھے --- " تیمور بھڑک کر بولا ---

میں نے کہا نہ کوئ نہیں جائے گا --- اروش کو جانے دو " اسفند شاہ کی بات پراروش نے تیمور کو اور تیمور نے باپ کو دیکھا --

بابا بیوی ہے وہ میری اور کوئ بھی مرد اسے بولا لے میں بھیج دوں پاگل ہوں میں " تیمور تلملایا تو اروش کو تیمور کی لندن والی بات یاد آ گئ -- کہ وہ چاہے تو کچھ بھی کرے ---

مگر شاید پاکستان میں اسکے خیالات مختلف تھے ----

بیٹے اس وقت جو ہو کہہ رہا ہے کرنے دو --- اس بات کا حل ہم نکالیں گے "اسفند شاہ نے

تیمور کو سمجھایا اور اروش کو بھیجنے کا فیصلہ ہو گیا ----

مجھے ڈر لگ رہا ہے مما "اروش کی آنکھیں بھیگ گئیں -----

جبکہ تیمور کا ہاتھ اسنے سختی سے جکڑا ہوا تھا --

وہ تمھیں کچھ نہیں کہے گا" ممتاز نے تسلی دی---

تیمور" اروش نے اور بھی اختیار سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تیمور کچھ نہیں بولا --

یارجاؤ بھی -- کیا ہمیں کھانا نصیب ہو گا یہاں "وہاج بولا تو اسفند شاہ نے اروش کو --- وہاں سے باہر جانے کا کہا -- تیمور بھڑک کر اپنے کمرے میں چلا گیا --- اروش نے اسکو حیرانگی سے دیکھا وہ کیسے مان گیا تھا کسی بھی مرد کے پاس اپنی بیوی بھیجنے پر ----

اروش سہمی ہوئی وہاں سے باہر نکل گئ ۔

مکرم نے اسکو دیکھ کر مؤدب ہو کر اسکے لیے راستہ چھوڑا ۔۔۔

اور اروش حویلی کے پیچھلی طرف آ گئ ۔۔۔ پاؤں بے دم سے ہو رہے تھے

خوف الگ آ رہا تھا ۔۔

مکرم نے ان سب کو دیکھا اور ۔۔ نوکروں کو آرڈر دیا کے کچن کے دروازے

کھول دو ۔۔۔ اور گویا سب نے سانس لیا ۔۔ بھوک سے حالت غیر ہو رہی

تھی ۔۔۔

Novel Galaxy

عالم شاہ ٹیبل پر بیٹھا سفید لباس لٹھے کے سوٹ میں اسکا منتظر تھا اروش

وہاں آئ تو عالم نے اسکی جانب دیکھا ۔۔۔

آو"اسنے اپنی ساتھ والی چئیر کیطرف اشارہ کیا--

لبوں پر جان لیوا مسکان تھی ---

اروش نے نفی میں سر ہلایا وہ بچوں کیطرح سہمی ہوئی تھی کہ کسی بھی

وقت رو دے گی ----

عالم محسوس کرچکا تھا--

ڈر لگ رہا ہے "عالم نے سوال کیا ناشتے کو خود بھی نہیں چھوا تھا--

اروش نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا ---

کیوں "سوال کیا ----

مج--مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی "اور کہتے ساتھ ہی اروش رونے لگی--

عالم نے کانٹا چھوڑا اور -- اٹھ گیا ---

اسکا چہرہ بے ساختہ ہاتھوں میں بھر لیا-- اروش نے حیرت سے اسکو دیکھا

اور اس سے دور ہونا چاہا ----

دیکھو مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں تم جن لوگوں میں ہو اصل ان سے

" ڈرو ان میں سے کوئ بھی تمھارا اپنا نہیں ہے یہاں صرف میں ہوں تمھارا

وہ اسکے آنسو صاف کرتا بولا -- انداز میں چاہت تھی سرور تھا --

اس تپش بھرے لمس سے گھبرا کر اروش دور ہو گئ ---

وہ میرے اپنے ہیں آپ کو تو میں جانتی بھی نہیں" اروش نے جواب دیا

صرف کھانے کی حوس میں تمھارے اپنوں نے تمھیں اسکے پاس بھیج دیا --

" جس کو تم جانتی تک نہیں

ساؤنڈ سٹرینج " عالم مسکرا کر دوبارہ ٹیبل پر بیٹھ گیا ---

م-- مجبوری تھی " اروش نے جلدی سے انکی حمایت کی --

عالم نے مسکرا کرایک لقمہ بھرا ۔۔۔اوراسکا ہاتھ پکڑ کر اچانک ہی کھینچ کراسے چئیر پر بیٹھا لیا اور چئیر کو بلکل اپنے نزدیک کر لیا اروش بھاگ جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی ۔۔۔

اگر میں مجبور ہوتا اتنا ۔۔۔۔ تب بھی تمھیں کسی غیر مرد کے حوالے نہ کرتا ۔۔۔۔ اور سچ بتاؤ تو ۔۔۔۔ بڑے ضبط سے یہ تیمور نامی سانپ کا ذکرسن رہا ہوں دیکھ رہا ہوں " اسکے ہاتھ جکڑ کر وہ سرد لہجے میں بولا ۔۔۔

چ۔۔۔چاہتے کیا ہیں آپ "اروش بے حد ڈر گئ تھی ۔۔۔

فلحال

" تمہارے سے ساتھ ناشتہ باقی باتیں رفتہ رفتہ کھل جائیں گی

میں تیمور

کے ساتھ ہی کروں گی" اروش بھی ضدی ہو گئ ۔۔۔۔

جبکہ عالم نے گھیرہ سانس بھرا -- کانٹے سے لقمہ منہ میں اتارا -- اور کانٹے کی نوک اسکے بازو میں جھبو دی -- یہ عمل بڑی تیزی سے ہوا تھا --

آہ "اروش کی آہ نکلی تکلیف سے وہ زرا بے چین سی ہوئ ---

چلو کھاؤ جلدی -- دوبارہ نہ کہنا پڑے" عالم نے زبردستی کی --

اور اروش کو چار نگار اسکے ساتھ کھانا ہی پڑا دو لقمے لے کر وہ رک گئ اور اسکے بعد عالم نے اپنے کانٹے سے-- خود ناشتہ بھول کر اسکو ناشتہ کرایا -- جس کی نگاہ تک عالم سے ملنے کے لیے تیار نہیں تھی --

مگر عالم کے لیے تو یہ بہت سے بھی زیادہ تھا کہ وہ اسکے نزدیک بیٹھی ہے اسکے جھوٹے کانٹے سے کھا رہی ہے ----

Novel Galaxy

اسکے لبوں سے جب جب کانٹا ٹکرا رہا تھا -- عالم شاہ خود کو ضبط کی انتہا پر محسوس کرتا رہا ---

جوس" عالم نے اسکے آگے گلاس کیا -- اروش نے اسکو دیکھا --

میں پہلے ہی بہت سارا کھا چکی ہوں " وہ رو دینے کو تھی --

تو اس میں رونے والی تو کوئ بات نہی " عالم نے جوس اسکے لبوں سے لگا دیا -----

اور اروش کو وہ بھی پینا پڑا ---

اوکے اب اٹھو "عالم نے جلدی سے کہا اروش نے نوٹ کیا کہ اسنے ناشتہ نہیں کیا -- مگراسے پرواہ نہیں تھی وہ تو ابھی تک کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ہو کیا رہا ہے ---

وہ اٹھ گئ ----

عالم نے اسکی جانب دیکھا لبوں کے کناروں میں مسکان تھی ---

م--میں جاؤ "اروش جان بخشی کی طلبگار تھی جب کہ دوسری طرف وہ جان دے دینے کے لیے تیار تھا ----

ہمم ایک شرط پر " عالم نے دونوں کے بیچ سے چیئر ہٹا لی اوراسکے نزدیک آیا

-- جبکہ اروش دور ہو گئ --- آنکھوں میں گھبراہٹ تھی ---

رات میرے آنے سے پہلے تم یہاں میرے پاس ہو گی -- رائٹ" اسنے آرڈر

دیا --

ک---کیوں "اروش رونے لگی

کیونکہ عالم چاہتا ہے "اسنے پیار سے گال تھپتھپایا ---

اور اروش کو جانے کا اشارہ کیا وہ پل کے پل میں وہاں سے بھاگتی ہوئی

نکلی تھی ----

عالم نے گھیرہ سانس کھینچا-- پل کی چوتھائ میں اسے -- تیمور سے اروش

کو الگ کرنا تھا ---

وہ بھاگ کر حویلی میں آئ تو وہاں سب ناشتہ کر رہے تھے اروش تیمور کو ناشتہ کرتے دیکھ وہیں رک گئ ----

وہ کیسا شخص تھا ---سب پراپنی ناراضگی واضح کرتے ہوئے -- وہ بھاگ کر کمرے میں بند ہو گئ

تیموراسے دیکھ کر جلدی سے اٹھا --

اروش دروازہ کھولو " اسنے دروازہ بجایا ---

اور ملازمہ نے اگلے ہی لمحے سب کے آگے سے کھانا سمیٹ لیا ----

یہ سب کیا ہو رہا ہے "اسفند شاہ دھاڑے --- جبکہ ممتاز نے سبحان شاہ کیطرف دیکھا ----

اور دونوں نگاہ پھیر گئے --

کچن کو دوبارہ تالا لگا دیا گیا تھا --

اروش "تیمور نے اسے پکارہ

تمھیں میری پرواہ نہیں تھی مجھے لینے آنے کے بجائے تم آرام سے بیٹھے کھانا کھا رہے ہو " اروش اندر سے بولی ---

تیمور شرمندہ سا رہ گیا --

باباجان نہ روکتے تو اس شخص کے ٹکڑے کردیتا تمھارے سامنے پلیز یار اب نہیں ہو گی ایسی غلطی --- دروازہ کھولو دیکھو میں نے تو ناشتہ بھی نہیں کیا تیمور نے کہا تو اروش نے دروازہ کھول دیا اور اسکے سینے سے لگ گئ --"

اسنے

تمہیں کچھ کہا ہے" تیمور نے اسکا چہرہ پکڑ کر سوال کیا اور اروش نے نفی میں گردن ہلا دی --

اب بس تم کہیں نہیں جاؤ گی " تیمور بولا تو اروش پھر سے اسکے سینے سے لگ گئ خوف نے اسکی پکڑ تیمور پر سخت تر کر دی تھی

حمائل اس دن کے بعد صیام سے بچتی پھیر رہی تھی وہ کوشش کررہی تھی

کہ صیام کی نظروں سے دور ہی رہے ----

اسنے کبھی محبت نہیں کی تبھی وہ محبت کے بارے میں گویا کچھ نہیں جانتا

تھا ----

کیا محبت کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے ----- وہ بس سوچ کر رہ جاتی

تھی ----

صیام کہاں تھا وہ نہیں جانتی تھی اماں نے اس سے پوچھا کہ ڈاکٹر نے کیا

کہا-- وہ کیا جواب دیتی ----

سب ٹھیک ہے کا سگنل دے کر

-- وہ انھیں ٹال گئ اور پھر انکے پورشن سے نکلنے کی خطا نہیں کی مگر کیا

کرتی اپنے دل کا

اکبری سے جب اسکا حال چال پوچھا تو معلوم ہوا کہ اسے ہلکا سا بخار چڑھ آیا

ہے --

دل بے چین ہو گیا تڑپ سا گیا --- اسکو دیکھنے کے لیے مچلا مگر وہ رک گئ

اسنے کچن میں خود اسکے لیے اپنے ہاتھوں سے --- سوپ بنایا -- اور اکبری

کو --کہا کہ اسے دے کر آئے اور اسے ڈاکٹر پر جانے کا بھی کہا ---

اکبری صیام کو سوپ دے آئ ---- جس کی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں --

مطلب وہ زیادہ بیمار پڑ گیا تھا اسنے دو تین چمچ بھرے اور پھر اکبری کے ہاتھ

میں دے دیا ---

اب اکبری میں اس سے جراح کرنے کی ہمت نہیں تھی کہ وہ ضد کر کے

اسے پورا پلاتی ----

تبھی وہ سوپ کا باؤل لے آئ ---

خان صاحب ڈاکٹر کے پاس چلے جائیں "اکبری بولی تو صیام نے اسکی جانب دیکھا ---

جاؤ تم "اسنے سرد لہجے میں کہا اور اکبری منہ دبا کر وہاں سے چلی آئ --

حمائل وہاں کھڑی اسی کا انتظار کر رہی تھی---

اکبری نے سوپ کا پیالا اسے دے دیا اور بتا بھی دیا کہ اسکی طبعیت زیادہ خراب لگ رہی ہے حمائل اور بھی بے چین ہو گئ --- سوچا اماں کو بتا دوں --- مگر اماں کی طبعیت خود اتنی خراب ہوتی ہے اور بیٹے سے ویسے بھی وہ اتنی محبت کرتی ہیں اگر یہ جان گئیں تو شاید وہ مزید پریشان ہو جائیں

وہ یوں ہی پلٹ گئ ---اور شام ڈھل آئ --

حمائل نے پریشانی میں ایک لقمہ بھی نہیں توڑا تھا --

ایک نظر اسے دیکھ تو لے ۔بس دل میں یہ ہی خواہش تھی ---

اور جب وقت زیادہ گزر گیا اور اسنے دیکھا کہ سارا دن ہو گیا ہے اس کی گاڑی اب تک باہر نہیں نکلی تو معاملہ سنگین سمجھ کر وہ -- خود میں ہمت مجتع کر کے ---- اسکو ایک نگاہ دیکھنے ا گئ ---

اسکے روم کا دروازہ بند تھا جب کہ ملازم باہر تعینات تھے --

ملازموں نے حمائل کو دیکھا اور پیچھے ہو گئے حمائل کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسے پتہ بھی چلے تھوڑا سا بھی ---

اسی لیے وہ چھپ کر اسکو دیکھنے آئ تھی ---

اسنے ارد گرد دیکھا ۔ ملازم دوبارہ اپنی پوزیشن میں ا گئے تھے مگر ایسے جیسے روبوٹ ہوں ---

Novel Galaxy

اسنے دروازہ ہلکا سا کھولا -- اور دل میں دعا کی کہ --- ا

وہ سو رہا ہو

اور کتنے آرام سے اسکی یہ دعا قبول ہو گئ تھی وہ واقعی سو رہا تھا ---

حمائل اندر ا گئ --- کمرے میں ملگجے سے اندھیرے نے بھی اسکا کافی ساتھ

دیا ---

وہ بلنکیٹ میں چھپا ہو اتھا حمائل اسکے نزدیک ا گئ ---

ہلکا سا بلنکیٹ اسکے چہرے پر سے ہٹایا --

روشن چہرہ سرخ ہو رہا تھا -- جبکہ تھوڑا سا چھونے پر معلوم ہوا کہ وہ بے حد

گرم ہو رہا ہے یعنی بخار کی شدت کافی بڑھی ہوئی ہے ---

وہ پریشان سی ہو گئ ----

حمائل باہر آئ --

صیام خان ہسپتال نہیں گئے "بے چینی سے ملازموں سے پوچھا ---

جی نہیں چھوٹی بی بی "ایک ملازم نے جواب دیا ---

یہ کیسی ضد ہوئ "اسنے سوچا ---

آپ اکبری کو بلا دیں مگر احتیاط رکھیے گا آواز پیدا نہ ہو " اسنے کہا تو ملازم وہاں سے اکبری کو لینے چلا گیا جبکہ ---

حمائل انگلیاں چٹخاتی بے تابی سے اکبری کا انتظار کرنے لگی ---

جی بی بی "وہ شاید خود بھی سو چکی تھی ---

تبھی نیندوں میں لگی --

اکبری مجھے --- ٹھنڈا پانی اور پٹیاں لا دو ---- "اور یہاں ہی رہنا مجھے کسی اور چیز کی ضرورت بھی ہو سکتی ہے " حمائل نے کہا تو اکبری سر ہلا کر چلی گئ

پلیز آپ میں سے کوئ ---- بخار کی دوا لے آئے گا " اسنے کہا --- تو ایک ملازم دوڑ کر باہر نکل گیا ----

حمائل اب اکبری کی منتظر تھی اور جلد ہی اکبری بھی ا گئ ---

اکبری -- چائے بنا دو--اور اسکے ساتھ کوئ تھوڑا ہلکی سی خوارک مطلب سلائس --" کہتے ساتھ وہ دبے پاؤں کمرے میں آئ ---

اور اسے اندازا ہو گیا -- تھا بخار کی شدت کی وجہ سے وہ نیم بے ہوشی میں ہے ---

مگر اسے بخار چڑھا کیوں تھا وہ سمجھ نہیں سکی --- اسکا جواب تو باہر کھڑے لوگ ہی دے سکتے تھے ---

وہ اسکا بستر دیکھنے لگی ---

شیٹ ساری بکھری ہوئی تھی جبکہ وہ تکیوں پر مدہوش پڑا تھا

Novel Galaxy

--

اسکا دل سا بھر آیا -- بھلے وہ کتنی ہی اس سے نفرت کر لیتا مگر حمائل خان کے لیے وہ سب کچھ تھا اسکی زندگی اسکا وقت اسکا خواب سب کچھ ---

اور وہ آرام سے احتیاط سے اسکے بستر پر آئ --- باؤل ایک طرف رکھا اور اسکے ماتھے پر پٹی رکھی -- تو وہ زرا الجھ سا گیا -- بے زاری سے سر پٹخا --- تو حمائل نے اسکے چہرے کو تھام لیا ---

دوسری طرف صیام کی مزاحمت بھی رک گئ -- اور اس طرح حمائل کافی دیر اسکے سر پر پٹی رکھتی رہی ---

اسنے انکھ نہیں کھولیں تھی نہ ہی اسکی جانب دیکھا تھا --

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئ تو -- وہ باہر آئ ---

ملازم سے دوالی اور اکبری سے ٹرے لے کر وہ اندر ا گئ --

اسنے پہلے نیند میں ہی صیام کو -- سلائس کھلایا -- جو --- اسنے کچھ تردد سے کھا لیا --- اور دوائ تو اسے ہوش میں پلانی تھی نے --- اسنے --- اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اٹھانے کی کوشش کی --

مگر وہ تو بہت بھاری تھا --

صیام اٹھیں"وہ مدھم لہجے میں بولی --

صیام نے زرا سی آنکھ کھول

کر اسے مکمل خود پر جھکا دیکھا ---

اور ہاتھوں پر زور دے کر وہ تھوڑا سا اٹھا --

پانی کا گلاس ۔حمائل نے لبوں سے لگا دیا تھا -- جبکہ -- صیام نے دوائ

کھا لی اور ایکدم پھر سے گیر گیا ---

حمائل نے گھبرا کر اسکی طرف دیکھا --

میرا سر " وہ بے چینی سے بولا --

Novel Galaxy

میں دبا دیتی ہوں " حمائل نے جلدی سے اسکا

سر دبانا شروع کر دیا جبکہ --صیام بے چینی سے اسکا دوسرا ہاتھ اپنے سینے

پر رکھ گیا ---

اسکا ٹھنڈا ہاتھ اسکے جھلستے وجود پر مرحم کی مانند تھا --

حمائل جیسے تھم سی گئی ----

مگر ویسے ہی بیٹھی رہی حالانکہ وہ بے سکون تھی --- مگر اسنے اپنی پوزیشن نہیں بدلی --اور وہ اسکا سر دباتی رہی ---

یاد نہیں کب تک ---

صبح صیام کی آنکھ کھلی تو حیرت کا شدید جھٹکا سا لگا ---

وہ یعنی صیام خان حمائل خان کے بازؤں میں تھا --- اسکی گردن میں چہرہ چھپائے وہ --- اسکے وجود میں پناہ تلاش رہا تھا ---

جبکہ حمائل کا سر اسکے سر پر تھا -- اور ہاتھ شانے پر----

اور وہ گھیری نیند میں تھی --

صیام چاہ کر بھی بدسلوکی نہیں کر سکا --- وہ اس سے احتیاط سے الگ ہوا

-- جبکہ وہ -- اب بھی سو رہی تھی --

اسکی گردن میں درد سا ہوا ---

تو جس کے نازک بازوؤں پر وہ سو رہا تھا اسکے بازؤں میں کتنا درد ہو گا ---

مگر وہ یہاں آئ ہی کیوں تھی"صیام نے اسکو گھور کر دیکھا ---

اور اپنے بستر سے اٹھا ---

اور واشروم میں چلا گیا ---

بیس پچیس منٹ بعد جب وہ باہر آیا -- تو اسپر دوبارہ نگاہ گئ -- وہ اب بھی

اسی پوزیشن میں تھی --

صیام نے گھیری سانس بھری اور اسکے منہ پر کمبل ڈال دیا نہ اسپر نگاہ اٹھے

گی نہ وہ بار بار اسکو دیکھے گا ----

وہ تیار ہوا --- اور ابھی وہ باہر نکلتا کہ

-- اس نے آخری نگاہ -- حمائل پر ڈالی ---

وہ جیسے کسمسائی تھی اور ایکدم کمبل اسکے منہ پر سے ہٹا --

صیام کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ٹھہر گئ ---

باہر جانے کا ارادہ ملتوی کر کے وہ بازؤں باندھ کر اب اسے دیکھ رہا تھا --

جو اٹھ بیٹھی تھی --

اسکے چہرے پر بلا کی شرمندگی تھی ---

جبکہ دوسری طرف صیام کے چہرے پر طنزیہ مسکان حمائل کی حالت ایسی

تھی گویا زمین میں گڑھ جائے ---

تو اس بات کا مطلب کیا سمجھو میں " صیام نے بالوں میں ہاتھ پھیرا ----

آپکی طبعیت خراب تھی " حمائل نے عزر پیش کیا --

میں نے تمھیں بلایا تھا " اسنے آئ برو آچکا کر پوچھا --

حمائل شرمندہ سی ہو گئ ----

سر جھکائے بیٹھی رہی ---- آنکھوں میں آنسو سے بھر ائے --

مجھے ایسا لگ رہا ہے حمائل --- تم سے مزید مجھ سے دوری برداشت نہیں ہو رہی " وہ مسکرا کر بولا جیسے اسکا مزاق اڑانا چاہ رہا ہو --

میں سچ کہہ رہی ہوں " اسنے یقین دلانا چاہا ---

آہ "وہ ہنسا طنزیہ --

اور میں نے مان لیا اب اٹھو اور یہاں سے --- نکلو -- اور کوشش کرنا -- مجھ سے دور ہی رہو ----- کیونکہ یہ تمھاری نرم بانہوں کے ہار میرے لیے نہیں ہیں -- ایک یتیم لڑکی جس کے بارے میں ایک لفظ میں نہیں جانتا اسکے ماں باپ کون ہیں --- وہ کہاں سے آئے -- تمھیں کیا لگتا ہے میں اس سے رشتے بناؤ گا --- رئیلی" وہ ہنسا ----

پہلے شناخت ڈھونڈو حمائل --- کہ تمھارے آگئے خان بھی میری بدولت لگا ہے

۔ کس کی بیٹی ہو تم باپ کون ہے تمھارا ۔۔۔۔ چلو یہ ہی بتا دو مجھے ۔۔۔ آہ ۔۔۔۔ تم کچھ نہیں جانتی ۔۔ میری شکل پر مر مٹنے کے علاؤہ بھی بہت کچھ ہے دنیا میں ۔۔۔۔۔ جس کے بارے میں جاننا بے حد ضروری ہے ۔۔۔۔ تو اس خواب سے نکل آؤ کہ کبھی نہ کبھی تم میری بیوی کی جگہ لے لو گی ۔۔۔ اگر میں تمھارے کبھی قریب بھی آیا ۔۔۔ تو یہ میرے لیے بے حد عام بات ہو گی ۔۔۔۔

کہ میں ایک بے ضرر لڑکی کی قربت میں رات گزار چکا ہوں ۔۔۔۔

مگر میری بیوی ۔۔۔۔ میری بیوی ہو گئ ۔۔

اسکی عزت یہ حویلی دیکھے گئ ۔۔

اور تم حمائل ۔۔۔ تم میری بیوی نہیں ہو ۔۔۔۔۔۔ تم صرف میری ماں کی وجہ سے ۔۔ میرے لیے صرف مجبوری ہو ۔۔۔ مجھے لگتا عزت دار لوگوں کے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے میری یہ سب گفتگو ۔۔اگر پھر بھی ۔۔ تمھارا

نفس میرے قریب آنے سے تمھیں نہ روکے ---تو --- پھر ا جانا ۔ میں تمھاری خواہش پوری کر دوں اسکے --- بعد تم ہمیشہ کے لیے دفع ہو جانامیری نظروں سے-- کیوں کہ -- میری اولاد ایک انجان خون سے نہیں ہو گی --- حمائل ---" ایک اجک لفظ تیر کیطرح وجود میں پیوست ہو گیا تھا ----

وہ پتھر بنی بیٹھی تھی ---

صیام جانے لگا -- تو رکا ---

سنو -- یہ شیٹ بدل دینا --- پلیز ---- اور بلنکیٹ بھی ----"ناگواری سے کہہ کر وہاں سے ---- باہر نکل گیا---

Novel Galaxy

حمائل ایسے تھم گئ جیسے اب آگے یہ پیچھے کچھ بھی نہیں ہو --

گالوں پر سے آنسو ---- ٹپ ٹپ برسنے لگے --- مگر اسکے چہرے پر کوئ تاثر نہیں آیا ---

وہ جلدی سے -- اس بیڈ پر سے اٹھی ---

صیام خان اسے بہت دور لے آیا --- تھا جہاں سے وہ نکل کر آئی تھی ---

وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں ---- میرا گندا وجود انکے لیے نہیں ہے -- یہ یہ

شیٹ میں نے خراب دی ----

" اکبری---- اکبری

وہ سسکتے ہوئے پکارنے لگی -----

اکبری" وہ چلائی ----

کوئی میری کیوں نہیں سن رہا ---- "زمین پر بیٹھے --- وہ اس وقت --

پاگل سی لگ رہی تھی بکھرے بال دوپٹے کا ہوش نہیں ----

وہ زمین کو گھورنے لگی-----

کچھ دیر یوں ہی بیٹھی --- وہ ایکدم اٹھی اور جلدی سے بیڈ پر سے -- شیٹ

اور بلنکیٹ اتار دیا -----

میرے گندے وجود نے سب گنداکر دیا "وہ اپنا ماتھاپیٹنے لگی ----

اسنے ساری الماریاں کھولیں اور -- بیڈ شیٹ چینج کی اور اسکا کمبل بھی رکھا نیا

--

اور شیٹ اور بلنکیٹ اتار کر وہ بھاگتی ہوئی وہاں سے نکلی تھی---

ملازموں نے اسکو حیرت سے دیکھا ---

اس لڑکی کے سر پر سے انھوں نے کبھی دوپٹہ اترا ہوا نہیں دیکھا تھا اور وہ

--اس وقت ایسی لگ رہی تھی جیسے لٹ گئ ہو --

وہ بھاگتی ہوئی --اپنے کمرے میں آئ ---

Novel Galaxy

اماں کے پورشن میں جا بھی کیسے سکتی تھی----

وہ جلدی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئ --- ا

اور ٹیریس پر چلی گئ --

اکبری نے -- اماں کو دوائیاں دی انھیں دل کا مرض تھا --اور

حمآئل کی حالت دیکھ کر ایکدم پریشان ہو گئ ---

وہ جلدی سے پلٹی --

اری اکبری حمائل کو بھی اٹھا کتنی دیر ہو گئ ---

او میری جان "صیام کو دیکھ کر وہ بولیں ---

اکبری نے صیام کو ایک نظر دیکھا جو ماں کے کھلے بازو میں سما گیا تھا ---

آپکی طبعیت ٹھیک ہے "اسنے اانکے ہاتھ چومے

ہاں ٹھیک ہے بس حمائل کی فکر ہو رہی ہے--- بتایا ہی نہیں اسنے ڈاکٹر

کیا کہتا ہے بیٹا کوئ پریشانی کی بات تو نہیں "وہ پوچھنے لگی ۔

اماں کیا پریشانی کی بات ہو گی ---" وہ مسکرا کر بولا --

سب ٹھیک ہے بس آپ فکر مت لیا کریں " وہ بولا اور انکے پاس بیٹھ گیا

بیٹا بہت حساس ہے نہ حمائل تبھی کہتی ہوں اسکا زیادہ خیال رکھا کرو "وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولیں --

جی اماں "اسنے کہا ---

ایک بات بتاؤ صیام " انھوں نے اسکی جانب دیکھا صیام بھی انکو دیکھنے لگا

تم رخصتی کے بارے میں کیوں نہیں سوچ رہے " انھوں نے کہا اور صیام نے گھیرہ سانس بھرا وہ اس سوال سے تو ملنا ہی نہیں چاہتا تھا --

اماں زمینوں کے اتنے بکھڑے ہیں --- کہ کیا کروں --- کچھ سمجھ نہیں آتا --- کہاں سے سنبھالوں سب۔

Novel Galaxy

اور کل اطلاع ملی تھی چچا کی فیملی بھی ا رہی ہے -- اور رخصتی کا کیا ہے ---- ہو جائے گی " وہ مسکرا کر بولا ---

بیٹا مجھے پوتا پوتی چاہیے --- اس گھر میں خوشی کی چہچہاہٹ چاہیے -- میں کچھ نہیں جانتی صیام بس مجھے پوتا پوتی کا مرنے سے پہلے منہ دیکھا دو " وہ بولیں --- صیام ایکدم انکا ہاتھ تھام گیا --

اللہ آپکو میری زندگی بھی دے دے -- اور یہ بھی کوئ خواہش ہے بس اتنی سی -- آپکے ہوتا پوتی کا ڈھیر لگا دوں بتا دیں " وہ شرارتی لہجے میں بولا تو وہ منہ پر دوپٹہ رکھ کر ہنس پڑیں

-- چل بدتمیز ماں سے شرم نہیں آتی تجھے " وہ ڈپٹنے لگی --

جبکہ صیام بھی ہنس دیا ----

انکی ہنسی نے سکون دیا تھا--

"مگر میں سچ کہہ رہی ہوں -- دھوم دھام سے رخصتی کر --اور پھر--

اچھا اچھا --- " اسنے انکے ہاتھ چومے پھر سے ----

سوچتے ہیں اس بارے میں " وہ بولا --

سوچنا نہیں عمل کرنا ہے " وہ بولیں تو صیام نے سر ہلا دیا --اور پھر
انھیں زینوں کے بارے میں سب بتانے لگا --

" چھوٹی بی بی یہ کیا کر رہیں ہیں
اکبری ہٹ جاؤ -- دیکھو یہ گندا ہو گیا ہے اور یہ اتنا گندا ہے کہ --- اسکو
دھویا نہیں جائے گا -- اس کو جلا دیتے ہیں۔ --" حمائل اکبری کو بتانے
لگی اکبری ایکدم منہ پر دوپٹہ رکھ کر رو دی --
آج اسے حمائل وہ دس سال کی حمائل لگی جو اس حویلی میں آئ تھی ----
جو ایسی ہی باتیں کرتی تھی ایسے ہی بے چارگی سے دیکھتی تھی --
بی بی یہ صاف ہے "اکبری روتے ہوئے اسے روکنے لگی ---

دیکھو -- اکبری یہ صاف نہیں ہے اس میں میں لیٹی ہوں میرا وجود -- میرا گندا وجود --- خراب کر چکا ہے اکبری یہ سب--- تم تم مجھے-- میں سکینہ سے ماچیس کا کہا -- ا گئ "وہ سکینہ کو دیکھ کر دوڑی اسکے

پاس اور ماچیس لے لی --

چھوٹی بی بی خدا کے واسطے ہوش کریں "اکبری اسکی حالت سے کانپ سی گئ تھی ----جبکہ حمائل نے کچھ نہیں دیکھا --

لمبے بالوں کی چٹیا آگے آئ ہوئ تھی --- سیاہ لباس میں وہ غم کو خود میں دبانے کی کوشش کرتی دیوانی سی لگ رہی تھی ---

بالوں کی لٹیں چہرے پر بکھریں تھیں ---

ا

بی بی چھوڑ دیں میں پھیکوا دوں گی اسکو "اکبری نے کہا ---

جبکہ حمائل نے --- اس بلنکیٹ اور شیٹ میں آگ لگا دی ---

ہائے آگ " سکینہ کے منہ سے نکالا --- حمائل وہیں زمین پر ڈھیر ہو گئ

بیٹھی ہوئی --- غور سے اس آگ کو دیکھنے لگی ---

اکبری نے سکینہ کو گھورا ---

بڑی بی بی کو پتہ چل جائے گا منہ بند کراپنا اور پانی ڈال اسپر " اسنے

ڈپٹ کر کہا --

اور اکبری حمائل کے پاس ا گئ --

بی بی اٹھیں ---"وہ کہنے لگی مگر حمائل نہیں اٹھ سکی ---

Novel Galaxy

صیام اماں کے پاس سے اٹھا اور باہر جانے لگا--- کہ سب ملازموں میں

ہل۔چل دیکھ کر وہ --- ناگواری سے اس طرف ا گیا ---

کیا معاملہ ہے سب اوپر کیوں بھاگ رہے ہو " وہ سختی سے پوچھنے لگا --

خان جی -- آگ آگ لگ گئ ہے اوپر " وہ بھکلائ ہوئ سی بولی ---

صیام نے ٹیرس پر دیکھا وہاں سے دھواں بھی نکل رہا تھا وہ دوڑ کر اوپر آیا

اور ٹیرس پر دھواں دیکھ کر کچھ حیران سا ہوا --اس دھوئیں میں اسے زمین پر ڈھیر حمائل کا وجود دیکھا جسے اکبری اٹھانا چاہ رہی تھی اسکی بیڈ شیٹ اور بلنکیٹ میں آگ لگی تھی ---

وہ دھواں ہاتھوں سے دور کرتا --- آگے آیا --

Novel Galaxy

کیا ہو رہا ہے یہ --- " وہ دھاڑا ---

ملازموں نے شیٹ پر بھر بھر کے بالٹیاں ڈالیں -- آگ -- بجھنے لگی --

اور جو زرا سی رہ گئ اسپر صیام نے اپنا جوتا رکھ دیا --

وہ حمائل کو زمین پر بیٹھا دیکھنے لگا -- جو -- اس شیٹ کو بیٹھی گھور رہی تھی --

جاؤ تم لوگ "صیام ایکدم چلایا --

غصے سے اسکا دماغ گھوم گیا تھا یہ سب دیکھ ملازم سارے اسکی ایک آواز پر ہی بھاگ گئے جبکہ حمائل کو اپنی ہوش نہیں تھی آنے والے کا کیا اثر لیتی

صیام نے تپ کر اسے اوپر اٹھایا ایک بازو سے وہ کچی ڈال کیطرح کھڑی ہو گئ -- جو جھول رہی ہو -- جیسے کبھی بھی ٹوٹ کر گیر جائے گی --

یہ سب کیا تماشہ ہے چاہ کیا رہی ہو تم" وہ چلایا ---

حمائل اسکی آنکھوں میں بے تاثر نظروں سے دیکھنے لگی --اور جیسے پھر اسے کچھ یاد ا گیا --

آپ آپ دور ہو جائیں آپ گندے ہو جائیں گے آپ دور جائیں مجھ سے
میں آپکو گندا کر دوں گی ---" وہ ہزیانی کیفیت میں چلائ ---
صیام کی آنکھیں پھیلیں تھیں اسکا یہ عمل دیکھ کر
حمائل " بے ساختہ منہ سے نکلا --- جبکہ حمائل۔ایکدم اسکے منہ پر ہاتھ رکھ
گئ ---
میرا نام مت لیں -- آپکی زبان گندی ہو جائے گی --- میں نہیں چاہتی کہ
آپ پر میرے نام کا بھی اثر ہو ---- میں اب کبھی آپکے سامنے نہیں او
صیام ---- میرا گندا وجود آج کے بعد کبھی نہیں ملے گا آپکو " وہ اسے
آہستہ آہستہ بتانے لگی -- اسکے خشک لبوں سے بالوں کی لٹیں چیپک گئیں
تھیں -- بال بکھر گئے تھے ---
وہ تو حمائل لگ ہی نہیں رہی تھی --

ہوش میں آؤ" صیام نے اسکو جھنجھوڑا جبکہ حمائل نے روتے ہوئے اس سے اپنا وجود چھڑایا اور اسکے ہاتھ صاف کرنے لگی ---

صیام کو سمجھ نہیں آیا کہ اسکی باتوں کا اتنا اثر وہ کیسے لے گئ -- اسنے حمائل کو دور جھٹکا -- عجیب وحشت سی ہونے لگی تھی اور وہ سے اترتا چل آگیا جبکہ اسکے جاتے ہی اکبری بھاگ کر حمائل کے پاس آئ تھی -- جو لہرا کر زمین بوس ہوئ تھی

عالم شاہ نے اسکے بعد اروش کو نہیں دیکھا --- وہ جیسے پاگل سا ہو رہا تھا ۔ ان سب لوگوں نے اروش کو چھپا لیا تھا حویلی کے دروازے بند کر لیے تھے سارے ملازم -- نکال دیا تھے ----

اور یہ بات عالم کا دماغ خراب کرنے کے لیے کافی تھی ----

جب اس سے مزید برداشت نہ ہوا تو اسنے جو کبھی شراب کو منہ نہیں لگایا تھا مکرم کے اکسانے پر شراب پی لی جو اسے ضرورت سے زیادہ چڑھ گئ

شاید اسکو دیکھ لینے کے بعدصبر ختم ہو گیا تھا ---

اب وہ اسے اپنے پاس چاہیے تھےا پنے نزدیک چاہیے تھی جسے وہ لوگ چھپا رہے تھے ---

وہ اپنے پورشن سے نکلا ---اور بندوق کو سٹارٹ کیا ---

حویلی کے سامنے اکر سامنے بنا کچھ دیکھے فائرنگ شروع کر دی ---

حویلی کے سارے کانچ کے شیشے ٹوٹ گئے جبکہ اندر سے چیخوں کی آواز آنے لگی --

وہ پوری بولٹ خالی کر چکا تھا -----

اسنے مکرم کی گن کھینچی اور بند دروازے پر دھواں دھار فائرنگ کیا کی ----

کہ دروازے کا لوک ٹوٹ گیا ۔۔اسنے دروازے پر ٹھوکر ماری ۔۔۔۔

وہ سب لاونج میں کھڑے تھے ۔۔۔۔

عالم شاہ اندر داخل ہوا ۔۔۔۔

اور سب کو سرخ نظروں سے دیکھنے لگا ۔۔

تیمور کے پیچھے چھپی اروش کو دیکھ کر ۔۔۔ اسنے بندوق وہیں پھینک دی ۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ اپنی کیفیت سے ۔۔۔۔ سلگتا ۔۔۔ آگے بڑھا اور

جہانزیب شاہ کے کمرے میں بند ہو گیا ۔۔

مکرم نے سب پر طنزیہ نگاہ اٹھائ ۔۔

بس ۔۔ اتنی ہی حفاظت کر سکتے تھے تم لوگ اپنی" اسنے طنز کیا اور سب

ملازموں کو دوبارہ سے ۔۔۔۔ حویلی کے اندر بلا لیا ۔۔۔

Novel Galaxy

اسفند شاہ یہ سب دیکھ کر جہانزیب شاہ کے کمرے میں ا گئے وہ آج --
اس سے بات کرنا چاہتے تھے -- وہ تھا کون اور چاہتا کیا تھا کیوں ان سب
کو زلیل کر کے رکھا ہو اتھا ----

وہ جیسے ہی اندر آئے تو عالم شاہ کو بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھے دیکھا ---

وہ جہانزیب شاہ کو دیکھ رہا تھا ----

اسفند شاہ اسکے پاس آئے ---

کیا مسلہ ہے تمھارے ساتھ -- کیوں کر رہے ہو یہ حرکتیں " اسفند شاہ اسکا
گریبان جکڑتے دھاڑے -- عالم انکی جانب دیکھنے لگا ---

آنکھوں میں نفرت --- کا ایک طوفان ا سمایا -----

اروش چاہیے "وہ سنجیدگی سے بولا ---

وہ میرے بیٹے کی بیوی ہے سمجھا " اسفند شاہ نے بھڑک کر کہا ---

NovelGalaxy

مگر مجھے وہی چاہیے " عالم نے بنا کسی ری اکشن کے انھیں زیچ کرنے کی ٹھان لی ------

مگر وہ تجھے کبھی نہیں ملے گی " اسفند شاہ بولے جبکہ عالم نے کھینچ کر اسکے منہ پر مکہ مارا دیا اور ایکدم اٹھ کھڑا ہوا ---

عالم شاہ -----کسی سے نہیں ڈرتا ---- " وہ انگلی اٹھا کر بولا -- جبکہ اسفندشاہ کو لگا --- انکا جبڑا ٹوٹ گیا ہو --

اروش صرف عالم کی ہے وہ پیداہی عالم۔کے لیے ہوئ تھی یہ بات کان کھول کر سن لو " وہ چلایا ---

اور ان سب کے بیچ سے گزر کر ---- وہ اپنے پورشن میں ا گیا ---

شاید شراب کے نشے میں اسے اندازا نہیں ہو سکا وہ کسی کے دل میں اپنے لیے کتنا خوف بھر آیا ہے

اروش کا رو رو کر برا حال تھا --

بابا مجھے واپس جانا ہے مجھے یہاں نہیں رہنا کون ہے یہ شخص میں تو جانتی تک نہیں اور میرے پیچھے لگا ہوا ہے میری وجہ سے سب کو تکلیف دے رہا ہے " وہ بولی جبکہ ممتاز نے اسے اپنے سینے سے لگالیا --

اروش جب تم یہاں نہیں تھی تو اسنے بابا جان اور تمھارے بابا کے ساتھ جو کیا وہ قابل قبول نہیں -- اگر بیٹا تم چلی گئ تو وہ -- کسی اور کے ساتھ بھی ایسا ہی کچھ کرے گا "ممتاز بولیں جبکہ اسفند شاہ جن کا ایک گال نیلا ہو چکا تھا بھڑک اٹھے --

تو اسکے خوف سے جینا چھوڑ دیں --- میرا بیٹا اور بہو وہاج اور سارہ چارویہاں سے جا رہے ہیں میں اپنے بچوں کو کسی بھی وجہ سے مصیبت میں نہیں ڈال سکتا---" اسفند شاہ بولے جبکہ سبحان شاہ نے انکی طرف دیکھا ---

جن سے بچنا چاہ رہے تھے وہ بھی شاید انھیں کی اولاد تھی ---

انھوں نے منہ ہی پھیر لیا یہ وہ بات تھی جو بتائ ہی نہیں جا رہی تھی --

وہ چین سے جینے نہیں دے گا " وہ تحمل سے بولے ---

تو کیا کیا جائے ---- ہاں --- وہ جو ازیت دے رہا ہے اسکو برداشت کرتے رہیں "اسفند شاہ غصے سے چلائے--

بابا چلانے کا کوئ فائدہ نہیں" یہ آواز تیمور شاہ کی تھی --

پہلے چچا چچی سے اسکی حقیقت معلوم۔کریں ---- کوئ تو بات ہے جو یہ لوگ ہم سے چھپا رہے ہیں"اسنے سبحان اور ممتازکو دیکھ اور پھر دوسری نظر اسنے اروش پر ڈالی جو ممتاز کے سینے سے چپٹی ہوئ تھی --

سبحان شاہ کی نظر بے ساختہ بیوی سے ملی --

" اس بات کا جواب تمہیں ہم دونوں نہیں بابا جان دیں گے

مگر وہ کیسے دے سکتے ہیں "تیمور چیڑ ہی گیا ----

یہ سارا جال انکا ہی بنا ہوا ہے جسکی تکلیف ہم سہہ رہے ہیں تو جواب دہ بھی وہ ہی ہوں گے یہ پھر اسفند شاہ" سبحان شاہ غصے سے بولے ---

میرا کیا تعلق ہے اس سب سے " اسفندشاہ سمجھ نہیں سکے --

سبحان شاہ خاموش ہو گئے -- باپ کیطرف دیکھا جو بے بسی سے سب کو دیکھ رہا تھا ----

جبکہ ممتاز کا منہ بند نہیں ہوا --اگر وہ جاننا چاہتا تھا تو اپنے بچوں کے سامنے ہی جانتا---

جس کوٹھے والی کو بیاہ کر لائے تھے اس ایک کمرے میں رکھا تھا جہاں آج وہ تاج محل بنائے بیٹھا ہے ---- مجھے لگتا ہے بھائ جان آپ کو بھولنے کا شوق ہے زرا" ممتاز بیگم طنزیہ لہجے میں بولی۔ --اسفند شاہ کے رنگ سے اڑ گئے -- جبکہ تیمور وہاج اور سارہ سمیت انکی ماں--- جو اب تک خاموش تھیں اور بس اسفند شاہ سے یہ کہا تھا کہ وہ یہاں سے جانا چاہتی ہیں حیرانگی سے انکی طرف دیکھنے لگے---

جبکہ اسفند شاہ نے گھوٹ حلق میں نگلا تھا جو سانسوں کا انکے گلے میں پھنس گیا تھا --

منتازکو اور پھر سبحان شاہ کو دیکھا---

عالم۔شاہ"انکے لبوں نے دوبارہ یہ لفظ دہرائے ----

جبکہ سب خاموش تھے کچھ لوگوں کی سوالیہ نظریں تھیں جب کہ کچھ کی طنزیہ چبھتی ہوئیں --اسفند شاہ کو لگا آج وہ ہوش میں آگئے ہیں --

انھوں نے اپنے سارے بچوں کو دیکھا جو سوال بنے انکی طرف دیکھ رہے تھے

--

یہاں سے چلنے کی تیاری کرو جلدا زجلد ---"انھوں نے کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلے گئے---

بابا بات سنیں میری کون کوٹھے والی جواب دیں اس بات کا " تیمور پیچھے لپکا

جبکہ وہاج اور سارہ بھی اروش البتہ اب بھی نہ سمجھ آنے والی نظروں سے

دیکھ

رہی تھی --

مما

مجھے کچھ سمجھ نہیں ا رہا "اسنے بھیگے لہجے میں کہا --

میری جان بس یہاں سے جانے کی تیاری کرو باقی باتیں سمجھنے کی ضرورت

نہیں تمھیں " ممتاز نے اسکو پچکارہ --جبکہ سبحان شاہ سے نظریں چرائیں جو

آگ بگولہ سے ہورہے تھے--

تیمور کی والدہ بھی شاید سب سمجھ گئیں تھیں چپ چاپ وہاں سے اٹھ

گئیں

اگلی صبح وہی حال تھا۔۔ مکرم نے کچن کے دروازے بند کردیے تھے ۔۔ جبکہ سب کا بھوک سے برا حال تھا۔۔۔۔ رات بھی ڈھنگ سے کھانا نصیب نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

مگر اب کی باری کسی نے کسی سے کچھ نہیں کہا تھا۔۔اسفندشاہ تو کمرہ بند کیے ہوئے تھے جبکہ سبحان شاہ بھوک سے بے چین تھے دوائ بھی لینی تھی مگر بولے کچھ نہیں اروش خاموشی سے یہ سب دیکھ رہی تھی ۔تیمور نے بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔

اس سے مزید اپنوں کو یوں تکلیف میں دیکھنا برداشت نہیں ہوا اور وہ وہاں سے نکل آئ۔۔۔تیمور اس وقت کمرے میں تھا۔۔جبکہ سبحان شاہ نے اسے جاتے ہوئے دیکھا بولے کچھ نہیں نہ ہی کسی کو بتایا۔۔ا

Novel Galaxy

اروش غصے میں -- عالم شاہ کے پورشن میں پہنچی -- وہ لاونج میں ہی کاوچ پر سو رہا تھا -- اروش نے بھڑک کر اسکطرف دیکھا اچانک جیسے ڈر خوف نکل گیا تھا ----

اٹھاؤ اپنے عالم شاہ کو " اروش کو وہاں آتے دیکھ مکرم سب سے پہلے وہاں آیاتھا ---

عالم کو دیکھ کر اور اروش کا حکم سن کر زیر لب مسکرایا --

شاہ سائیں" مکرم نے اسکو ہلایا --- عالم کے وجود میں جنبش سی ہوئ --

اروش بی بی آئیں ہیں" مکرم بولا عالم کی نیند بھک سے اڑ گئ -- ایکدم سیدھا ہوا--

Novel Galaxy

وہ سامنے ہی کھڑی تھی اسکا سر گھوما تھا بری طرح مگر وہ خود پر کنٹرول کرتا بالوں میں ہاتھ پھیر کر اسکو دیکھنے لگا --

اچانک لب مسکرا اٹھے ---

کچن کے دروازے کھلواو ۔"اروش نے حکم دیا۔۔ چہرہ سرخ ساتھا ۔۔۔ ناک کے نتھنے پھول رہے تھے عالم۔یہ منظر دیکھ کر فدا ہی ہو گیا ۔۔۔

جاؤ بھئ مکرم دروازے کھلواو دو " اسنے کہا ۔۔

جی سائیں" مکرم جلدی سے بولا ۔۔۔۔

جبکہ اروش نے ایک نظر اسکو گھور کر دیکھا جو ضرورت سے زیادہ دلکش اور ہینڈسم تھا ۔۔۔۔ مگر وہ نگاہ پھیر کر پلٹنے لگی ۔۔۔

ویٹ آ مینٹ لیڈی "عالم اٹھا ۔۔ اروش رک گئ ۔۔۔

آپ نے جو کام کرایا ہے اسکا حرجانہ کون بھرے گا " وہ اسکے پیچھے سے آگے آیا ۔۔۔۔

کیا ضرورت ہے آپکو ۔۔۔سب کچھ تو چھین لیا سب سے " اسنے طنز کیا ۔۔۔۔

یہ سب میری محنت ہے "عالم کو برالگا ۔۔۔۔

اچھا واقعی " اروش کو سمجھ نہیں ا رہی تھی اتنی ہمت اس میں کہاں سے آ گئ اس ہمت پر توعالم بھی حیران تھا مگر یہ ہمت مزاہ بھی دے رہی تھی

چلیں ناشتہ کر کے جائیے گا "عالم مسکراکربولا ---

میں اپنے ہزبینڈ کے ساتھ ناشتہ کرتی ہوں "اروش کے الفاظ تھے یہ تیر--عالم کے ڈائیریکٹ چبھے تھے ---

اسنے اروش کیطرف سرخ نظروں سے دیکھا ----

اگر وہ شوہر ہی نہ رہے پھر "عالم سنگین لہجے میں۔ بولا

اروش کی آنکھیں پھیلیں جبکہ عالم کے قدم اسکی جانب اٹھنے لگے ---

ایسا کیسے" وہ زرا ڈری سہمی سی بولی ---

ویسے ہی جیسے آپ سن رہیں ہیں محترمہ جیسے آپکے دادا چلنے پھیرنے تو کیا بولنے قابل بھی نہیں رہے ---- یہ پھر چچا چلنے قابل نہیں رہے اور کتنا نقصان کرانا چاہتی ہیں آپ " وہ مسکرا دیا ----

اور اروش ایکدم چئیر پر بیٹھ گئ --

ویری گڈاب ناشتہ شروع کرو --- میں فریش ہو کر ا رہا ہوں --- اور جانے کی کوشش مت کرنا جب تک میں نہیں اوں گا یہاں سے تمھیں کوئ جانے نہیں دے گا " عالم بولا اور جلدی سے اوپر چلا گیا جبکہ اروش ۔ نے وہاں سے ۔بھگانے کی کوشش کی اور اسکی بات کے مطابق کسی نے اسے جانے نہیں دیا ----

Novel Galaxy

وہ واپس آنکھوں میں خوف لیے ا کر بیٹھ گئ ---

یہ کیسی مصیبت تھی اچھی بھلی زندگی میں--- اگر تیمور کو پتہ چل جاتا کہ وہ یہاں ہے تو ---- وہ بھڑک جائے گا اسے ڈانٹے گا ---

---

وہ انھیں سوچوں میں غلطان تھی کہ عالم شاہ اپنے کرتے کے بٹن جلدی جلدی بند کرتا نیچے ا رہا تھا ----

اروش نے نگاہ پھیر لی --

ویری گڈ اینڈ سوری فور ویٹ" اسنے کہا اور چئیر کھینچ کر بیٹھ گیا ----

ناشتے میں کیا کچھ نہیں تھا --- اتنا سب کچھ کہ اگر حالت نارمل ہوتے تو وہ سب کھا جاتی --- مگر اس وقت تونگاہ اٹھا کر بھی کسی چیز پر نہیں ڈالی تھی --

Novel Galaxy

مجھے جانا ہے" وہ تلخی سے بولی ---

چلی جانا کچھ کھا لو پہلے' عالم نے اسکے لیے پلیٹ تیار کی اور اپنے آگے رکھ کر--- لقمہ بنایا اور اسکیطرف بڑھایا

-

اروش کا سا گھٹنے لگا ----

میں کسی کی بیوی ہوں "وہ ایکدم اسکے لقمے کو دور اچھال کر چلائ ----

عالم نے اسکی جانب صبر سے دیکھا ---

اور دوسرہ لقمہ بنایا ---

ایسا لگتا ہے تمھیں تربیت کی ضرورت ہے

۔ رزق ضائع نہیں کرتے " اسکا تحمل۔قابل دید تھا -- اروشنے سر تھام لیا

جبکہ عالم کے لقمے کو پھر سے پرے دھکیل دیا ---

مجھے فرق نہیں پڑتا تم کسی کی بیوی ہو یہ نہیں ----

تم سب سے پہلے عالم۔کی ہو--- یہ بات اپنے ذہن میں نقش کر لو"وہ آنکھیں نکالتا بولا ----

اروش مسکرا دی-- طنزیہ مسکراہٹ سے اور سر جھٹکا --

جبکہ عالم۔پر جیسے جلتی پر تیل کا کام کر گئ تھی یہ مسکراہٹ ۔۔۔۔

سینٹامنٹس میں پھنسانا چاہتی ہو ۔۔۔ جتانا چاہتی ہو

۔کہ اب تک تم اسی کی بیوی ہو تمھارے جسم پر اسکی چھاپ ہے ۔" وہ

سنجیدگی کی انتہا پر تھا ۔۔۔۔

اروش نے اسکیطرف دیکھا ۔۔۔

میرے لیے تمھارے ٹکے کے شوہر جس۔ کی کنپٹی پر بندوق رکھ دی ۔۔ تو

ایک منٹ میں تمھیں طلاق دے دے گا مارنا مشکل نہیں " عالم نے گویا

اسے اطلاع دی ۔۔

نہیں" اروش تڑپ ہی گئ ۔۔۔۔

ویسے تم نے مجھے بلکل درست احساس دلایا ہے اب تک تو تمھیں میرے

کمرے میں ہونا چاہیے تھا " عالم پرسوچ ہوا ۔۔۔

میں پیار کرتی ہوں تیمور سے " اروش رونے لگی ۔۔

سب بکواس ہے" عالم۔چلایا

کون سا پیار -- یہ پیار کے معنی بھی ۔دونوں جانتے ہو ---بس کسی نے کہہ دیا تم دونوں منگنی میں ہو تو مان لیا ---

ساتھ رہنے لگے تو پیار ہو گیا -- بس جانے دو پیار چار لفظوں کا کھیل نہیں -- اس میں جزبات کا خون کرنا پڑتا ہے -- جو عالم شاہ نے کیا ---

ہر رات کیا ---- اس محبوب کی خاطر اپنے ہاتھوں سے --اپنی ہی سانسوں کو روکنا پڑتا ہے ----

تم لوگ کیا جانتے ہو پیار کے بارے میں کچھ ---" وہ بھڑک کر -- پلیٹ زمین پر پھینکتا چلایا---

Novel Galaxy

اروش سہم کر دور ہوئ --

جاؤ یہاں سے اب ملاقات اختیارات پر ہو گی "اسنے تلخی سے کہا --اروش سہمی ہوئی نظروں سے اسکو دیکھنے لگی -- ا

اور ایک پل میں وہاں سے بھاگ اٹھی --

جبکہ-- عالم نے اسکو دوڑتے ہوئے دیکھا --- اور غصے کے مارے ساری پلیٹیں توڑ دیں -- نہ خود ناشتہ کیا تھا -- نہ اسنے کیا۔

اروش حویلی میں داخل ہوئ تو سامنا تیمور سے ہوا --اور دروازے پر ہی کھڑا -- تھا اسکا منتظر ---

اروش اسکو دیکھ کر -- پریشان سی ہو گئ --

کس کی اجازت سے وہاں گئ تھی تم "تیمور نے سنگین لہجے میں پوچھا۔جبکہ باقی سب ڈائینگ پر سکون سے کھانا کھا رہے تھے اگر وہ نہ جاتی تو کیا ان سب کو یہ کھانا نصیب ہوتا ----

وہ وہ -- تیمور ---- " اروش سے بات نہ بن پڑی ---

جبکہ تیمور کا ہاتھ اٹھا تھا اسپر ---

سب دنگ رہ گئے --

زلیل کر رہی ہو مجھے بے غیرت ہونے کا تانا مار رہی ہو ----

تم گئ کیسے وہاں "وہ دھاڑا ---

اروش گال پر ہاتھ رکھے --- تیمور کو دیکھنے لگی -- جس نے پہلی بار اسپر ہاتھ اٹھایہ تھا ----

یہ کیا بدتمیزی ہے تیمور " سبحان شاہ بولے اور ویل چیئر ہلایا --

بس چچا" تیمور بلند آواز میں بولا ---

Novel Galaxy

میری بیوی ہے یہ بلاوجہ اپنی مفلوج ڈانگیں مت اڑائیں۔ " وہ بدلاحظی کرتا اسکا ہاتھ جکڑتا وہاں سے لے گیا-----

یہ مکرم کی کوتاہی تھی کہ -- وہ وہاں موجود نہیں تھا ورنہ عالم۔شاہ کے ہوتے ہوئے اسپر کوئ ہاتھ اٹھا لیتا ----

عالم شاہ اسے زندہ دفن کر دیتا ---

صیام سے فون پر بات کرنے کے بعد --- اسنے لیپ ٹاپ اٹھایا --اور حویلی کے اندر کے حالات چیک کرنے لگا ---

اسنے اب حویلی کا کچن بند نہیں کرایا تھا --اس وقت سب رات کا کھانا کھا رہے تھے --

چارو طرف خاموشی تھی --

اسے کسی سے پرواہ نہیں تھی نہ ہی اسے جاسوسی کرنی تھی یہ سٹینڈرڈ تھا ہی نہیں عالم کا اسے اروش سے مطلب تھا اورا سنے کیمرے کا فوکس اروش پر کیا--

جو ہاتھ روکے تیمور کے ساتھ بیٹھی تھی -- چہرہ مرجھایا ہواتھا----

عالم

شاہ کو کیمرے میں نظر نہیں آیا --اسکے منہ پر تھپڑ کا نشان

وہ مگر اسکی اداسی کی وجہ سے بے چین ہونے لگا کہ اسکے پیچھے عالم تھا ---

اسنے لیپ ٹاپ بند کر دیا --

جیسے چین سے بیٹھنا اسے نصیب ہی نہیں تھا --

وہ اٹھا اور باہر نکلا لبوں میں سیگریٹ دباتھا ---

اسنے --- مکرم کو آواز دی--

Novel Galaxy

" جی سائیں

حویلی جاو--- پتہ کرو --- وہاں اداسی کی وجہ کیاہے -- اگر عالم شاہ ہے ---- تو--- کوشش کرو وہ مسکرائے اور اگر کوئ اور ہے-- تواسکی ٹانگیں توڑ دو "اسکے حکم۔پر مکرم فوراً بھاگ کر پلٹ گیا ----

عالم البتہ --- وہیں کھڑا ہو گیا ----

گلاس گیرل پر --- بازو رکھے وہ بے چینی سے ---

دھویں فضا میں اڑا رہا تھا --

تیرے عشق میں ہم نے سانس لیا ہے " دل میں ہوک سی اٹھی --

مکرم وہاں پہنچا---- توسب کھانا کھا چکے تھے---اسے اندرا تے دیکھ کر اگنور کر دیا ----

مکرم نے اروش کو دیکھا -- غور سے -اسکے چہرے پر انگلیوں کے واضح نشان تھے -- وہ دنگ سا رہ گیا---

تیمور نے اسکا غورکرنا محسوس کر لیا تھا --

کمرے میں جاؤ "وہ حکم دیتا بولا ----

اروش فورا اٹھ کر کمرے میں چلی گئ ----

بی بی کے چہرے پر نشان کیسا ہے "مکرم نے سوال کیا ---

کسی نے جواب نہیں دیا ---

سوال کا جواب دو ورنہ سونا حرام ہو جائے گا "وہ غصے سے --اپنی بندوق دیکھاتا بولا ----

مارا ہے اسکے شوہر نے اسے --- اس زلیل گھٹیا عالم شاہ کے پاس جانے پر "تیمور آنکھیں نکالتا غرایا -- ممتاز نے سر تھام لیا --- جبکہ سبحان شاہ کی بھی یہ ہی حالت تھی اسفند نے -- بیٹے کو گھور کر دیکھا جو رات سے ہی عجیب برڈنائز سا ہو چکا تھا -- وہاج اور سارہ دونوں اس تماشے کو افوڈ نہیں کر سکتے تھے تبھی چلے گئے ---

جبکہ انکی ماں بھی ---

مکرم الٹے قدموں بھاگا تھا پیچھے ---

یہ سب کیا پاگل پن ہے تیمور بیٹے اب تمھیں لگتا ہے وہ عالم تمھیں زندہ چھوڑے گا "ممتاز بولیں --

میں نہیں ڈرتا کسی سے ۔" وہ بولا --- اور کمرے میں چلا گیا ---

دوسری طرف عالم اسکا کب سے انتظار کر رہا تھا حالانکہ اس بیچ چند منٹوں کا وقفہ ایا تھا مگر عالم کو -- وہ صدیاں لگیں تھیں

مکرم بھاگ کر اندر آیا عالم۔ دوسرا سیگریٹ جلا چکا تھا ---

سائیں اروش بی بی کو مارا ہے جی صبح یہاں آنے پر -- وہ کھوتے نے "وہ بولا --- اور عالم۔کو لگا--اسپر جیسے کسی نے تیزاب سا چھڑک دیا ہو-- ہاں اسے اتنی ہی تکلیف ہوئ تھی جبکہ داماغ تو جیسے بلکل موندھا ہو گیا تھا۔

شاید یہ آدمی جلدی مرنا چاہتا تھا ---

وہ سیڑھیوں پر سے اترا --

ا

ہاتھ میں کوئ ہتھیار نہیں تھا -- جبکہ مکرم اسکے پیچھے تھا -- وہ سیدھا حویلی کی جانب چل دیا ---

حویلی کے شیشے تو ویسے ہی توڑ چکا تھا -- دروازے کا لوک بھی ٹوٹ اہوا تھا -- وہ دروازے کو پاؤں کی ٹھوکر سے کھولتا --- اندر داخل ہوا ---

اور سیدھا بنا کچھ دیکھے تیمورشاہ کے کمرے میں پہنچ گیا --

وہ بیڈ پر۔ لیٹا ٹی وی دیکھ رہا تھا --

جبکہ اروش ایک طرف بیٹھی تھی۔

عالم سے یہ منظر کہاں برداشت ہونا تھا --

تیمور اور اروش اسکو دیکھ کر چونک کر اٹھ گئے ---

جبکہ عالم تیمور کے پاس گیا اور اسکا گریبان جکڑ کر اسکو اٹھا لیا --

تیمور کی آنکھوں میں عالم۔کے لیے واضح خوف تھا ۔۔۔۔

مکرم زرا چھری تو لے او"ضبط کرتا بولا ۔۔۔

یہ یہ کیا کر رہے ہیں آپ "اروش ایکدم بیچ میں آئ عالم نے توجہ نہیں دی

جبکہ مکرم چھری لینے پہنچ گیا ۔۔۔

"چ۔۔ چھوڑ مجھے

آوے آواز نیچی رکھ کبھی تیری زبان بھی کاٹ دو مگر ایسا میں کروں گا نہیں

کیونکہ ۔۔ تجھے اسی زبان سے ایک نیک کام کرنا ہے اور وہ ہے ۔۔ اروش شاہ

کو طلاق دینی ہے ۔۔۔" وہ اسکا منہ اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں جکڑتا بولا

۔۔۔

Novel Galaxy

کبھی نہیں "تیمور بولا ۔۔

جبکہ عالم۔نے اسکے منہ پر تھپڑ جڑ دیا ۔۔۔

اروش کی ایک دم چیخ نکلی ور وہ عالم کو پیچھے ہٹانے لگی تب تک مکرم بھی ا
چکا تھا

۔

سائیں کاٹ ڈالیں اس سالے کے ہاتھ " مکرم نے اسکے ہاتھ میں چھری
دی ---

اور عالم شاہ نے زبردستی تیمور کا ہاتھ جکڑ کرا سکی کلائ اپنے سامنے کی
اروش کی ٹانگیں کانپ سی گیئں تھیں وہ باہر مدد کے لیے بھاگی مگر عالم
شاہ کو نہ کسی کا ڈر تھا نہ ہی کسی کی پرواہ ---

تیمور گھبرایا ہوا تھا --- مگر عالم کی آنکھوں میں اسنے اروش کے لیے ایک
جنون دیکھا --- اور اسنے عالم کیطرف دیکھا --

افسوس کی بات ہے عالم۔شاہ جس کے لیے تم مجھے ختم کرنے آئے ہو وہ
میرے لیے مدد مانگنے بھاگی ہے ---- "تیمور نے طنز کیا --

عالم مسکرا دیا ۔

۔

یقین مانو مجھے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں میرے بازؤں میں اتنا دم ہے کہ ۔۔۔۔ میں اسے تم سے چھین بھی سکتا ہوں ۔۔۔اور تمھاری جان بھی لے سکتا ہوں ۔۔۔۔۔

جس کی کوئ پرورش نہیں کرتا ۔۔۔۔۔ دھوپ چھاؤں پرورش کریں ۔۔ وہ کبھی

کمزور نہیں پڑتا ۔۔۔۔ تمھاری طرح ۔۔۔ برگر بوائے مجھے اپنے جال میں مت پھنساو ۔۔۔ تمھارے ہاتھوں کو سزا ضرور ملے گی تاکہ اگلی بار یہ جرت نہ کریں " عالم نے چھری اسکی کلائی پر رکھی ۔۔

عالم "اسفند شاہ چلائے اور عالم نے چھری اسکی کلائی پر سختی سے چلا دی جس سے -- خون کے فوارے ایکدم اٹھے تیمور کی چیخیں ابھریں -- جن میں اروش کی بھی شامل تھیں ----

اپنا کام کر کے وہ اس سے دور ہوا ----

اسفند شاہ دوڑ کر اس تک پہنچے تھے -- جبکہ ممتاز بھی اور سبحان شاہ اپنی ویل چیئر گھسیٹ کر اندر آنا چاہ رہے تھے

--

عالم دروازے کی جانب مڑا تیمور کراہ رہا تھا ----

جبکہ اروش منہ پر ہاتھ رکھے دور کھڑی تھی عالم نے اروش کے منہ پر نشان دیکھا -- دل تو کیا پلٹ کر اسکے دونوں ہاتھ تن سے جدا کر دے ---

مگر وہ ضبط سے اسکے پاس سے گزر گیا

--- جبکہ مکرم بھی --

کوئ گاڑی نکالے --- گا "اسفند شاہ بولے تو وہاج گاڑی نکالنے کے لیے بھگا ---

تیمور کی کلائی سے متواتر خون بہہ رہا تھا ----

جبکہ اسکی آنکھیں اب بند ہونے لگیں تھیں جوان بیٹے کو اس طرح دیکھ کر اسفند شاہ کے قدموں تلے زمین کھسکی تھی ---

---

تیمور ہوسپیٹل میں تھا ----

ڈاکٹرز نے پٹی تو کر دی تھی اور ڈسچارج بھی مگر -- اسفند شاہ ہی ضد پر وہ ابھی ہسپتال میں ہی تھا ---

میں

تمھیں کہہ رہا ہوں اس مصیبت سے جان چھڑاؤ اور چلو ---- یہاں سے اسفند شاہ بولے تو تیمور نے اسکی طرف دیکھا ---"

میری بیوی ہے وہ جس سے جان چھڑانے کی بات کر رہے ہیں آپ "تیمور نے کہا --- جبکہ اسفند شاہ نے نفی میں سر ہلایا ----

"تیو-ر تمھیں لڑکیوں کی کمی نہیں

پہلے مجھے یہ بتائیں --- عالم شاہ کا آپ سے کیا تعلق ہے "تیمور کے سوال پر وہ ایکدم رکے ---

کچھ نہیں "زبان لڑکھڑائ --

تو یہ چچی نے کیا بات کی تھی"وہ بچہ نہیں تھا وہ اسے چلا نہیں سکتے تھے --- تبھی نظریں چرانے لگے --

"میں اسکی حقیقت جان سکوں گا تب ہی کچھ کر پاؤ گا -- بابا ---

تیمور کو غصہ آیا --

"تم اروش کو چھوڑ دو دے دو اس سر پھرے کو --

کوئ کھلونا ہے جو اسنے مانگا اور میں نے دے دیا "تیمور غصے سے چلایا ---

"میرے لیے میرا بیٹا قیمتی ہے

اسفند شاہ بولے --

عالم شاہ کون ہے بابا"تیمور نے ضبط سے پوچھا -- جبکہ اسفند شاہ کو نہ چاہتے ہوئے بھی گفتگو کا آغاز کرنا پڑا ----

شاہ تھے ہم --- کوٹھے پر جانا آنا عام بات تھی ---

بابا جان کو بھی بچپن سے دیکھتے آئے تھے --- اماں جان کے حق ضبط کر کے وہ کوٹھے پر لوٹاتے تھے ---

میں جوان ہوا -- تو گاؤں میں میرے چرچے سے پھیل گئے ----

لوگوں نے سبحان اور میرا مقابلہ شروع کر دیا اور میں یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ

-- ہاں -- میں سبحان سے زیادہ خوبصورت ہوں ---

میں نے بہت چھوٹی عمر میں کوٹھے پر جانا شروع کر دیا -- شاید بابا جان جانتے تھے --- مگر مجھ پر ظاہر نہیں کیا کبھی --

جان لوٹاتے تھے -- مجھ پر سبحان سے زیادہ اور اسی چیز کا فائدہ میں اٹھاتا رہا

اور پھر مجھے کوٹھے پر کنزہ پسند آ گئی۔ --

مگر وہ لڑکی --- بہت روتی تھی شاید وہاں رہنا نہیں چاہتی تھی ---

اور اسنے مجھ سے شادی کی درخواست کی -- میرے دماغ پر اسکی قربت کا

-- بھوت ایسے سوار ہو گیا کہ ---- جیسے وہ نہ ملی تو کچھ نہیں ملے گا ---

مگر وہ پاس نہیں آنے دیتی تھی ----

اور میں نے جوش میں آ کر اس سے نکاح کر لیا ----

وہ بے حد خوش تھی---

اسنے مجھے کہا یہاں سے لے جاؤ مجھے اور میں اسے حویلی لے آیا -- اسی جگہ

پر جہاں عالم شاہ کا پورشن ہے --

شروع میں بابا سے چھپا کر رکھا ---- اور میں کنزہ کے ساتھ کافی خوش رہنے لگا تھا وہ بھی خوش تھی --- مگر بابا کو اطلاع نہیں ہوئ --

پھر ایک دن ہمارے گھر نرمین آئ ---

اسکی ڈائیورس ہوئ تھی اور سارہ اسکے پاس تھی --نرمین بابا کی بھتیجی تھی

وہ کنزہ سے کہیں گناہ زیادہ خوبصورت تھی ۔ یہاں تک کے پہلے اسکی طلاق ہو چکی تھی -- میری توجہ کنزہ پر سے ہٹ کر اسپر چلی گئ

یہاں تک کے مجھے اسکی بیٹی سارہ سے بھی کوئ اختلاف نہیں تھا دوسری طرف کنزہ ماں بننے والی تھی مجھے یہ خبر پسند نہیں آئ تھی ۔

میں نہیں جانتا کیوں -- بابا نے نرمین میں میرا انٹرسٹ دیکھا اور کہا -- کہ تمھاری شادی اس سے ہو گئ ---- میں خوش ہوا مگر --- مجھے نہ چاہتے ہوئے بھی کنزہ سے جان چھڑانے کے لیے --- بابا جان کو سب بتانا پڑا --

Novel Galaxy

باباجان خفا ہوئے -- خاندان کی عزت مٹی میں ملا دی -- مجھے تانے دیے -- مگر میں نے کہا تھا نہ وہ مجھ سے محبت کرتے تھے ----

تبھی انھوں نے کہا -- کہ کنزہ کو جلا کر مار دو---- کیونکہ -- ملازموں کی بھی نگاہ کنزہ پر چلی گئ تھی ---

اور گاؤں میں یہ افواہ پھیلنے لگی تھی کہ --- اسفند شاہ کوٹھے والی کو بیوہ لایا ہے ---

جس رات اسکو جلایا بلکل اسی رات اسنے عالم کو جنم دیا ----

میں نہیں جانتا تھا وہ بچہ زندہ ہے اور کنزہ کو پہلے سے علم ہو چکا تھا ----

کہ میں یہ سب کرنے والا ہوں تبھی اسنے عالم کو پھینک دیا دور ---

عالم اسکے بعد بابا کو ملا اور بابا نے مجھ سے اسکو چھپائے رکھا --

یہاں تک کہ آج --- عقلم شاہ اٹھائیس سال کا ہو گیا ہے تب مجھے پتہ چلا ہے کہ --- وہ میرا بیٹا ہے "

وہ خاموش ہو گئے جبکہ تیمور انکی طرف اب بھی دیکھ رہا تھا ۔۔۔

باہر کھڑے وجود نے بھی یہ سب سنا تھا۔۔ حالانکہ وہ یہ سب جانتا تھا مگر آج اسفند شاہ ہے منہ سے اپنی ماں کا زکر اتنا بے ضرر سن کر اسکا خون ساکھول گیا ۔۔۔۔

یعنی عالم شاہ میرا بھائ ہے " تیمور بولا ۔۔۔

وہ نیچ عورت سے پیدا ہو اتھا تمھارا کچھ نہیں لگتا تم خاندانی ہو جبکہ وہ ایک طوائف کا بیٹا ۔۔۔"اسفند شاہ بھڑکے تیمور مسکرا دیا ۔۔

اور عالم کے آگ سی بھڑک اٹھی ۔۔۔۔ وہ انھیں قدموں سے واپس پلٹ گیا ۔۔۔

Novel Galaxy

پوری حویلی میں مہمان بھرے ہوئے تھے ۔۔چچا کی فیملی آئ تھی

صیام کا زیادہ وقت جو زمینوں اور ڈیرے پر گزرتا تھا آج کل گھر پر ہی گزر رہا تھا ----

چچا کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی وہ اکثر گرمیوں کی چھٹیوں میں آ جاتے تھے ---

وہ تینوں نوکری کرتے تھے اور کافی اچھی پوزیشن میں کماتے تھے ---

جبکہ بیٹی پڑھ رہی تھی ---

صیام بھی شہر سے پڑھا تھا مگر بابا کی وفات کے بعد وہ گاؤں لوٹ آیا تھا --

جبکہ شہر میں وہ چچا کے ساتھ ہی رہتا تھا تبھی انکے تینوں بیٹوں سے اسکا تعلق بہت اچھا تھا یہاں تک کہ انکی بیٹی سے بھی --

چچا نے اس بات پر بھی اپنی بھابھی سے اختلاف کیا تھا کہ صیام کا نکاح ایک انجان لڑکی سے کیسے کر دیا ----

جبکہ علینہ تو انکے خاندان کی تھی مگر -- حمائل کے لیے اماں شروع سے ہی حساس تھیں اماں کی طبعیت بگڑی اور اس طرح صیام خان نے ماں کی خاطر حمائل سے نکاح کر لیا تھا ---

جو کہ اسکے بقول اسکے گلے کا ہار تھا اور وہ جلد اس نکاح کو ختم کر دے گا اور اگر اسکی شادی علینہ سے ہوتی ہے تو اس میں کوئ حرج نہیں تھا علینہ ایک پڑھی لکھی اور کافی خوبصورت لڑکی تھی --

حمائل کیطرح ڈرپھوک --- اور ان پڑھ نہیں جو کہ بس ایف آئے پاس تھی----

چچا نے ہی شاید اسکے دماغ میں یہ سب بیٹھایا ہوا تھا کہ صیحی وقت آنے پر وہ یہ فیصلہ لے خیر وہ بچہ نہیں تھا زمینے سنبھالتا تھا ---

اسے خود بھی اس فیصلے میں کوئ اعتراض نہیں تھا کیونکہ --- ایس ابلکل نہیں تھا کہ علینہ کی بوپڈنیس یہ علینہ سے اسے کوئ اختلاف تھا۔ ۔

تبھی انکے آنے پر وہ خوش تھا یہاں تک کہ اسنے عالم کو بھی کہا کہ وہ بھی حویلی کا چکر لگائے ----

جس کو اسنے حسب توقع قبول نہیں کیا تھا --

مگر وہ جانتا تھا جس دن وہ ضد لگائے گا وہ آ جائے گا --

اس وقت چچا اور چچی تو --- گاؤں کے کچھ بڑے گھروں سے ملنے گئے ہوئے تھے -- کچھ ا نکہ رشتے دار بھی تھے --

اماں جبکہ اپنے کمرے میں تھی ---- اور اماں کے ہی پورشن میں وہ لوگ حال میں بیٹھے اپنی پرانی باتیں یاد کر رہے تھے حمائل جبکہ اس دن کے بعد صیام کے سامنے نہیں آئ تھی --

جیسے بکھر کر کوئ خود کو سمیٹ کر قید کر لے وہ بلکل ویسی ہو گئ تھی -- صیام نے زندگی میں کبھی اس سے یہ سوال نہیں کیا تھا کہ وہ اپنی پہچان بتائے وہ کس کی اولاد ہے -----

جبکہ اب اسکے اس سوال نے یہ بات حمائل پر واضح کر دی تھی کہ صیام کے نزدیک اسکی کیا حیثیت ہے اور اسکی نفرت کی وجہ بھی اسے خوب سمجھ آ گئ تھی ----

اپنی محبت کو ایک خول میں چھپائے وہ خود میں سمٹ گئ تھی ----

اکبری --- یہ پلاؤ دم پرلگا دیا ہے --- تم میٹھا فریزر میں سے نکال لینا اور --- سالن بھی بن گیا ہے میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں اماں پوچھیں تو -- کہہ دینا ---- بھوک لگ رہی تھی تو پہلے ہی کھا لیا "حمائل نے کہا اور وہاں سے جانے لگی جبکہ اکبری نے اسکو پکارہ ۔

مگر بی بی آپ نے تو صبح بس ناشتہ کیا تھا وہ بھی تھوڑا سا "اکبری کو اسکی فکر ہوئ ---

اسکی اداس آنکھیں --- جیسے اکبری کا دل پسیج رہی تھیں جبکہ جس کا دل نرم ہونا چاہیے تھا اور بھی سخت ہو گیا ----

بھوک نہیں مجھے" حمائل نے نرمی سے کہا اور کچن سے باہر نکلی ---

شکرتھا حال کمرے کا سامنا کچن سے نہیں تھا وہ باہر نکل کر اپنے روم میں چلی گئ --- جبکہ اکبری ہال کمرے میں آئ اور ان سب کو کھانا لگانے کی اطلاع دی --

ہاں یار بہت بھوک لگی ہے " قیصر بولا----

چلو پھر اٹھو " صیام ہنس کر بولا---اور وہ سب ٹیبل پر بیٹھ گئے --

پیچھلی باتوں میں وہ سب اتنا مگن تھے کہ کسی اور کی ہوش نہیں رہی اکبری نے کھانا لگا دیا اور خوش گپیوں میں کھانا کھایا جانے لگا --

ویسے تمھاری منکوحہ نہیں نظر آرہی --- ہمیں آئے ہوئے تین دن ہو گئے ہیں مگر وہ سامنے نہیں آئیں ----"ارمان نے کہا -- توصیام نے اسکیطرف دیکھا -- جبکہ علینہ نے ارمان کیطرف گھور کر دیکھا قیصر اور ارسلان کا بھی یہ ہی حال تھا ---

ارمان اسکا کیا ذکر ہے بھلا "علینہ بیچ میں بولی --

کیوں وہ گھر کا فرد ہے اسے ہمارے ساتھ کھانا کھانا چاہیے "ارمان نے ڈانٹا چلائے جبکہ قیصر جو ان میں بڑا تھا ارمان کو گھورا --

صیام البتہ چپ چاپ کھانا کھانے لگا ----

علینہ نے بھی ارمان کو گھورا اور----

اس طرح یہ موضوع ختم ہو گیا۔

میں نے سنا تھا تم نے ہیوئ بائیک کا نیو ماڈل منگایا ہے --- "صیام ارسلان سے بولا --

ہاں یار مگر بابا مان نہیں رہے ---اور میرے پاس اتنے پیسے نہیں" وہ ہنس پڑا جبکہ سب مسکرا دیے ۔

اکبری ابھی انھیں کے پاس کھڑی تھی کہ اچانک اماں خود ہی باہر نکل کر آ گئیں ---

اکبری نے جلدی سے انکا ہاتھ تھاما اور صیام بھی اپنی جگہ سے اٹھا ---

تو --- اماں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے مسکراتے ہوئے بیٹھنے کا کہا

بیٹھو بچو بیٹھو -- بس میں نے سوچا میں بھی تم لوگوں کے ساتھ کھانا کھا لوں

وہ مسکرائیں --"

بلکل آنٹی آپ نے صیحی سوچا--

علینہ بولی تو سب نے سر ہلایا ارے میری بیٹی کہاں ہے " بیٹھتے ساتھ ہی

انھیں حمائل کی کمی محسوس ہوئ ---

سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے ---

جبکہ صیام نے انکے لیے پلیٹ تیار کی --

اماں آپ کھانا شروع کریں " صیام نے کہا تو انھوں نے نفی میں سر ہلا دیا

میں تو روز اسی کے ساتھ کھاتی ہوں آج تو میرے کمرے میں آئی ہی نہیں

---- جا اکبری بلا کر لا حمائل کو " اماں بضد ہوئی تو اکبری پلٹ گئی اور حمائل کے کمرے میں آ گئی ہو جو آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی ہوئی تھی --

حمائل بی بی "وہ بولی تو حمائل نے ہاتھ ہٹایا۔

بی بی آپکو بڑی بی بی بلا رہی ہیں" اکبری نے کہا جبکہ حمائل اٹھی --

انکی طبعیت تو صیحی ہے تم نے انھیں دوائی دے دی " وہ پریشان لگی --

" بی بی وہ تو کھانا ہی نہیں کھا رہی

ماں بھی بچوں والی کبھی کبھی حرکت کرتی ہیں وہ مسکرا کر اٹھی یہ جانے بنا کہ آج وہ اپنے کمرے میں نہیں سب کے ساتھ کھا رہی ہیں -- وہ نیچے آئی اور ٹیبل کیطرف جانے کے بجائے حال روم کے باہر سے ہی اماں کے روم میں جانے لگی --

بی بی وہ سب کے ساتھ کھا رہی ہیں ادھر" اکبری سر جھکا کر بولی --

جبکہ حمائل نے اکبری کو دیکھا ---

کچھ پل اسکو دیکھتی رہی اور اکبری شرمندہ سی تھی اور چار نگار کچھ دیر بعد وجود

"میں جنبش کرتی وہ ہلی اور اندر کی جانب چل دی -- ارے آ گئ حمائل

اماں اسکو دیکھ کر بولی تو سب کی نگاہ حمائل پر گئ ---

صیام نے البتہ مڑ کر نہیں دیکھا تھا وہ چپ چاپ کھا رہا تھا علینہ نے اسکے

سوگوار سے سادگی میں ڈھلے حسن کو-- بھڑک کر دیکھا تھا ---اور قیصر اور

ارسلان نے بھی اسکو بھرپور اگنور کر دیا جبکہ ارمان کی نگاہ اسپر ٹک ہی گئ

اسے یقین ہی نہیں آیا کہ یہ لڑکی -- صیام خان کو پسند نہیں --

یہ لڑکی " وہ حیران تھا حمائل نظریں جھکائے اماں کے پاس آ گئ ---

تم نے کھانا نہیں کھایا " اماں نے اسکو دیکھا --

اماں کھا لیا تھا وہ اماں کیطرف متوجہ تھی ----

اچھا ٹھیک ہے میرے ساتھ تھوڑا سا کھا لو -- چلو بیٹھو -- صیام ادھر ہو جاؤ یہ یہاں بیٹھے گی " وہ بولیں تو صیام نے انکی جانب دیکھا ---

کاش وہ جواب دے سکتا مگر وہ جواب دیے بنا اٹھ کر جگہ تبدیل کر چکا تھا

--

اماں خوش تھیں وہ دونوں ساتھ ساتھ بیٹھے تھے آج پہلی بار

اکبری سے کہہ کر حمائل کی پلٹ تیار کرائ اور اسکے آگے رکھ کر وہ سب بچوں سے بات کر رہیں تھیں -- جبکہ ارمان کی نظر بار بار حمائل پر ہی اٹھ رہی تھی ---

بیٹا طبعیت خراب ہے جو کھا نہیں رہی "وہ کچھ دیر بعد حمائل سے بولیں --

نہیں اماں میں " ایکدم ٹیبل کے نیچے سے اسکا ہاتھ صیام کے ہاتھ میں قید ہو گیا ---

کھا رہی ہوں " حمائل نے مدھم سی مسکراہٹ سے کہا ---

اورکانٹا اٹھا کر کھانے لگی --

ڈرامے جتنے کرنے ہوں میرے سامنے کیا کرو چپ چاپ کھانا کھاؤ "وہ مدھم لہجے میں اماں کے متوجہ ہوتے ہی غرایا ---

حمائل نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی -- مگر اسنے نہیں چھوڑا ---اور اسے یوں ہی کھانا کھانا پڑا---

کھانا --- اماں کے بقول خوشگواری ماحول میں کھایا گیا --- جبکہ --- باقی سب حمائل کی وجہ سے --- بے حد اپیٹیٹ ہو رہے تھے جو کہ حمائل نے بھی محسوس کیا تھا ---

اماں نے کھانا کھایا --اور حمائل کے سر پر پیار کرتیں اٹھ گئیں -- انکے جاتے ہی -- حمائل نے بھی اپنی -- پلیٹ دور کی اور اٹھنے لگی --

جبکہ صیام نے بھی اسکا ہاتھ چھوڑ دیا --

Novel Galaxy

ارے آپ بیٹھیں نہ جا کیوں رہی ہیں ہم تو آپ سے ملے بھی نہیں "ارمان نے ہلکی سی سمائل سے کہا ---

حمائل مہمان نوازی نبھانے کو مسکرائ --

میں زرا مصروف ہوں " وہ بولی اور چلی گئ--- جبکہ ارمان نے سر ہلا دیا --

صیام نے ارمان کیطرف دیکھا جس کے چہرے پرمدھم مسکان تھی-- علینہ --- قیصر اور ارسلان بھی یہ منظر دیکھ چکے تھے

--

Novel Galaxy

اگلی صبح حمائل سب کے اٹھنے سے پہلے ہی --- لون میں آگئ ---

طبعیت عجیب بھوجل سی تھی وہ سب --- صیام کے پورشن میں تھے جبکہ چچا چچی اماں کے پورشن میں

سب ہی سو رہے تھے تبھی وہ لون میں آ گئ --

صبح کی پہلی تازی ہوا نے اسکے چہرے پر اپنے آپ مسکراہٹ بکھیر دی تھی

ارمان جوگنگ کر کے ابھی لوٹا تھا --- لون میں اسکو دیکھ کر وہ اسکے پاس آ گیا ---

ایکدم وہ بولا تو حمائل ڈر گئ ----

ڈر کر اسکو دیکھنے لگی --

ارے اتنا سا دل "وہ ہنسا --

آپ نے مجھے ڈرا دیا "حمائل نے سنبھل کر کہا --

اوکے سوری "ارمان نے کہا تو حمائل مسکرا دی ----

آپ یہاں اسوقت "ارمان نے بات چھڑانے کو پوچھا ورنہ وہ چلی جاتی --

میں اسی وقت اٹھتی ہوں "حمائل نے کہا--

کیا ہم دونوں ساتھ واک کر سکتے ہیں" ارمان نے پوچھا حمائل نے ایک نگاہ اسپر ڈالی ----

اگر آپکو برا لگا تو --- رہنے دیں اٹس اوکے "ارمان نے کہا اور بالوں میں ہاتھ پھیرہ

حمائل کچھ دیر کے توقف کے بعد سر ہلا گئ ---

ارمان

ایکدم خوش ہو گیا ----

آپ نے کتنا پڑھا ہے "وہ پوچھنے لگا حمائل نے اسکیطرف دیکھا وہ کیوں اس کے بارے میں جاننا چاہ رہا تھا ۔۔

میں نے بس ایف آئے --- اماں کی طبعیت خراب رہتی تھی اسی وجہ سے تعلیم جاری نہیں رکھی

اور پھر ایف اے کے بعد آپکا نکاح ہو گیا "ارمان نے بات پوری کی --

حمائل نے سر ہلا دیا --

دوبارہ پڑھنے کا نہیں سوچا "وہ پوچھنے لگا -- حمائل نے سر نفی میں ہلا دیا--

آپ کچھ زیادہ ہی پریشان رہتی ہیں اور یقین مانے میرا پریشان لوگوں میں کوئ

خاص انٹرسٹ ہوتا ہے " وہ ہنس دیا ----

جبکہ حمائل اسکو عجیب نظروں سے دیکھنے لگی --

اوہ --- ڈونٹ وری --- یہ مت سوچیے کہ -- میں فلرٹ کر رہا ہوں "وہ

کچھ زیادہ ہی -- فری تھا بولا ---- اور ہنسنے لگا ---

حمائل کو اسکی اس بات سے تسلی ہوئ اور پہلے جو وہ اس سے گھبرا رہی تھی

جیسے اب کچھ گھبراہٹ کم ہوئ ---

آئ ہیو گرل فرینڈز ٹو -- " وہ بولا ---

حمائل نے خاموشی ے اسکو دیکھا --

میرا مطلب میری ایک دوست ہے مجھے پسند ہے کیا آپ اسکی تصویر دیکھنا چاہیں گی"ارمان کی بات پر حمائل نے جلد سے سر ہلایا--

اوہ لیڈی ایکسائٹیڈ" وہ ہنسا--- اور اپنا سیل فون نکالا-- حمائل منتظر نظروں سے -- دیکھنے لگی --

"آپکے پاس سیل فون نہیں

نہیں کبھی ضرورت نہیں پڑی"حمائل نے شانے آچکا دیے ---

اچھا یہ دیکھیں -- یہ ایک بہت تیز لڑکی ہے -- سچ بتاو تو مجھے ایسی ہی بہت پسند ہے " اسکی آنکھوں میں محبت تھی ---

Novel Galaxy

حمائل مسکرا دی ---

اسکی آنکھ کھلی ---- تو پانی کی پیاس کی طلب سی ہوئ --- وہ اٹھا ---

پانی پیا تو نیند بھی اڑ گئ ---

فریش ہونے کی نیت سے وہ واشروم جانے سے پہلے گلاس وال پر سے

پردے ہٹا گیا ---

مگر سامنے کا منظر -- حیران ہی کر گیا --

حمائل وہ حمائل جس کے منہ پرصیام نے کبھی ہلکی سی مسکراہٹ نہیں

دیکھی تھی

وہ سامنے ارمان کے ساتھ کھڑی منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی جبکہ ارمان

بھی سیل فون پر کچھ دیکھا کر ہنس رہا تھا ---

وہ نہیں جانتا تھا مگر اسے یہ منظر بہت ہی برا لگا ---

وہ پلٹا اور فریش ہوا چٹکیوں میں ---- اور نیچے آ گیا ---

اماں کے پورشن کیطرف --- آ کر وہ

لون میں اترنے سے پہلے اپنی گھڑی کو دیکھنے لگا -- صبح کے 7 بج رہے تھے

اور پھر پتہ کیا ہوا--- وہ گیرگئ" اسے ارمان کی آواز آئ -- جبکہ حمائل ایکدم

ہنس پڑی ---

" یعنی آپ تو بہت بدتمیز ہیں

یار اسکی جیسی باتیں تو نہ کرو ---" وہ ہنس دیا --

آپ نے اتنا برا مذاق کیا ---- تو غصہ تو آنا ہی تھا " حمائل نے سر نفی میں

ہلایا ----

اب خیر اتنا برا بھی نہیں تھا -- کسی پر پانی پھینک دینا " وہ دونوں پھر سے

ہنسنے لگے جبکہ -- صیام گھیرہ سانس بھرتا -- نیچے اترا ---

اور انکے نزدیک انے لگا --

ارے تم" ارمان نے اسکو دیکھا --

ہاں میں کیوں -- کوئ پرسنل بات تھی"صیام نے سپاٹ لہجے میں کہا ---

پرسنل -- ہاں ٹاپ سیکرٹ ہے " ارمان نے آنکھ ماری --- اسکے ساتھ کھڑی اسکی بیوی کو -- صیام نے مٹھیاں بند کر لیں اور حمائل کو دیکھا جو خاموشی سے سر جھکا گئ تھی

اوکے میں چلتا ہوں آپ ناشتہ ریڈی کریں میں ڈریس چینج کر کے آیا " اسنے حمائل سے کہا جس نے سر ہلا دیا -- اورارمان وہاں سے بھگتا وہاں نکل گیا

حمائل نے بھی قدم واپسی کے لیے لیے تو -- صیام نے اسکا ہاتھ جکڑ لیا -- اسے غصہ آ رہا تھا کیوں -- وہ نہیں جانتا تھا مگراسے غصہ آ رہا تھا --- ابھی یہاں کھڑی اسکے ساتھ تو بہت باتیں بھنگار رہی تھی اچانک میرے آتے ہی کیوں --- جا رہی ہوں " وہ تلخی سے بولا ---

میں ناشتہ بنانے جا رہی ہوں " حمائل نے اپنا ہاتھ ھ چھڑوانا چاہا ---

صیام نے جھٹک کر اسکا ہاتھ چھوڑا کے وہ پیچھے ہوئ ---

کیا بات کر رہا تھا وہ "صیام نے سوال کیا --- چہرے پر بلا کی سختی تھی

لہجہ کھردرا تھا یہ تو منظر اسکے لیے عام ہی تھا کچھ نیا نہیں تھا --

ہمیشہ سے وہ ایسا ہی تھا اسکے ساتھ ----

کچھ نہیں پوچھ رہے تھے کتنا پڑھی

" ہوں -- سیل یوز نہیں کرتی بس

تو ہنسی کس بات پر آ رہی تھی"صیام نے عجلت میں پوچھا -- حمائل کو

ارمان کی بات یاد آئ

پلیز کسی کو مت بتائیے گا میں نے ابھی مشل کے بارے میں کسی کو

نہیں بتایا ---

کچھ نہیں " حمائل بولی اور وہاں سے پھر سے جانے لگی ۔

صیام اسکے راستے میں آ گیا ---

" اسکے لیے تم ناشتہ بناؤ گی

رات کھانا میں نے سب کے لیے بنایا تھا صیام --- آپ تو مجھے سے بات کرنا پسند نہیں کرتے آپکا بہت وقت ضائع ہو چکا ہے " حمائل بولی لہجہ وہی تھاعام سا --- معمولی -- وہ وہاں سے نکل کر چلی گئ -- جبکہ پیچھے سے صیام نے مٹھیاں سختی سے بند کر لیں -- اور وہ بھی اندر آ گیا ---

اسنے حمائل کو دیکھا -- جو کچن میں تھی ---

وہ ادھر ادھر کشن اٹھا کر پھینکنے لگا بار بار اسکی پشت پر بھی نگاہ ڈال لیتا

اکبری یہ صفائ کی ہے تم نے "بلاوجہ غصے سے بھڑکا ---

جبکہ --- اسکی آواز پر حمائل بھی مڑی --

خان جی دوبارہ کر دیتی ہوں "وہ جلدی سے بولی --

صیام نے کشن زمین پر پٹخ دیا --

مہمان آئے ہوئے ہیں چند دن میں چلے جائیں گے یوں مہمان نوازی کرتے ہیں" وہ بھڑکا --

جبکہ --- حمائل کو لگا وہ اسے سنا رہا ہو --

اسنے ارمان کے لیے شیک بنائ اور --- اکبری سے کہا ٹیبل پر لگ جائے --

اماں کے لیے ناشتہ بنایا --- اور ساتھ کے ساتھ صیام کے لیے بھی ناشتہ بنا کر --- اسنے اکبری کے ہاتھ اماں کا ناشتہ بھجوایا ---

اور ٹیبل پر دوسری ملازمہ سے ناشتہ لگوا دیا --

Novel Galaxy

صیام ٹیبل پر ہی موجود تھا تب ارمان ایا --

حمائل نہیں کرتی تمھارے ساتھ ناشتہ " وہ بیٹھتا ہوا بولا ----

صیام کے ایک دم یہ بات بجلی کیطرح لگی کہ وہ کیسے فارمل وہ کر حمائل کا نام لے رہا تھا ----

نہیں" صیام نے ضبط سے جواب دیا---

تب تک قیصر ارسلان بھی اٹھ گئے علینہ دیر سے اٹھتی تھی --

چچی چچا نے بھی اپنے کمرے میں بلا لیا تھا

اچھا -- تو بولا لیتے ہیں انھیں بھی" ارمان نے کہا --اور اکبری کو اسکو لانے کا کہا

اکبری جی صاحب کہہ کر اماں کے کمرے میں چلی گئ جہاں حمائل تھی --

صیام چپ چاپ بیٹھا رہا وہ جانتا تھا وہ نہیں آئے گی --

جبکہ ارمان نارملی --- سیل یوز کرتے ہوئے ---

Novel Galaxy

شیک پی رہا تھا---

جو کہ حمائل نے بنایا تھا---

صیام نے اسکی جانب دیکھا --

اونچا لمبا قد کلین شیو وہ لڑکا ----

شہری سا خوبصورت تھا ---

قیصر اور ارسلان کی نسبت --- صیام نے نگاہ ہٹا لی مگر جیسے ہی حمائل حال میں داخل ہوئ دوسری طرف صیام اس کو ایک ٹک دیکھتا رہ گیا-----

اوہ ہائے لیڈی" ارمان بولا --

اٹس اوسم یار --- اتنا اچھا شیک میں نے کبھی نہیں پیا" وہ بولا -- قیصر ارسلان حیرت سے اسکو دیکھنے لگے --

شکریہ "حمائل نے مسکرا کر جواب دیا--

ویسے واقعی کھانا آپ اچھا بناتی ہیں" قیصر کو بھی ماننا پڑی ---

حمائل خوش سی ہوگئ --

بولتی بھی اچھا ہیں بھائ --" ارمان نے کہا -- قیصر حیران ہوا ---

جبکہ ارسلان نے بھی بیچ میں بولنا ضروری سمجھا ---

ہاں وہ لوگ اسکو اگنور کرتے تھے مگر زاتی بیر کوئ نہیں تھا اس سے ---

اور ارمان کو اس طرح بات کرتے دیکھ

۔ انھیں بھی اڈمیٹ کرنا پڑتا -- کہ وہ کھانا لزیز بناتی تھی ---

تم نے کہاں سن لیا انکا بولنا "ارسلان نے پوچھا ---

حمائل خفیف سی ہونے لگی ---

ارے ابھی تو دونوں باہر بات کر رہے تھے "ارمان نے شانے آچکاے --

اوہ اچھا " ارسلان نے کہا ۔

Novel Galaxy

آپ ناشتہ کریں ہمارے ساتھ" صیام نے کہا --

تو حمائل نے نفی کی ----

" نہیں میں اماں کے ساتھ کر چکی ہوں اگر آپکو کچھ اور کھانا ہیں تو بتا دیں

کیا واقعی آپ بنائیں گی میرے لیے" ارمان حیران ہوا ---

" قیصر کو ہنسی آئ ۔ یہ بھی انھوں نے ہی بنایا ہے

تو وہ تینوں ہنس دیے---

حمائل ماں کے پاس جاؤ "صیام کی آگ اگلتی آواز ابھری ---

تو

ان سب کو اچانک جیسے سانپ سا سونگ گیا --

تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا ہے -- جسٹ گیٹ آؤٹ" وہ بولا --- تو

حمائل شرمندگی سے وہاں سے نکل گئ ---

Novel Galaxy

ارمان قیصر اور ارسلان تینوں اسکو دیکھنے لگے --

تم ناشتہ کرو اکبری تمھیں بنا دے گی جو تمھیں چاہیے "صیام نے جواب بس

اتنا ہی دیا اور وہاں سے اٹھ گیا --

اور کسی کو دیکھے بنا اماں کے روم میں آ گیا ---

وہاں حمائل بھی موجود تھی --

اماں مجھے لگتا ہے حمائل کی طبعیت نہیں ٹھیک میں نے باہر بھی دیکھا ہے مشکل سے سانس لے رہی ہے " وہ سرد لہجے میں بولا --

میری بیٹی تو ٹھیک ہے -- دیکھو " اماں بولیں --

بتاو حمائل --- ابھی تم باہر اکھڑ اکھڑ ہے سانس کیوں لے رہی تھی" وہ آنکھوں میں وارنگ لیے بولا --

جبکہ -- حمائل نے اسکیطرف دیکھ کر سر ہلا دیا ---

تم چادر لے لو میں ڈاکٹر کے پاس لے جاتا ہوں " وہ کہہ کر نکل گیا جبکہ اماں اپنے بیٹے کا اسکا خیال رکھنے پر کافی خوش ہوئیں --

جا میری بچی " وہ بولیں تو حمائل باہر نکل آئ ---

اور صیام نے اسکا ہاتھ جکڑ لیا -- وہ خاموشی سے اسے اپنے پورشن میں گھسیٹ کر لے آیا ---

حمائل جبکہ ---- حیرانگی سے اسکو دیکھ رہی تھی --

کیا کر رہی ہو یہ تم " صیام نے اسکا منہ جکڑ کر پوچھا ---

صیام آپ مجھے اپنے کمرے میں کیوں لے آئے "حمائل خود کو چھڑانے کی کوشش میں اپنا قصور جاننا چاہ رہی تھی --

صیام خود نہیں سمجھ پا رہا تھا اسکو جھٹک کر اسنے زور زور سے مکے دیوار پر برسا دیے ---

حمائل دیوار سے لگی --

اسکو بھیگی نظروں سے دیکھ رہی تھی ----اور ایکدم وہ اسکے نزدیک ہوا ---

اور اسکی سانسوں کو قبضے میں جکڑ لیا----

حمائل سن ہو گئ --- اسکے عمل میں شدت تھی ----

اتنی کے حمائل تڑپ سے اٹھی تھی سانس لینے میں دشواری ہوئ ----

مگر صیام نے جیسے اندر کی آگ بھجانی تھی---

وہ تادیر اسکو تڑپاتا رہا ۔۔۔۔ اور جب اس سے جدا ہوا تو۔۔ حمائل کو اسکا ہی سہارا لینا پڑا ۔۔۔۔۔

" یہ اوقات ہے تمھاری ۔۔ ۔۔ مت نکلو اپنی اوقات سے

اسکے لفظوں کے معنی جاننے کے لیے حمائل نے سرخ آنکھیں کھولی ۔۔

"کیا کیا ہے میں نے جو مجھے میری اوقات بتائ ہے آپ نے

وہ سوال کرا ٹھی ۔۔۔

صیام خان اپنے منہ سے کیسے بتاتا ۔۔ کہ مجھے تمھارا وجود ارمان کے ساتھ اچھا نہیں لگ رہا ۔۔۔

آنا کے جس معیار پر وہ تھا وہ مر جایا جاتا ہے مار دیا جاتا ہے ۔۔ مگر اندرونی کیفیت نہیں بتائ جاتی ۔۔جبکہ وہ خود اپنی حرکت پر زیادہ غصہ تھا اسے فرق نہیں پڑنا چاہیے تھا مگر فرق پڑرہا تھا

اور ۔۔ اسنے حمائل وہ خود سے دور کر دیا ۔۔

" چلی جاؤ یہاں سے

صیام بولا اور رخ موڑ گیا ۔

--- آپ میرا علاج کرتے ہیں -- مجھے سزا دیتے ہیں ---- یہ اپنی ماں کو بیوقوف بناتے ہیں " حمائل کی سانسیں اکھڑ گیئں -- وہ دیوار کا سہارا لیتی

پھر بھی بولی ---

منہ بند کرو اور جاؤ کہا ہے نہ " وہ غصے میں لگا ---

جبکہ حمائل واقعی اسکے پاس نہیں رہنا چاہتی تھی باہر نکل گئ ---

وہ باہر نکلی تو اسکے چلنے سے بھی سانسیں پھول رہیں تھیں ---

ارمان جو صیام کے پاس ہی آرہا تھا یہ دیکھ کر حمائل کے نزدیک ہوا --

حمائل کیا ہوا ہے " وہ بولا ---

کچ-- کچھ نہیں -- یہ عام سا مسلہ ہے "حمائل نے بتایا ---

مجھے لگتا ہے آپکو دمے کا مسلہ ہے اسی حالت میں انسان سے سانس نہیں

لیا جاتا -- یہ پھر تھروٹ الرجی"وہ اندازے لگانے لگا ---

حمائل نے ہمت کر کے چلنے کی کوشش کی ----

اور ارمان نے اسکو سہارا دیا -- وہ کسی بھی وقت گر جاتی -- تبھی صیام نے

دروازہ کھول لیا ----

دونوں کو دیکھکر--- وہ شاکڈ رہ گیا ---

جبکہ حمائل تو لہرا کر زمین بوس ہوئ تھی ---

حمائل"ارمان ایکدم بولا ----

صیام ---- البتہ سن کھڑا تھا ---

آہستگی سے اسکے نزدیک آیا --

" جاؤ تم دیکھ لو گا میں

" مگر

Novel Galaxy

ارمان " صیام چلایا ----

اپنے کام سے کام رکھو میرے بیوی کے نزدیک بھی اب مجھے نظر مت آنا ورنہ میں سب بھول جاؤ گا " صیام کی بات پر ارمان سن سا رہ گیا جبکہ صیام نے حمائل کو بازؤں میں ایک ہی جست میں اٹھا لیا --اورا سکے سامنے جیسے حق جتاتا وہ اسے اپنے کمرے میں لے گیا

اسفند شاہ رات کے آخری پھیر -- حویلی کے دوسری طرف چوروں کیطرح داخل ہوئے یہ عالم شاہ کا پورشن تھا جہاں صبح کے ملازم الگ جبکہ شام کے الگ تھے کہ---اور وہ کسی سے بھی بے خبر نہیں تھا ---

مگر وہ پھر بھی چوری چھپے ---- وہ وہاں آ گئے ------ شاید دیکھنے -----

عالم لاونج میں ہی موجود تھا -- سگار کا شعلہ صاف دیکھائی دے رہا تھا ---

اسفند شاہ کو لگا شاید وہ اسے نہیں دیکھ پائے گا مگر یہ اسکی غلط فہمی تھا عالم شاہ اب جو بھی کرنے والا تھا وہ سب اسکی بساط کا حصہ تھا سب کچھ کھیل تھا ۔۔۔۔۔

آ جاؤ ۔۔اسفند شاہ ۔۔۔ چھپنے کی ضرورت نہیں " سگار کی راخ ایش ٹرے میں جھاڑ کر ۔۔۔۔ وہ دوبارہ سگار منہ میں دبا گیا اور اچانک جو حال کچھ دیر پہلے اندھیرے میں تھا وہ روشنیوں سے جگمگا گیا اسفند شاہ ۔۔ اپنی جگہ جم سا گیا ۔۔۔۔

عالم نے رخ موڑ کراسکیطرف دیکھا ۔۔۔اور مسکرا دیا ۔۔۔۔

اسفند شاہ کی نظر اسکی نظر سے ملی عالم کے دماغ میں اسکے الفاظ گونجنے لگے

۔۔۔

کہ وہ ایک گندے خون کا تھا ۔۔ کیونکہ اسکی ماں ۔۔۔۔ طوائف تھی۔۔۔

جبکہ وہ یہ بھول گیا خون تو وہ اسکا تھا ۔۔۔

اسفند شاہ اندر آ گیا ۔۔۔۔

جبکہ عالم پرسکون بیٹھا تھا ۔۔۔۔۔

اسفندشاہ نے نفرت سے عالم کو دیکھا ۔۔۔۔

"کیوں میرے اور میرے بچوں کی زندگی تباہ کرنے پر تلے ہو

اسفند شاہ پھنکارے۔

۔ مجھے اروش دے دو " اسنے دھواں فضا میں اڑاتے ہوئے کہا ۔۔

تمھیں کس نے کہا کہ اروش تمھیں کبھی ملے گی بھی وہ میرے بیٹے کی بیوی ہے " اسفند شاہ بھڑک رہے تھے جبکہ انکا بھڑکنا عالم کو سکون دے رہا تھا ۔۔۔

Novel Galaxy

عالم پاگل ہے اروش کے پیچھے۔۔۔۔ اور پاگل لوگ کچھ نہیں دیکھتے کہ غلط کیا ہے یہ سہی کیا ہے ۔۔ تمھارا کام بس اتنا ہے دو دن میں اپنے بیٹے کو

فورس کرو اور اروش کو میرے حوالے کر دو " عالم نے بے نیازی سے کہا

اور میں ایسا نہ کروں تو -- جو کہ میں ایسا کروں گا بھی نہیں " وہ بولے

--- جیسے حتمی فیصلہ ہو ----

عالم مسکرا دیا سگار کو ایش ٹرے میں مسل دیا اور اپنے جگہ سے اٹھا ---

کپڑے جھاڑے اور اسکی جانب دیکھنے لگا ---

تو پھر ---اگر تمھارا بیٹا کسی ایکسیڈنٹ کی نظر ہو جاتا ہے تب بھی تو اروش

بیوہ ہو گی ----ہی --- خیر تمھیں تیمور کی زندگی میں دلچسپی نہیں تو ٹھیک

ہے تمھارا یہ شوق میں لازمی پورا کروں گا ---" وہ مسکرا اٹھا--- جبکہ اسفند

شاہ ایکدم اسکی دھمکی کا اثر لیتے گھبرائے

تم ایسا کچھ نہیں کر سکتے " وہ اسکے نزدیک آئے -- خوبصورتی میں وہ ہو بہو اپنی ماں پر گیا تھا وہ بے حد حسین عورت تھی خیراسفند شاہ خود بھی کسی سے کم تھوڑی تھا -----

چیلینج کر رہے ہو -- شاید تم نے ابھی مجھے پہچانا نہیں ---- یہ دوائ دیکھو عالم نے ایک شیشی اسفند شاہ کے قدموں میں پھینکی ---- کانچ کی " ہونے کے باوجود وہ ٹوٹی نہیں تھی --

اس میں وہ زہر ہے جو میں نے تمھارے باپ کو پلایا تھا جس سے آج وہ بولنے قابل نہیں رہا" وہ کنفیس کرنے لگا اسفند شاہ کی آنکھیں پھیل سی گئیں --- پھٹی پھٹی نظروں سے --وہ کبھی اس شیشی کو اور کبھی عالم کو دیکھ رہے تھے ---

اور --- یہ دیکھو --" عالم نے ریموٹ اٹھا کر --- ایل سی ڈی اون کی جس پر ایک کار کا بڑا برا ایکسیڈنٹ ہوا تھا ----اور کار کلابازیاں کھاتی ایک کھمبے سے ٹکرائی اور آدمی نکل کر اس کار میں سے باہر زمین میں پڑا -- جبکہ اگر

وہ آدمی نہ نکلتا تو اگلے لمحے ہونے والے دھماکے میں مارا جاتا ۔۔اور بلاشک و شبہ وہ کوئ اور نہیں سبحان شاہ تھا ۔۔۔

اسفند شاہ کھڑے کھڑے ۔۔۔۔ کانپنے لگا ۔۔۔

ابھی یہاں بس نہیں ہوا ۔۔۔ یہ بھی دیکھو " عالم کو اسکی گھبراہٹ مزہ دینے لگی تبھی وہ بولا اور دوبارہ ایک بٹن دبایا جس سے دوسری فوٹیج آنے لگی ۔۔۔ جس میں ممتاز کو ملازم اندھیری کوٹھڑی میں پھینک چکے تھے ۔۔۔۔ اور فرورڈ کر کے دیکھنے پر اسے ہفتہ وہاں رکھا گیا جبکہ اس دوران صرف دو بار اسے کھانا دیا گیا ۔۔

اسفند شاہ کے لیے یہ سب بہت سے بھی زیادہ تھا ۔۔

جانتے ہو اسفند شاہ میں نے تمھارے جتنا نیچ کام پھر بھی نہیں کیا ۔۔

زندہ عورت کو آگ لگا دینا وہ بی تب جب تمھارا ایک دن کا بچہ اسکے پاس ہو ۔" وہ ضبط سے ۔۔۔ اسکو دیکھنے لگا ۔۔۔

اسفند شاہ کی پیشانی پسینے سے بھیگے گئ ----

تمھاری گھبراہٹ بتا رہی ہے تم وہ ضرور کرو گے جو میں تمھیں کہوں گا "عالم بولا اور مسکرا دیا --

تم تم مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے" اسفند اٹکتے ہوئے بولا -- عالم نے سر ہلایا --

اچھا واقعی ----- " وہ جیسے کھل کر ہنسا ----

میں تمھیں اپنا مدعا بتا چکا ہوں ---- دو دن سے زیادہ وقت نہیں تمھارے پاس ----

جس دن دوسرے دن کی شام ہو گئ --اس دن یہ تو اروش بیوہ ہو گئ یہ طلاق یافتہ اب یہ بات تمھیں ہی سوچنی ہے کہ تم اسے کیا بنانا پسند کرتے ہو " عالم نے کہا اور شانے آچکا کر وہاں سے --اپنے کمرے کی جانب چلنے لگا جبکہ اسفند شاہ پسینے میں شرابور عالم کو دیکھنے لگے ------

یہاں تک کے وہ اپنے کمرے میں بند ہو گیا ----

اروش تیمور کا بہت خیال رکھ رہی تھی جبکہ تیمور کا انداز آج زرا مختلف تھا وہ مسلسل اسکو دیکھ کر مسکرا رہا تھا ---

تیمور آپکو درد نہیں ہو رہا " وہ اسکے نزدیک بیٹھ گی

ایکچلی میں تازی ہوا میں بیٹھنا چاہتا ہوں "اسنے کہا اور ٹیریس کیطرف اشارہ کیا --

Novel Galaxy

اروش مسکرائ اور تیمور اٹھا --- دونوں ٹیرس میں آ گئے

یہاں سے عالم شاہ کا پورشن باآسانی دیکھا جا سکتا تھا جبکہ --- وہ بھی ٹیرس کو آرام سے دیکھ سکتا تھا -- یہ زیادہ اونچی نہیں تھی ----

جان بوجھ کر تیمور ٹیرس میں آ کر بیٹھا اسکی آنکھیں چمک رہیں تھیں وہ عالم کا ہی منتظر تھا ۔۔۔۔۔

اروش اسکے سامنے بیٹھ گئ ۔۔۔۔۔

تیمور ہم واپس کب چلیں گے "اروش پوچھنے لگی ۔۔۔۔۔

یار کیا ضرورت ہے یہ ہماری جگہ ہے اتنی خوبصورت ہے بس یہیں رہتے ہیں " تیمور نے اسکے بال سنوارے ۔۔۔

اروش کچھ شرما سی گئ ۔۔ جیسے بہت دنوں بعد وہ پہلے جیسا لگ رہا تھا ۔۔ مگر وہ عالم "اروش نے کہا ۔۔۔

دیکھو اروش یہ عالم ہماری جائیداد ہمارے گھر پر قبضہ کر چکا ہے ہمارے دادا کو اس نے پیرالائیز کیا ہے ۔۔۔ تو ہم سب کو مصیبت میں چھوڑ کر نہیں جا سکتے " تیمور نے کہا ۔۔ جبکہ اروش کی نظروں میں خوف سا تھا ۔۔۔۔

پھر "وہ رک گئ جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو مگر کہہ نہ پائ

تیمور مسکرا دیا --- اور اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسنے اسے اپنے نزدیک کر لیا اروش ایکدم گھبرا گئ ---

تیمور ہم کمرے میں نہیں ہیں " وہ بھکلا کر بولی جس تیزی سے وہ اسکے نزدیک آ رہا تھا اروش کی دھڑکنیں بڑھ رہی تھیں

تیمور نے نرمی سے ---- زبردست جسارت کی---- جبکہ اروش کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا ---

جہاں وہ بیٹھا تھا وہاں سے عالم اسے اپنے پورشن سے نکلتا دیکھائی دیا تھا

جبکہ اروش کی نظرعالم پر نہیں پڑنی چاہیے تھی ---

تبھی تیمور نے اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا ---

اروش نے تیمور کو سختی سے پکڑ لیا جبکہ تیمور اپنے کام میں --- مشغول ہو گیا -----

یہ تو حقیقت تھی اروش ---- کی قربت اس وقت عالم کو دیکھانے کے لیے تھی کہ وہ کچھ بھی کر لے وہ اسی کی بیوی ہے اور اسکے وجود پر اسکا اختیار ہے ---

تیمور نے ایک جست میں اروش کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اٹھا لیا --- اروش اس سے دور ہونا چاہتی تھی مگر ---- تیمور ---- جیسے مزید بہکنے لگا اسکی قربت بھی ایسی ہی تھی ---

---

زینوں پر زینداروں کے درمیان جھگڑا ہو گیا تاہم وہ جھگڑا کافی بڑھ گیا تھا -- وہ تبھی عجلت میں مکرم کے ساتھ اپنے پورشن سے نکلا --- تو--- بلکل سامنے نگاہ گئ --اس ٹیرس پر آج سے پہلے کوئ نہیں آیا تھا -- مگر تیمور

کے ساتھ اروش کو دیکھ کر عالم اپنی جگہ پر کھڑا رہ گیا مکرم نے --- جلدی سے نگاہ پھیر لی ----

اور ایک طرف کھڑا ہو گیا جبکہ عالم یہ منظر دیکھ رہا تھا

اسے ایسا لگ رہا تھا ---- جیسے اسکے وجود پر کسی نے چونٹیاں چھوڑ دیں ہوں ----- اور وہ اسکے جسم کو نوچ نوچ کے کھا رہی ہوں ------ اور جب -- تیمور اروش کو اندر لے جانے لگا -- جیسے --- عالم کا ضبط جواب دے گیا

اسنے ----

مکرم کے ہاتھ سے گن لی اور اسکو لوڈ کی --

شاہ سائیں "مکرم ایکدم بولا --اور عالم کیطرف لپکا جبکہ عالم نے تیمور کی پشت کا نشانہ بنا لیا-----

آگ سی بھڑک اٹھی تھی --- سانسیں بھڑ گئیں تھیں -- دل میں گھٹن سی چاہ گئ تھی -- نہیں سمجھ آیا کہ کیا کرنا ہے ----

اور عالم نے ---- فائر کھول دیا --- فائر جیسے ہی چلا مکرم نے فورا ہاتھ مارا ---اور گولی کا روخ کسی اور طرف ہو گیا -- جس سے گولی تیمور کو نہیں لگی -- سامنے اروش ایکدم کانوں پر ہاتھ رکھ گئ --تیمور کو جیسے اس سب کی توقع تھی اسنے --- عالم کیطرف ایسی نظروں سے دیکھا کہ عالم کھڑے کھڑے بھپر اٹھا ---اپنے لبوں پر ہاتھ پھیر کر اسنے --- اروش کو دیکھا -- جس کی آنکھوں پراب بھی اسکا ہاتھ

تھا --- عالم --- بے قابو سا ہوا کیونکہ تیمور مسکرا رہا تھا۔

تیمور یہ سب کیا ہوا ہے "اروش گھبرا کر پوچھنے لگی ----

کچھ نہیں میری جان تم اندر چلو" تیمور نے مسکرا کر عالم کو اگنور کیا اور وہاں سے --- وہ اپنے کمرے میں آ گیا اور ٹیرس کا دروازہ بند کر دیا --

عالم نے مکرم کو جھٹک کر خود سے دور کیا --- اور کھینچ کراسکے منہ پر تھپڑ مارا-- تمھاری وجہ سے وہ زند ہ ہے" وہ دھاڑا ----

جبکہ مکرم کچھ نہیں بولا --

بولتا بھی کیا اگر -- زرا بھی یہ گولی تیمور کو لگ جاتی -- تو کیا کچھ ہو جاتا ---

مگر عالم کو پرواہ نہیں تھی

وہ بے چینی سے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑ گیا----

شاید آنکھوں سے --- یہ منظر دیکھ کر -- وہ زیادہ پاگل سا ہو گیا تھا

بانسبت اسکے کہ --- یہ بات اسکے سامنے نہیں تھی اور اب تو خیر جان بوجھ کر دیکھائی گئ تھی ---

جاؤ مکرم اگر

--- تیمور اپنے کمرے میں رہا تو -- تم اس دنیا میں نہیں رہو گے " مکرم کا منہ سختی سے جکڑ کر اسنے آرڈرز دیے جبکہ مکرم سر ہلا کر فورا بھاگا تھا --

آہ " عالم نے -- کھینچ کر کین کی ٹیبل کو لات ماری تھی ---

مکرم فورا حویلی کے اندر بھاگا اور تیمور کے کمرے کے دروازے کو زور زور سے بجایا -- مگر اسنے دروازہ نہیں کھولا مکرم نے --- چابیوں سے دروازہ کھولا ---

تیمور بیڈ پر لیٹا تھا جبکہ اروش روم فریزر سے کوئ چیز نکال رہی تھی یہ اخلاقیات سے گیری حرکت تھی ویسے تو مگر وہ اندر داخل ہوا اور-- تیمور کو جکڑ کر باہر کھینچا جبکہ اروش پر نگاہ بھی نہیں اٹھائ تھی -- دروازے کو لوک کر کے ---- اسنے تیمور کو دیکھا جو ہنس رہا تھا جس سے واضح تھا یہ سب جان بوجھ کر کیا گیا تھا ----

مکرم کو خود بھی اسپر بری طرح غصہ آیا --اس سے پہلے -- مکرم اسے مارتا تیمور نے کھینچ کر لات اسے ماری ---

میں تجھے اور تیرے مالک کو --- عنقریب پاگل کر دوں گا پھر دونوں پاگل

" خانے میں رہنا کیونکہ تمھارے جیسے لوگوں کی جگہ تو وہیں ہے

مکرم کا گریبان جکڑ کر وہ بولا --

یعنی تو مرنا چاہتا ہے "مکرم نے نفرت سے اسکو دیکھا --

تم دونوں کچھ نہیں کر سکتے میرے ساتھ سمجھے "اسنے کہا اور اسے دور

دھکیل دیا جبکہ مکرم نے اسکی ٹانگ پر ٹانگ ماری ----

اور تیمور نے پلٹ کر--- اسکے منہ پر مکہ مارا ---

تمھیں کیا لگ رہا ہے کہ میں -- کمزور ہوں "وہ چلایا جبکہ ----مکرم کی ناک

سے خون نکلنے لگا---- اسفند شاہ سمیت اس وقت سب مسکرا کر مکرم کو

دیکھ رہے تھے جیسے جتا رہے ہوں کہ ہمارے بھی ہاتھ پاؤں بندھے نہیں

ہوئے --

تیمور دوبارہ مکرم کے سامنے اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ مکرم فورا اٹھ کر باہر نکلا تھا ---

---

صیام کے اس رویے کے بعد ارمان کو عجیب سا احساس ہوا اور جب اسے سمجھ آئ کے وہ کیا سمجھ رہا ہے تو وہ جیسے خاموش سا ہو گیا---

حمائل کو اسنے ایک دو بار دیکھا تھا قیصر اور ارسلان کے علاؤہ وہ -- علینہ سے بھی بات چیت کر رہا تھا جبکہ -- ارمان سے نہیں -----

صیام کو زمینوں پر کام آ گیا تو قیصر اور ارسلان بھی اسکے ساتھ ہو لیے جبکہ -- ارمان گھر پر تھا ہی نہیں علینہ لاونج میں بیٹھی موبائل استعمال کر رہی تھی حمائل اماں کے پاس سے نکلی ابھی اسنے نماز ادا کی -- تھی -- دوپٹہ

نماز کیطرح باندھ کر وہ چمکتے چہرے سے ---- وہاں سے گزری علینہ نے اسکو غور سے دیکھا اور ایکدم اسکے پیچھے آ گئ ----

جہاں تک میں صیام کو جانتی ہوں اسے تم جیسی لڑکی میں بلکل انٹرسٹ نہیں ہے رائٹ " وہ زرا اترا کر بولی

غور سے دیکھو --- خود کو -- کیسے عجیب سے حولیے میں ہر وقت رہتی ہو کس کو ایمپریس کر سکو گی " علینہ نے صاف لفظوں میں کہا جبکہ حمائل کنفیوز سی دیکھنے لگی--- اسنے علینہ کیطرف دیکھا----

آپکو کچھ چاہیے " اسنے بات بدل دی --

ہاہا علینہ ہنسی --- ویسے تم زرا میڈ ڈائیپ ہی لگتی ہو ---

تم پر یہ کام سوٹ کرتا ہے اوکے ایک کپ کافی کا دے جاؤ "علینہ ہنستی ہوئی باہر نکلی -- کہ پیچھے صیام کو دیکھ کر کچھ گھبرائ اور پھر مسکرا دی --

تم یہاں " اسنے پوچھا ---

مگر صیام نے کوئ جواب نہیں دیا --اور علینہ شانے آچکا کر چلی گئ --

صیام اندر داخل ہوا اور حمائل کو کافی بناتے دیکھا --- اور پیچھے سے اسنے بنا کچھ کہے کافی کا مگ پکڑ لیا ----

نزدیک جانے پراحساس ہوا جیسے وہ رو رہی ہے ----صیام نے کے اندر غصہ سا اٹھا ------

اور اسنے -- حمائل کے ہاتھ سے کپ لے کر دور پھینک دیا ----

کپ چھناکے سے ٹوٹا---

حمائل ایکدم پلٹی ------ اور صیام پر بھی نگاہ گئ --- صیام بے حد سنجیدہ تھا

Novel Galaxy

صیام اسکے پاس سے زرا سا بھی نہیں ہلا -- جبکہ حمائل نے خود ہی آنسو صاف کیے--

آپکو کچھ چاہیے "اسنے اس سے بھی وہ ہی سوال کیا ---

یہ فضول سوال کرنا بند کرو -- کون ہو تم جو سب سے یہ پوچھتی پھر رہی ہو

وہ بھڑکا ----"

میں تو" حمائل چپ ہو گئ ---

" حمائل انسان اپنی سنسیز بھی استعمال کر لیتا ہے ----

کیا کیا ہے میں نے" وہ بولی --- ہاں دل تو علینہ کی بات سے بہت دکھا

تھا ---

صیام نے گھیرہ سانس بھرا ---

کسی کا کام آئیدہ مت کرنا جو تمھیں کہے صاف انکار کر دینا"وہ انگلی اٹھا کر

وارن کرنے لگا ---

مجھے آپ کا کام کرنا اچھا لگتا ہے" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بے بسی سے

بولی ----

جو چیز آپکی نہیں اسپر وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے" صیام نے ٹکا سا جواب دیا

--

حمائل مسکرا دی ہر بار کیطرح یہ ہی جواب دیا تھا

-

تو آپکو کیا مسلہ ہے پھر -- کہ میں کسی کا کام کرتی ہوں یہ یہاں کی میڈ کہلائی جاؤ یہ کسی کے ساتھ ہنسو "اسنے سوال کیا ---

شیٹ آپ حمائل" صیام بھڑکا

پلیز صیام یہ آپکا مسلہ نہیں " وہ کہہ کر اسکے پاس سے ہٹی اور دوسرا کپ نکالا --- صیام ضبط سے اسکو دیکھ رہا تھا ----

اور حمائل نے کپ میں کافی بنائ اور اسکو ------ ٹرے میں رکھا ---

شاید وہ اسے چیڑا رہی تھی -- یہ کچھ اور --

صیام نے وہ ٹرے ہی الٹ دی ---- کپ اور ٹرے اسکے ہاتھوں سے ایکدم اڑ کر زمین بوس ہو گئے اور صیام -- راستہ کاٹتا وہاں سے باہر نکل گیا ----

علینہ نے بھی یہ منظر دیکھا تھا وہ حیرانگی سے حمائل کو دیکھ رہی تھی جس نے ایک نظرعلینہ کو دیکھا --اور وہاں سے جانے لگی ---

تم نے مجھے کافی نہیں دی" علینہ غصے سے بولی --

حمائل پلٹی

شاید میرے شوہر کو پسند نہیں آیا کہ میں --- تمھیں کافی دوں" اسکے لبوں پر مسکان سی تھی علینہ اپنی جگہ پر کھڑی رہ گئ ----

اسکے چہرے پر کونفیڈینس دیکھ کر غصہ الگ آیا ---

جبکہ حمائل اوپر چلی گئ ---

عالم شاہ چند ہی پل میں یہ کام کر دیتا وہ تیمور کو جان سے مار دیتا ۔۔۔ اگر ۔۔ اسکو روکا نہ جاتا ۔۔۔۔

اسنے صیام کا نمبر ڈائل کیا ۔۔۔۔ صیام نے کال پیک کر لی ۔۔

عالم نے اسکو اپنے پاس آنے کا کہا ۔۔۔ حالانکہ صیام حساب کتاب میں مصروف تھا مگر اسکی آواز سن کر پریشان ہو گیا ۔۔۔ اور وہ سارا کام وہیں چھوڑ کر وہاں سے اٹھ گیا ۔۔۔

اور ایک گھنٹے کا سفر طے کر کے وہ ۔۔۔ عالم کے پاس آ گیا وہ کافی عرصے بعد وہاں آیا تھا ۔۔۔ عالم کا پورشن اور بھی جیسے خوابوں کی دنیا کیطرح ہو گیا تھا ۔۔ یار یہ سفید مور تو بے حد خوبصورت ہے " وہ بولا اور اندر آیا ۔۔۔ گلاس کے ڈور کے ساتھ ہی دونوں طرف گلاس وال تھی باہر کا سارا منظر

نظر آتا تھا ۔۔ وہ اندر آیا تو ہلکی زردیٔ روشنی میں عالم شاہ سگار سے لطف ہو رہا تھا جبکہ حولیہ کافی خراب تھا ۔۔۔

جیسے وہ بیمار ہو ۔۔۔

کیا ہوا ہے تمھیں " صیام اسکے نزدیک بیٹھا ۔۔۔۔۔

عالم نے اسکی جانب دیکھا ۔۔۔۔

مجھے ایک پل میں اروش چاہیے "وہ سنجیدگی سے بولا ۔۔

تو لے لو تمھیں روکا ہے کسی نے " صیام نے کہا ۔۔۔

مگر تمھارے انداز درست نہیں لگ رہے تمھاری طبعیت تو ٹھیک ہے ۔۔۔۔

صیام میں اروش کو بھی جلا کر راخ کر دوں گا " غیر مری نقطے کو گھورتا وہ بولا جبکہ صیام نے حیرانگی سے اسکو دیکھا ۔۔

کیوں " اسکے لہجے میں حیرت تھی ۔۔۔۔

Novel Galaxy

وہ لڑکی میرے لائق نہیں ہے میری محبت صاف ہے میری محبت پاک ہے جبکہ وہ لڑکی استعمال شدہ ہے "وہ دھاڑا اور اضطرابی کیفیت میں اسنے ٹیبل پر سامنے رکھا سارا سامان اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیا ---

اس میں اسکا قصور نہیں ہے اور ایک بات بتا دیتا ہوں --- تمھارے اندر چین اسی کے وجود سے آئے گا ----- کیا تم اسے چھڑانا چاہتے ہو " صیام نے اسکی جانب دیکھا جو سر تھام گیا تھا جیسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہو ---

ہاں ---- مجھے لگتا ہے مجھے بھاگ جانا چاہیے ---- "عالم نے سر جھٹکا

دیوانے نہ بنو ----- عالم --- تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گے مت بھولو ان لوگوں نے تمھارے ساتھ زیادتی کی ہے تمہاری ماں کو زندہ جلا دیا ہے ---- "

مگر مجھے لگتا ہے میرے ہاتھ میں کچھ نہیں آئے گا اور اگر آ گیا تو میں اسے اپنے ہاتھ سے توڑ دوں گا "

وہ سنگین لہجے میں بولا -----

میں نے تمھیں کبھی اس بات پر فورس نہیں کیا کہ تم اروش کے علاؤہ کسی کو نہ دیکھو --وہ تمھارا اپنا جنون ہے میں تو چاہتا ہوں تم اس فیص سے نکلو ---- میرے بھائ وہ لڑکی واقعی تمھارے قابل نہیں"

مگر میں اسے کسی کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا "عالم نے کہا --- اور صوفے پر پیچھے سر گیرا لیا ---

نہیں صیام خان --- نہیں ----اروش کو میرا ہی ہونا ہے ---" وہ ضدی لہجے میں بولا صیام خاموش رہا ----

اٹھو میرے ساتھ" اچانک وہ اٹھا--

شکن آلودہ سا لباس سرخ آنکھیں بکھرے بال عالم کے ہاتھ میں ریوالور

---- صیام اپنی جگہ سے اٹھا --

کہاں جا رہے ہو" اسنے پوچھا----

اروش کو لینے ۔۔۔۔ وہ محبت کرتا ہی نہیں اس سے مجھے دیکھنے کے لیے وہ اسکے لبوں" وہ رک گیا ۔۔ ضبط سے آنکھیں سرخ جب کہ باہر ابلنے کو ہو گئیں ۔۔

صیام کو اب سمجھ آئ تھی لوہا اتنا گرم کیوں ہے ۔۔۔۔۔

جو وہ دیکھ چکا تھا اسکے بعد ٹک کر بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا ۔۔۔

صیام اسکے ساتھ تھا یہ جانے بنا کہ ۔۔آنے والے کل میں یہ ہی اسکا ساتھ دینا اسے کتنے پشتاوں میں گھیر لے گا ۔۔۔۔

وہ دونوں حویلی کیطرف آئے ۔۔۔۔ اور ۔۔۔

عالم شاہ نے دروازہ ٹھوکر سے کھولا ۔۔۔۔

وہ اندر دندناتا ہوا داخل ہوا۔۔۔

تیمور شاہ " لاونج میں کھڑے ہو کر اسنے آواز لگائ ۔۔۔

مکرم ایکدم پیچھے بھاگتا آیا ۔۔۔۔

اسکی آواز کی للکار سے رفتہ رفتہ سب نکلنے لگے تیمور بھی باہر نکلا جبکہ اسنے اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا تھا ---

عالم نے یہ منظر دیکھا اسکے مسکراتے لب دیکھے اور اسپر بندوق تان لی----

تیمور ایکدم گڑبڑایا جبکہ صیام نے ان سب کو ایک نظر دیکھا تھا ----

یار تو چلا دے یہ نشانہ لگانا ضروری نہیں ---"وہ سکون سے انھیں خوف زدہ کرنے لگا جبکہ -- عالم شاہ نے گن لوڈ کر لی ---

تیمور پیچھے ہوا --اور اسفند شاہ بھاگ کر تیمور کے آگے آ گئے --

تم نے مجھے دو دن کا وقت دیا تھا-- میں اسے سمجھا دوں گا میرے بیٹے کو نشانہ نہ بناؤ" اسفند شاہ بولے ---

Novel Galaxy

زیادہ وقت نہیں ہے اسفند شاہ---اسنے صبح جرت دیکھائی ہے--تو اب زرا میرے سامنے دیکھائے نہ جرت اکیلے میں تو گلی کا کتا بھی خود کو شیر سمجھتا ہے " عالم شاہ للکارہ --

میں تمھیں اروش کسی صورت نہیں دوں گا " تیمور نے باپ کے پیچھے سے کہا ----

یہ سب رکھ لو --- اروش دے دو " وہ بولا تو سب حیران رہ گیا --

کیا اتنی شدت تھی ایسے دل میں اروش کے لیے --جبکہ اندر دروازے کے پیچھے چھپا وجود بھی پتے کیطرح کانپ رہا تھا

--

یہ سب کیا ہو رہا تھا

۔عالم۔شاہ --- کس طرح اپنا سب کچھ اسکے لیے قربان کر دینا چاہتا تھا

وہ دل تھام کر زمین میں بیٹھ گئ ---

باقی سب ساکت رہ گئے وہ بہت بڑی بات کر گیا تھا --اب کچھ کرتے تو کیسے کرتے -----

دے دو تیمور طلاق اروش کو "اسفند شاہ سب سے پہلے بولے

دوسرا حیرانگی کا جھٹکا انکی طرف سے سب کو لگا تیمور نے باپ کیطرف دیکھا

میں ٹھیک کہہ رہا ہوں -- بس اروش کو ہی تو مانگ رہا ہے ---

میری ضد ہے بابا میں اروش اسے نہیں دوں گا -- صاف بات ہے وہ میری

بیوی ہے کھیلونا نہیں " تیمور چلایا -----

جبکہ اروش نے باہر دیکھا ---- تیمور کتنی محبت کرتا تھا اس سے ----

محبت کرتے ہو "عالم نے گن نیچے کر لی -- صیام نے غصے سے عالم کو

دیکھا---

Novel Galaxy

ہاں کرتا ہوں " تیمور نے باپ کو ہٹایا -- اور تمھیں اروش کو کبھی نہیں

دوں گا ----

اسنے دوٹوک کہا --

ایک جھونپڑی میں اسکے ساتھ رہ لو گے " عالم کے سوال گویا ہارے ہوئے تھے صیام پہلو ناگواری سے بدل رہا تھا

ہاں رہ لوں گا " تیمور چلایا -----

اسفند شاہ نے اسکا ہاتھ جکڑا

۔کیا بول رہے ہو یہ تم" وہ ناگواری سے بولے ----

عالم شاہ مسکرا دیا ----

ٹھیک ہے -- " ضبط سے آنکھیں بند کرکے کھولی تھیں ---- جیسے دل کاٹ لیا ہواپنا ہی اپنے ہاتھوں سے ---

جاؤ یہاں سے -- " عالم بولا۔

تیمور نے ایک پل کو اسکی جانب دیکھا ----

کہاں -- " وہ غیر ارادی طور پر پوچھ گیا ---

Novel Galaxy

یہ گھر یہ حویلی یہ کاروبار یہ پگڑی --عالم شاہ کی ہے اور تم لوگ یہاں سے دفع ہو جاؤ -- اپنے اس معزور دادے کو بھی لے کر جانا-- مزید عالم شاہ کے گھر میں تم لوگ دیکھائی مت دینا -- ورنہ ----"وہ انگلی اٹھا کر سرخ آنکھیں نکالتا غرایا ----

تم سب کے ٹکڑے کسی کھائ میں پھیکوا دوں گا " وہ بولا اور اسنے قدم پیچھے لیے ---صیام بھی اسکے ساتھ ہوا--

ہم یہاں سے کہیں نہیں جائیں گے یہ ہمارا بھی گھر ہے اس میں صرف تمھارا ہی نہیں ہمارا بھی حصہ ہے " اسفند شاہ بولے ---

چلو مان لیا تمھارا حصہ ہے اسفند شاہ -- تو کیسے ثابت کرو گے کہ یہ حویلی تمھاری ہے اور یہاں تم مفت کی روٹیاں توڑو گے " عالم گویا لمحوں میں بدلا تھا

کچھ پل پہلے وہ۔۔ جیسے کمزور سا لگ رہا تھا بے بسی چہرے پر چھلک رہی تھی

۔۔۔۔

مگر اب ایسے کوئ حالات نہیں تھے ۔۔۔

وہ بلکل مختلف نظر آ رہا تھا ۔۔

ہم یہاں سے کہیں نہیں جائیں گے " سبحان شاہ بولے ۔۔۔۔

تو تم لوگوں کو عالم شاہ دھکے دے کر نکلوا دے گا ۔۔" صیام بیچ میں

بولا۔۔۔۔

وہاں سب ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے ۔۔

اگر تم اس لڑکی کو طلاق دے دو یہ سب نہیں ہو گا " اسفند شاہ لالچ میں

اندھے ہوتے چیخے تھے۔۔

کسی باتیں کر رہے ہیں بھائ صاحب آپ کی میری بیٹی کی قیمت لگا رہے

ہیں "ممتاز چلائ ۔۔۔

ہاں جو لڑکی ہمارے ساتھ رہ کر ہمیں نقصان دے تو بہتر ہے اسے نکال باہر کریں گے تا کہ

یہ سب ہمیں مل -- جائے "اسفند شاہ بھپرے ---

سب حیرانگی سے انھیں دیکھنے لگے --

آف کس قدر لالچی آدمی ہے یہ "صیام سے برداشت نہیں ہوا ---

زیادہ دیر ڈراموں کی ضرورت نہیں --- تم لوگوں کو کہا ہے اپنا بوریا بستر اٹھاؤ اور نکلو یہاں سے "عالم شاہ جیسے انہی کی نبض پر کھڑا ہو گیا تھا سکون سے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا --

شاید وہ اندر والی کو بھی جتانا چاہتا تھا کہ کون اسکے ساتھ ہے اور کون نہیں -- جبکہ اندر بیٹھا وجود اپنی حیثیت دوسروں کے دلوں میں جان کر ہی بے جان ہو گیا-- جیسے ہر چیز ختم ہو گئ ہو -----

وہ بے آسرا سی رہ گئ اسفند شاہ اسکے کتنے لاڈ اٹھاتے تھے اور آج انکا چہرہ دیکھ کر --- وہ حونک رہ گئ ----

بس بس زیادہ مت سوچو طلاق دے دو اروش کو --- خود سوچو تمھیں لڑکیوں کی کمی ہے کوئ ---- ہسارے بیزنیس کو ختم کر کے یہاں آئے ہیں ہمارے پاس کچھ نہیں ہے تیمور بیوقوفی مت کرو "اسفند شاہ نے اسے جھنجھوڑا---

بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائ --کیسے رہیں گے ہم یہاں سے نکل کر جائیں گے کہاں " وہاج بھی بیچ میں آیا ---

آپ دیکھ رہے ہیں ان لالچئ لوگوں کی حیرص سبحان میری بچی کی قیمت لگا رہے ہیں اور کیسے مطمئین ہیں " ممتاز تلملائ -----

جبکہ --- اسفند شاہ نے اسے گھاس نہیں ڈالی --

تمھیں لڑکیوں کی کمی نہیں ہو گی ----

اور ایک کے بدلے دس بھی مل سکتی ہیں" یہ سارہ تھی اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولی ۔

پاگل ہو جاؤ تم سب لوگ " تیمور ایکدم چلایا ---

یہ آدمی کچھ بھی کہے اور میں مان لوں ---- نہ میں یہ گھر چھوڑوں گا اور نہ ہی اروش کو " وہ غصے سے بولا ------

اور عالم شاہ کے نزدیک آیا جو اسکو مسکرا کر دیکھ رہا تھا ---

تم کسی بھول میں مت رہنا "تیمور نے اسکی جانب دیکھا جبکہ اروش کو لگا تپتی دھوپ میں تیمور چھاؤں کیطرح بن گیا ہو -- وہ دروازہ کھول کر باہر نکل آئ ----

عالم نے اسکو خونخوار نظروں سے دیکھا ----

ٹھیک ہے تو دفع ہو جاؤ " صیام بولا --

یہ میرا بھی گھر ہے "تیمور نے غصے سے کہا اور اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا ۔

Novel Galaxy

مکرم سائیں "عالم شاہ کی باروعب آواز ابھری --

مکرم ایکدم حاضر ہوا ---

زرا-- اس حویلی کے کاغذات تو لاؤ "وہ مسکرایا --

جبکہ مکرم پلٹ گیا ----

صبر کر جاؤ ----- " عالم اسکے چہرے کے اڑتے رنگوں کو دیکھنا چاہتا تھا

مکرم چند لمہوں کے بعد واپس لوٹا تو ہاتھ میں خاکی لفافہ تھا -- جبکہ اسکے جانے کے دوران خاموشی رہی سب اپنی اپنی جگہ ساکت تھے -- کہ کیا واقعی ان لوگوں کا کچھ نہیں ہے ----

اور جب مکرم کاغزات لے آیا--- تو عالم نے لفافہ کھول کر کاغز باہر نکالا جس میں صاف درج تھا کہ ہر چیز زمین حویلی کاروبار سب عالم شاہ کا ہے اور اسپر دادا جان کے انگوٹھے درج تھے گویا یہ سب دادا جان نے اسکے حوالے کیا تھا --

عالم انکے پھیکے چہروں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا ----

" اب کیا کہنا ہے تمھارا

تم نے دھوکا کیا ہے " تیمور کی کچھ توقف کے بعد آوازکافی دور سے نکلی

" دھوکا تو بس میرے ساتھ ہوا ہے تم لوگوں کو تو کیے کی سزا ملی ہے

عالم نے سر جھٹکا----

اور ہاتھ جھاڑتا اٹھا ایک نظر دروازے کے پاس کھڑی اروش پر ڈالی --- جیسے نظر بھر کر اسکو دیکھا ہو -----

کل تک تم لوگوں کے پاس وقت ہے یہ حویلی خالی کر دو ورنہ --- تمھیں یہ سے باہر پھیکوانے میں بس کچھ لمحے ہی تو لگیں گے " شانے آچکا کر وہ --- سکون سے بولا جیسے جان گیا ہو ان لالچی لوگوں کا فیصلہ اسکے حق میں

اترے گا ۔۔۔۔۔ تبھی وہ پرسکون تھا اور صیام بھی اسکی یہ بات سمجھ گیا تھا ۔۔۔ وہ بھی مسکرا دیا ۔۔اور دونوں مکرم سمیت وہاں سے نکل گئے ۔۔

پیچھے وہ لوگ ۔۔ گویا خاموش کھڑے رہ گئے ۔۔

اگر تم اس کو طلاق دے دیتے تو یہ سب نہ ہوتا " اسفند شاہ نے تیمور کو دھکا دیا جو ۔۔ساکت کھڑا تھا ۔۔

اروش کی آنکھیں پھیر سے بھیگ گئیں ۔۔۔۔

تایا جان اس میں میرا کیا قصور ہے جو آپ تیمور کو یہ سب ۔۔

شیٹ آپ " اسفند شاہ نے انگلی اٹھا کر اسکو جھڑک دیا گویا بات کرنے سے روک دیا ۔۔۔۔

Novel Galaxy

سب چپ چاپ کھڑے تھے سبحان شاہ بھائ کی بے حسی پر واقعی غمزدہ سے رہ گئے ۔۔۔

جبکہ ممتاز تو تلمل ما رہی تھی اسکی بیٹی کو سمجھ کیا لیا تھا سب نے -- کوئ حیثیت ہی نہیں رہی تھی --

تیمور کچھ نہیں بولا تو اسفند شاہ اسکے پاس سے ہٹ گئے --اور یوں رفتہ رفتہ وہاج اسفند شاہ -- سارہ انکی ماں ---- سب اندر چلے گئے --

ملازم بھی اس روز کے تماشے سے عاجز آ کر اپنے موٹرز میں چلے گئے --جبکہ سبحان شاہ نے اپنی بیوی کو ---- اشارہ کیا کہ ویل چیئر کمرے کیطرف لے جائے ---

ممتاز نے اروش کو ایک نظر دیکھا جس کی آنکھیں سرخ تھیں جن آنکھوں میں --- زندگی کے خواب تھے آج ان آنکھوں میں آنسوں تھے --- وہ بے بس سی--- وہاں سے --اپنے کمرے میں چل دیں -- جبکہ تیمور اب بھی بیچ میں کھڑا غیر مری نقطے کو گھور رہا تھا ---

اروش خرما خرما چلتی اسکے نزدیک آئ --اور اسکا ہاتھ تھام لیا تیمور اس لمس پر چونکا اور اسکی جانب دیکھا ----

اروش کی بھیگی آنکھیں ---- اور کانپتا وجود وہ خود میں بھینچ گیا-- مگراسکے چہرے پر ---- ایسی کوئ بات نہیں تھے -- عجیب سپاٹ انداز تھا جبکہ گرفت میں بھی ضرورت سے زیادہ سختی تھی --اروش کسمسا سی گئ --

چلو " تیمور نے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے کمرے میں لے آیا --

تیمور " اروش بولی --- جبکہ تیمور نے اسکے آنسو صاف کیے --

فکر مت کرو میں تمھیں اسکا ہونے نہیں دوں گا " وہ بولا لہجہ آہستہ تھا مگر سنگین --اور یہ سنگینی سامنے کھڑی لڑکی --جس کے لیے یہ سب اسکی توقع کے برعکس تھا سمجھ نہیں سکی وہ تو اپنے شوہر کے تحفظ پر خوش ہو گئ --

گویا اب دنیا کی کوئ طاقت اس کو --- چھونہیں سکتی --

وہ خود سے تیمور کے سینے سے لگ گئ ----

تیمور نے اسکے بالوں پر پیار کیا ------

اور اسے بیڈ کی جانب لے کر آ گیا ----

تمھیں ریسٹ کی ضرورت ہے --- ایک گھیری نیند کی اروش "تیمور نے پیار سے کہا ----

آپ میرے ساتھ ہیں تو میں سکون سے سو جاؤ گی " اروش مسکرا دی تیمور بھی مسکرا دیا --

تادیر وہ اسکے سر میں ہاتھ چلاتا رہا اسکے بال سہلاتا رہا -- جس سے --اروش اسکو دیکھتی دیکھتی سو گئ ----

جبکہ تیمور کی نیند حرام ہو گئ تھی ----

وہ اروش کو غور سے دیکھ رہا تھا ---

عالم شاہ ---- بچپن کی کوئ جھلک سی دماغ میں اتری تھی ----

Novel Galaxy

وہ انکے ملازم کا بیٹا تھا اروش کو دادا جان کے کہنے پر تیمور سے اس سے دور ہی رکھا -- جبکہ تیمور کو -- یہ الفاظ بھی داداجان کے یاد تھے -- کہ اسکو --- کبھی غلام کے ساتھ کھیلنے مت دینا --اور اگر یہ خود کھیلنا چاہے تو --- بہت مارنا ----

پھر اسنے عالم سے اروش کو دور رکھا --- چچی بھی اسکے ساتھ اس میں شامل تھی ----

اروش نے کبھی عالم کو دیکھا نہیں تھا جب وہ بڑی ہوئ ---

جبکہ چچی تو عالم کا نام بھی نہیں لینا چاہتی تھیں --

اور اسفند شاہ نے کیا کہا تھا وہ نیچ خون ہے اسکی ماں طوائف تھی جبکہ وہ ایک خاندانی عورت کا بیٹا تھا --

نہ جانے والے

اسفند شاہ ہی کی اولاد تھی یہ پھر کسی اور کی ۔

کیا طوائف پر یقین کیا جا سکتا ہے ------

اور پھر جو اسکا تھا -- جس پگڑی کے لیے وہ یہاں پاکستان آیا --- وہ غلام کے سر پر پہلے سے سجی تھی ---

پھر اسکی پرسنلٹی اسکا اونچا لمبا قد اور پھر اروش کے لیے --- سب کر جانے کی چاہ --

اسکی نظروں کی بے چینی ----

وہ -- تیمور شاہ کا مقابلہ کر چکا تھا ---

تیمور ایکدم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا -----

اور سارا کا سارا فساد ---- یہ لڑکی تھی جو اسکے پہلو میں تھی --

اسنے پھر سے اروش کو دیکھا ------

اور اگر ایسا ہو کہ یہ لڑکی ہی نہ رہے -----" ایک پل کو خیال آیا -----

اسفند شاہ اسے طلاق کا کہہ رہے تھے تو کیا وہ اتنا گیا گزرا تھا کہ اسکو اتنی آرام سے اسکا ہونے دیتا -----

جو تیمور کے مقابلے کا انسان ہی نہیں تھا جس کا خون ہی نہیں تھا وہ کہ کوئ جان سکتا کہ یہ کس کی اولاد ہے -----

اسکو تیمور شاہ اروش کو دے دیتا -- وہ بھی وہ عام لڑکی نہیں اسکی بیوی -----

وہ کافی دیر اروش کو دیکھتا رہا ---

اگلی صبح وہ ان سب کو باہر پھیکوا دے گا ---- ممکن ہے اروش کو بھی پھیکوا دے -- یہ سہولت دے گا تو اسے دے گا اور ان سب پر سب حرام کر دے گا ---

یہ بندوق ہے زور پر اگر اسنے اس سے زبردستی اروش کو طلاق دلوا دی --- تو --- تو پھر نہ اسکی عزت رہے گی --- اور نہ یہ گھر نہ شان شوکت ---

نہ یہ پیسہ نہ یہ مال ----

نہ یہ پگڑی ---

وہ کیا کرے گا ان لولے لنگڑے اپاہج معزور لوگوں کا -----

اسنے دانت کچلا کر --- سوچا اور پھر سے اروش کیطرف دیکھا ----

اپنا تکیہ اٹھایا ---- اور ہاتھ میں سختی سے تھام لیا -----

بادل زور سے گرجے تھے -----

کہ انکی کڑک دھاڑ سی لگی -----

تیمور نے ---- اس کڑک کو سنا تھا ---- سہما دینے والی کڑک تھی ----

جو وہ کرنے جا رہا تھا ---اسکی عزت کے لیے یہ ہی بہتر تھا ------

ورنہ کچھ باقی نہ رہتا ہو سکتا ہے ۔ صدمے صدمے سے عالم شاہ بھی مر

جائے ----

Novel Galaxy

مر مرا جائے تو ----- یہ سب جائیداد اسکی ہو جائے گی --- اور رہ گئ

اروش ----

اسنے اروش کیطرف دیکھا -- شاید اسکے لیے مر جانا ہی بہتر تھا -----

وہ مر جاتی تو باقی کی زندگیوں میں سکون آ جاتا ------

دوبارہ سے بادل کی گھن گرین نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا ------

وہ ہاتھ میں تکیہ لیے بیٹھا تھا -------

بادل کی کڑک نے اسے خوف میں مبتلہ کیا ضرور تھا مگر تا دیر نہیں ----

وہ اروش کے کان کیطرف جھکا ----

ایم سوری اروش ----- مگر میں تمھیں مار سکتا ہوں بانٹ نہیں سکتا " وہ

اسپر سے ہٹا اور ----

اسکی پیشانی پر بوسہ دیا --

Novel Galaxy

اسکے لمس پر اروش نے کسما کر کروٹ لینی چاہی --- جبکہ تیمور نے اسے کروٹ لینے نہیں دیا --

اروش نے آنکھیں کھول کر اسکو دیکھا --اسکی آنکھوں میں نیند کا پورا پورا خمار تھا ---

تیمور مسکرا رہا تھا اروش بھی مسکرا دی --اور پھر سے آنکھیں بند کر لیں اور جیسے ہی اسنے آنکھیں بند کیں ویسے ہی تیمور نے اسکے منہ پر تکیہ رکھ دیا

تکیہ اسکے منہ پر سختی سے رکھ کر --- اسنے اپنا سارا وزن --- اس تکیے پر ڈال دیا جبکہ وہ

اروش پر چھڑ سا گیا --

بادل کی گھن گرج اور بارش کا شور بڑھ گیا --

Novel Galaxy

اروش اس گستاخ پر بھکلا کر -- خود کو آزاد کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں ہلانے کی کوشش کرنے لگی مگر ---- تیمور کے پاؤں کے نیچے اسکے ہاتھ تھے اور --اسکا نیچلا وجود تڑپ رہا تھا اسکی تڑپ کا پتہ دے رہا تھا --- اسکی گھٹی گھٹی آوازیں آ رہیں تھیں --

تمھیں مرنا ہو گا اروش-- میں تمھیں کسی اور کو نہیں دوں گا ---- میں یہ گھر نہیں چھوڑ سکتا ----

دیکھو میرے پاس کوئ اوپشن بچا ہی نہیں تھا

----وہ اونچی آواز میں بولا --

وہ نازک سی جان اس دیو ہیکل کو خود پر سے ہٹانے کی تگ و دو میں بہت دیر تک اپنی زندگی کے لیے اس سے لڑتی رہی --اور بلآخر --- آدھے گھنٹے کے اس ظلم کے بعد

--اسکی ٹانگیں ساکت ہو گئیں ----

ہاتھ بے جان ہو گئے --

منہ سے گھٹی گھٹی آوازیں آنا بند ہو گئیں ----

وجود بے جان ہوا تو تیمور اسپر سے ہٹا اسپر سے تکیہ ہٹایا --- اسکا منہ کھلا تھا

آنکھیں پھٹی ہوئ تھیں --

تیمور کو اسکو دیکھ کر خوف آیا اور وہ

ایکدم اس سے دور ہوا -----

اروش کا دم نکل گیا تھا ---

وہ ان ہی پھٹی آنکھوں سے تیمور کو دیکھ رہی تھی --

تیمور کے ہاتھ کانپ گئے ---

مجھے مت دیکھو -- تمھاری موت یوں ہی لکھی تھی " تیمور چیخا ---- بادل کی

گرج ---- اور بارش کا زور بے تحاشہ بڑھ گیا -----

جیسے اس ظلم پر ---- بادل بھی تڑپ کر ٹوٹ کر برس رہے ہوں ----

اچانک بجلی کے چلے جانے سے -- تیمور --- بھکلا کر باہر بھاگا ----

چارو جانب اندھیرہ تھا --اسکے کانپتے ہاتھوں سے موبائل کی ٹارچ کھولی اور

اسفند شاہ کا دروازہ بجایا ----

جب انھوں نے نہیں کھولا تو اسنے دروازہ دھڑ دھڑا دیا ---

اسفند شاہ نے دروازہ کھولا -- تیمور کو دیکھا ---

کیا ہوا --- " انکا دھیان بجلی کیطرف گیا ---

م--- میں نے اروش کو مار دیا " وہ آہستہ آواز میں انھیں اطلاع دینے لگا --

کیا " اسفند شاہ حونک رہ گئے ----

--کہاں ہے اروش ", وہ بھاگے اسکے کمرے کیطرف کیونکہ تیمور نے وہیں

اشارہ کیا تھا ----

اسفند شاہ کمرے میں آئے ۔۔۔تو کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا اچانک بجلی آ گئ تو اسفند شاہ نے آنکھیں بند کر لیں ۔۔۔۔

وہ چہرہ بے حد خوبصورت تھا عالم شاہ اپنی جان اسکے لیے ایسے ہی دینے کے لیے تیار نہیں تھا مگر اس وقت ۔۔۔ اسکا سانس گھوٹنے سے نیلا پڑتا رنگ کھلا منہ جھلی آنکھیں ۔۔ خوف زدہ کر گئیں اسفند شاہ نے جلدی سے اسکا منہ بند کیا اور اسکی آنکھیں بند کر کے ۔۔وہ پلٹے تیمور ۔۔۔۔ کی شکل بتا رہی تھی وہ یہ کر کے خوف و حراس کا شکار ہو چکا ہے ۔۔۔۔

اسکا رنگ سفید پڑ گیا تھا اسفند شاہ نے کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ مارا ۔۔۔

یہ کیا کیا ہے تم نے "وہ چلائے

تیمور خود ساکت تھا ۔۔جبکہ اسفند شاہ کے چہرے پر پسینے کے قطرے تھے

۔۔۔۔

وہ سر تھام گئے ۔۔۔

میں اسکو عالم کو نہیں دے سکتا تھا ۔۔۔ " تیمور بولا ۔۔۔۔

طلاق مارتے اسکے منہ پر ۔۔ نہ کے جان سے مار دیتے " وہ دھاڑے ۔۔

عالم کو پتہ چل گیا ۔۔ وہ نسلیں بھی زندہ نہیں چھوڑے گا ہماری " اسفند شاہ بولے ۔۔۔۔۔

میں میں جا رہا ہوں لندن " اسنے کہا ۔۔۔اور اپنی الماری کی جانب بڑھا ۔۔۔۔

اس لاش کو ٹھکانے لگاؤ " اسفند شاہ نے اسکا ہاتھ جکڑا ۔۔۔۔۔

اور اسے الماری کے پاس سے ہٹایا ۔۔۔۔

میں میں کہاں لگاؤ گا "تیمور نے اپنا خشک گلہ تر کیا ۔۔۔

اٹھاؤ اسکو "اسفند شاہ بولے ۔۔ میں بجلی بند کر رہا ہوں " اسفند شاہ کہہ کر باہر نکلنے لگے ۔۔۔

بابا مجھے اسکی شکل سے خوف آ رہا ہے " تیمور نے کہا تو اسفند شاہ کا دل کیا ایک اور منہ پر جڑ دے اسکے اچانک انکی آنکھوں میں وہ کوئلہ ہوئ لاش گھوم

گئ --- جس کو انھوں نے کتنی آسانی سے ٹھکانے لگا دیا تھا اور اس دن انھوں نے بھی جہانزیب شاہ کو یہ ہی بات کہی تھی -----

مارتے ہوئے ڈرنا چاہیے تھا " مگر انھوں نے اپنے آپ والے الفاظ اسکو نہیں کہے تھے تیمور نے باپ کیطرف دیکھا ---

آپ نے بھی تو اپنی پہلی بیوی کو مارا تھا " تیمور بولا ---

تمھارا اسکو مارنا ضروری نہیں تھا ---- اسکو طلاق دیتے اور اس جائیداد کے مالک بنتے اپنی استعمال کی ہوئ چیز -- عالم کو دیتے --- تم ---- مگر تم نے " وہ ضبط سے اسکو دیکھ رہے تھے ---

Novel Galaxy

ایک بار مجھ سے پوچھ لیا ہوتا " وہ اسکے شانے پر ہاتھ مار کے بولے تیمور خاموش رہ گیا ---

اسفند شاہ نے اسکو اسے اٹھانے کا کہا --

اور خود جلدی سے بجلی بند کرنے بھاگے ----

تیمور نے اروش کے منہ پر کپڑا ڈالا اور اسے لے کر باہر نکلا ----

دونوں باپ بیٹے اس اندھیرے میں اپنے گناہ کو چھپانے کے لیے ---

دوڑے ----

حویلی سے باہر نکلو ---"اسفند شاہ نے تیمور ر سے کہا --اور وہ سر ہلا کر

حویلی سے باہر نکلا اس وقت سب سو رہے تھے ----

صبح ہونے کے قریب ہی تھی ہلکی ہلکی سفیدی پھوٹتی ---

بارش میں گھن گرج اب بھی تھی تیمور بھیگتا ہوا باہر نکل گیا -----

جبکہ وہ ---- ایک طرف بھاگا اور ایک آدمی سے ٹکرایا ----

وہ بزرگ اسکے ہاتھ میں لالٹین تھا --- وہ زمین بوس ہوا ---

اور اسکی نگاہ اس لاش پر گئ ----

Novel Galaxy

جس کا چہرہ نیلا ہو چکا تھا --وہ خوف سے استغفار کرنے لگا ---- جبکہ اسفند شاہ کو دور سے آتے دیکھ وہ درخت کی اوٹ میں ہو گیا ----

شاہوں نے ایک اور بے قصور کو مار دیا " وہ مدھم لہجے میں بول جنکہ بوڑھی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے -----

---

Novel Galaxy

عالم اچانک اٹھ بیٹھا -----

پسینے سے پیشانی بھیگ گئ تھی --- وہ اس خواب کا مطلب نہیں جان سکا یہ کیسا خواب تھا ---- پریشانی سے دل میں ادھم سا مچ گیا

--

نہیں وہ کسی کے پاس بھی رہے مگر زندہ رہے --- وہ ان ہواؤں کو سانسیں دیتی رہے " عالم کے دل نے کہا ----

وہ اٹھا اور بیڈ سے اتر کر باہر آ گیا --

بارش کا بے تحاشہ زور تھا -- عجیب سما تھا جیسے -- حول سے دل کو لگے تھے -- مکرم آج اسکے پاس ہی سو گیا تھا -- عالم نے مکرم کو دیکھا وہ صوفے پر سو رہا تھا ---

وہ نیچے اترا ----

مکرم" اسنے مکرم کو آواز لگائ ---

جی شاہ سائیں " وہ ہڑبڑا کر اٹھا ----

" کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا یار -- جاؤ زرا --- پتہ کر کے او ---وہ ٹھیک ہے عالم اضطرابی کیفیت میں بولا ---

جی شاہ سائیں " مکرم نے کہا اور دوڑ کر وہ حویلی تک گیا تھا ----

وہاں حویلی کا مین سوئچ بند تھا اسنے جلایا --تو چارو جانب خاموشی تھی

مگر پوری حویلی روشنیوں میں نہا گئ تھی اسنے ---

تیمور کے کیمرے کیطرف قدم اٹھائے

--دروازہ لوک تھا --اسنے دروازہ ہلکا سا کھولا --- تو نگاہ بستر پر گئ --

تیمور شاہ-- سو رہا تھا -- جبکہ اسکے ساتھ ---ضرور اروش ہی تھی اسنے سر

تک کمبل تانہ ہوا تھا اور تیمور شاہ کا ایک ہاتھ اسپر تھا -----

مکرم وہاں سے ہٹا ---اور فورا دوڑ کر عالم تک پہنچا ---

عالم بے تابی سے -- باہر کھڑا انتظار کر رہا تھا ---

اروش بی بی سو رہی ہیں " مکرم نے بتایا ---

تیمور کے ساتھ "عالم نے پوچھا تو مکرم نے سر ہلا دیا --

Novel Galaxy

عالم نے ایک زہریلی سی سانس بھری --

شاہ سائیں بس کل کی صبح ہی تو ہے بیچ میں --- آپ بندوق اسکی کانپٹی پر رکھ کر اروش بی بی وہ طلاق دلائیے گا --وہ لالچی انسان -- دے دے گا مکرم نے کہا تو عالم شاہ نے سر ہلایا --"

ہاں اب یہ ہی ہو گا "اسنے کہا اور وہاں سے اپنے کمرے میں آ گیا ----

جبکہ اضطراب تو وجود میں سے اب بھی ختم نہیں ہوا تھا ---

وہ کھڑکی میں کھڑا شور مچاتی ---- تڑپتی ----- چیختی بارش کو دیکھتا رہا --اور صبح کی کرنوں کا منتظر ہوا ---

----

Novel Galaxy

تیمور نے --- مکرم کے جاتے ہی سر اٹھایا ---- اور اسفند شاہ کیطرف دیکھا

--

میں جانتا تھا یہ ضرور آئے گا " اسفند شاہ نے کہا اور تیمور جلدی سے بستر سے اترا ---

اور تکیوں کو لات مار دی جن کو چادر سے ڈھانپا کر اسنے اروش کو ظاہر کیا تھا ----

"مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے --

تیمور زرا پریشانی سے بولا ---

بیوقوف ہو تم اب تو کام ہو گیا ----- " اسفند شاہ نے مسکراکر شانے آچکا ہے --

کیا مطلب "تیمور سمجھا نہیں ----

اب تو ہو گیا ---- اروش تومر گئ ----- اور کھائ میں وہ اتنی نیچے چلی گئ ہو گی کہ ایسی لاش بھی کسی کو نہیں ملے گی ----

Novel Galaxy

اب یہاں سے جانے کا فائدہ نہیں -- اب عالم شاہ کو ٹریپ کرنے کا وقت ہے "اسفند شاہ دماغ لڑانے لگے --

میں اسے کیوں ٹریپ کروں گا "تیمور نے نفرت سے کہا --

جائیداد کے لیے --"اسفند شاہ نے اسکودیکھا --

اسنے بے ایمانی سے ---بابا کے انگوٹھے لگوا لیے -- تو اسی بے ایمانی سے "ہم اسکا سب لے لیں گے ----

اور کون اسے سمجھالے گا جب --- اسے اروش کے غائب ہونے کا پتہ چلے گا ----

ہم یہ بتا کر کے وہ تو بھاگ گئ -- اور فرض کرواسکی لاش اگر عالم نے نکلوا لی تو -- یہ ہو گا بھاگتے ہوئے کھائ میں گیر گئ ----

Novel Galaxy

اور پھر اسکے ساتھ ہمدردی کر کے ساری جائیداد اپنے نام کروا کر یہاں سے نکل جائیں گے اور لندن میں جا کر آرام کی زندگی گزاریں گے " اسفند شاہ کا پلین سن کر تیمور بھی متفق ہوا---

اب تم سو جاؤ "اسفند شاہ نے تیور کے شانے پر ہاتھ رکھا میں یہاں نہیں سو گا " تیمور جلدی سے بولا جبکہ اسفند شاہ ہنس پڑے

" ۔جاو وہاج کے پاس چلے جاؤ

تیمور نے سر ہلایا

اورچچا چچی" تیمور کو یاد آیا

لعنت بھیجو ---" اسفند شاہ نے شانے آچکا ہے اور وہاں سے چلے گئے انکے جاتے ہی تیمور بھی جلدی سے نکلا ---

---

..... صبح کا انتظار عالم شاہ نے آنکھوں میں کیا تھا

اور صبح ہوتے ہی اسنے -- حویلی والوں کو مکرم کے ہاتھ پیغام بھیجوا دیا کہ وہ سب لوگ یہاں سے دفع ہو جائیں ان سب کے پاس بس ایک گھنٹہ ہے اور یہ بات حویلی والوں پر بم بن کر گیری -----"

عالم نہ جانے کیوں اضطراب کا شکار تھا وہ اروش کو ایک بار نظر بھر کر دیکھنا چاہتا تھا --- وہ تیمور کی کنپٹی پر بندوق رکھ کر اسے طلاق دلا دے گا اور اسکے بعد وہ -- کچھ بھی اس سے لے جائیں اسے کچھ نہیں چاہیے

مکرم واپس لوٹ آیا ---

اروش کو دیکھا تم نے " عالم نے پوچھا سیاہ لباس میں شکن زدہ لباس --وہ اسے بے حد پریشان لگا --

Novel Galaxy

نہیں سائیں۔ وہ شاید سو رہی ہوں " مکرم نے کہا -- تو عالم خاموش ہو گیا --وقت سرکتا رہا ایک ایک لمہ عجیب ازیت میں گزارا اور --- وہ منتظر رہا حویلی والوں کیطرف سے کسی پیغام کا لیکن وہاں سے کوئ پیغام نہیں آیا

--- جب شام ڈھل آئ -- تو اسنے خود کو فریش کیا --تمام سوچوں کا جھٹک کر --وہ فریش ہو کر --- سیاہ ہی قمیض شلوار میں --- آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر تیار ہوا --- آج وہ اسے پا لے گا ----

آج وہ اسکی ہو جائے گی ----

کیونکہ حویلی والوں نے کچھ نہیں کہا تھا اور -- وہ اب بس -- بندوق کے زور پر یہ کام کروائے گا ---

کیونکہ مزید اس سے دوری وہ برداشت نہیں کر سکتا --تھا ---

عالم نے صیام کا نمبر ملایا ----

ہاں عالم میں بس کچھ ہی دیر میں پہنچ رہا ہوں یار --- تم انکی بینڈ بجاؤ باقی میں آ کر بجاتا ہوں "صیام نے کہا تو عالم مسکرا دیا --اور سیل فون وہیں چھوڑ کر -- وہ جب نکلا -- تو دل کی عجیب دھڑک پر ایک پل کو رکا --

یہ آج کیا ہو رہا تھا اسکو -- اسنے مکرم کو دیکھا ----

وہ تو بلکل ٹھیک تھا --- خود پر قابو پاتے سر جھٹک کر -- وہ حویلی والوں کے پاس آ گیا ----

ممتاز سن بیٹھی تھی جبکہ تیمور صوفے پر پریشان ---- اسفند جبکہ سبحان پر چیخ رہے تھے ---

عالم" اسفند نے عالم شاہ کو دیکھا تو دوڑ کر اسکے پاس آئے ---

عالم ناگواری سے تین قدم دور ہوا ان سے -----

جبڑے بھینچ گئے ------

یہ کون سا نیا ڈرامہ ہو رہا تھا ----

اسفند شاہ اسکی اس حرکت پر اس سے دور ہوئے ---

بیٹا لوٹ گئے ہم تو -- بھاگ گئ وہ بدزات --- بھاگ گئ بیٹا وہ تو --میرے بیٹے کو کہیں منہ دیکھانے قابل نہیں چھوڑا -- اچھا تھا ---- طلاق ہی دے دیتا یہ اسے ----

Novel Galaxy

عالم نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگا وہ اروش کی بات کر رہا تھا۔ ----

ایکدم اس نے اسفند شاہ کا گریبان جھپٹا

---- کون بدزات " وہ سرد لہجے میں بولا کہ اسفند شاہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی دوڑ گئی ---

بیٹا --اروش کی بات کر رہا ہوں " خود کو اس سے چھڑواتے وہ بتانے لگے

--

ہم تو خالی ہاتھ رہ گئے --سب کے سب ---،"اسفند شاہ --- اسکے چہرے کے بدلتے زاویوں کو توجہ سے دیکھ رہے تھے --

کیا مطلب ہے اس بکواس کا کہاں ہے اروش " وہ ایکدم بلند آواز میں چلایا --اور تیمور کے کمرے کیطرف بڑھا اروش کو دیکھنے کے لیے مگر اندر تو کوئ نہیں تھا الٹے ہی قدموں وہ پلٹ کر تیمور تک پہنچا اور اسکا گریبان جکڑ کر اسے جھنجھوڑ ہی دیا ---

کہاں ہے اروش ۔۔۔۔۔ " عالم کو لگا یہ اسکے ساتھ جان بوجھ کر رہے ہیں اور اسکو لندن بھیجوا چکے ہیں ۔۔۔۔

وہ پاگل سا ہونے لگا اسے لگا ۔۔۔۔ شاید وہ سب وہ چیر دے گا اگر اسے اروش نہ دیکھی تو ۔۔۔۔

بھاگ ۔۔۔۔گئ۔۔۔ وہ ۔۔۔" تیمور ہکلا سا گیا ۔۔

" یہ سب جھوٹ بول رہے ہیں ۔۔ سب جھوٹ اروش تو ایسی ہے ہی نہیں عالم ۔۔اپنے بال مٹھی میں جکڑ گیا ۔۔۔۔

مکرم اسکی جانب بڑھا ۔۔۔۔۔

سائیں میں تلاشتا ہوں ۔۔۔ "مکرم کو عالم کی فکر سی ہوئ اور وہ جلدی سے بولا ۔۔۔

مکرم اسے میرے سامنے لے آؤ " عالم نے کھینچ کر ٹیبل پر لات ماری ۔۔۔۔

کانچ چھناکے سے ٹوٹی ۔۔۔۔۔

اگر اسکو کچھ ہوا --- تیمور اسفند شاہ ---- تو میں تم لوگوں کو اسی حویلی میں جلا کر راکھ کر دوں گا " تیمور کے منہ پر کھینچ کر مکہ مارا --- وہ تو بھپر گیا تھا ---

جب ہم کہہ رہے ہیں وہ بھاگ گئ ----

چپ" وہ غرایا ----- ڈھونڈو مکرم -- بلکہ میں خود ڈھونڈتا ہوں , عالم شاہ باہر کی جانب بھاگا ---- اسے کوئ ہوش نہیں رہا تھا ---

مکرم نے ان گھٹیا لوگوں کو دیکھا ----

تبھی صیام بھی وہاں داخل ہوا -- عالم کو دیوانوں کیطرح باہر بھاگتے دیکھا تو اسکے پیچھے دوڑا --

"عالم کہاں جا رہے ہو --

صیام چلایا ----

Novel Galaxy

اروش کو ڈھونڈنے" عالم نے جواب دیا ---صیام کو کچھ سمجھ نہیں آیا مگر وہ بھی اسکے پیچھے ہو لیا ----

عالم اس روڈ پر بھاگتے ہوئے ایسا لگ رہا تھا -- جیسے کوئ شیر بھپر سا گیا ہو --

عالم تم رک سکتے ہو" صیام بمشکل اسکے آگے آیا ---- مگر وہ تھامنے کے لیے تیار ہی کہاں تھا ----

صیام نے اسکے دونوں بازو جکڑ لیے -----

اروش " عالم نے اسکو دور جھٹکا ---

پاگل ہو گئے ہو بات بتاؤ پوری وہ کہاں ہے "صیام چیخا ---

وہ اسے لندن پہنچا چکیں ہیں وہ اسے کہیں چھپا چلیں ہیں صیام ---- میری اروش کو وہ کہہ رہے ہیں وہ بھاگ گئ بھلا تم بتاؤ وہ بھاگ سکتی ہے کہیں وہ بے بسی سے بولا جبکہ صیام کا دماغ خراب ہو گیا -- عالم کو -- "

زبردستی گاڑی میں بیٹھا کر -- وہ حویلی کیطرف دوبارہ چل دیا دونوں نکلے اور صیام نے گن لوڈ کی ---

آج یہ تو تیمور شاہ نہیں یہ پھر صیام خان نہیں --

وہ دندناتا ہو اندر آیا --- مکرم ان لوگوں کے پاس ہی تھا اسنے --تیمور پر گن تان لی --

جواب دے کہاں ہے اروش" وہ بولا --

بھاگ گئ" صیام نے پھر وہی بات کی --

سچ بتا کہاں ہے اروش ورنہ تیری کھوپڑی اڑا دوں گا" صیام نے بندوق کا بٹ اسکے ماتھے پر مارا جس سے ایکدم خون نکلنے لگا۔اسفند شاہ بیٹے کی چوٹ پر تڑپ گئے ---

اور صیام کو اس سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگے

میں پوچھ رہا ہوں کہاں ہے اروش " وہ اتنی شدت سے دھاڑا تھا --کہ ---

اسکی گردن کی رگیں پھول چکیں تھیں۔

عالم شاہ بھی اسکے نزدیک آیا --تیمور کی حالت پتلی ہونے لگی ---

تبھی -- باہر سے چیخنے چلانے کی آوازیں آنے لگیں --

سب ایکدم ان آوازوں کی جانب متوجہ ہوئے ----

چوکیدار کسی کو جھاڑ رہا تھا --- مکرم باہر بھاگا جبکہ صیام نے تیمور کو دور

جھٹکا دیا جس کی زبان تالو سے چپک رہی تھی

۔

ہم سب کہہ رہے ہیں وہ بھاگ گئی ہے رات کو ہی" اسفند شاہ نے عالم

شاہ کو دیکھا --

وہ لڑکی میرے بیٹے کی نہیں ہو کی تمھاری کیا ہوتی ---

اور اچانک سے اٹھنے والی مکرم کی چیخ پر اسفند شاہ بھی رک گئے ----

وہ باہر کی جانب دیکھنے لگے ---

جبکہ صیام اور عالم نے ایک دوسرے کو دیکھا عالم کو خطرے کا احساس ہوا --مکرم ایسا شخص نہیں تھا کسی بھی بات پر ایسا ری ایکشن دے

اسکا دل مٹھی میں جکڑا گیا صیام باہر نکلا جبکہ سب ہی باہر نکلے --- ممتاز سبحان وہاج سارہ انکی ماں اسفند شاہ اور تیمور بھی سب سے پیچھے --

یہ کون ہے" عالم شاہ نے ایک بوڑھے کو دیکھا ----

ظالموں --او ظالموں ایک اور جان مار بیٹھے ہو میں گواہ ہوں میرا اللہ گواہ ہے میں گواہی دوں گا دنیا میں اگر کسی نے ---- اس بچی کو انصاف دلانے چاہا --- تو میں گواہی دوں گا-- کہ ان ظالموں نے اس بچی کو مار کر کھائ میں پھینکنے کی کوشش کی --- یہ تو اسکی لاش درخت سے اٹک گئ

وہ بوڑھا روتے ہوئے چلایا ----

عالم سمت سب ساکت رہ گئے -----

مکرم چادر سختی سے تھامے کھڑا تھا --جو وہ منظر دیکھ رہا تھا اگرعالم دیکھ لیتا تو

شاید دیواروں میں ٹکرے مار لیتا ---

عالم کے قدموں میں جنبش ہوئ ---

صیام بھی اسکے ساتھ ہی حرکت میں آیا --

سب منتظر تھے کہ یہ کون ہے --جبکہ تیمور شاہ اور اسفند شاہ کی حالت

ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں --سفید منہ سے وہ اپنے سیاہ گناہوں

کو دیکھ رہے تھے

عالم نے چادر کو مکرم کے ہاتھ سے پکڑ کر کھینچا----

تو سامنے کے منظر نے اس مظبوط مرد کے قدموں کو ہلا دیا --- وہ لڑکھڑا کر

ایکدم آگے ہی قدموں پر گیرہ ---

جبکہ ممتاز سمیت سارہ اور اسکی ماں کی بھی چیخ نکلی -----

ہائے میری بچی --اروش اروش میری جان میری بچی --اروش " ممتاز اسکے پاس آئ --اور اسکو جھنجھوڑنے لگی جو نیلی ہو چکی تھی اور لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ اروش ہے -------

صیام نے جلدی سے عالم کو پکڑا یہ ظلم کی انتہا تھی اسکے دوست پر ہاں یہ اسپر ظلم کی انتہا تھی ----

جو ان لوگوں نے اسکے ساتھ کیا تھا -----

عالم شاہ زمین میں ڈھیر سا ہو گیا ---- اسکی زبان پر ایک لفظ بھی نہیں تھا ----

تیمور نے باپ کی جانب دیکھا جو اسے گھور رہا تھا کہ ہوش کرو اور جاؤ اسکے پاس ----

غرض وہ اب بھی یہ ظاہر کرنز چاہتے تھے کہ وہ بھاگ گئ تھی مل گئ ہے تو خود ہی کسی کھائ میں گیر گئ تھی ----

وہ لوگ تو اتنے صدمے میں تھے کہ ۔۔۔۔ کوئ کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا ۔۔۔

تیمور نہ چاہتے ہوئے بھی اسکیطرف بڑھا ۔۔

اروش ا۔۔۔اروش "اسکے انداز میں کوئ رغبت نہیں تھی ممتاز نے واویلا مچا دیا تھا سبحان شاہ بھی رو رہے تھے جبکہ ۔۔۔۔ عالم صرف خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا ۔۔

صیام کی اپنی آنکھیں بھیگ گئیں مگر اس لڑکی کے لیے نہیں ۔۔صرف اپنے دوست کے لیے ۔۔۔ وہ پل پل مر رہا تھا اسکے لیے ۔۔۔۔۔

عالم" صیام نے اسکو اٹھایا ۔۔۔۔

عالم کو جیسے جھٹکا لگا وہ ہوش میں آیا اسنے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرہ

عجب مسافت تھی ۔۔۔ تھکا دینے والی ۔۔۔۔۔

ابھی خواب بھی پورے نہیں دیکھے تھے ۔۔۔ کہ خواب ٹوٹ ہی گیا ۔۔۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھا ۔۔۔۔ اور چلتا ہوا ۔۔۔۔ اپنے پورشن میں آ گیا ۔۔ صیام نے ایک نظر اروش کی لاش کو دیکھا اور دوسری نظر اپنے دوست پر ڈالی جس کی چال میں بھی تھکاوٹ تھی ۔۔۔۔

مکرم یہیں رہنا مجھے ان لوگوں پر ٹکے کا بھی یقین نہیں ہے کبھی یہ گھٹیا لوگ کسی معصوم کے آخری سفر کو بھی برباد کر دیں تم تدفین کا انتظام کرو " صیام نے عجلت میں کہا اور وہاں سے بھاگتا ہوا ۔۔عالم کے پاس آیا مگر وہ اپنے کمرے میں بند ہو گیا تھا ۔۔۔

صیام تادیر دروازہ بجاتا رہا مگر اسنے دروازہ نہیں کھولا۔۔۔۔

اور یوں صیام کو خالی ہاتھ پلٹنا پڑا ۔۔۔۔

Novel Galaxy

اروش کو جب لے جایا جانے لگا --- تو صیام نے بے حد کوشش کی کہ عالم کمرے سے نکلے اور اپنے ہاتھوں سے اسکو اسکے آخری سفر تک پہنچائے

مگر عالم نے نہ آنا تھا وہ آیا بھی نہیں --اور اروش کی تدفین کرنی پڑی

صیام واپس لوٹا ---- تو بے حد تھک چکا تھا -- مگر وہ عالم کے پاس سے -- نہیں گیا تھا وہ اسی کے گھر میں تھا مکرم پر اسکی نظر گئ جو ڈور کھڑا رورہا تھا -----

صیام نے سر تھام لیا---

یار تم تو چپ کرو اب ---- " صیام نے اسے جھڑک دیا ---

آپ شاہ سائیں کو کہیں وہ باہر آ جائیں ورنہ میں حویلی والوں کو راکھ کر دوں گا " وہ بھڑکا -----

صیام اٹھا اور عالم کا دروازہ پھر سے بجایا ---

عالم" صیام نے پکارہ -----

جبکہ عالم شاہ کے وجود میں گہری خاموشی تھی

ایسی خاموشی جو ٹوٹے ہی نہیں ----

وہ تو بینائ تھی اسکی -- اسکے علاؤہ اسے دیکھتا ہی کیا تھا -----

اسنے اپنی تنہائیوں سے نکل کر اروش شاہ سے عشق کیا تھا ----

آج اسے اپنا آپ بے حد کمزور لگا تھا ---کیا تھا وہ ایک کمزور بزدل انسان

--کیسے وہ ان لوگوں پر بھروسہ کر کے اسے انکے پاس چھوڑ آیا---

کیسے اسنے انپر یقین کر لیا ----

کس طرح وہ تڑپی تھی اسکے ساتھ کیا کیا تھا ------

Novel Galaxy

اسنے اپنی پیشانی پیٹ ڈالی ----- جبکہ زمین پر بیٹھا --- وہ اندھیرے کمرے میں ------ جیسے چیخ اٹھا --- خاموشی میں اسکے چیخنے کی آواز کی دہشت نے پورے گھر کا ہلا کر رکھ دیا ---

صیام کا ضبط جواب دے گیا --

عالم دروازا کھولو --" عالم کے دھاڑ نے اسکے رونگٹھے کھڑے کر دیے تھے

جبکہ عالم خود کو -- اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا --آنکھوں سے ایک آنسو نہیں نکلا تھا -----

اسکی آنکھ سے وہ غم جسے وہ نکلنا چاہتا تھا بہہ نہیں رہا تھا ---

وہ کمزور ہو گیا تھا ٹوٹ گیا تھا -- بکھر گیا تھا ------

دیدارِ یار نہ ہو تو کیسے آرام آتا ہے ----

وہ کیوں نہیں مر گیا اسکے ساتھ -----

عالم شاہ کے کہاں کہاں اذیت نہیں تھی مگر افسوس آنکھ سے ایک آنسو نہیں ٹوٹا دل پھٹ رہا تھا مگر غم ہلکا نہیں ہو رہا تھا ۔۔۔۔۔

دماغ سن رہ گیا ۔۔۔۔

سانسیں بھاری ہو گئیں۔ ۔۔۔۔

اور وہ قیامت خیز دن بھی گزر گیا ۔۔۔۔ اگلا دن چڑھ آیا ۔۔۔ حویلی والے تو سکون میں ہی آ گئے ۔۔ وہاں ناشتہ ہونے لگا اسفند شاہ سے زیادہ اس وقت کوئی مطمئین نہیں تھا ۔۔۔۔

Novel Galaxy

انھیں یقین تھا عالم پر وار ہو چکا ہے ۔۔۔اب یہ سب انکا ہو گا ۔۔۔اور وہ سکون سے یہاں زندگی گزاریں گے ۔

سبحان شاہ اور ممتاز تو غم سے آدھ مرے ہو چکے تھے ۔۔

تیمور خاموش بیٹھا تھا انھوں نے اسکی کمر تھپ تھپائ ---

" کمی نہیں ہے تمھیں کسی چیز کی خوش رہو آپ یہ پگ تمھارے سر سجے گی مجھے یقین تھا آپ دونوں نے ہی کچھ کیا ہے" وہاج نے باپ کیطرف دیکھا اسفند شاہ مسکرا دیے --

کیا واقعی تیمور تم نے " سارہ رک گئ ---

آہستہ بولو" تیمور نے سارہ کو گھورا ---

بہت اچھا کیا تم نے --" سارہ کو اروش سے پہلے ہی چیڑ تھی کیونکہ ہر جگہ اسی کی تعریف ہوتی تھی جس سے وہ بے حد جیلسی محسوس کرتی تھی ----

جبکہ انکی ماں بھی مسکرا دی---

آگے کا کیا پلین ہے اور اب جو بھی پلین ہو تم باپ بیٹے مجھے اطلاع دے دیا کرو تا کہ کچھ ہو تو مجھ پر اثر نہ پڑے" وہ کھاتے ہوئے بولیں---

تیمور کو ہنسی آ گئ -----

جبکہ سب ہنس دیے --

یہ دادا کو کیا ہو گا " وہاج نے پوچھا --

ایک کمرے میں پڑیں ہیں تمھیں کیا تکلیف ہے" تیمور نے پوچھا --

نہیں مجھے لگا انکو بھی ٹھکانے لگانے کا پلین ہے" وہاج نے ڈانٹا چلائے

--

بس کرو --جو ہو چکا ہے اسکے علاوہ کچھ نہیں ہو گا اور -- دادا جان سے کسی کو کوئ مسلہ نہیں بلکہ میں سوچ رہا ہوں انکا مناسب علاج کرا لوں " --اسکے بعد وہ بھی ہمارے ساتھ ہی شامل ہوں گے

Novel Galaxy

کیا آپکو لگتا ہے ایسا ہو گا " وہاج نے پوچھا --

وہ میرا باپ ہے میں جانتا ہوں اسے " اسفند شاہ ہنسے -

پھر تو دادا جان کا علاج ضروری ہے" تیمور بولا جبکہ اسفند شاہ نے سر ہلایا --

وہ سب مطمئین تھے -----

دن آہستگی سے اپنی چال چلتے رہے صیام کو تو یہ دن طویل لگے تھے کیونکہ وہ ---اپنی حویلی نہیں جا سکا تھا ----- اس دوران وہ عالم کو ایک پل بھی تنہا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا ----

نہ وہ کچھ کھا رہا تھا نہ اسنے ہفتے سے دروازہ کھولا----

صیام لونج میں بیٹھا تھا اسنے کھانا بنوایا اور روز کیطرح اسکے روم کے سامنے ٹیبل رکھوا دی -- اسے بھوک لگتی تو تھوڑا بہت کھا لیتا -----

وہ منتظر تھا ---اسکا-- اور تبھی دروازہ کھلا ---

عالم باہر نکلا ---- ہاتھ میں پاسپورٹ تھا ----

جبکہ چہرہ بلکل مرجھایا ہوا تھا ---

صیام اچانک کھڑا ہو گیا ---

وہ نیچے اترا ---- ہاتھ میں سفری بیگ تھا ---

کہاں جا رہے ہو " صیام نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا ----

ملیشیا " عالم نے جواب دی --اسکی پتلیاں ساکت تھیں جیسے ان میں کوئ تاثر نہ ہو ----

" عالم ان سب فرعونوں کو یوں ہی چھوڑ کر تم چلے جاؤ گے یہاں سے

صیام کو غصہ آیا ---

مجھے غرض نہیں کسی سے " اسنے بس اتنا جواب دیا اور باہر نکلنے لگا ---

میں بھی آپکے ساتھ چلو گا مکرم دوڑ کر نزدیک آیا ----

نہیں مجھے کسی کی ضرورت نہیں " عالم نے اسے روک دیا ---

مگر مجھے تو ہے " مکرم رو دینے کو تھا عالم نے کچھ خاص نوٹس نہیں لیا اور پھر نکلنے لگا ---

Novel Galaxy

عالم تم ایسا کچھ نہیں کرو گے اگر تمھیں یہاں سے جانا ہے تو میرے ساتھ حویلی چلو

--- ٹھیک ہے لعنت بھیجو ان لوگوں پر مگر --- کہیں باہر نہیں جاو گے تم صیام نے اسے بیگ لیا ---- "

عالم نے صیام کی جانب دیکھا --وہ بھڑک نہیں رہا تھا غصہ نہیں کر رہا تھا --وہ سرد سا لگ رہا تھا --عالم اسکیطرف دیکھتا رہا ----

میں کسی کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا " سنجیدگی سے کہا --گویا صیام کی بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا وہ --صیام چپ سا رہ گیا ---

جبکہ عالم نے اسکے ہاتھ سے اپنا بیگ لیا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا ----

یہ آخری بار تھا جو صیام نے عالم کو دیکھا --

مکرم تو وہیں زمین میں بیٹھ کر رونے لگا ----

اسکی سنائ گئ ایک ایک چیز یوں ہی رہ گئ --اسکے پالے ہوئے جانور اسکے پیچھے دوڑے ----

مرجھایا ہوا مور لڑھک کر گیر گیا --- گویا مالک کے چلے جانے سے وہ بھی دنیا سے کوچ کر گیا ہو وہ کئ دن سے بیمار بھی تھا ---

فوارے کا شور تھم گیا ہو ۔چاروں سو سناٹا چاہ گیا --

عالم شاہ --وہاں سے ہمیشگی کے لیے کوچ کر گیا تھا ----

یہ خبر حویلی والوں کو پہنچی تو خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا ----

وہ سب ایسے خوش تھے جیسے عید ہو گئ ہو --- ممتاز نے ان سب کی خوشی دیکھی اور وہ کمرے سے باہر نکل آئ ---

تم لوگوں نے مارا ہے میری بچی کو اور اب جشن بنا رہے ہو کہ عالم تمھاری زندگیوں سے چلا گیا " ممتاز کو لگا حلق سوکھ گیا ہو ---

وہ سب اسکی طرف دیکھنے لگے ---

ہاں اسکے منہ پر تکیہ رکھ کر میں نے مار دیا --ایک بات کہو ایکطرح بلکل درست فیصلہ لیا میں نے --- نہ اس لاٹھی سے میں نے سانپ کو مارا ---

اپ بھی ریلکس کریں اروش کی عمر اتنی ہی لکھی تھی اب وہ جنت میں سکون کی سانس لے گی نہ عالم ہو گا نہ تیمور " تیمور نے ہنس کر کہا ---

اسکے واضح اقرار پر ---- ممتاز کانپ اٹھی -----

اور اگر آپ نے ادھر ادھر یہ خود کو بھی یہ بات بتانے کی کوشش کی تو اپنے لنگڑے شوہر کے ساتھ ---- یہاں سے باہر ملیں گیں --- اب تیمور شاہ کی حکومت ہے یہاں ---- " وہ ہاتھ بلند کر کے بولا---

ممتاز چکر کر گر گئیں ---- جبکہ سب نے بے ہوش ممتاز کو اگنور کر دیا

اور اپنی خوشی میں پھر سے مگن ہوئے ۔

ایکچلی بابا ہمیں اپنے لندن والے فرینڈز کو بھی یہاں بلانا چاہیے گرینڈ پارٹی کریں گے" وہاج بولا ---

شیور برو " تیمور نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا سب ہنس پڑے ---

آزادی کا دن تھا ----

وہ مزے میں تھے جبکہ ایک ملازمہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے ممتاز کے بے ہوش وجود کو اٹھایا تھا وہاں سے ---

---

Novel Galaxy

صیام گھر واپس لوٹا --- تو ---گھر میں خاموشی تھی ----

اسے ملازم نے بتایا کہ ارمان جا چکا ہے --- اسنے سر ہلایا -- خود نہ جاتا تو میں نکال دیتا اسے " وہ نخوت سے بولا سر جھٹک کر --اور بیڈ پر گیر گیا

---اسکی آنکھوں میں بے ساختہ نمی سی اتر آئے --آج اسکا دوست اسکے پاس سے چلا گیا تھا --وہ جانتا تھا وہ دوبارہ اسکو اپنی شکل کبھی نہیں دیکھائے گا وہ بے حد غمگین تھا ---

اتنا کہ دل پر ہاتھ رکھ کر آج اسنے ان دھڑکنوں کو محسوس کیا ---

ہمیشہ وہ اروش کا زکر اس سے کرتا تھا تبھی وہ جانتا تھا اروش اسکے لیے کیا تھی

اسکی تو سانسیں چھین لی گئیں وہ اب ایک خالی انسان رہ گیا تھا جزبات سے عاری ----

اسنے سب کو اسکے حال پر چھوڑ دیا تھا جبکہ حق تو یہ تھا کہ سب کو وہ جان سے مار دیتا ---

مگر وہ اتنا کمزور اور شکستہ ہو گیا تھا کہ وہ چلا گیا چپ چاپ اور کیسے ان لوگوں میں جیت کا جشن منایا۔

اسکے ملازم نے دروازہ بجایا وہ آنکھیں صاف کرتا اٹھا ---

اور اندر آنے کی اجازت دی --

خان کوئ مکرم آیا ہے " اسنے بتایا--تو صیام اپنے کمرے سے باہر آ گیا ---

مکرم خود لگ ہی نہیں رہا تھا وہ مکرم ہے جو عالم شاہ کے نام سے ہی اتنی

محبت اور وفاداری رکھتا تھا آج --اکیلا تھا ---

سائیں -- نکال دیا ان لوگوں نے شاہ سائیں کے ملازموں کو ---

میرا تو کوئ ٹھکانہ بھی نہیں --- سائیں --- جانتا تک نہیں کہ کون ہے

اپنا بچپن سے شاہ سائیں وہ ہی اپنا مانا تھا " وہ رو دیا -- صیام سنجیدگی سے

اسے دیکھ رہا تھا--

سائیں حویلی کے ملازم بتا رہے تھے وہ جشن منا رہے ہیں --- وہ بتا رہے

تھے تیمور شاہ نے چیخ چیخ کر اقرار کیا ہے کہ اروش بی بی کا دم گھوٹ کر

مارا ہے بدبخت نے "مکرم اور بھی رونے لگا۔۔جبکہ صیام نے سر تھام لیا

تم یہیں میرے ساتھ رہو دوبارہ مت لوٹنا "صیام نے کہا ۔۔۔

تو مکرم اسکیطرف دیکھنے لگا اور صیام اٹھ کر دوبارہ اپنے کمرے میں آ گیا

بے چینی سے تکلیف بڑھ گئ ۔۔۔

کمرہ بے حد وسیع لگنے لگا ۔۔

وہ گھیرے گھیرے سانس لے کر خود کو نارمل ظاہر کرنے کی کوشش کرنے لگا ۔۔ مگر جب بات نہ بن پڑی تو وہ عجلت میں وہاں سے نکلا ۔۔۔

علینہ جو اپنی دوست سے بات کر رہی تھی صیام کو حمائل کے کمرے کیطرف بھاگتے دیکھا تو اسنے کال بند کی ۔۔۔

اور صیام کو پکارہ -- جس نے اسکی پکار نہیں سکی اور حمائل کے کمرے

میں گھس گیا ----

وہ مدہوش سو رہی تھی --

صیما نے دروازہ لوک کر لیا ---

اسکا دل کیا اسی پہلو میں سو جائے یہیں چین ملے گا ---

اپنے کمرے

سے اسے خوف آرہا تھا ---

وہ جوتا اتار کر شرٹ اتار کر صوفے پر پھینکتا ----

حمائل کے بیڈ پر آ گیا ---

وجود جل رہا تھا --- اندرآگ لگی تھی---

اسنے حمائل کا ہاتھ کھولا اور ---اسپر سر رکھ لیا جبکہ اسکے کمبل میں خود کو

چھپا لیا ---

جس سے سخت نفرت کرتا تھا کیسے اسکے پہلو میں بچوں کیطرح چھپ گیا تھا

حمائل کی سانسوں کی مدھم آواز وہ اسکے کمبل میں چھپا سنتا گیا ----

کافی دیر سننے کے بعد --- اسپر نیند طاری ہونے لگی --اور اسپر اسکی بانہوں میں نیند مہربان ہو گئ ---

صبح اسکی آنکھ کھلی تو ہاتھ میں درد سا محسوس ہوا اسنے ہاتھ کھینچنا چاہا مگر ہاتھ پر کسی بھاری چیز کا احساس ہوا تو اسنے چہرہ موڑا ---تو ایکدم حق و دق رہ گئ

Novel Galaxy

صیام اسکے ہاتھ پر سر رکھے سو رہا تھا --جبکہ اب اسے محسوس ہوا کہ اسکا ایک ہاتھ --- حمائل کے گرد تھا ----

اور چہرے کا رخ -- حمائل کیطرف ہی تھا --- وہ کسی چھوٹے بچے کیطرح

اس میں چھپا ہوا تھا ایسا کیا ہوا تھا جو وہ یہاں تھا --

اسنے اپنا ہاتھ اسکے نیچے سے آہستگی سے نکالا -- جبکہ اسکا ہاتھ بھی اپنے اوپر

سے ہٹایا --وہ نیندوں میں دوسری طرف کروٹ لے گیا -- حمائل دھڑکتے

دل سے اسکے پاس سے اچھل کر دور ہوئ --اور حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگی

جو کہ مزے سے سو رہا تھا ---

حمائل کو اپنی دھڑکنوں کا بے ہنگم شور سنائ دیا -------

وہ ادھر ادھر دیکھتی وہاں سے ہٹ گئ وہ وجہ نہیں جانتی تھی کہ وہ یہاں

کیوں آیا تھا ---

وہ پہلی بار اسکے پاس آیا تھا اس طرح ----

وہ ان سوالوں کے جواب --- نہ جانتے ہوئے واشروم میں چلی گئ ----

فریش ہو کر آئ تو عجیب سا احساس ہوا کہ وہ اسکے بیڈ پر موجود تھا وہ شرمندہ سی تھی زرا ----

مڑ کر جلدی سے وہ روم سے باہر نکل گئ ---

اماں کے کمرے میں جانا تھا --اسے افسوس ہوا کہ ارمان جا چکا ہے ---- وہ پہلا شخص تھا جس کے ساتھ وہ ایزی ہو کر بات چیت کر لیتی تھی جبکہ قیصر کو تو انٹرسٹ ہی نہیں تھا جبکہ ارسلان --- کی آنکھوں کو خود پر پڑتا وہ عجیب سا محسوس کرتی تھی ---

علینہ تو ویسے ہی اس سے بہت نفرت کرتی تھی وہ اماں کے پاس آئ تو --اماں کو بخار میں تپتا دیکھ کر-- اسکو ایکدم جھٹکا سا لگا ----

آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں اکبری " حمائل غصے سے بولی ----

بی بی صیام صاحب آپکے کمرے میں تھا میں آئ تھی پھر میں نے اٹھانا مناسب نہیں سمجھا " اکبری آہستہ آواز میں بولی ---

اکبری آپ مجھے اٹھا دیتیں اور ویسے بھی صیام کب اور کیوں میں کمرے میں آئے مجھے معلوم نہیں مگر ائندہ ایسا مت کیجیے گا --- مجھے اماں کے بارے میں سب بتائیے گا ---پلیز اب آپ فیروز سے کہیں کے --- ڈاکٹر کو بلا کر لائے اماں کو کیسے چڑھ گیا بخار" حمائل پریشانی سے بولی اور -- اماں کا چہرہ چھو کر بخار کی نوعیت چیک کرنے لگی -- اماں کی آنکھیں بند تھیں

اکبری باہر بھاگی -- اور فیروز کو فورا کہا -- تبھی علینہ بھی اٹھ گئ -- اور اکبری سے کافی کا کہنے لگی مگر اکبری نے اسے --- اماں کی خراب طبعیت کا بتایا تو --وہ عاجز سی ہوتی -- وہاں آ گئ --

Novel Galaxy

حمائل --انکے پاس تھی --

کیا ہوا ہے انھیں " علینہ نے پوچھا ----

بخار ہو گیا ہے بے ہوش ہو گیئں ہیں" حمائل کا لہجہ بھیگ گیا --

تو اس میں رونے کی کیا بات ہے انکی عمر ہے ایسا ویسا تو ہو جاتا ہے --

تم یہ اکبری مجھے کافی بنا دو " علینہ لاپرواہی سے بولی ---

جبکہ حمائل بس ایک نظر اسے دیکھ کر منہ موڑ گئ -- جواب دینے کا اسکا دل نہیں تھا نہ ہی وہ بے حس تھی --

اکبری دوڑ کرا ندر آئ --

حمائل بی بی صیام صاحب کو بھی اٹھا دیں " وہ بولی تو حمائل اس سے پہلے کچھ کہتی علینہ نے گھور کرا سکو دیکھا --

یہ بات تم سے کیوں پوچھ رہی ہو " علینہ بھڑک کر بولی --

وہ جی -- صیام صاحب حمائل بی بی کے کمرے میں ہے نہ اسی لیے کہہ "رہی ہوں --

وہ وہاں کیا کر رہا ہے " وہ تڑخ کر بولی اور باہر نکل گئ ---

اکبری تم بحث مت کرو انکو کافی بنا دو " حمائل نے کہا

اکبری منہ بناتی باہر چلی گئ اور کچھ ہی دیر بعد فیروز ڈاکٹر کو لے کر آ گیا

اماں کا چیک اپ کیا -- تو انکا بی پی بھی لو تھا ---

ڈاکٹر ضروری ہدایت دے کر --اور انکا چیک اپ کر کے چلا گیا --- تو تبھی

صیام دوڑتا ہو اندر داخل ہوا -- ڈاکٹر کو ---- ملازم باہر لے کر جا رہا تھا

جبکہ علینہ بھی پیچھے ہی تھی ۔

کیا ہوا ہے اماں کو " وہ بے تابی سے پوچھنے لگا جبکہ حمائل کو دیکھا ---

" بخار ہو گیا ہے

کیسے " وہ ایکدم چیخا ----

حمائل ڈر گئ ---

" م-- معلوم نہیں

Novel Galaxy

تو تمھیں معلوم رکھنا چاہیے --- اماں کی دیکھ بھال بہت ضروری ہے اور تم نے لاپرواہی برتی" وہ بھڑک رہا تھا۔

صیام میں واقعی نہیں جانتی اماں رات تک ٹھیک تھیں" وہ بھیگے لہجے میں اسے بتانے لگی ----

جبکہ صیام نے اسے غصے سے پرے دھکیلا اور ---اپنی ماں کے پاس آ گیا

اماں --" وہ انھیں پکارنے لگا -- جزبات ایسے تھے کے اسکا چہرہ سرخی مائل ہو رہا تھا

علینہ مسکرا کر حمائل کو دیکھنے لگی --

تمھاری ولیو بس اتنی ہی ہے مجھے بہت افسوس ہے چار سال میں بھی تم اسکے دل میں اپنی جگہ نہیں بنا سکی " علینہ اسکے پیچھے پیچھے آتی بولی جبکہ حمائل وہاں سے نکل گئ تھی ----

اماں کے لیے کچھ ہلکا پھلکا بنانے ۔۔۔جبکہ اسنے اسکو جواب نہیں دیا ۔۔۔۔

علینہ نے اکبری کے ہاتھ سے کافی کا کپ لیا اور حمائل کو دیکھتی رہی ۔۔

نازک سی وہ لڑکی تھی ۔۔۔ کافی دبلی پتلی ۔۔۔

جبکہ چہرے پر حیا اور حسن کا الگ ہی روپ تھا ۔۔ بال گھنے لمبے تھے جبکہ

بالوں میں چوٹیاں کے بل دیے ہوئے تھے ۔۔۔

سادہ سا لباس ۔۔۔ اور گھبرایا ہوا انداز وہ دلکش تھی ۔۔۔

علینہ ابھی اسے دیکھنے میں ہی مصروف تھی ۔۔۔ کہ ارسلان بھی وہیں آ گیا

۔۔۔۔

Novel Galaxy

ارسلان نے علینہ کو دیکھا ۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو ۔۔" وہ پوچھنے لگا ۔۔

کافی بنوائ ہے میں نے ویسے حمائل میں بھی تمام --- مراسیوں والے گٹس ہیں" اسنے اٹھلا کر کہا اور ہنستی ہوئی باہر نکل گئ -- جبکہ ارسلان نے اکبری کو دیکھا ---

جو منہ بنائے کام کر رہی تھی اور حمائل ایسے کھڑی تھی جیسے جانتی ہی نہ ہو کہ وہ آیا ہے ---

ارسلان بلکل اسکی پشت پر جا کر کھڑا ہو گیا --

میرے لیے بھی کافی بنا دو گی " اسکے کان میں جھک کر پوچھا --- حمائل ایکدم اچھلی اور --- آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی ۔

ارسلان خباثت سے مسکرایا ----

اچانک ہی اسکے دیکھنے کے انداز بدل گیا تھا ---

حمائل کی سانسیں پھول گئیں ---

اوہ تم ڈر گئ " ارسلان نے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا --

آپ زرا دور ہو کر کھڑے ہوں " حمائل بولی ---

جبکہ -- ارسلان --- ہنس کر دور ہوا ----

اچھا کافی کا کپ لے کر میرے روم میں تو آؤ " وہ کہنے لگا --

حمائل جبکہ بے حد ڈری ہوئ تھی ---ارسلان مسکرا کر باہر نکل گیا جبکہ اکبری اسکے پاس آئ --

حمائل بی بی آپ ٹھیک ہیں " وہ پوچھنے لگی --

حمائل ڈری ہوئی تھی تبھی رو دی --

بی بی "اکبری نے اسکے ہاتھ پکڑے ---

Novel Galaxy

مجھے ان سے ڈر لگ رہا ہے اکبری --- بہت عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں ارمان بھائ تو بہت اچھے ہیں ---جبکہ قیصر بھائ تو چلو اگنور کرتے ہیں --- جبکہ -- یہ --- " وہ سرخ نظروں سے اسکو دیکھنے لگی اکثر اس سے اپنے دل کی باتیں شئیر کر لیتی تھی --

" میں تو کہتی ہوں اس خبیث کی حرکتیں -- صیام صاحب کو بتا دیں

نہیں وہ غصہ ہو گے" وہ ایکدم ڈر گئ --

" حمائل بی بی اسطرح تو

"اکبری پلیز تم کسی کو مت بتانا میں ٹھیک ہوں تم کافی دے دو -- انکو

اسنے کہا اور ٹرے اٹھا کر -- اماں کے کمرے میں آ گئ --

اماں کو ہوش آ چکا تھا وہ رو رہیں تھیں صیام انکا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا --

صیام تو میری زندگی میں ہی --- رخصتی لے لے صیام "وہ دوسری بار یہ ہی

بات کہہ رہی تھیں ---

Novel Galaxy

" اماں ابھی

صیام اور کب --- میرے بچے اس بچی کا سوچ میرا تو چل چلا کا وقت ہے

--

اماں پلیز کیسی باتیں کر رہیں ہیں" صیام نے سختی سے کہا ---

نہیں ۔۔۔صیام تو رخصتی لے ۔۔ کیا میری زندگی میں میں اپنے پوتا پوتی کو نہیں دیکھ سکوں گی " وہ رو دیں جبکہ ۔۔۔ صیام نے انکا ہاتھ سختی سے تھا م لیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے جیسا آپ چاہیں " وہ جیسے صبر کا گھونٹ بھرتا بولا

اماں خاموش ہو گئیں ۔۔۔۔

تو دل سے کہہ رہا ہے " وہ پوچھنے لگی

جی آپ نے جو کہہ دیا ۔۔۔وہ میں نے کر دیا ۔۔۔۔اب اس میں میرا دل تھا یہ نہیں اس سے فرق نہیں پڑتا "وہ کہہ کر اٹھ گیا ۔۔

جبکہ پیچھے کھڑی حمائل کو ایک نظر دیکھ کر وہ باہر نکل گیا ۔۔

حمائل تو خود ساکت تھی ۔۔

پھر اماں کے دیکھنے پر ہوش میں آئ ۔۔اور اماں کے پاس آ گئ ۔۔۔

انکے سینے سے لگ کر اچانک رونے لگی ---

پریشان نہ ہو میری بچی سب ٹھیک ہو --- جائے گا ---

انھوں نے کہا تو حمائل نے انہوں سختی سے پکڑ لیا ---

اماں میں نہیں کرنا چاہتی رخصتی " وہ روتے ہوئے بولی یہ جانے بنا کہ

--باہر کھڑا وہ یہ سب سن رہا ہے ---

اے پگلی --- ایسی باتیں نہیں کرتے" اماں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا---

اماں --- میں نہیں چاہتی آپ پلیز میری بات مان جائیں انھیں فورس نہ

کریں " اسنے کہا --

Novel Galaxy

جبکہ صیام نے سختی سے مٹھیاں بھینچ لیں ---

وہ اسکی ماں کی طبعیت اور بھی خراب کر دینا چاہتی تھی ---

مگر وہ اندر نہیں آیا اور حمائل ایکدم سیدھی ہوئ اسے خود بھی احساس ہوا کہ

-- وہ غلط کر رہی ہے --

اور اسنے اٹھ کر اپنے آنسو صاف کیے ---

آپ اب کچھ کھائیں " اسنے کہا --

تو اماں مسکرا دی --- اور اسکے ہاتھوں سے دیے لقمے کھانے لگی --

---

صیام وہاں سے ہٹ کر -- اپنے کمرے میں آ گیا ---

اسے حمائل پر سخت غصہ تھا ایک تو عالم کی فکر جانتا تک بھی نہیں کہ وہ گیا کہاں تھا --

Novel Galaxy

اور اوپر سے ایکدم یہ سب ---

اسنے غصے سے ---شاور لینے جانے کا سوچا اور واشروم چلا گیا -----

اسکے دماغ میں ایک ہی بات تھی --

کہ وہ ہوتی کون ہے -- رخصتی سے انکار کرنے والی اسکی اتنی ولیو ہے

وہ بھڑک رہا تھا -- وہاں سے نکل کر -- وہ زینوں کے لیے نکل گیا ---

جبکہ ارسلان نے اسکو جاتے دیکھا --- وہ اکبری کا بنایا ہوا کافی کا کپ ہی پی رہا تھا ---

علینہ اور قیصر بھی اپنے کمرے میں تھے جبکہ اسکے انکے باپ دو چار دنوں کے لیے دوسرے گاؤں گئے ہوئے تھے وہ انتظار میں تھا کب حمائل وہاں سے باہر نکلے گی

گھر میں تقریبا سناٹا تھا---

Novel Galaxy

کافی دیر انتظار کے بعد حمائل اماں کو سلا کر کمرے سے نکلی تو باہر ارسلان کو دیکھ کراسکے دل کہا وہ دوبارہ اندر چلی جائے ---

مگر اسنے اپنے کمرے میں جانا تھا اور اکبری کے پاس بھی --

وہ چپ چاپ سر جھکا کر وہاں سے جانے لگی --- کہ ارسلان آگے آ گیا

مجھے تم سے بات کرنی ہے " وہ بولا --

مگر مجھے کوئ بات نہیں کرنی" وہ ہمت کرتی بولی --- اور سائیڈ سے گزرنا چاہا

جبکہ ارسلان نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا --

ارسلان بھائ یہ آپ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں میرا ہاتھ " وہ خوف زدہ نظروں سے اسکو دیکھتی بولی ---

جبکہ ارسلان ہنس دیا---

تم تو ہاتھ پکڑتے ہی گھبرا جاتی ہو " وہ ہنسنے لگا --

جبکہ حمائل بار بار اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی

Novel Galaxy

صیام تو تمھیں منہ نہیں لگاتا --- تمھیں میری طرف سے بہت کچھ ملے گا

ایسا " وہ ہنستے ہوئے آنکھ دبا کر بولا --

حمائل کا دل پتے کیطرح کانپنے لگا ---

وہ کتنی گھٹیا بات اس سے کر رہا تھا --

میں صیام کو --- بتا دوں گی" وہ رونے لگی --

ہاہا اور وہ تمھاری بات کا یقین کر لے گا --- خیر وہ بے وقوف آدمی

--ت-ھاری بات کا کبھی یقین نہیں کرے گا ---

چلو ---- کچھ دیر کمرے میں چل کر بات کرتے ہیں یہاں مجھے کچھ

ٹھیک نہیں لگ رہا " ارسلان نے اسکو کھینچا--

میرا ہاتھ چھوڑیں ورنہ میں شور مچانا شروع کر دوں گی " وہ بری طرح روتی بولی

چلا لو۔ --کوئ نہیں ہے فلحال تمھاری مدد کے لیے" وہ شانے آچکا کر بولا

جبکہ حمائل نے ادھر ادھر دیکھا --- اور اکبری کو تلاشنے کی کوشش کرنے لگی جبکہ --- اکبری اللہ کی مدد کی وجہ سے-- سامنے سے آرہی تھی --

ارسلان نے اکبری کو دیکھ کر غصے سے حمائل کا ہاتھ چھوڑ دیا --

حمائل ہاتھ چھوڑتے ہی اسکا --اپنے کمرے میں بھاگ اٹھی جبکہ --- ارسلان مسکرا کر سر نفی میں ہلاتا وہاں سے چلا گیا -- اکبری بھی حمائل کے پیچھے گئی مگر حمائل نے تو دروازہ بند کر لیا تھا اکبری نے بہت افسوس سے --- اسکو دیکھا---

اور اس بچی کے لیے دعا کی جو بے حد مشکل میں پھنس گئی تھی ---

وہ سارا دن اسنے یوں ہی جلتے کڑھتے گزار دیا --

لاکھ کوشش کے باوجود بھی وہ اور مکرم عالم کو ٹریس نہیں کر سکے تھے----

اور اسی وجہ سے --وہ بے حد غصے میں تھا ---وہ واپس لوٹا ---

تو سب سے پہلے اماں کے پاس ہی گیا ---

اماں کے پاس بیٹھا تو -- انکے پاس وہی بات تھی --کہ وہ بس شادی کی

تیاریاں شروع کرنا چاہتی ہیں -- جبکہ وہ انکی ہاں میں ہاں ملاتا رہا ---

اور جب انھیں مکمل یقین ہو گیا کہ وہ رخصتی پر راضی ہے تو انھوں نے

فیروز سے کہا --کہ حویلی کو -- سجا دیں اور گاؤں والوں کو اطلاع دے دیں

Novel Galaxy

صیام کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہاں سے اٹھ آیا

اسے حیرانگی ہوئ کہ -- حمائل یہاں موجود نہیں تھی اسنے ---

چیڑ کر اسکے کمرے کا رخ کیا ---

یہ سب کیا تھا -- اسکی اماں کی طبعیت خراب تھی اور وہ محترمہ کمرہ بند کیے پڑی تھی --اسنے دروازہ پیٹا ---

اکبری فورا اوپرا ئ --

صیام صاحب ہم تم کو ایک بات بتانا چاہتی ہے " وہ بولی صیام نے اسکی طرف دیکھا --

کون سی بات "وہ سختی سے پوچھنے لگا اور تبھی کلک کی آواز سے حمائل نے دروازہ کھول دیا -- اکبری کو --- دیکھا جیسے آنکھوں آنکھوں میں وہ اسے روک رہی ہو کہ صیام کو کچھ نہ بتائے ----

تم یہاں کیوں بند ہو" صیام کا سارا دھیان حمائل کیطرف چلا گیا ---

جبکہ حمائل کچھ بولی نہیں اور صیام نے اسے اندر دھکا دیا اور پیچھے دروازہ بند کر دیا --

نیچے کھڑی علینہ نے بھی یہ منظر دیکھا اور وہ تیر کی تیزی سے اوپر آئ

وہ بھی ان دونوں کی رخصتی کی خبر سن چکی تھی اور صیام سے ہی بات کرنا چاہتی تھی مگر صیام --- نے دروازہ بند کر لیا تھا --

حمائل -- اسکو دیکھنے لگی جو -- کمرے کے وسط میں کھڑا تھا

-

تمھیں زیادہ ہی نخرے چڑھ گئے ہیں شاید -- "وہ بے رخی سے بولا --

میں نے ایسا کیا کیا ہے جو آپ عدالت لگانے آ گئے ہیں"حمائل نے اپنے آنسوں کا گولہ حلق میں اتارا اور اس سے پوچھا --

اماں نیچے اکیلی تھیں اور تم یہاں بند تھیں انہیں کھانا اب اتنی دیر سے دو گی"وہ بولا -- غصے سے --

میں ہر وقت انکے پاس ہی ہوتی ہوں -- میری طبعیت نہیں تھی ٹھیک اسی لیے اپنے کمرے میں آ گئ "

NovelGalaxy

" آج کے بعد حمائل میں دیکھوں نہ کہ تم نے اماں سے لاپرواہی برتی ہو اسنے کہا اور اسکے نزدیک آیا صبح والی اسکی بات یاد آئی جس کی وجہ سے سارا دن اسکا خراب ہوا تھا اور اسنے سب پر اتنا غصہ کیا تھا --

حمائل نے سر اثبات میں ہلا دیا وہ اس سے بحث ہی نہیں کرنا چاہتی تھی جبکہ ارسلان کی حرکات کی وجہ سے وہ بے حد خوف زدہ تھی

مگر صیام کو بتانے پر کیا وہ واقعی اسکی بات پر یقین کرتا اتنا اسنے اسکو کونفیڈینس دیا ہی کب تھا کہ وہ اسپر یقین کرتی --

صیام اسکے نزدیک آیا --تو حمائل ایکدم ڈر گئی---یہ بات -- صیام کو کافی عجیب لگی کیونکہ وہ اسکے نزدیک آنے پر کبھی اسطرح نہیں ڈری --

کیا ہوا ہے تمھیں " وہ اسکی سرخ پھولی ہوئی آنکھوں کو اب نوٹس کر رہا تھا

--

ک--کچھ بھی نہیں" حمائل نے جلدی سے کہا۔

کسی نے کچھ کہا ہے" اسکا پہلا خیال علینہ پر ہی گیا --

کہا بھی ہے تو آپ کیا کر لیں گے "حمائل نے اسکی جانب دیکھا صیام کا

چہرہ ایکدم سرخ ہوا --

ٹھیک کہہ رہی ہو -- میں نے کون سا تمھاری حمایت

میں کچھ کرنا ہے خیر یہ کمرے میں بند ہونے کی ضرورت نہیں باہر نکلو

اور کھانا دو مجھے" اسنے کہا --

حمائل نے سر ہلایا اور جانے لگی -- جبکہ اسے چیڑ ہوئ -- اسکی ان حرکات

پر --

حمائل تم ہوش میں رہ سکتی ہو"صیام بے زار ہوا حمائل نے اسکو ایک نگاہ

دیکھا اور وہاں سے باہر نکل گئ جب وہ نکلی تو علینہ بھی کھڑی تھی -- غصے

میں ---

اسکے پیچھے صیام نکالا--

تم یہاں کیوں آئ ہو " صیام نے علینہ سے پوچھا --

میں نے تم سے سوال کرنا ہے اسی لیے آئ ہوں" علینہ نے کہا -- حمائل یہ اکبری کی بھی پرواہ نہیں کی --

ٹھیک میرے پورشن میں آ جاؤ " صیام نے جان بوجھ کر یہ بات کہی حمائل کو دیکھ کر -- جبکہ حمائل کہ قدم بے ساختہ ساکت پڑ گئے اور علینہ اتنے میں ہی خوش ہو گئ --

حمائل سیدھا کچن میں آئ ---

اسے لگ رہا تھا اسکی حیثیت اسکی محبت اسکی زندگی میں کچھ نہیں ہے بس اسے یہ پتہ ہے کہ وہ -- صیام خان کی ملازمہ ہے

اور اس میں شاید اتنا دم نہیں تھا کہ وہ -- لڑ پاتی جھگڑا کرتی کہ وہ انسان ہے --اسے انسان ہی سمجھا جائے ---

نہ کہنے کے لیے کچھ تھا کہ ہی کرنے کے لئے عجیب نفسیاتی دباؤ کا وہ شکار ہونے لگی تھی ---

---

--

علینہ نے اس سے سخت جھگڑا کیا تھا اس بات پر کہ وہ --- کس طرح رخصتی لے سکتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے کہ علینہ اسے کتنا پسند کرتی ہے-----

مگر شادی کے لیے اساکا دل نہیں مانتا تھا علینہ پر جبکہ وہ --اس بات کا پابند بلکل نہیں تھا کہ وہ -- دوسری شادی نہ کرتا حمائل اسے کتنا روک سکتی تھیں اسکی جرت ہی نہیں تھی وہ اسے روک سکتی

مگر اسکا دل علینہ پر راضی نہیں تھا اور نہ ہی یہ بات تھی کہ علینہ اسے بری لگتی تھی بلکہ انکی آپس میں اچھی انڈر سٹینڈینگ تھی --

اور وہ ایک دوسرے کو سمجھتے بھی تھے اور علینہ بلکل اسی طرح تھی جیسا وہ لڑکی کو دیکھنا چاہتا تھا بولڈ بے باک ---

حاضر جواب --

اسے اپنی لاپرواہی پرغصہ آیا کہ وہ علینہ کے ساتھ غلط کر رہا ہے وہ یہاں پر --- رخصتی لے کرعلینہ کا اوپشن ساتھ رکھ سکتا تھا -- اسنے علینہ کو ایک میسج سینڈ کیا جس میں درج تھا کہ وہ اس سے شادی لازمی کرے گا -- جبکہ سمائیل اموجی تھا علینہ نے سین تو کر لیا مگر جواب نہیں دیا -- صیام نے بھی دوبارہ نہیں دیکھا --

وہ حمائل کیطرف سوچنے لگا --

وہ لڑکی شروع سے ہی اسے پسند نہیں تھی

Novel Galaxy

وہ خوبصورت تھی اس سے بے حد محبت کرتی تھی -- اور سب سے اہم با حیا --- تھی -- مگر پھر بھی بہت کچھ ایسا تھا جو صیام کو جاننا تھا اسکے بارے میں --

وہ ایسی لڑکی کے ساتھ زندگی ساری زندگی نہیں گزار سکتا تھا -- جس کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا ---

-وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں سے نکلا اور چلتا ہوا ---

باہر آ گیا -- رات گھیری تھی -- تبھی وہاں کوئ موجود نہیں تھا --

اور صیام کافی دیر یوں ہی ٹھلتا رہا ---اور اسکے بعد--- اسکے قدم بے ساختہ حمائل کے کمرے کیطرف اٹھے --

Novel Galaxy

وہ کوریڈور پار کرکے جیسے ہی سامنے آیا -- ارسلان کو حمائل کے کمرے کے باہر دیکھ کر اسے حیرت ہوئ --

تم یہاں کیا کر رہے ہو "صیام نے زرا کڑوے لہجے میں پوچھا ---

میں یہاں ایسے ہی ٹھل رہا ہوں " ارسلان مسکرایا --

ٹہلنے کی جگہ نیچے ہے میری بیوی کے کمرے کے باہر نہیں" صیام سختی سے گویا ہوا تو -- ارسلان سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا --

صیام نے دروازہ کھولا وہ لوک تھا ---

حمائل" اسنے پکارہ

-- حمائل نے جیسے ہی اسکی آواز سنی دروازہ ایکدم کھول دیا --

صیام اندر اسکی حالت دیکھ کر حیران رہ گیا ----

حمائل" اسکے منہ سے نکلا اور -- وہ اندر آ گیا --

حمائل نے اور کچھ نہیں دیکھا سیدھا اسکے سینے سے جا لگی --

گویا اس سے بڑی اسکے لیے کوئ پناہ گاہ نہیں تھی--

صیام ایک منٹ کے لیے ساکت ہوا اور پھر اسکے ہاتھ حمائل کی پشت پر --

حفاظتی بندھ کیطرح بندھ گئے ----

کیا ہوا " صیام نے پیچھے دروازہ اپنی لات سے بند کردیا -- کسی ملازم کی نظر نہ پڑ جائے --

م--- مجھے ڈر لگ رہا ہے " اسنے اسکے سینے پر یوں ہی سر رکھے کہا ---

جبکہ صیام نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرہ ہمیشہ بندھے بال آج کھلے تھے جبکہ شیمپو کی بھنی بھنی خوشبو بھی آ رہی تھی اور بالوں کی نمی وہ اپنی انگلیوں کے عہد پر محسوس کر سکتا تھا --

کس سے ڈر لگ رہا ہے " اسنے حمائل کو دور نہیں کیا --

اسکا چہرہ اسکے سینے میں چھپا صیام میں الگ ہی جزبات اجاگر کر رہا تھا --

چہرے کی نرمی اور گیلا پن صیام کے حواسوں پر چھا رہا تھا -----

حمائل کچھ نہیں بولی اور تھوڑی دیر بعد اسے احساس ہوا وہ کیا کر رہی ہے -- وہ جھٹکا کھا کر اس سے دور ہوئ --

صیام کو اچھا نہیں لگا وہ اسکے وجود سے جدا ہوئ تھی --

اسکا دل کیا وہ اسے یوں ہی تھامے رکھے ---

س---سوری میں ---" وہ سر جھکا گئ---

جبکہ بیڈ پر پڑا دوپٹہ بھی اٹھا کر -- سر پر جما لیا ---

صیام بھاری قدم اسکی جانب اٹھاتا اسکے نزدیک ہوا ۔اور اسپر سے دوپٹہ اتار کر ایکطرف اچھال دیا --اور اسی دو پٹے ہر قدم دھرتا وہ اسکے نزدیک آیا --اور اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا --

حمائل کی سانسوں میں طوفان سا برپا ہو گیا --

اس سے پہلے وہ اسکی سانسوں کو قید کرتا -- حمائل نے جلدی سے چہرہ موڑ لیا

Novel Galaxy

صیام نے ناگواری سے اس حرکت کو دیکھا --

اور یوں ہی اسکا چہرہ پکڑے رکھا -- مگراسنے اسکا رخ اپنی طرف نہیں کیا --

کچھ توقف کے بعد حمائل خود ہی ہار گئ ورنہ وہ اپنی نظروں سے اسے جھلسا دیتا --

حمائل نے رخ اسکی جانب کر لیا -- جبکہ صیام جیسے منتظر تھا

صیام جو منتظر ہی تھا کہ وہ--- یہ عمل کرے اسکا چہرہ اپنی طرف مڑتے ہی اسنے حمائل کی سانسوں کو الجھا دیا --- اسکے عمل میں آج بے پناہ نرمی تھی---

حمائل کچھ پریشان سی ہوئ ----- کیونکہ اسے مسلہ ہی ایسا تھا ایک لمحے میں سانسیں لینا مشکل ہو جاتا تھا ----

اسنے صیام کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑا اور--- اپنا چہرہ اس سے ایکدم دور کر لیا --

Novel Galaxy

گھیرے گھیرے بوجھل سانس لینے لگی ۔۔کمرے کی خاموش فضا میں اسکی سانسوں کی آواز صیام کے حواس اور بھی معطل کر گئے۔۔۔وہ اسکو دیکھتا رہا یوں ہی ۔۔۔۔

اور جب اسکے سانس نارمل ہوئے ۔۔۔۔ تو اسنے دوبارہ سے اپنی خواہش کو عمل میں لانے کی کوشش کی ۔۔ مگر حمائل نے اسکی کوشش کو ضائع کر دیا۔۔۔۔

صیام نے پھر سے ناگواری کا اظہار کیا ۔۔ جبکہ حمائل اس سے الگ ہو گئ ۔۔۔۔۔۔

صیام اسکی جانب دیکھنے لگا ۔۔جب جب وہ اسکیطرف بڑھا تھا ۔۔۔ حمائل نے کبھی اسے نہیں روکا تھا یہاں تک ۔۔۔ وہ خود بھلے مشکل میں پڑ جاتی ۔۔ مگر اسکو کبھی نہیں روکا ۔۔تھا صیام اب بھی یوں ہی اکڑ کر کھڑا تھا ۔۔

آپ آپ جائیں یہاں سے ---- " وہ بولی لہجہ دھیما تھا نگاہیں جھکی ہوئی تھیں -----

صیام کے ماتھے پر کئ بل ڈلے -- اسکی انا پر یہ کاری ضرب تھی ----

کیوں جاؤں" اسنے سنجیدگی اور سختی سے پوچھا ----

مجھے سونا ہے " وہ نگاہ چراتی بولی -----

صیام طنزیہ مسکرایا ---اور بیڈ پر بیٹھ گیا ----

حمائل اسکے ایکطرف کھڑی تھی --- صیام اسکو سر سے پاؤں تک دیکھنے لگا --وہ دھان پان سی بلکل ہلکی سی تھی پھر بھی اس میں اتنی کشش تھی کہ جب جب اسنے چھوا تو --- عجب ہی احساس نے جنم لیا تھا ----

کل رات بھی تو میرے ساتھ سو رہیں تھیں آرام سے -- اب کیا پروبلم ہے وہ بولا --- لہجہ عام سا تھا---- "

حمائل نے اسکیطرف نگاہ اٹھائ --- اسکی نظروں میں طنز تھا -- حمائل نے نگاہ جھکا لی ---

میں نہیں جانتی تھی آپ میرے پاس ہیں " وہ بولی تو صیام کے لبوں کی مسکراہٹ غائب ہو گئ ---

کس کی وجہ سے مجھے ایسا رویہ دے رہی ہو -- یا یہ سمجھو تمھیں کوئ اور پسند آ گیا ہے " وہ سختی سے دریافت کرنے لگا -- حمائل نے تڑپ کر سر اٹھایا

وہ ایسے سوچ بھی کیسے سکتا تھا ----

صیام کی آنکھوں میں دیکھا ---

کیا وہ اسکے لیے اپنی محبت کا اظہار کرے ---- اور ایک بار پھر وہ اسے کہے --کہ حمائل خان --اپنی پہچان تو بتاؤ کیا ہے جو تم محبت کرنے لگی وہ مجھ سے

وہ یہ الفاظ نہیں سننا چاہتی تھی تبھی چپ سی رہ گئ -- جبکہ دوسری طرف صیام غصے سے اٹھا ---

"کس بات کا اٹیڈیوڈ دے رہی ہو --کس نے سیکھا دیا تمھیں یہ اٹیٹیوڈ دینا وہ بھڑک کر اسکا رخ اپنی طرف کرتا بولا ---

جب میں آپ سے بات کرنا نہیں چاہتی آپ کیوں آ گئے ہیں یہاں پلیز جائیں یہاں سے " حمائل جھنجھلا کر ایک ہی سانس میں بولی --- صیام نے --- بنا لحاظ کے ایکدم اسکی گردن جکڑ لی ----

دوبارہ بولو کیا کہہ رہی ہو " وہ بھڑک کر بولا ---

حمائل کا سانس روکنے لگا ---

صیام" وہ اس سے اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کرنے لگی جبکہ صیام نے اسے بستر پر دھکیل دیا --اور اسکو کھانستا دیکھ کر --- طنزیہ نظروں سے اسپر جھکا ----

بس اتنے میں ہی ہار گئیں ابھی تو شادی ہو گی ۔۔۔۔

تب کیا کرو گی" وہ اسکے بکھرے بال سنوارتا بولا

۔۔

مجھے نہیں کرنی آپ سے "" حمائل رونے لگی ۔۔۔۔

پھر کس سے کرو گی" وہ اسکی آنکھوں کی سرخی کو ۔۔۔ آنگلی کے پور سے

چھونے لگا ۔۔۔۔

کسی سے بھی نہیں " حمائل نے اسکا ہاتھ ہٹایا ۔۔۔۔

میں کرنے بھی نہیں دوں گا کسی اور سے ۔۔ہاں البتہ میں دوسری شادی

کروں گا" وہ دور ہوا ہاتھ جھاڑتے ہوئے ۔۔۔۔

جبکہ حمائل ہر اسکی یہ بات بم کیطرح گیری تھی ۔۔۔۔

وہ اسکو ایسے دیکھنے لگی جیسے صیام نے نہ جانے کیا کہہ دیا ہو ۔۔۔۔

صیام نے اسکی آنکھوں کی بے چینی کو بھانپ لیا ۔۔

Novel Galaxy

مسکرانے لگا ----

میں شادی کروں گا علینہ سے --ایکچلی وہ خوبصورت ہے بولڈ ہے بے باک ہے اسکی اور میری ہائیٹ بھی ملتی ہے اور زرا ---- لڑکی لگتی ہے بچی نہیں

وہ ایک پل کو اسکے چہرے کے نزدیک ہوا اور پھر سیدھا ہو گیا -- "

جبکہ لبوں میں ہنسی پوشیدہ تھی ---

حمائل کا سر جھک گیا ---

صیام نے اسکے جھکے سر کو دیکھا ---

میں اماں کو کہہ دوں گی آپ علینہ سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو اسی سے کر لیں " بمشکل اپنے آنسوں کو حلق میں اتار کر وہ بولی تو صیام نے جھٹکا کھا کر اسکو دیکھا --

خبردار جو تم نے اماں سے یہ بکواس س

کی۔۔وہ خوش ہیں تمھاری اور میری شادی پر نیا شوشہ مت چھوڑنا اور انھیں اس بات کی بھنک بھی پڑی تو زمہ دار تم ہو گی " وہ غصے سے بولا۔ اور ۔۔۔ اسکا ہاتھ جھٹکا ۔۔۔۔۔

حمائل اسے زخمی نظروں سے دیکھنے لگی ۔۔۔۔

جبکہ صیام ایک نظر ڈال کر باہر نکل گیا ۔۔۔۔

کئ دیر سے رکا آنسو مچل کر ۔۔۔۔گال پر آ ٹھرا ۔۔۔

حویلی میں شادی کا شور اٹھ گیا۔۔ حویلی کو چاند کی طرح سجا دیا گیا تھا ۔۔۔ اماں نے حمائل سے اسکے پسند کے کپڑے بنانے کو کہا مگر حمائل نے اتنا ہی کہہ دیا جو آپ بنا دیں گی پہن لوں گی ۔۔

لو بھلا دیکھ لو علینہ یہ لڑکی ۔۔۔۔

اتنی سادھی اور معصوم ہے شادی بھی اسکی ہے اور کہہ رہی ہے مجھ بوڑھیا سے کہ آپ بنا دو بھلا مجھے آج کے فیشن کا کیا پتہ " اماں ہنسی دباتے بولیں جبکہ علینہ نے کھا جانے والی نظروں سے -- حمائل کو دیکھا جو سادے سے لباس میں بھی بے پناہ حسین لگ رہی تھی ----

تائ جان -- میں تو کہتا ہوں --- حمائل کو ساتھ بھیج دیں ہمارے ہم سب اکٹھے شوپینگ کر لیں گے " ارسلان بولا --- جبکہ حمائل نے --اپنا رخ بدل دیا --وہ مطمئین تھی اماں اسے جانے نہیں دیں گی جبکہ ارسلان اسکا رخ بدلنا نوٹ کر گیا ----

ارے ہاں بیٹا یہ ٹھیک کہا تم نے " ارسلان کی ماں بولی ----

اماں کچھ تزبزب کا شکار تھی --

میری بچی یہاں سے کبھی نکلی ہی نہیں " اماں کو فکر ہوئ حمائل کی --

آپ فکر نہ کریں --- صیام بھی تو ہو گا ساتھ " ارسلان نے یاد دلایا جبکہ چہرے پر مکرو ہنسی تھی --

ارے ہاں --یاد آ گیا چلو ٹھیک ہے حمائل چل میری بچی اٹھ کر لباس بدل لے --- شوپینگ کر آ " اماں بولیں

اماں مجھے ضرورت ہی نہیں --- پلیز مجھے کہیں نہیں جانا " حمائل نے انکار کیا --

" بیٹا --ایسے نہیں کرتے --- چلو اٹھو تیار ہو

مگر اماں " حمائل رو دینے کو ہوئ ----

اماں نے سنجیدگی سے اسکو دیکھا تو چار نگار اسے اٹھنا پڑا -----ں

علینہ ارسلان اور صیام شادی کی شاپینگ کے لیے جا رہے تھے اور اب ان سب کے ساتھ حمائل بھی ----

وہ یلو کلر کے قمیض شلوار میں --- سر پر دوپٹہ اچھے سے لے کر نیچے آ گئ

--

پیلا رنگ الگ ہی جچ رہا تھا -- صیام نے اسکو دیکھا --

اور چند گھڑیاں دیکھ کر نظر پھیر لی جبکہ ارسلان تو ٹک ٹکی باندھ کر اسکو دیکھنے

لگا ---

جا میری بچی اللہ کے امان میں " اماں نے اسکا ضدقہ دیا --- اور یوں یہ سب

شاپینگ کے لیے حویلی سے شہر کو نکل گئے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے

صیام علینہ اور ارسلان نے گاگلز لگائے

اور پراڈو میں سوار ہونے لگے ---

تو علینہ نے کہا وہ آگے بیٹھے گی -- حمائل تو کچھ بولی نہیں اسکی جرت ہی

کیا تھی جبکہ ڈرائیو -- صیام کر رہا تھا ---

صیام چپ چاپ -- ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ارسلان کو تو موقع مل گیا --

حمائل کہنا چاہتی تھی کہ وہ اس آدمی کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتی مگر حلق سے لفظ بھی نہیں نکلا اور وہ سینٹ کر پیچھے ارسلان کے ساتھ بیٹھ گئ ---

سارے راستے وہ سب باتیں کرتے رہے صیام کم بول رہا تھا جب کہ وہ دونوں بہن بھائ زیادہ -- اچانک حمائل کو محسوس ہوا --- کہ -- اسکا ہاتھ ارسلان نے پکڑ لیا ہے وہ گھبرا سی --- گئ ارسلان نے فورا ہاتھ چھوڑا -- حمائل بلکل دروازے سے چیپک گئ --- جبکہ صیام کی سیٹ کو --اسنے ایکدم پکڑ لیا ---

Novel Galaxy

صیام نے نوٹس کر لیا -- پیچھے مڑ کر دیکھا تو ارسلان پر نگاہ گئ جو لاعلم ہو گیا --

حمائل کے ہاتھ البتہ کانپ اٹھے تھے ---

آگے او ڈرائیونگ کرو " صیام نے گاڑی کو بریک لگا کر کہا --

یار میں اتنی لمبی ڈرائیو نہیں کر سکتا ا" ارسلان بولا تو صیام نے بنا جواب دیے --- دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا --ارسلان نے حمائل کو گھور کر دیکھا اور علینہ نے بھی اور صیام کے آتے ہی -- حمائل ٹھیک ہو گئ --- مگر دروازے سے اب بھی لگی ہوئ تھی صیام نے بنا کسی سوال اور جواب کے اسکی کمر میں آگے بڑھ کر ہاتھ ڈالا ----

اور اسکو اپنے نزدیک کر لیا ---

علینہ اور ارسلان نے یہ منظر دیکھا -- دونوں جیسے جل بھن گئے ---

دروازہ کھل گیا تو -- روڈ پر پڑی ملو گی-- پھر اماں مجھ سے پوچھیں گی -- کہ کہاں پھیک کر آ گیا میں تمھیں ٹھیک سے بیٹھو ---اور جب کسی کے ساتھ نہیں بیٹھنا ہوتا تو اس زبان کو ہلا کر بتا دیتے ہیں کہ میں کمفرٹیبل نہیں " وہ اسکے جھکے سر کو دیکھ کر بے زاری سے بولا ------

حمائل کو رونا آنے لگا ۔کاش وہ بنا کہے سب سمجھ جائے مگر تحافظ کا احساس ہوا اور وہ ریلکس ہو کر باہر گزرتے راستوں کو دیکھنے لگی ۔۔ دونوں کو شاید خیال نہیں رہا ۔۔۔۔ صیام کا ہاتھ اسکے شانے پر تھا اور حمائل ۔۔ بلکل اسکے ساتھ چیپک کر بیٹھی تھی ۔۔۔۔

شاپینگ مال کے سامنے گاڑی روک کر ۔۔ وہ سب گاڑی سے اترے ۔ تو صیام ۔۔ نے پینٹ کی پوکٹس میں ہاتھ ڈالے ۔۔۔

اور کسی کیطرف دیکھے بنا اندر چل دیا ۔۔

علینہ بھی اندرآ گئ ۔۔۔ ارسلان نے حمائل کیطرف دیکھا ۔۔

اب تم میرے ساتھ چل لو " وہ ہنسا ---

حمائل جلدی سے اسکے پا س سے بھاگ گئ ارسلان خباثت سے ہنسنے لگا ۔

وہ سب بڑی بڑی شاپس میں گھوم پھیر رہے تھے--- ہر لباس کو ریجیکٹ کر دیتے ----

انھیں پروا نہیں تھی کہ دولہن حمائل ہے -- علینہ کی شاپینگ میں صیام پوری مدد کررہا تھا

اسے بتا رہا تھا کہ اسپر یہ سوٹ کرے گا یہ نہیں ----

جبکہ علینہ تو بے حد خوش تھی ---

Novel Galaxy

ارسلان البتہ --- حمائل کے پیچھے تھا ---

مجھے لگتا ہے تمھاری شاپینگ مجھے کرانی ہو گی --آو ادھر "وہ بولا اور اسنے حمائل کی کمر میں ہاتھ ڈالا-- حمائل کی چیخ نکلتی کہ ارسلان نے --- اسکے منہ پر ہاتھ رکھا ----

اب اگر بولی تو گردن دبا دوں گا " وہ آنکھیں نکالتا غرایا ---

حمائل کی سانس پھولنے لگی خوف سے جیسے ابھی سانس بند ہو جائے گا

ارسلان اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا کہ اسے یہ کیا ہو رہا ہے ----

وہ ایکدم اسے چھوڑ کر باہر کیطرف آ گیا جبکہ حمائل سانس بھلا کرنے کی کوشش میں زمین پر بیٹھتی چلی گئ ---

اسکی آنکھوں سے بھل بھل پانی بہنے لگا جبکہ سرخی آنکھوں میں بڑھ گئ ناک سرخ ہو گئ ----

میڈیم آپ ٹھیک ہیں " ایک سیلز بوائے اسکے پاس آیا ---

حمائل نے کانپتی انگلی سے صیام کیطرف اشارہ کیا

وہ لڑکا سمجھتے ہوئے صیام کیطرف دوڑا --- اسکی پشت تھپتھپائ ---

سر کیا وہ میڈیم آپکے ساتھ ہیں " اس لڑکے نے کہا ۔۔صیام پلٹا اور حمائل کی حالت دیکھ کر وہ بے ساختہ اسکیطرف دوڑا ۔۔

حمائل " اسنے حمائل کا چہرہ ہاتھوں میں تھام لیا ۔۔۔

کیا ہوا ہے تمھیں "وہ پوچھنے لگا ۔

علینہ پانی لاؤ "صیام نے کہا ۔۔تو علینہ پاؤں پٹختی چل دی ۔

صیام نے حمائل کو صوفے پر بیٹھایا ۔۔۔

اسکو پانی پلایا ۔۔۔

تب جا کر حمائل کا سانس نارمل ہوا ۔۔۔

صیام اسکے گھٹنے پکڑے نیچے بیٹھا تھا ۔۔علینہ نے چبھتی نظروں سے یہ منظر دیکھا ۔۔

اب ٹھیک ہو " وہ سوال کرنے لگا ۔۔ حمائل نے سر اثبات میں ہلا دیا ۔۔۔

ڈرامے باز لڑکی " علینہ نے نخوت سے کہا ۔۔۔۔

حمائل کچھ دیر یوں ہی بیٹھی رہی ---

جبکہ صیام بھی اسکے ساتھ بیٹھا تھا اور اس شاپ سے علینہ ڈریسز پسند کر رہی تھی -- ارسلان بھی اسکے ساتھ تھا ---

"چلو اٹھو اب --- ڈریسزز ٹرائے کرو --- تمھیں کوئ پسند آیا ۔

صیام نارملی پوچھنے لگا --

مجھے گھر جانا ہے" حمائل بولی ---

میں زبردستی نہیں لایا تمھیں --- ناٹک کم کرو اور اٹھو" اسنے گھور کر کہا

--- تو حمائل ایک نظر اسکو دیکھ کر --اٹھ گئ ----

صیام نے ایک سیلز گرل کو مختلف ڈیزائن کے لہنگے لے کر اسے ٹرائے کروانے کو کہا ---

تو حمائل کچھ جھجھکتی ہوئ اسکے ساتھ ہو لی ---

سیلز گرم نے اسے لہنگا دیا --- تو وہ اسکی کرتی کا اتنا بولڈ ڈیزائن دیکھ کر

---شرم و محیا سے سرخ پڑ گئ وہ لڑکی مسکرائ --

یو آر سو کیوٹ"اسنے حمائل کا گال کھینچا

جائیں اب چینج کریں " وہ بولی ---

حمائل کیا کہتی انکار کرتی تو وہ آ جاتا پھر زبردستی کرتا ----

اسنے اس کرتی کو دیکھا۔ جس کا گلا آگے پیچھے سے گھیرا تھا پیچھے سے اتنا

کے اسکی کمر آدھی نظر آتی --اور آگے سے ایسا تھا کہ --سارے شانے

دیکھتے -- نیچے کرتی بے حد کامدار اور لہنگا اتنا بھاری کے وہ چکرا ہی جاتی --

اسنے پہنا مگر باہر آنے کی ہمت نہیں ہوئ تو سیلز گرل نے صیام کے غصے

کے سبب دروازہ بجایا --

میڈیم پلیز باہر آ جائیں " اسکی بے چارگی سے بھرپور آواز سن کر ---- حمائل

کو باہر آنا ہی پڑا ---

جیسے ہی وہ باہر آئ --- سیلز گرل نے اسکی خوب تعریفیں کیں جبکہ ---

اسنے دوپٹہ کامدار اچھے سے لے لیا ---

وہ باہر آئ --تو صیام --- ساکت رہ گیا - جبکہ علینہ نے تپ کر اسکے حسن کو دیکھا ارسلان تو خود حیران رہ گیا وہ لہنگے میں ایسی لگ رہی تھی جیسے آسمان سے اتری کوئ حور ----

جبکہ اسپر شرم سے سرخ پڑتا چہرہ --

وہاں کھڑے سب لوگ اسی کیطرف دیکھ رہے تھے --

جبکہ حمائل لب کاٹنے لگی --

صیام نے سب کو--- دیکھا --اسے غصہ سا آنے لگا ---

وہ آگے بڑھا اور اسنے حمائل کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتا ہوا ٹرائل روم میں لے گیا ---

حمائل ڈر سی گیا ----

بڑی بڑی گھبرائ ہوئ نظروں سے اسکو دیکھنے لگی --

صیام آئینے میں اسکا عکس دیکھ رہا تھا ---

گوری رنگت --- جیسے مدہوش کر دینے کو تھی ---

اسنے اسکے شانوں پر ہاتھ رکھا -----

حمائل کسمسا کر اس سے دور ہوئ -- مگر ٹرائل روم تھا ہی اتنا سا کہ وہ گھوم کر اسکے سامنے آ گئ ---

یہ ڈریس بیسٹ ہے "صیام کے منہ سے بے ساختہ نکلا جبکہ نظریں اب بھی اسی پر تھیں --

م--مجھے یہ نہیں پہنا "حمائل نے احتجاج کیا-- وہ پہنے لائق نہیں تھا --

ٹھیک ہے --- تم اپنی پسند کا کوئ اور لے لو " وہ لہنگے کے موتیوں کو چھوتا بولا جو --کہ حمائل کے شولڈرز کے قریب تھے --اسکے انگلی نے زرا سا ٹچ کیا تھا ---

حمائل کو یقین نہیں آیا -- کہ صیام نے اسے اجازت دے دی ہے -----

وہ بے یقینی سے اسکی جانب دیکھنے لگی --

مگر میرے کمرے میں آنے سے پہلے پہلے تمھیں یہ لباس بدلنا ہو گا " وہ

اسکے نزدیک ایک قدم بڑھا --- حمائل پیچھے آئینے سے چپک گئ ---

جبکہ صیام -- نے مکمل اسکو --- چھپا لیا ----

حمائل نے اسکیطرف بس ایک نظر دیکھا --

آپ علینہ پر یہ شوق پورا کر لیجیے گا -- "اسنے کہا -- اور اسکے ہاتھ کے نیچے

سے نکل کر باہر جانے لگی ---کہ -- صیام نے پکڑ کر اسے دوبارہ وہیں

کھینچ لیا ----

زیادہ زبان نہیں چل رہی " وہ آئ برو آچکا کر بولا ----

یہ بات تو آپکی پسند کی تھی صیام اس میں بھی کوئ مسلہ تھا کیا " حمائل

کے لہجے میں سنجیدگی تھی --

Novel Galaxy

اسے جو پہنانا ہو گا پہنا لوں گا فلحال اپنی سوچو ---"وہ اسے باور کراتا ---
باہر نکل گیا جبکہ -- حمائل --- پیچھے کھڑی اس دروازے کو دیکھنے لگی --
جس سے وہ گزرا تھا --

تادیر شوپینگ کرنے کے بعد وہ ایک ریسٹورنٹ میں رکے ---
اور وہاں --- انھوں نے لنچ آرڈر کیا ---
حمائل تو پہلی دفع ہی یہاں آئ تھی -- وہ لوگ -- مزے سے کانٹوں اور
چمچوں سے باتیں کرتے ہنستے ہوئے کہا رہے تھے ۔
حمائل نے صیام کے ہاتھوں کیطرف دیکھا --وہ بڑی مہارت سے چکن کو کھا
رہا تھا -- حمائل کو اسکا کھانے کا انداز بہت اچھا لگا جبکہ علینہ اور ارسلان
بھی اسی طرح کھا رہے تھے مگر حمائل چپ بیٹھی تھی -- کیونکہ --- اس کو

تو ہاتھوں سے ہی کھانا آتا تھا یہ چمچ سے کانٹے اور چھری کا استعمال اسنے کبھی کیا بھی نہیں تھا ---اور ضرورت بھی نہیں پڑی تھی ---

ان سب کو دیکھا دیکھی اسنے ہمت کی اور چھری سے چکن کو کاٹنے لگی ---

اور ایکدم اتنا فورس لگایا کہ -- چکن اچھل کر -- صیام کی پلیٹ میں جا گیرہ

صیام ایکدم دور ہوا --

حمائل بھی گھبرا گئ --- وہ --ایکدم ہاتھ پیچھے کرنے لگی کہ سوس اسپر آ کر گیری ----

علینہ اور ارسلان کے قہقہے اٹھ گئے -- جبکہ صیام نے بھی اسکی اس حرکت پر اپنی ہنسی روکی تھی -- منہ پر ہاتھ کی مٹھی بنا کر رکھ لی --

جب تمھیں نہیں کھانا آتا --- تو تم نے کوشش کیوں کی" علینہ ہنستے ہوئے بولی حمائل کا چہرہ بے حد سرخ وہ گیا ---

شرمندگی سے ----

وہ انگلیاں چٹخانے لگی --- جبکہ صیام نے علینہ کو روکا --

جاؤ واش کر آؤ " اسنے کہا -- تو حمائل آنسو پیتی اٹھی ----

میں بھی چلتا ہوں ساتھ" ارسلان نے کہا --

جبکہ حمائل وہیں رک گئ ---

علینہ اور صیام اسکی طرف دیکھنے لگے جبکہ حمائل --- نے صیام کی جانب دیکھا -- کچھ دیر پہلے اسنے کہا تھا کہ اگر کچھ نہیں ٹھیک لگتا تو منہ سے بول دینا چاہیے --

Novel Galaxy

میں اکیلی چلی جاؤ گی " وہ اپنے آنسو پیتی بولی ---

تا کہ تم کچھ اور ناٹک کر لو " علینہ نے ناگواری سے کہا -----

جاؤ ارسلان لے جاؤ اور جلدی آنا " صیام نے کہا ---

مگر صیام میں خود چلی جاتی ہوں نہ " حمائل اب بھی انکاری تھی وہ ارسلان کے ساتھ تنہا جانا نہیں چاہتی تھی ---

ارے چلو تم " ارسلان نے فرینڈلی اسکو کہا ---

جبکہ صیام نے گھورا ---

مسلہ کیا ہے تمھارے ساتھ" وہ ایکدم چیخا ----

حمائل اسے بتانا چاہتی تھی ---وہ اس شخص کے ساتھ کہیں نہیں جانا چاہتی تھی وہ اسے نہ بھیجے مگر کہہ نہیں سکی ---

اور ارسلان اسکے پیچھے پیچھے چل دیا ---

لیڈیز واشروم میں اسوقت کوئ نہیں تھا جبکہ -- ارسلان کو دیکھنے بنا وہ واشروم میں گھس گئ ---

ارسلان نے ارد گرد دیکھا اور -- جب اسے دور دور تک کوئ نہیں دیکھا تو وہ بھی اندر کو چل دیا -----

البتہ --وہاں سے گزرتی لڑکی کی آنکھوں میں آ گیا ---

ارسلان اندر داخل ہوا ---- تو واش بیسن کے پاس --- حمائل کھڑی اپنی شرٹ صاف کر رہی تھی جبکہ دوپٹہ اسنے ایکطرف -- رکھا ہو اتھا --ارسلان وک دیکھ کر اسکے لبوں سے چیخ نکلی --

جبکہ ارسلان مسکرا کر اسکے نزدیک آیا ---

دیکھو مجھے تمھارے ہی شوہر نے دوبارہ موقع دے دیا " وہ مکرو ہنسی سے وہ بولا

Novel Galaxy

ارسلان بھائ باہر جائیں آپ " حمائل دوپٹہ اٹھاتی بولی --

ارے مجھ سے کیا شرم " ارسلان نے اس سے دوپٹہ لے کر دور اچھالا ---

میں صیام کو بتا دوں گی" وہ رو دینے کو ہوئ ----

بتا دو اسے کون سے تمھاری بات کا یقین ہے " ارسلان ہنسا اور ایکدم حمائل کے شانے تھام لیا --

یقین مانو --- تم اس لہنگے میں شعلہ لگ رہی تھی -- آف جو آگ بھڑکا دے --- " وہ گندی زبان بولتا بولا ---

حمائل کا وجود سنانا گیا --

سانسیں اکھڑنے لگیں --

بس اب یہ ڈرامہ شروع مت کر دینا یہاں تو کوئ بھی نہیں " ارسلان نے کہا اور --اسکے ہاتھوں پر ہاتھ چلانے لگا ---

Novel Galaxy

حمائل کا وجود سن رہ گیا ---

ارسلان اسکے اسی خوف کا فائدہ اٹھاتا --- ابھی مزید اسکے ساتھ کوئ نیچ حرکت کرتا -- کہ ایکدم دھاڑ سے دروازہ کھلا --اور --ارسلان کی گردن پر جیسے کھینچ کر --کسی کی لات پڑی ہو ----

وہ بلبلا کر حمائل سے دور ہوا ----

یو پرورٹ " لڑکی کی آواز سن کر -- ارسلان دنگ رہ گیا --

بلیک جینز شرٹ میں سر پر کیپ لیے اور اوپر کھلا سا جمپر پہنے ---- وہ لڑکی اسکو قتل کر دینا چاہتی تھی ---

اسنے پھر سے گھوم کر --- ارسلان کے منہ پر لات ماری --اور ایکدم جمپ کھا کر کھڑی ہوئی جبکہ ارسلان --- پیچھے جا گیرہ -- حمائل کی چیخ نکلی --- اس لڑکی نے حمائل کو اپنی طرف کھینچ لیا ---

یہ تم جیسی لڑکیاں ہی ہوتیں ہیں جن کی بزدلی --مرد کو ---- شیطان بنا دیتی ہے" وہ لڑکی غصے سے حمائل کو دیکھنے لگی ----

اور ارسلان بھی غصے سے اٹھا ---

تو ہے کون سالی " ارسلان اسکی جانب بڑھتا کہ اسنے کھینچ کر مکہ ارسلان کے منہ پر مارا --اور اسکے بعد اسکے پیٹ پر لاتیں ماری۔ --- جبکہ اسکی ٹانگ

میں ٹانگ پھنس آکر --اسکو ایسے مارا کہ وہ --- دروازے سے باہر جا کر پڑا

وہ -- باہر نکلی ---- اور کمر پر ہاتھ رکھے ارسلان کو دیکھنے لگی --

کیوں --- اب دم ہے تم میں ---- اور پیٹنے کا --- چوہے "آنکھیں نکالتی

وہ غصے سے بولی ------

ارسلان کراہ رہا تھا اسکے سر سے خون نکلنے لگا --

وہ لڑکی مڑی اور -- حمائل کو دیکھنے لگی --

پکڑو اپنا دوپٹہ " انسے زمین پر سے اٹھا کر حمائل کو دوپٹہ دیا

Novel Galaxy

تو تم اس خبیث کے ساتھ ہوٹل میں آئ ہو " وہ لڑکی آنکھیں نکالتی بولی --

حمائل نے سر نفی میں ہلایا ----

کس کے ساتھ آئ ہو " وہ پوچھنے لگی ---

اپنے ہزبینڈ کے ساتھ " حمائل کو بتاتے ہوئے بھی شرمندگی ہو رہی تھی اسکا شوہر کیسا تھا -----

اس لڑکی نے اسکا ہاتھ پکڑا اور ارسلان کو وہیں چھوڑ کر ---وہ دندناتی ہوئی باہر نکلی ---

کہاں ہے تمھارا شوہر" اس لڑکی نے پوچھا ---

حمائل نے اسے روکا --

"آپ انھیں کچھ مت بتائیے گا۔

بس چپ یہ کمزور بن کر تمھیں کوئ خاص فائدہ نہیں ہو رہا ہو گا اور اس کم بخت کو تو دیکھو اسکی تو--ماں کی" وہ بھڑکتی گالی دیتی --- حمائل کو حیران چھوڑتی صیام تک پہنچی ---

وہ لیلا کے مجنو" اسنے ڈش اٹھا کر صیام پر پلٹ دی --

صیام اس حرکت پر --- ایکدم سرخ چہرے سے اٹھا ---

ائرہ نے اپنی کیپ بنا ٹھڑی کی اور اسکا گریبان جکڑ لیا ----

جب تمھارے سے ایک بیوی نہیں سنبھالی جا رہی تو --گرل فرینڈ وہ بھی اس چالاک منہ والی کو بنانا ضروری ہے " وہ بھڑکتی ہوئی پوچھ رہی تھی ---

پیچھے سے باسم بھاگتا ہوا آیا --

آئرہ چھوڑو کیا کر رہی ہو ---

اڈیٹ باسٹرڈ نون سینس " وہ صیام کو گالیاں دینے لگی جبکہ باسم نے اسکو پکڑ کر پیچھے کھینچا---

تمھیں میں نے کہا تھا باہر کھڑی رہو "باسم آئرہ کو زبردستی صیام سے دور کرتا بولا--

Novel Galaxy

ائرہ نے خود کو اس سے چھڑایا ---

صیام عورت ہونے کے لحاظ سے کھڑا اسکو گھور رہا تھا --- جبکہ ائرہ بنا ڈرے اسکو کھا جانے کا ارادہ رکھتی تھی ----

صیام کی اچانک پیچھے نظر گئ ---

حمائل کھڑی تھی اسکے سر پر دوپٹہ نہیں تھا اسنے ہاتھ میں دوپٹہ جکڑا ہوا تھا

صیام کے دماغ نے گویا حرکت کی ---

آئرہ اب بھی لمبے لمبے سانس لیتی --- اسے گھور رہی تھی --

کیا ہوا ہے تمھیں " صیام نے آگے بڑھ کر حمائل کو پکڑا --

جبکہ حمائل کا ہاتھ اٹھا اور صیام کے چہرے پر زور سے پڑا ----

علینہ حق و دق رہ گئ -- جبکہ یہ ہی حالت صیام کی تھی وہ --چہرے پر ہاتھ رکھے -- حمائل کو دیکھ رہا تھا ---

Novel Galaxy

جبکہ حمائل نے سانس نگلا ----

"کاش آپ سے محبت نہ کی ہوتی --تو آپکی لاپرواہی اتنی تکلیف نہ دیتی

مسلسل بہتے آنسو کے درمیاں وہ --- بولی ---

اور دوپٹہ سر پر اٹھا کر باہر نکل گئ ---

آئرہ کے لب مسکرائے --- تو گالوں میں کمال حسن سہ بھر گیا ---
گھیرے گڑھوں کی دلکشی ---- غضب تھی -- وہ صیام پر دو حرف بھیجتی
--- حمائل کے پیچھے بھاگی -- جبکہ باسم -- ائرہ کے پیچھے ----

یار تم نے تو کمال کر دیا "ائرہ نے حمائل کا شانہ تھپتھپایا ---

حمائل نے اسکی جانب دیکھا --

میرا نام ائرہ ہے آئرہ اروش عباس ایکچلی اب تم سوچ رہی ہو گی -- یہ کیا
--نام ہے یہ پوری تختی -- " وہ خود ہی ہنسی --- سر پر سے کیپ اتار دی
-- سیلکی گولڈن براؤن بالوں میں ہاتھ پھیرہ --

تو اس کی کہانی یہ ہے کہ میری موم کو آئرہ پسند تھا اور ڈیڈ کو اروش ---
لڑائ جھگڑے میں دونوں نے میرا نام آئرہ اروش رکھ دیا ۔

جس کا دل جو کرتا ہے وہ لے لیتا ہے " وہ مزے سے بتا رہی تھی جبکہ حمائل اروش پر ٹھٹکی --

اسے پتہ چلا تھا -- اروش کی ڈیتھ ہو گئ ہے وہ روئ بھی تھی

آئرہ اب بھی اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی -- حمائل --- نے ادھر ادھر دیکھا --- پیچھے صیام کھڑا تھا ---- صیام نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے گاڑی میں دھکیلا --

اے ہیرو کیوں لے کر جا رہے ہو اسے " ائرہ نے پھر سے -- بیچ میں --- ٹانگ اڑائی -- جبکہ صیام نے آنکھیں نکال کر اسکو دیکھا ---- علینہ اور ارسلان اسکے ساتھ نہیں تھے --

تم پر پولیس کیس کرا دوں گا اب میرے معاملے میں مت بولنا جو حرکتیں تم کر چکی ہو اتنی ہی بہت ہے کہ میں برداشت کر چکا ہوں "وہ غرایا --

آئرہ بنے ڈرے اسے دیکھنے لگی --

Novel Galaxy

تم مجھے دھمکا رہے ہو "آئرہ نے بھڑک کر کہا --

ہاں" صیام نے اسے دور دھکیلا اور گاڑی میں بیٹھا --

حمائل بھی گاڑی میں بیٹھ گئ تھی جبکہ آنکھوں میں آنسو تھے ----

آئرہ حمائل کو دیکھنے لگی --

حمائل آنسو سے تر آنکھوں سے مسکرا دی --

آئرہ کو بہت برا محسوس ہو رہا تھا مگر بولی کچھ نہیں ---- جبکہ باسم غصے سے اسے گھور رہا تھا ----

حمائل کی گاڑی تو چلی گئ باسم کے تیور دیکھ کرآئرہ نے گھیرہ سانس بھرا --- دوبارہ کیپ سر پر رکھی اور ایکدم سے باسم کو دھکا دیتی وہ دوڑ لگا چکی تھی ---

اروش میرے ہاتھوں تم مرو گی" وہ دھاڑا ---

تم پہلے مجھ تک پہنچ جاؤ --- اروش کو پکڑنا ناممکن ہے " وہ گاڑی تک پہنچ کر جلدی سے گاڑی سٹارٹ کر گئ --

اروش میں تمھاری جان لے لوں گا رک جاؤ " وہ بھڑکا --- جبکہ ائرہ نے گاڑی ریورس کی اور اسے منہ چیڑہ کر وہ نو دو گیارہ ہو گئ ---

جبکہ باسم وہیں کھڑا کا کھڑا رہ گیا --- تلملا کر اسنے ٹیکسی کرا لی

سارا راستہ بلکل خاموشی سے گزرا--- حمائل نے سوال نہیں کیا کہ کہاں ہیں اب وہ دونوں ---- جبکہ صیام نے بھی حمائل سے کوئ سوال نہیں کیا----

Novel Galaxy

جیسے جیسے گھر قریب آنے لگا --- حمائل کے اندر خوف بڑھنے لگا --- بلاشبہ وہ اب حمائل سے اس تھپڑ کا بدلا لے گا جو اسنے جرت کرکے اسکے منہ پر دے مارا تھا ---

وہیں حمائل خود سے کانپنے لگی ---

گاڑی رکی --- اور صیام پہلے گاڑی سے باہر نکلا --- دوسری طرف حمائل بیٹھی انگلیاں موڑ رہی تھی-----

صیام اسکی جانب آیا دروازہ دھڑ سے کھولا اور اسے باہر نکالا --- اسکا چہرہ سنجیدہ تھا کسی بھی تاثر کا اندازا اسکے چہرے سے نہیں لگایا جا سکتا تھا ---

حمائل کو اپنے ساتھ کھینچتا ہوا وہ اندر لے آیا ---

جبکہ حمائل نے اس سے ہاتھ چھڑانا چاہا مگر صیام اسے اپنے پورشن کیطرف لے آیا ---

جہاں پر گارڈز موجود تھے ان سب گارڈز کو اسنے وہاں سے نکل جانے کا کہا

اور ساتھ ساتھ وارن بھی کر دیا کہ اماں کو بتانے کی ضرورت نہیں کہ ہم لوگ واپس آ گئے ہیں --

گارڈ تھے ہی کیا اسکے حکم کے غلام --- وہ سب سر ہلا کر چلے گئے ---

جبکہ صیام نے ---- اسے صوفے پر دھکیل دیا ---

حمائل نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا --اور دل میں سوچ لیا کہ وہ اس سے بلکل نہیں ڈری گی --اسکی محبت اسکے لیے بہت پاک ہے --- اور وہ اسطرح اسکے لیے خود کو بد نام نہیں کر سکتی تھی---

اس سمیت اسکے رشتے بھی اسے بے حد تکلیف پہنچا رہے تھے ----

حمائل سر جھکائے بیٹھی رہی --صیام کچھ دیر کھڑا رہا وہ نہیں جانتی تھی وہ کیوں اسطرح کھڑا ہے --- اور پھر چند لمحوں بعد وہ پلٹا --- اور حمائل کے سامنے چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا ---

کیا کیا ہے ارسلان نے تمھارے ساتھ " صیام نے اسکی جانب دیکھا ---

سخت نظروں سے پوچھا ---

Novel Galaxy

حمائل نے اپنی بھیگی پلکیں اسکی جانب اٹھائیں -- آنکھوں میں شکوے تھے ---- صیام انھیں آنکھوں میں دیکھتا رہا --

میں پوچھ رہا ہوں کیا کیا ہے حمائل ارسلان نے تمھارے ساتھ " وہ ایکدم دھاڑا -----

حمائل نے تھوک نگلا -- وہ کچھ نہ کر کے بھی چور سی بن گئ تھی ----

بد

-- بدتمیزی کی ہے انھوں نے میر ادوپٹہ کھینچا ہے ----- جبکہ وہ یہ کام اکثر کرتے رہتے ہیں --- م---- مجھ سے زبردستی وہ ---- واشروم میں گھس آئے تھے ----

جبکہ ---- " اتنے میں ہی وہ بری طرح رو دی جبکہ صیام -- کی آنکھوں کیطرف دیکھ لیتی تو شاید --اسکا دم گھٹ جاتا ---- جو شخص اسکی توجہ ---

Novel Galaxy

کسی انسان کیطرف برداشت نہ کر سکا تھا ---اور اسے یہاں سے چلے جانے پر مجبور کر دیا --وہ کیسے ---- کسی کو اسکے چھونے پر برداشت کر لیتا ---

صیام کی سرخ نظریں۔ --- جیسے حمائل کو بیٹھے بیٹھے ہی چیڑ دینے کا ارادہ رکھتیں تھیں ---

تم نے مجھے بتایا " اسنے حمائل کا ہاتھ جکڑ لیا -- ہاتھ کی گرفت میں سختی تھی --- بے تحاشہ ----

آپ نے کبھی مجھے نہیں سنا " حمائل نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نہیں نکالا کیسے نکالتی اسنے کبھی اسکے سامنے تردد نہیں کیا تھا ----

یہ بات تم مجھے زبردستی بتا سکتی تھی حمائل" وہ اب بھی اپنے غصے میں تھا ----

آپکی نظر میں میری کوئ اہمیت نہیں ہے -- آپ دوسری شادی بھی کرنا چاہتے ہیں -- آپ کو میری محبت نہیں دیکھائی دیتی ---آپکو دیکھائی دیتا ہے

تو -- صرف یہ کہ مجھے تو نام بھی آپ نے دیا ہے میں کون ہوں -- کیا ہوں --- یہ تو میں بھی نہیں جانتی ---- مگر آپ نے مجھے --- بہت بار یہ احساس دلا دیا ہے --- تو فکر نہ کریں ---- اب مجھے اندازا ہے --- کہ آپ اپنی نسل چلانے کے لیے دوسری شادی کریں گے اور انتخاب علینہ ہو گی ------ آپ خوش رہیں صیام اپنی زندگی میں " وہ بولی -- آنسو آنکھوں سے پٹ پٹ گیرنے لگے---

صیام اسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا -----

اسکے ہاتھ کی گرفت حمائل کے ہاتھ پر ڈھیلی ہو گئ --اور اس گرفت کا ڈھیلا ہونا حمائل کے دل پر وار کر گیا تھا ---

اسنے اپنا ہاتھ ہٹا لیا ---

کاش وہ یوں ہی جکڑے رکھتا اسکا ہاتھ تو وہ کبھی نہ اٹھتی --

وہ وہاں سے اٹھ گئ --

Novel Galaxy

صیام یوں ہی بیٹھا تھا --

حمائل نے دروازہ کھولا اور اسکیطرف دیکھا جس کی پشت دیکھائی دے رہی تھی

م--مجھے لگا ---- جب آپ -- جان جان جائیں گے تو --- ارسلان کے شاید -- ہاتھ -- توڑ توڑ دیں ------ مگر میں بھول گئ تھی ---- اصل ناپاک تو آپکے لیے میں ہوں --- جسے چھونا تو کیا دو گھڑی پیار سے دیکھنا بھی آپکو گوارا نہیں ہے --" سسکی بڑھتی وہ یہ بات کہتی وہاں سے نکل گئ ---

صیام سب سن تو چکا ہی تھا ---- مگر پھر بھی کچھ نہیں بولا --- گھیرہ سانس اسنے اپنے غصے کو قابو میں کرنے کے لیے لیا --

تبھی اسکا دوبارہ دروازہ نوک ہوا ---

مکرم تھا ---- مایوس سا کھڑا تھا ----

Novel Galaxy

صیام اس خبر کا بھی منتظر تھا کہ کسی طرح عالم کا پتہ چل جائے کہ وہ کہاں ہے ----

جبکہ اسکے دشمنوں کو یوں منہ زور کھڑے دیکھ کر وہ بلکل اچھا محسوس نہیں کر رہا تھا ----

مکرم نے نفی میں سر ہلایا تو صیام نے سر تھام لیا -- جبکہ مکرم کی حالت ایسی تھی کسی بھی پل رو دیتا ----

ٹھیک ہے تم جاؤ اور دوبارہ کوشش کرو --- اس دنیا میں ہی ہے نہ ---ڈھونڈ لو اسے تم ڈھونڈ سکتے ہو " اسنے اسکیطرف دیکھا تو مکرم سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا ---

صیام جبکہ اپنی الجھنوں میں -- الجھ ہی گیا تھا ----

Novel Galaxy

حویلی میں ڈھول کی تھاپ پر لڑکیوں نے ڈھولک بجانا شروع کر دی تھی

چہل پہل مہمان سب وہاں موجود تھے ----

کام بڑھ گیا تھا --

اماں نے حمائل کو ہر کام سے ہٹا دیا تھا ----

آریان بھی لوٹ آیا تھا -- جبکہ علینہ بھی یہیں تھیں خون کے گھونٹ بھر رہی تھی --اور دوسری طرف --- ارسلان --- بھی یہیں تھا ---- وہ بھی تلملایا ہوا سا تھا ---

قیصر بھی موجود تھا ---- جبکہ صیام دولہا ہونے کے باوجود کام میں مگن تھا

--اس دن کے بعد حمائل اور صیام میں کوئ بات نہیں ہوئ یہاں تک کے ابٹن کی رسم بھی آ گئ ---

Novel Galaxy

حمائل نے صرف شادی کے لباس کی شاپینگ انکے ساتھ کی تھی وہ نہیں جانتی تھی یہ ابٹن کا لباس کہاں سے آیا ہے کون لایا ہے ------

وہ اکیلے کمرے میں کھڑی اس لباس کو دیکھ رہی تھی --

جو کہ بار بار اسے احساس دلا رہا تھا کہ یہ صیام کی پسند کا ہے --- سلیو لیس بازو اور لونگ کامدارشرٹ ---

جبکہ آگے پیچھے کا گلا گھیرہ ----

اسنے غور سے اس لباس کو دیکھا ----

تو اسے ان سلیو لیس بازو میں نیٹ کے بازو نظر آئے جو -- ایسے ہی جیسے عارضی سے چپکے تھے اسے کچھ تسلی ہوئ ---

تبھی دروازہ دھڑ سے کھلا ----

اور کسی لڑکی نے اندر جھانکا -- وہ کسی سے ملنا نہیں چاہتی تھی حمائل نے منہ بنا لیا ---

تم مجھے دیکھ کر اٹیٹیوڈ کیسے دیکھ سکتی اور۔ بھولو مت میں نے تمھاری جان بچائی تھی "آئرہ کی آواز پر وہ ایکدم چونکی اور مڑ کر اسکو دیکھنے لگی --

بلیک جینز پر سفید کرتا پہنے --- جبکہ پاؤں میں ہیل پہنے -- بالوں کو یوں ہی کھلا چھوڑے-- وہ بے حد دلکش لگ رہی تھی جبکہ ہیزل انکھوں میں غصے کی رمق تھی ---

اور گالوں پر سرخی ---- حمائل ایکدم بھاگتی ہوی اسکے گلے سے لگ گئ

آئرہ نے کچھ حیرانگی سے دیکھا اور پھر شانے آچکا کر --- مسکرادی --

"آپ یہاں کیسے

پہلے تو میں تمھارے جتنی ہی ہوں -- تم کہو-- بڑوں والی وائبریٹس آتی ہیں -- "آئرہ نے کہا تو حمائل نے ہنسی دبائے --

سوری تم "وہ بولی تو آئرہ کو کچھ بہتر لگا ---

Novel Galaxy

ایکچلی میرے ڈیڈ لے کر آئیں ہیں --انھوں نے مجھ سے کہا۔

بیٹا ائرہ گھر میں رہ کر ملازموں کو تم کسی لائق نہیں چھوڑو گی ---- توچلو

---- شادی ہے میرے دوست کے بیٹے کی ----- تو میں نے پوچھا --

ڈیڈ یہ کون سا دوست پیدا ہو گیا -- تو کہنے لگے----

بس میرا خاص دوست تھا --- کسی حادثے کے تحت الگ ہو گئے ---- مگر

مجھے پتہ چلا ہے اسکے بیٹے کی شادی ہے--- تو مجھے یہاں لے آئے-- نیچے

ظالم سا فلمی سین ہوا -- مت پوچھا ایک بوڑھی خاتون نے مجھے توچوم ہی ڈالا

---- --- ----- "ائرہ مسکرائ

اماں ہیں وہ ہماری" حمائل کو بھی خوشی ہوئ ----

اوہ آئ سی ---تو کس سے ہو رہی ہے تمھاری شادی -- اسی بندر سے "آئرہ

نے منہ بنایا --

اب بندر بھی نہیں " حمائل نے فورا حمایت لے ڈالی -- لو ایک تو مشرقی لڑکیوں کے مشرقی سپنے ---- شوہر کچھ بھی کر لے برا نہیں " وہ برا منا کر بولی تو حمائل نے مسکرانے پر اکتفا کیا ---

یہ تمھارا ڈریس ہے " ائرہ فرینکلی اسکا ڈریس دیکھنے لگی جبکہ حمائل کو زرا شرمندگی سی ہوئ ---

کس بے ہودہ آدمی نے خریدا ہے " وہ منہ بنا کر بولی -- جبکہ حمائل کو ہنسی آ گئ وہ کیسے چیڑ رہی تھی ---

صیام نے " اسنے ویسے ہی کہہ دیا وہ جانتی نہیں تھی اسنے اسکے لیے خریدا ہے بھی یہ نہیں -- مگر بے ساختہ منہ سے نکل گیا -- جس کا اثر یہ ہوا کہ -- آئرہ نے اسے دیکھا اور --- ناک سکیڑی ---اور ڈریس بیڈ پر ہی ڈال دیا ---

تو تم ریڈی کیوں نہیں ہوئ ابھی تک

۔اور وہ چھچھوندر بھی کیا ایسی گھر میں رہتا ہے "آئرہ ارد گرد گھومتے ہؤے پوچھنے لگی -- جبکہ حمائل بیڈ پر بیٹھ گئ ----

میں نے دیکھا نہیں --- جب سے تاریخ رکھی گئ ہے میں کمرے میں ہی ہوں --- ہمارے ہاں رسم ہے پردے کی " حمائل بولی --- اور اسکو گھور سے دیکھنے لگی --

وہ لاپرواہ سی لڑکی بہت اچھی لگی تھی اسے ------

یہ کیسی رسم ہوئ بھلہ" ائرہ کے تو خاک بھی پلے نہیں پڑی --

بس یہ ہمارے گاؤں کی رسم ہے -- کہ ۔تاریخ رکھنے کے بعد -- شادی تک لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو نہیں دیکھتے --- اور اگر دیکھ لیں تو غلط سمجھا جاتا ہے یہاں تک کے -- لڑکی وہ کوئ باہر کا مرد بھی نہیں دیکھ سکتا --- " بس خواتین--

انڈرسٹینگ" آئندہ مسکرائ

ایکچلی مجھے علم نہیں ان چیزوں کا موم کی ڈیتھ کے بعد میں باہر چلی گئ تھی ---- پھر سٹڈی کمپلیٹ کر کے ابھی دو ماہ پہلے ہی لوٹی ہوں --اور "مجھے بہت خوشی ہے یہاں آتے ہی میری ایک اچھی دوست بن گئ ہے -- ائرہ نے اسکے آگے ہاتھ بڑھایا --

حمائل نے کبھی دوستی نہیں کی تھی --اسنے تو بس ایک انسان سے محبت کی تھی جس کو اسکی محبت کی قدر بھی نہیں تھی ----

اسنے مسکرا کرائرہ کا ہاتھ تھام لیا ----

آئرہ بھی مسکرا دی--

کیا تم بھی انگیج ہو" حمائل نے بات بڑھائی ----

تبھی دروازہ بجا اور بیوٹیشن اندر آئ --- جس کے ساتھ علینہ بھی تھی -- علینہ کافی غصے سے اندر آئ تھی مگر ائرہ کو -- ڈرائے فروٹ اٹھا کر کھاتا دیکھ وہ رک گئ وہ نہیں جانتی تھی یہ لڑکی کون ہے ---

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں دولہن کے کمرے میں آنا اس طرح مناسب نہیں ہے جائیں آپ یہاں سے " علینہ ائرہ کو دیکھ کر بولی جبکہ --- آئرہ نے جو کھانا تھا کھا کر ہاتھ جھاڑے --

نہیں میں انگیج نہیں ہوں اور نہ ہی میں ایسے فالتو کاموں میں پڑنا چاہتی ---" اسنے مسکرا کر حمائل کو دیکھا ---

آئرہ جبکہ علینہ کو دیکھ رہی تھی --

اور اب رہ گئ تمھاری بات تو تم کیوں آئ ہو جب دولہن کے کمرے میں آنا ہی گناہ ہے " اسنے کمر پر ہاتھ رکھ کفر سوال کیا --

دیکھو بدتمیزی بند کرو اور جاؤ یہاں سے میں اس گھر کی ہی بیٹی ہوں کزن ہوں اسکی " علینہ نے غصے سے کہا ---

علینہ ---"حمائل کو برا لگا

اور میں دوست " ائرہ نے شانے آچکا دیے اسے مزہ آ رہا تھا وہ غصے میں ہے --- جبکہ --- علینہ اسکے مسکرانے سے تپ رہی تھی --

علینہ نے ضبط سے اسے دیکھا ---

آئرہ بیوٹیشن کیطرف بڑھی --

چلو بھی جلدی سے دولہن کو ریڈی کر دو" اسنے بیوٹیشن کو حمائل کیطرف کیا اور خود بھی حمائل کے ساتھ ہو لی -- جبکہ وہ حمائل سے باتیں کر رہی تھی

علینہ جل بھن کر باہر نکل گئ ---

ائرہ ہنس دی ---

یہ کالی مرچ کون تھی" اسنے قہقہہ لگایا --

کتنی بری بات ہے " حمائل نے سر نفی میں ہلایا --

اچھا سوری تمھاری کزن ہے -- مطلب تھی کون " وہ پوچھنے لگی -

صیام کی گرل فرینڈز ہے " حمائل نے رکھی دل سے کہا --

کسی "آئرہ حیران رہ گئ --

وہ آدمی کیا اندھا ہے تم اتنی خوبصورت ہو اور وہ تمھیں ایسی تکلیف دے رہا ہے -- میں تمھاری جگہ ہوتی تو -- منہ سرخ کر دیتی تھپڑوں سے " وہ برسی

تو حمائل نے سر جھکا لیا -----

صیام تھکا ہوا گھر لوٹا تو قیصر نے اسے اطلاع دی کہ کچھ دیر میں فنکشن شروع ہو جائے گا ابٹن کا تو وہ تیار ہو جائے --

صیام چیڑ چیڑا سا ہو گیا ---

کیا مصیبت ہے " وہ جھلایا ---

اور فریش ہونے چلا گیا --

Novel Galaxy

کچھ دیر بعد باہر نکلا تو باہرعلینہ کھڑی تھی --اسکا موڈ پہلے ہی ٹھیک نہیں تھا اور اوپر سے علینہ کے تیور --دیکھ کر --وہ چپ چاپ آئینے کے سامنے آ گیا

تمھاری بیوی کیا سمجھ رہی ہے خود کو " علینہ نے اسکے شولڈر پر ہاتھ رکھا --

صیام کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی پھر بھی صیام کو اچھا نہیں لگا اسطرح اسکا اسکے شانے پر ہاتھ رکھنا ----

اسنے اسکا ہاتھ ہٹایا --

کیا کیا ہے اسنے " صیام نے بالوں میں برش پھیرہ --

کچھ نہیں --" علینہ -- کو حیرت تھی --آج سے پہلے صیام نے ایسی حرکت نہیں کی تھی --

Novel Galaxy

صیام ارسلان نے جو بھی کیا اس میں میرا کوئ قصور نہیں ہے جو تم میرے ساتھ روڈ ہو رہے ہو --- اور ویسے بھی اسکے ساتھ کوئ کچھ بھی کرے تمھیں کیا فرق پڑتا ہے تم نفرت کرتے ہو اس سے -----

صیام کی سرخ نظروں نے اسکی زبان دانتوں تلے دبا دی ----

بیوی ہے وہ میری ----

"یہ بات مت بھولو ---

ٹھیک ہے تو میری اوقات تو کوئ نہیں اسکے سامنے " علینہ بھڑکی

میرا موڈ نہیں فلحال بحث کرنے کا تم جاؤ ---"صیام بولا ----

صیام کیا تم شادی کی وجہ سے -- مجھ سے بدظن ہو رہے ہو" وہ غصے سے بے حال ہوئ --

Novel Galaxy

علینہ میں تھکا ہوا یوں --اس وقت مجھ میں سوچنے سمجھنے کی بلکل ہمت نہیں ہے تو میرا دماغ خراب مت کرو " وہ چلایا --- تو علینہ--- ایکدم ڈر گئ --اور اسکے کمرے سے باہر نکل گئ جبکہ --وہ ڈریس چینج کرنے چلا گیا --

وہ باہر ہوا --- تو تیار تھا ---- آریان اور قیصر اندر آئے ---

آریان سے تو صیام نے خود سے کوئ بات نہیں کی جبکہ قیصر کے ساتھ وہ نارمل تھا اور ارسلان --- بہتر ہی تھا اسکی نظروں کے سامنے نہ آتا --

وہ لوگ باہر آئے تو رات گھیری ہو چکی تھی مردوں کے پینڈال میں خوب رش تھا -- شور ہنگامہ سا مچ گیا -- جبکہ ایکطرف بوڑھی عمر رسیدہ عورتیں --اور کچھ رشتے کی عورتیں کھڑیں تھیں --- جبکہ ینگ لڑکیاں شاید تاک میں سے جھانک رہیں تھیں

کیونکہ یہ رسم تو سب ہی دیکھتے تھے -- صیام نے --ساری کنڈیوں کو --
اپنی جوتی سے توڑا ----وہ سفید --کرتے شلوار میں پیلا پٹکا ڈالے بے حد
وجہی لگ رہا تھا --

اسنے ساری کنڈیاں بآسانی توڑ دیں تھیں ----

جبکہ گاؤں والوں کا ماننا تھا اگر کنڈیاں پوری نہ ٹوٹیں تو رشتہ میں نبھا نہیں
ہو سکے گا --

جبکہ وہ ان بنی بنائ باتوں پر یقین نہیں رکھتا تھا --

اماں بھی بے حد خوش تھیں --جیسے ہی وہ صوفے پر بیٹھا اماں نے اسکے
اوپر سے پیسے وارے --اور اسکی پیشانی چومی وہ اپنی ماں کی خوشی کے لیے
ہی تو یہ سب کر رہا تھا اسنے ماں کے ہاتھ تھام کر بدلے میں چومے ---
اور اماں نے سب سے پہلی ابٹن کی رسم کی ---

اور پھر باری باری ساری خواتین -- کرتی چلیں گئیں --اتنی مٹھائ اسنے زندگی میں نہیں کھائ تھی ----

مگر آج کھا رہا تھا بمشکل ہی سہی ----

جیسے ہی عورتیں گئیں اسنے -- تو گھورا گھاری کر کے --- مردوں کو مٹھائ کھلانے سے روک دیا ---

جبکہ ---عالم کو وہ بری طرح مس کر رہا تھا ایک ہی اسکا دوست تھا جو اسکی شادی میں موجود نہیں تھا یہ شاید وہ تو جانتا بھی نہیں تھا کہ اسکی شادی ہو رہی ہے ---- باقی سارا فنکشن --- آتش بازی بھنگڑے --- اور مختلف رسموں کی نظر ہو گیا --

جبکہ صیام کو تو ابھی سے اپنے لباس کی فکر ہو گئ تھی وہ تین دن بھلا ایک ہی لباس کیسے پہنے رکھتا ----جبکہ اماں کی وجہ سے اسے ان رسموں کو بھی پورا کرنا تھا ۔

Novel Galaxy

دوسری طرف --- حمائل تیار ہوہی تو لگا آسمان سے کوئ حور اتر آئی ہو ----

اور اسپر اسکی شرم و حیا نے گویا چار چاند لگا دیے تھے---

اسنے بازو پورے کر کے پہنے تھے جبکہ دوپٹے کو اچھی طرح سے کورکر لیا کہ وہ -- ڈھکی ہوئی تھی اس لباس میں بھی اسنے اپنے شادی کے جوڑوں میں سے زبردستی آئرہ کو بھی لباس پہنا دیا -- لونگ شرٹ اور پاجامے میں وہ ہیل پہنے ---- سبکی نگاہوں کا مرکز تھی جب کہ تقریبا سب ہی خواتین نے--اسے پکڑ پکڑ کر ---

Novel Galaxy

پوچھا کہ وہ کون ہے اور اسکی شادیمختلف رسمیں ہوئیں ---- اور حمائل کو ابٹن لگا دیا گیا---

بڑی عورتیں اسے آآ کر پیار کر رہیں تھیں ائرہ بھی یہ سب دیکھ رہی تھی یہ سب رسمیں یہ رواج کبھی اسنے نہیں دیکھے تھے اسکے ہاتھ پر ایک چمکیلی چیز باندھ دی گئ تھی ---- اور بتا دیا گیا تھا کہ آج سے بہو --- کا سب سے پردہ ہے تبھی سب عورتیں اسکو پیار کر رہیں تھیں ائرہ اپنی ہنسی روک رہی تھی --

کیا وہ بھی اس سے پردہ کرے گی" آئرہ نے سوچا اور خود ہی ہنسی ---

کافی دیر تک فنکشن چلتا رہا یہاں تک کے باہر سے بھی مردوں کے شور کی آوازیں آ رہیں تھیں ۔ بلآخر یہ فنکشن تمام ہوا تو ---- حمائل کو اکبری نے اٹھایا -- ائرہ نے جلدی سے اسے تھام لیا --

میں لے جاتی ہوں -- دوست کا تو پردہ نہیں ہے نہ" اسنے شرارتی لہجے میں اماں سے پوچھا --

Novel Galaxy

نہیں بیٹا پردہ تو اب سب سے ہے -- تم ایسا کرو اسکو بس دروازے تک چھوڑ آؤ " اماں نے کہا تو آئرہ نے اداسی سے انکی طرف دیکھا --

پلیز آپ اپنی رسموں میں میری جگہ بنا لیں تھوڑی سی آج ہی تو وہ میری دوست بنی ہے " ائرہ نے اداسی سے آنکھیں پٹ پٹا کر انکیطرف دیکھا تو ایک بوڑھی خاتون بول اٹھیں --

ارے چھوڑ --- وہ تو سہیلی ہے اسکی-- پردہ تو ہمارے سے ہے اسکا " اس عورت نے کہا تو ائرہ نے جلدی سے سر ہلایا --

اماں مسکرا دیں ٹھیک ہے جاؤ " انھوں نے کہا تو ائرہ نے جوش میں اسکا ہاتھ تھام لیا ---

Novel Galaxy

پلیز آپ میرے بابا سے کہہ دیجیے گا میں شادی تک یہیں رکوں گی " ائرہ نے اکبری سے کہا -- تو اکبری نے مسکرا کر سر ہلایا اور ائرہ حمائل کو لے کر کمرے میں آ گئ --

کمرے میں آتے ہی حمائل نے دوپٹہ الٹ دیا --اور گھیرہ سانس بھرا -- جبکہ ائرہ بیڈ پر گر کر ہنسنے لگی --

یار یہ کیا فیک رسمیں ہیں " وہ حیران بھی تھی ۔

بس بڑوں کی رسمیں ہیں" حمائل تھکی تھکی سی مسکرا دی --

اور تم بھی کیسے سب کی باتیں مانے جا رہی ہو -- کہہ دو مجھے تو شادی ہی نہیں کرنی "

آئرہ نے ہاتھ جھاڑ کر کہا اور کانوں میں سے ائرینگ نکالے

-- جو درد کر رہے تھے ---

بڑوں کا مان ہوتا ہے جسے توڑنا اچھا نہیں لگتا جب تم پر یہ وقت آئے گا -- اور اگر تمھیں اپنے دولہے سے محبت ہوئ تو تم ان رسموں کو اسکے لیے سر کے بل بھی کر لوں گی -- محبت چیز ہی ایسی ہے یہ دل میں بس جائے تو انسان ---کو کہیں کا نہیں چھوڑتی --

اپنے وجود میں کسی اور کے لیے۔۔۔۔ سانسوں کو محسوس کرنا جتنا پرلطف ہے اتنا ہی تکلیف دہ۔ ۔۔

محبت ہمارے اندر سمائی جاتی ہے ۔۔۔ اور محبت ہر انسان کو ہوتی۔۔ بھلے کوئ یہ کہے کہ میرا محبت سے کوئ وسطہ نہیں ۔۔ اور محبت دور کھڑی مسکرا دیتی ہے ۔۔۔۔

کہ محبت تمھارے اندر چھپا دی گئ ۔۔

اور جب ۔۔۔۔ وہ شخص تمھارے سامنے آئے گا ۔۔۔ محنت بن کر تمھیں کوئ دوسرا نہیں بھائے گا ۔۔

ہر چیز بے فائدہ بے مقصد لگے گی ۔۔۔

محبت میں سکون ہے ۔۔۔ مگر اتنی ازیت بھی خاص کر تب ۔۔ جب سامنے والا محبت تو کیا آپ سے انسیت بھی نہ رکھتا ہو ۔۔۔۔۔ تب ہم ٹوٹ جاتے ہیں ۔۔ لگتا ہے سب بے معنی ہے ۔۔ اسکی زرا سی بات ۔۔۔ کسی اور کے

Novel Galaxy

ساتھ اسکا جوڑتا نام ۔۔۔۔ آپ کو بہت دور لے جاتا ہے ۔۔۔اور ستم یہ کے آپ چاہ کر بھی اس فکر اس تکلیف کو دوسروں سے بیان نہیں کر سکتے

۔۔۔

بس محبت ایسی ہے ۔۔ الجھا دیتی ہے ۔۔۔ بکھیر دیتی ہے ۔۔۔۔

مگر لبوں پر مجبورا مسکراہٹ بھی سجا دیتی ہے ۔۔۔ عجیب ستم دیتی ہے محبت

"

وہ چپ ہوئ تو ائرہ کی جانب ۔۔ بھیگی پلکوں سے دیکھا ائرہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ اسکا ایک ایک لفظ بھی سن رہی تھی ۔۔۔۔

حمائل کو اسکی شکل دیکھ کر ۔۔۔ایکدم ۔۔ روتے میں ہنسی آ گئ ۔۔

پلیز رونا مت ۔۔ میں دوسروں کو روتا دیکھ خود بھی رونے لگتی ہوں " ائرہ منہ بسور کر بولی ۔ تو ۔۔۔۔ حمائل ہنس دی

تم کچھ کھاؤ گی " حمائل نے پوچھا ۔۔ تو آئرہ نے زور و شور سے سر ہلایا ۔۔

مگر ڈائیٹ " اسنے کہا تو حمائل نے انکار کر سر ہلایا اور اکبری کو فون پر کچھ کھانے کو لانے کے لیے کہا --

تم بھی چینج کر لو یہ بہت بھاری ہے تھک گئ ہو گی" ائرہ چینج کر کے باہر آئ تو رف ٹراؤزر شرٹ میں تھی --- حمائل کو دیکھ کر بولی ----

نہیں میں اب یہ نہیں اتار سکتی شادی والے دن ہی اترے گا "حمائل بیڈ پر بیٹھ گئ جبکہ اسنے بھی منہ دھو لیا تھا اور لمبے بالوں کا جوڑا بنا کر---- اونچا کر لیا نازک گردن شفاف بے حد حسین لگ رہی تھی --

واٹ تم تین دن اس لباس میں کیسے رہو گی "آئرہ نے سر تھام لیا --

حمائل نے ہنس کر شانے چکا دیے---

میں گزار لوں گی تم لیٹ جاؤ "حمائل نے اسکو بیڈ پر آنے کا کہا --ائرہ بیڈ پر لیٹ گئ جبکہ -- گھیرہ سانس بھرا ---

Novel Galaxy

اف خدایا ۔۔۔ اتنی رسمیں اتنے رولز۔۔۔ شادی نہ ہوئ کوئ گورمنٹ پیپر ہو گیا ۔۔ جو اصولوں پر پابندی کرنی ہو گی " ایرہ نے نفی میں سر ہلایا جبکہ حمائل ہنسنے لگی ۔۔

کچھ دیر بعد کھانا آ گیا ۔۔ ایرہ کا کھانا سائٹ کا تھا ۔۔ اسنے وہ سہولت سے کھایا جبکہ حمائل کی خوراک اتنی نہیں تھی اسنے تھوڑا سا کھانا کھایا ۔۔اور پیچھے ہو گئ۔۔۔۔

آئرہ اور وہ کچھ دیر باتیں کرتے رہے اور اچانک حمائل کو احساس ہوا وہ باتیں کرتے کرتے سو گئ ہے ۔۔وہ مسکرا دی ۔۔۔

باہر شور ہنگامہ بھی ختم ہو چکا تھا مطلب سب اپنے اپنے ٹھکانوں پر تھے رات کے کوئ تین بج رہے تھے مگر اسے نیند نہیں آ رہی تھی ۔۔۔۔

آج اسنے صیام کے نام کا ابٹن لگوایا تھا اسکے نام کا لباس پہنا تھا ۔۔ ہاں یہ رسمیں

بڑوں کی تھیں جنھیں زین نہیں مانتا تھا مگرانکے بڑوں کے رواج تھے یہ جو دولہا سے ریلیٹ کرتے تھے --اور صیام سے ریلیٹ کرتی ہر چیز اسکے لیے قیمتی تھی تبھی اتنا بھاری لباس اسنے تن سے جدا نہیں کیا تھا --ہاتھ میں موجود گانا نہیں اتارا تھا ----

جبکہ یہ لباس اسے تھکا رہا تھا مگر پھر بھی نیند کوسوں دور تھی ۔

اب اسنے تین دن اسی کمرے میں گزارنے تھے --اور چوتھا دن صرف صیام کی نظر اسپر پڑتی --وہ اسکے پورشن میں چلی جاتی -- وہ اسکا گھونگھٹ اٹھا کر اسکو دیکھتا اور تین دن بعد اسکو کوئ دیکھتا بھی تو وہ صیام ہوتا

Novel Galaxy

اسے تمام رسموں میں یہ رسم سب سے زیادہ پسند تھی مگر یہ رسم پر لطف تو تب ہوتی جب -- مقابل کو چاہت ہوتی اسے دیکھنے کی--

جب دل ہی نہ کسی کے دل سے ملے تو

کوئ کیا کرے ---- وہ انھیں سوچوں میں گرفتار تھی کہ اسے محسوس ہوا کمرے کا دروازہ کھلا ہے ---وہ ٹیریس میں کھڑی --رات کی تنہائ سے باتیں کر رہی تھی ---

دروازہ کھلنے پر چونک کر پلٹی ---

تو اندھیرے میں کسی کا سیایہ محسوس ہوا --

اسکے کمرے میں کوئ کیسے آ سکتا تھا ---

کہیں یہ ارسلان تو نہیں " کھڑے کھڑے وہ کانپ اٹھی تھی اس سوچ کے آتے ہی --

اسنے آئرہ کو پکارنا چاہا-- مگر وہ عکس --- چلتا ہوا سامنے آ گیا --

حمائل اپنا آپ کسی کو دیکھانا نہیں چاہتی تھی -- حمائل جلدی سے اوٹ میں ہو گئ اور اگر کوئ اسے دیکھ لیتا تو -- رسم ٹوٹ جاتی--اور اماں کہتی

تھیں کہ ایسا کرنے سے صیام کی زندگی پر اثر پڑے گا اور وہ مر کر بھی اسکی زندگی کا نقصان نہیں چاہتی تھی --

حمائل چھپ گئ یہ دیکھے بنا کہ آیا کون ہے---

جبکہ دوسری طرف وہ جو کوئ بھی تھا چلتا ہوا ٹیرس میں اتر گیا --اور ٹیریس کا دروازہ بند کرنے لگا --

حمائل ڈر کے مارے ابھی چیختی کے بھاری ہاتھ اسکے منہ پر رکھ دیا گیا---

چاند کی روشنی میں دونوں کے عکس نمایاں تھا ---

صیام اسے گھیری نظروں سے دیکھ رہا تھا --

حمائل کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہیں تھیں ----

وہ تو سب سے چھپ رہی تھی اور جس کے لیے چھپ رہی تھی اسی نے اسکو دیکھ لیا تھا --

حمائل پھڑپھڑانے لگی اسکا ہاتھ چہرے پر سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی جبکہ صیام نے اسکی نازک کمر میں ہاتھ ڈال کر بلکل اسکو اپنے قریب کر لیا

یعنی لوگوں میں درست ادھم اٹھایا ہوا تھا ----- تم پر آخری دن کا روپ خوب آیا ہے " وہ بھاری آواز میں اسکے کان کے قریب جھک کر بولا ---

حمائل نے اس سے زبردستی اپنا آپ چھڑایا --- اسکے گلے میں دوپٹہ نہیں تھا --گلے کی گھیرائ واضح تھی----

جبکہ بازؤں پر اب بھی سیلیوس تھیں صیام اسکو بہت غور سے دیکھ رہا تھا -- حمائل ایکدم پلٹی جوڑوں میں بال قید ہونے کی وجہ سے ---اسکا پیچھلا گلہ صاف دیکھائی دے رہا تھا کھڑے کھڑے صیام کا جی سا مچلا اور اسکو چھونے کی طلب نے انگڑائ لی اسنے ہاتھ بڑھایا --- اور ابھی ہاتھ اسکو چھوتاکہ حمائل کی آوز پر اسکا یاتھ رک گیا --

یہ آپ نے کیا کیا ہے --- میرا پردہ تھا سب سے --- آپ نے رسم توڑدی
-- خدا نخواستہ اب کیا ہو گا ---" وہ پریشانی کی انتہا پر تھی آواز بھیگ گئ
تھی----

تم ان فضول رسموں کو مانتی ہو" گلے کی گہرائ کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے
--- وہ اسکے کان کے قریب بولا جبکہ حمائل کی اسکی جانب سے پشت تھی

اسکا لمس -- گلے کے ڈیزائن کے ساتھ ساتھ محسوس کر کے حمائل ایکدم --
سٹپٹاگئ --
گھبرا کر
--اسنے صیام کیطرف دیکھنا چاہا ----

Novel Galaxy

چلو مان لیتے ہیں تمھاری رسم کو -- تم مجھے نہ دیکھو میں صرف تم دیکھ لیتا ہوں " صیام نے -- جیب میں سے رومال نکالا ---اور حمائل کی آنکھوں پر باندھ دیا ---

حمائل کانپنے لگی -- صیام نے اسکا رخ اپنی طرف کیا ---

یہ بازوں تو نہیں تھے پھر کہاں سے آئے"وہ اسکے شانے پر ہاتھ سختی سے پوچھنے لگا ---

حمائل کی آنکھیں چھپ گئیں تھیں جبکہ وہ اور بھی حسین اور دلکش لگ رہی تھی --

صیام مجھے فکر ہو رہی ہے پلیز آپ جائیں یہاں سے -- یوں اسطرح آپکا مجھ سے پردہ ہٹا دینا مناسب نہیں " حمائل نے اسکے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ آزاد کیے ---

تمھارا پردہ تو -- قائم ہے نہ پردہ تو میرا کھلا ہے " وہ اسکے گہیرے گلے کو غور سے دیکھ رہا تھا -- جبکہ حمائل پیچھے ہٹنے لگی نہ دیکھتے ہوئے بی اسکی قربت حمائل کے اوسان خطا کر رہی تھی -- عجیب تپیش تھی جو حمائل کو جھلسا رہی تھی ---

وہ دور ہوتی گئ صیام نے پیچھے موجود جھولے کو دیکھا جس کیطرف سے پشت کیے وہ اسکے پاس صیام سے بچ کر سرک رہی تھی --

اور ایکدم اسکا پاؤں پس گیا --

حمائل کے منہ سے چیخ نکلی مدھم بے بس ---

اور وہ خود کو بچانے کی آئ کرتی کرتی -- جھولے کی آغوش میں سم آگئ --

جس پربستر ہوا ہوا تھا وہ اکثر یہاں بیٹھ کر پھیرو صیام کو سوچتی تھی ----

حمائل کو احساس ہوا وہ جھلے میں ہے --- اور صیام اسکے سامنے کھڑا ہے

ص۔۔صیام " اسنے آہستگی سے پکارہ ۔۔۔۔

صیام نے اسکے آگے بڑھے ہاتھ کو

اپنے ہاتھوں میں پھنسایا اور جھلے کے اوپر بسترے پر اسکے ہاتھ لگا دیے ۔۔۔

حمائل کی دھڑکنوں میں طوفان سا مچ رہا تھا ۔۔

صیام نے اسکے بازؤں پر بنا کچھ کہے زور ڈالا ۔۔۔

نازک بازو ۔۔۔ بنا کسی مزاحمت کے پھٹتا چلا گیا ۔۔۔

صیام " حمائل چیخی ۔۔

Novel Galaxy

ششششش" اسنے نرمی سے اسکے لبوں پر انگلی رکھ کر اسکو کچھ بھی کہنے سے باز کیا۔

صرف محسوس کرو" نرمی سے بول کر وہ اسکی گردن پر جھکا۔۔۔۔

اور بے تاب لمس ڈھکتا ہوا بکھیرنے لگا

۔۔

دوسری طرف حمائل کے لیے تو ناقابل برداشت سا تھا۔۔

صیما چھوڑیں مجھے" صیام نے اسکے دونوں بازو کو

Novel Galaxy

۔۔ الگ کر دیا تھا پھٹے ہوئے بازو صیام کے ہاتھ میں تھے جبکہ ۔۔۔ اسکی گردن میں چہرہ چھپایا ہوا تھا۔۔

اسکی پکار کا صیام کے پاس کوئ جواب نہیں تھا -- شاید اسکی عزت گھٹ رہی تھی اس اظہار پر کہ --- اسے اسکی پرواہ ہو رہی ہے --- ارسلان والے حادثے کے بعد

---صیام کے زہن پر صرف حمائل سوار تھی --

ارسلان کو تو وہ بہت اچھا سبق سیکھانے والا تھا -- فلحال تو اسنے کوئ ایکشن نہیں لیا تھا جس سے اسے یہ لگ رہا تھا کہ صیام نہیں جانتا ----

مگر صیام جانتا تھا ----

اور کہاں کب کیسے اسے سبق سیکھنا ہے یہ بھی ---

صیام کو ہوش نہیں رہی تھی اسکی قربت اسکے لمس میں وہ طاقت تھی کہ صیام بھک اٹھا ---اسکے بے بسی سے کھلتے بند ہوتے لبوں کو اسنے مسکرا کر دیکھا --اور اسکے چہرے پر آئیں شریر لٹیں پیچھے کیں ---

تم دلچسپ ہو اور اتنی پر لطف مجھے انداز ہی نہیں ہوا " صیام کی نظریں اسے یوں بھی خود پر محسوس ہو رہی تھیں ۔اسکے ہاتھ مسلسل حرکت میں تھے ---

حمائل نے چادر کو کس کے پکڑ لیا -- جھلا مسلسل ہل رہا تھا --

صیام نے گھیرہ سانس بھرا اور اسکے پاس لیٹ گیا -- کہیں اسے سانس کا مسلہ نہ ہو جائے نہ جانے کیوں اسکی پرواہ کرنے لگا تھا -- وہ

وہ چاند کو دیکھ رہا تھا -- حمائل نے محسوس کیا وہ اسپر سے ہٹ کر اب اسکے ساتھ آ لیٹا ہے ----

صیام نے حمائل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا

--

میرے ہاتھ کی آپکو ضرورت نہیں علینہ کا ہاتھ تھام لیں _" حمائل نے اس سے خود کو آزاد کرانا چاہا ---

میں نے کب کہا کہ میں اسکا نہیں تھاموں گا مگر پہلے جس کا تھام رہا ہوں

اسکو تو ٹائم دینا چاہیے" لہجے میں شرارت تھی ----

حمائل نے لب کاٹے--

تم انکو تکلیف دے کر مجھے مت اکساو" صیام نے ایکدم آگے بڑھ کر ---

اسکے لبوں کو دانتوں کی گرفت سے آزاد کرایا ---

حمائل نے اپنی آنکھوں پر سے

رومال ہٹانا چاہا

۔ جبکہ صیام نے اسکے ہاتھ تھام لیے

صیام میں آپکی کبھی چوائس نہیں رہی

۔تو کیوں مجھ پر اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں" وہ بولی

-- شکوے تھے لہجوں میں ---

صیام اسکو دیکھتا رہا --

Novel Galaxy

دل کی حالت اگر جان جاتی -- تو شاید --اڑتی پھیرتی

-- اسکی خاموشی سے -- حمائل کی آنکھیں بھیگ گئیں

-

" میری بانہوں میں کسی اور کا نام لے رہی ہو

وہ اسکی گال پر لڑھک کر آتے آنسو کو چننے لگا --

حمائل نے اسکی شرٹ زور سے جکڑ لی ----

وہ صیام سے اس قدر والہانہ پن ایکسپیکٹ نہیں کرتی تھی ---

تم بے حد خوبصورت لگ رہی ہو ---- " اسنے پھر سے کہا ---

اور اسکو خراج دیا۔ جیسے خوبصورتی کو چن لیا ---

حمائل سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا -- اسنے زور لگا کر --

Novel Galaxy

۔ صیام کو خود سے دور کیا ۔۔ صیام جھولے پر جا گیرہ جبکہ حمائل اٹھ کھڑی ہوئی اب بھی اسکا لمس ارد گرد محسوس ہو رہا تھا ۔۔

حمائل نے آنکھوں پر سے پٹی اتاری ۔

تمھیں شرم نہیں آتی پردہ کھول رہی ہو مجھ سے " وہ نارملی بولا ۔۔ لہجے میں شرارت تھی چھپی ۔۔

حمائل حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگی ۔۔

اب کیا چاہتے ہیں مجھ سے یہ کون سا نیا ڈھونگ ہے جو آپ ہمدردی کا مجھ سے رچا رہے ہیں" حمائل تڑپ گئ تھی ۔۔وہ کیا اسکو اور علینہ کو بیقوقت رکھنا چاہتا تھا ۔۔۔۔

کیا وہ اتنی گئ گزری تھی ۔۔۔۔

کہ اسکے لیے وہ کافی ہی نہیں تھی ۔۔۔

حمائل کی سانسیں پھولنے لگی۔ ۔۔

Novel Galaxy

ریلکس " وہ اٹھا --

جا--- جائیں یہاں سے ورنہ میں شور کر دوں گی " اس سے دور ہوتی بولی

صیام نے ضبط سے اسکیطرف دیکھا ---

جب تکلیف دیتا تھا --- تب بھی تمھاری یہ ہی حالت تھی اور جب تمھاری طرف بڑھا ہوں تو زیادہ یہ حالت ہو گئ ہے کیوں "صیام نے غصے سے اسکے بازو تھام لیے ---

کیونکہ مجھ سے آپکی منافقت برداشت نہیں ہو رہی پہلے کم از کم ایسا تو تھا کہ --- آپ کا اندر اور باہر مجھ پر واضح تھا آپ اندر کچھ اور سوچتے ہیں جبکہ باہر سے مجھے زلیل کر رہے ہیں-- میں میں سمجھ نہیں پا رہی آپکو" چہرے پر ہاتھ رکھے وہ رونے لگی ۔صیام اسے کچھ دیر کھڑا ہوں ہی دیکھتا رہا ---

اور پھر اسکے سانس پھول جانے کا آج خیال آ گیا تھا چلا گیا جبکہ یہ وہ شخص تھا جس نے جان بوجھ کر ہر وہ کام کیا جس سے اسکی سانسیں اکھڑ جائے۔وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اسنے ایسا کیوں کیا۔۔۔

۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلا دن سکون کا تھا پورا دن آئرہ بولتی رہی بولتی رہی یہاں تک کے حمائل کو بور ہونے کا یہ تنہائ محسوس کرنے کا ایک پل بھی نہیں ملا۔۔

تمھیں کبھی کسی سے پیار نہیں ہوا"حمائل نے ویسے ہی پوچھ لیا۔۔

نہ" وہ مزے میں بولی ۔۔۔ تو حمائل مسکرا دی ۔۔۔

اور تم دیکھنا باسم تو ۔۔۔۔ جان سے مار دے گا مجھے ۔ " وہ فروٹس کھاتی بولی

۔۔

وہ کیوں " حمائل نے سوال کیا وہ باسم کو جانتی بھی نہیں تھی --

کیونکہ --- میں بنا بتائے یہاں جو ہوں ---"وہ ہنسی

باسم کون ہے" حمائل نے سوال کیا ---

اوہ جو تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے بچپن سے ہم دونوں ساتھ ہیں

--وہ میرے بھائیوں کیطرح ہے " ائرہ نے کہا -- تو حمائل نے سر ہلایا --

یار باہر چلتے ہیں " اچانک اسے یاد آیا ---

نہیں میں نہیں جا سکتی" حمائل نے افسوس سے جواب دیا --

آف ہو -- چلو چلتے ہیں چھوڑو ان رسموں کو " ائرہ نے اسکا بازو کھینچا جو رات

والے لباس میں تھی بس دوپٹہ اچھے سے لپیٹا ہوا تھا -- کہ اسکا کوئ حصہ

نہیں دیکھائے دے رہا تھا ---

"نہیں پلیز یہ غلط ہے میرا پردہ ہے ان لوگ سے تم سمجھ کیوں نہیں رہی

وہ بے بسی سے بولی ---

کون لوگ "ائرہ نے فورا اسکا فقرہ پکڑا --

م---میں میرا مطلب-- تم" حمائل بھکلا کر بولی -- جبکہ ائرہ نے سر جھٹکا --

فکر مت کرو ---- کچھ نہیں ہو گا ۔"ائرہ نے کہا -- اور دروازہ کھول کر باہر جھانکا ---

کل کی تھکن کی وجہ سے سب ناشتہ کر کے پھر سے سو گئے تھے----

کچھ دیر بعد ائرہ کو یہ ہی موقع درست لگا وہ حمائل کے نہ نہ کرنے پر بھی اسکو وہاں سے لیے باہر آ گئ ----

حمائل مسلسل اسے روک رہی تھی مگر اسنے ایک نہ سنی ---

اور دونوں باہر نکل آئے ---

پلیز ۔" حمائل نے پھر سے کہا --

یار

۔اچھا وہاں جاتے ہیں وہاں تمھیں کوئ نہیں دیکھے گا " ائرہ نے کہا ---

اماں کوبرا لگے گا "حمائل بولی ---

لگنے دو تم کیوں اپنا آپ ویسٹ کر رہی ہو "ائرہ لاپرواہی سے بولی جبکہ حمائل نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے ساتھ تھی دونوں کھیت میں آ گئیں حیرت تھی اپنے کہہ گاؤں کے کھیت اسنے پہلی بار دیکھے تھے چاروطرف درخت تھے جس سے یہ جگہ پوری ڈھکی ہوئی تھیں ور بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

حمائل حیرانگی سے ارد گرد دیکھنے لگی --

ہاں وہ ڈر رہی تھی مگر-- اسے اچھا بھی لگ رہا تھا --

کس قدر خوبصورت ہے یہ جگہ" آیرہ نے گھومتے ہوئے کہا ۔

میں نے بھی پہلی بار دیکھی ہے" حمائل بولی -- تو آئرہ پسند دی ۔

اپنے ہی گھر کو پہلی بار دیکھا ہے "آیرہ نے پوچھا تو وہ بس مسکرا دی دونوں گھاس پر بیٹھ گئ -- ٹھنڈی ٹھنڈی گھاس --- اور گھاس کی خوشبو بے حد اچھی لگ رہی تھی -- اچانک قدموں کی چاپ پر دونوں چونکیں ---

اور حمائل کی نظر صیام پر جاتے ہی وہ --ایکدم گھبرا گئ ---

اپنا چہرہ دوپٹے سے ڈھک لیا ---

ایرہ نے بھی صیام کو دیکھا جو انھیں گھور رہا تھا- --

تمھیں اماں کے حکم کی عدولی نہیں کرنی چاہیے تھی --- کسی کے کہنے میں آ کر" صیام بھڑک کر -- حمائل کو بولا جبکہ ایرہ پر طنز کیا ---

حمائل شرمندگی سے سر جھکا گئ ---

اوہ رئیلی تو تمھاری اماں نے تو یہ بھی کہا تھا کہ تم سے بھی پردہ ہے پھر رات کو کیا کرنے آئے تھے ہمارے روم میں"آیرہ کی بات پر دونوں اسے

آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگے یہاں تک کے حمائل کے ہاتھ سے نقاب چھوٹ گیا--

اسکا چہرہ سرخ ہو گیا--

دیکھو یہ بےتکہ غصہ کسی اور کو دیکھنا ایک پہلو سکھ کا سانس نہیں لینے دیا بدتمیز آدمی" آئرہ اسے جھاڑتی ہوئ وہاں سے چلی گئ ---- جبکہ حمائل نے ایک نظر صیام کو دیکھا تھا جس کی بھی نگاہ اس سے ملی --

اور حمائل نے سر جھکا لیا--

وہ شاید اب کبھی ائرہ کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتی ---

وہ دونوں روم میں آ گئے -- حمائل کا سر جھکے جا رہا تھا۔

او ہو گولی مارو منگیتر ہے تمھارا امریکہ میں تو لوگ ڈیٹ پر ایسا ایسا۔کر جاتے ہیں کہ سن کر دنگ رہ جاؤ --" ایرہ ریلکس سی بولی --

Novel Galaxy

ن--- نہیں نہیں ایسا نہیں ہے ہمارا نکاح ہوا ہوا ہے "حمائل نے جلدی سے بتایا --

لو پھر تو مسلہ ہی ختم تو آرام سے رہو --- ویسے یہ پھٹے ہوئے بازو صبح سے مجھ سے چھپا رہی ہو نہ" وہ ہنسی --

آئرہ پلیز " حمائل تو سرخ ہو چکی تھی--

اور وہ -- موچھڑ تم اسکے روعب میں کیسے آرام سے آ سکتی ہو --ایک دو تھپڑ تھوپڑ مار دوں میں تو ہر وقت حکم جھاڑتا ہے " ائرہ نے منہ بنایا ---

حمائل کچھ نہیں بولی --

چلو شرمندہ ہونا بند کرو اور اچھی سی مووی دیکھتے ہیں" اسنے کہا تو --- حمائل نے سر ہلا دیا --

اور ایرہ نے مووی لگا دی --

کتنی تیز لڑکی ہے کیسے کان بند کیے مزے لیتی رہی" صیام تو غصے سے تپ ہی گیا--

اور اسکو دیکھو کیسے اسکی بات ایک منٹ میں مانی -- ہے ہی وہ گئ بیوقوف لڑکی جس کی ماننی چاہیے --اسکی بھی مانتی ہے ویسے مگر صرف مجھ تک محدود رہے نہ یہ سب کے ساتھ ایک ہی قسم کا رویہ کیوں " وہ غصے سے بولتا گیا -- کہ علینہ پر نگاہ گئ جو ایکطرف بیٹھی تھی --

تم میرے روم میں کیا کر رہی وہ " وہ بدمزہ ہوا ---

"سن رہی ہوں کیسے تمھیں اچانک اپنی بیوی کی خاص پروا ہونی شروع ہو گی

Novel Galaxy

۔ ہوئ ہوئ ہے ۔ائرہ کے لیے یہ سب مزاحیہ تھا وہ خوب انجوائے کر رہی تھی ---

اس وقت میرا موڈ نہیں ہے -- بات کرنے کا تم جاؤ "صیام نے کہا

--اور ہاتھ میں سے گھڑی اور والٹ کفلنگز نکال کر

-- سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیے ----

صیام تم ایسا کیوں کر رہے ہو " علینہ نے اسکے بازو کو پکڑا اور اسکے بازو

کے ساتھ لگ گئ ---

علینہ " صیام نے غصے سے اسکیطرف دیکھا --

" میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں

وہ بولا اور اسکے پاس سے ہٹ گیا --

یار ہو کیا گیا ہے ---- تم اتنا دور دور کیوں رہنے لگ گئے ہو -- کل تمھاری

بارات ہے ---اور تم سوچ بھی نہیں سکتے مجھ پر کیا گزر رہی ہے " وہ

رونے لگی ----

جبکہ صیام نے گھیرہ سانس بھرا ---

یار تم اسطرح کی لڑکی تو بلکل نہیں ہو ٹیک اٹ ایزی" وہ اس وقت کسی اور طرف سوچ رہا تھا تبھی علینہ کو کہا --اور بستر پر بیٹھ گیا --

علینہ کو اسکا رویہ بہت برا لگا تبھی وہ -- کچھ دیر اسکے پاس کھڑی ہو کر وہاں سے نکل آئ جبکہ صیام اسکے باہر نکلتے ہی --- پیچھے بیڈ پر گیر گیا ----

اسکے دماغ میں پہلی بار علینہ کے سامنے ہونے کے باوجود صرف حمائل تھی وہ خود بھی خود پر حیران ہی تھا----

---

Novel Galaxy

حمائل اور ائرہ کا آپس میں کافی اچھا تعلق ہو گیا تھا --- سارا وقت وہ اسکے ساتھ تھی-- وہ اسکے پاس سے کہیں نہیں گئ تھی --

آج کے دن حمائل کو مکمل طور پر اسکا بن جانا تھا ---

ائرہ کے والد نے اسے کچھ دیر کے لیے بلا لیا تو --- حمائل وہاں تنہا رہ گئ کمرے میں وہ شادی کے لباس کو دیکھنے لگی -- جو ضرورت سے زیادہ بولڈ تھا

اسنے شاور لے لیا تھا--دل میں عجیب بے ترتیبی سی تھی --

پیچھلی رات جب وہ اسکے پاس آیا تھا ---- اور اسکا استحقاق جتانا حمائل دل کی دھڑکنوں کو بہت قریب سے سن رہی تھی کنفیوز سی ہوتی --ابھی وہ --- ڈریسنگ کیطرف جاتی ہی کہ --- دروازہ کھلا

اسکی دروازے کیطرف سے پشت تھی اسے لگا ائرہ ہو گی --- تبھی اسنے کوئ خاص ریسپونس نہیں دیا --

تم تو جلدی آ گئ --" اسنے کہا مگر پیچھے سے آواز نہیں آئ البتہ اسے محسوس ضرور ہو رہا تھا کوئ قریب آ رہا ہے ---

اور جیسے ہی بھاری ہاتھ اسکی کمر سے گزرتا آگے آیا ---

وہ تھم گئ---

یہ لمس بلکل بھی صیام کا نہیں تھا--- تڑپ کر وہ چیختی دورہوئ تو ارسلان اس کیطرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا----

مجھے ساری زندگی افسوس رہے گا-- کہ صیام کا تم سے شادی کرنا مجبوری ہے

مگر کچھ نہیں ہوتا سوچ رہا ہوں جب صیام علینہ سے شادی کرے گا تو-- تمھیں ڈیورس دے دے --تو میں تم سے شادی کر لوں گا" وہ مسکراتا ہوا اسکے نزدیک ایا--اور اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرنا چاہا

حمائل کا چہرہ زرد پڑ گیا---

اسکا پردہ ختم ہو گیا تھا---

اسکا پردہ توڑ دیا تھا اس آدمی نے---

Novel Galaxy

حمائل خوف کے مارے ایک لفظ نہیں بول سکی اسکو لگ رہا تھا ابھی اسکا دل بند ہو جائے گا ---

ارسلان اسکے نزدیک آ رہا تھا مگر اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ زرا سا بھی اسکو روک پاتی --- وہ زرد ہوئ کھڑی تھی ---اور اچانک کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھولا ---اور کوئ دندناتا ہوا اندر آیا ---اور ارسلان کا گریبان پکڑ لیا

--

ارسلان نے گھبرا کر عالیان کو دیکھا تھا ----

نیچ آدمی" علیان نے کھینچ کر مکہ ارسلان کے مارا --

ارسلان نے تپ کر اسکیطرف دیکھا --

تمھارا مسلہ ہے یہ جاؤ یہاں سے " ارسلان نے اسے دھکا دیا --جبکہ عالیان نے اسکا منہ جکڑ لیا --

صیام نے تمھیں یہاں دیکھ لیا تو شاید تمھاری لاش جائے یہاں سے نکلو ادھر

سے "اسنے کہا جبکہ ارسلان ہنسا

" اسے بھلا کیا پرواہ اس کی

ارسلان " عالیان غرایا

اور زبردستی کھینچ کھینچ کر اسے وہاں سے نکال کر لے گیا جبکہ حمائل دم سادے کھڑی تھی اس وقت بھی ارسلان کا لمس اسے اپنی کمر پر محسوس ہو رہا تھا ---

وہ ایکدم واشروم میں بھاگی تھی ----

Novel Galaxy

ائرہ روم میں آئی تو اسے زور زور سے رونے کی آوازیں آ رہی

تھی وہ گھبرا کر حمائل تک پہنچی تو حمائل جیسے دیوانوں کیطرح ری اکٹ کر رہی تھی وہ بار بار خود پر پانی ڈال کر ہاتھوں سے صاف کر رہی تھی ---

ائرہ نے حمائل کا ہاتھ پکڑا

کیا ہوا ہے" اسنے جلدی سے اسکو پکڑا ---

حمائل کی آنکھیں لال سرخ تھیں جبکہ---- ائرہ کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا

حمائل" اسنے حمائل کو پکڑا ---

مجھے اسنے چھوا ہے -- مجھے صیام کے علاؤہ کسی نے چھوا ہے" وہ بری طرح روتے ہوئے بولی ----

ائرہ کے دماغ پر ایکدم کلک ہوا --

کس نے " وہ حیرانگی اور تشویش سے پوچھنے لگی --

Novel Galaxy

ار۔۔۔ارسلان " حمائل اپنا چہرہ چھانے گئ جبکہ ائرہ کے تو سر پر جا کر لگی

۔۔۔۔

وہ اٹھی اور روتی ہوئی حمائل کو وہاں سے اٹھایا۔۔۔۔

حمائل لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے اٹھی ۔۔۔اور آئرہ نے اسے چئیر پر بیٹھایا

۔۔

سنبھالو خود کو ابھی کچھ دیر تک تمھیں تیار کرنے آ جائیں گے۔۔" ائرہ سنجیدگی سے بولی تھی حمائل کچھ نہیں بولی ۔۔

ائرہ کچھ دیر اسکے پاس کھڑی رہی ۔۔اور پھر غصے سے بھنتی ہوئی وہ وہاں سے باہر نکلی ۔۔۔۔

اور سیدھا وہ صیام کے پورشن میں آئ تھی ۔۔۔۔

اسکے روم کا دروازہ اسنے بنا کسی کے پوچھے کھولا ۔۔۔صیام بستر پر تھا وہ بنا جھجھک کھائے اندر آ گئ ۔۔۔

Novel Galaxy

صیام نے ایک نظر اسکو دیکھا حیران ہوتا وہ اٹھ گیا۔

تمھیں تمیز ہے " وہ غصے سے بولا

۔

تمھیں تمیز ہے کہ اس ارسلان کی اب تک ٹانگیں نہیں توڑ سکے تم " وہ چلائ ---

صیام چونکا ---

کیا مطلب" صیام نے سوال کیا --

وہ گھٹیا انسان -- ارسلان حمائل کے پاس آیا تھا اور اسکے ساتھ بدتمیزی کر کے گیا ہے اور تم اسکے شوہر ہو اور تمھیں بلکل ہوش نہیں کہ تمھاری ہونے والی بیوی کو وہ کس ذہنی اذیت کا شکار کر رہا ہے" ایرہ بھڑکنے لگی

-- صیام کا چہرہ ایکدم سرخ ہوا تھا ----

Novel Galaxy

اور وہ ائرہ کو جواب دیے بنا وہاں سے نکلا --- ائرہ کو کچھ تسلی ہوئ کہ چلو کم از کم اسکو ہوش تو آیا -- وہ فورا اسکے پیچھے نکلی تھی صیام کا رخ -- ارسلان کے کمرے کی جانب تھا -- جبکہ --- اسکے تیور بے حد خراب تھے صیام نے دروازے پر لات ماری -- اور دروازہ کھولا ---

ارسلان اورعالیان اندر کھڑے تھے عالیان اسپر غصہ کر رہا تھا ---

صیام ایکدم آگے بڑھا اور ارسلان کے منہ پر کھینچ کر --- مکہ مارا --

تیری جرت --- " اسنے اوپر تل اسے کئ مکے مارے عالیان خود ہی پیچھے ہٹ گیا کیونکہ اسکے بھائ نے بے حد بھودہ حرکت کی تھی --

جبکہ صیام نے کچھ ہی دیر میں اسکا حلیہ بگاڑ دیا ---

اسنے سیلفون نکال کر --- کال ملائ ---

نہیں پولیس کو کال مت کرنا " ارسلان کو نئ فکر لاحق ہوئی ------

جبکہ صیام نے اسکے منہ پر تھپڑ کھینچ کر مارا---

تیری اوقات میں خود نکالوں گا --

مجھے کسی پولیس وولیس کی ضرورت نہیں" وہ دھاڑا ---

اور اسکا گریبان پکڑ کر اسے کھینچ کر باہر نکالا --- باہر بہت سارے لوگ تھے یہاں تک کے چاچا چچی بھی ارسلان کو یوں گھسیٹ کر صیام کو لاتے دیکھ -- سب ایکدم الرٹ ہوئے -- چاچو نے تو غصے سے اسکیطرف دیکھا --

یہ کیا کر رہے وہ تم میرے بیٹے کے ساتھ"چچا بولے تو صیام نے انکے آگے اسے پھینک دیا ---

یہ تو اسکو -- یہاں سے غائب کر دو ورنہ اسکو میں ایسا غائب کروں گا کہ دوبارہ کسی کو شکل نہیں دیکھائے دے گی " وہ چلایا--

ائرہ نے حمائل کو -- نیچے ہونے والے معاملے کو دیکھنے پر فورس کیا تھا حمائل دروازے کی اووٹ میں سے -- نیچے اسکا چلانا اور غرانا دیکھ رہی تھی

....

کیسے وہ اسکے لیے بول رہا تھا ---

کیا کیا ہے اسنے "چچی ارسلان کے پاس آئ اور اسکو اٹھایا جبکہ غصے سے --

صیام کو دیکھا ---

اسکے ارمانوں کو میں اچھے سے ٹھنڈا کر دوں گا آج کے بعد میری بیوی کے

پاس بھی پھٹکا تو یہ "وہ لات مارتا اسے بولا --جبکہ سب نے حیرانگی سے

ارسلان کو دیکھا تو ارسلان شرمندہ سا رہ گیا جبکہ علینہ لفظ بیوی پر ٹھر گئ

اور صیام کو حیرانگی سے دیکھنے لگی --- جس کو رتی بھی فرق نہیں پڑا تھا --

----

Novel Galaxy

سب گھر والوں نے جب ساری بات سن لی تو ارسلان پر تھو تھو ہونے لگی کہ کیسا تھا وہ اسکو تانے دیے گئے جبکہ --- باقی سب اسکے گھر والے بھی شرمندہ تھے ---

اماں نے تو بیٹے کو پیار کیا کہ وہ حمائل کے لیے کتنا خیال اور پرواہ اپنے دل میں رکھتا تھا -----

صیام جب کہ کسی سے نہیں بولا تھا -----

یہاں تک کے سب نے چچا سے کہہ کر ارسلان کو واپس بھیجوا دیا تھا ---

صیام کا موڈ بری طرح آف تھا کہ وہ اتنا لاپرواہ ہو چکا تھا ---- کہ اسے خبر ہی نہیں تھی کہ اسکے گھر میں اسی کی بیوی کو تحفظ نہیں مل رہا تھا---

بارات کے لیے تیار ہوتے ہوئے وہ مسلسل --- بیڈ کو گھور رہا تھا کچھ لمحوں میں وہ اسکے لیے اس بیڈ پر منتظر بیٹھی ہوتی ---

کیا اسکے دل میں حمائل کے لیے کوئ جزبات پیدا ہوئے تھے کیا --- وہ اس بات کو بھول سکتا تھا کہ وہ جانتا تک نہیں کہ وہ کس کی بیٹی ہے ---اور کیا وہ اماں کی خواہش پوری کر سکے گا ---

کیا ایسا ممکن تھا کہ وہ--- اماں کی خواہش پوری کراتا اور اپنی نسل کو حمائل سے چلاتا

یہ سب باتیں اسکے دماغ کو تھکا چکیں تھیں اسے ضرورت تھی عالم کی وہ اسے دل سے مس کر رہا تھا اپنے آپ کو تنہا محسوس کر رہا تھا جبکہ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ یہاں ہوتا تو لازمی --- اسکے منہ پر دو چار مکے برسا کا ہوتا اور دس ہزار تانے دیتا کہ محبت کی قدر نہیں ---

وہ سر جھٹک کر باہر نکلا تو اماں نے اسکے سر پر سے کئ پیسے وار دیے انکے چہرے کی خوشی نے اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا---

جبکہ وہ اسے باہر لے ائیں حویلی ہی اتنی بڑی تھی کہ کسی دوسری جگہ انتظام کرنے کا سوچا ہی نہیں تبھی وہ وہاں سے باہر لون میں آ گیا یہاں --- عورتوں کا ہجوم تھا جو اسکواچک اچک کر دیکھ رہیں تھیں جبکہ وہ اماں کے ساتھ کھڑا تھا تصویریں کھینچی جا رہیں تھیں --اچانک اسے اپنے ہاتھ پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا تو اسنے مڑ کر دیکھا وہ علینہ تھی -- سنج دہج چہرے سے کھڑی تھی اسنے گھیرہ سانس بھرا اچانک اسکے مزاجوں میں اتنی تبدیلی کیوں آ گئ تھی وہ سمجھ نہیں سکا تھا ----

اسنے علینہ کو کوئ بھی تسلی دیے بنا چہرہ موڑ لیا اور دوبارہ سامنے کی جانب متوجہ ہوا-- عورتوں نے --- اسکو راستہ دیا وہ چلتا ہوا سٹیج پرآ گیا سب ہی جانتے تھے کہ دونوں کا نکاح ہوچکا ہے تبھی --- نکاح کی رسم تو ہونی نہیں تھی --- اسکا منہ میٹھا کرایا جا رہا تھا

Novel Galaxy

-- تقریبا بیس سے پچیس منٹ تک وہ تنہا بیٹھا رہا اور عورتیں اسکے ہاتھ میں پیسے رکھتی گئیں جبکہ مرد الگ بیٹھے تھے اور جیسے ہی حمائل کے آنے کا شور اٹھا وہ وہاں سے اٹھ کر مردانے کیطرف آ گیا---

---

وہ اسمان سے اتری کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی ---

ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی حور اتر آئی ہو وہ جس نے سرخ لباس پہن لیا وہ جس کے چہرے پر مدھم مسکراہٹ نے چارو جانب روشنیاں بکھیر دیں ہوں ---

جیسے لون کی چمک بڑھ گئ ہو -- عورتیں اسکی بلائیں لے رہیں تھیں جبکہ علینہ کو یہ منظر بلکل ہضم نہیں ہو رہا تھا وہ اسے زہر سے بھی زیادہ بری لگ رہی تھی جبکہ آئزہ -- آج وہ حمائل کو بھی پیچھے چھوڑ چکی تھی سفید

لباس میں -- ناک میں صرف نتھ ڈالے وہ -- گولڈن بالوں کو سٹیٹ چھوڑے اپنے یاقوتی حسن سے وہاں موجود سب لوگوں کو حائل کر رہی تھی کہ قیصر کی نگاہیں اسپر ٹھر گئیں قیصر کی ہی نہیں بلکہ سب جو عورتوں کیطرف کھانا رکھوا رہے تھے سن ہوئے اسکودیکھنے لگے --

وہ مقناطیس کیطرح سب کو اپنی طرف جیسے کھینچ رہی تھی اور اور اسپر لاپرواہی غضب تھی --

وہ ہنس رہی تھی کھلکھلا رہی تھی قیصر سن سا ہو گیا آج سے پہلے اسے کوئ لڑکی اسطرح ساکت نہیں کر گئ تھی ---

حمائل کو چھوڑتے ہوئے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی ---

حمائل البتہ کانپ رہی تھی ---

اسنے ائرہ کو غصے سے دیکھا----

لو آج تو سب سے زیادہ تمھیں ہی تنگ کرنے کا دن ہے " ائرہ نے ڈھٹائی سے کہا اماں ہنس دی --

آئدہ نے حمائل کا منہ میٹھا کرایا اور اسے بہت سارا پیار کیا ۔سب عورتیں اسکی شرارتوں پر مسکرا رہیں تھیں یہاں تک کے لڑکیاں بھی -- صرف علینہ ہی اسے حسد بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی

اسے حمائل تو زہر ہی لگ رہی تھی اور اب ائرہ میں بھی اضافہ ہو گیا تھا -- کھانا کھل گیا --- لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا --اور مزے کی بات یہ تھی کہ دولہا خود اپنی شادی کا کھانا کھلا رہا تھا لوگوں کو -- سب نے ہی اسے بیٹھنے کا کہا اسکے ہزاروں ملازم تھے مگر وہ سب مہمانوں کو خود اونر دے رہا تھا ---

کھانا کھانے کے بعد سب مرد بھی لیڈیز کیطرف آ گئے۔۔۔ کیونکہ اب دولہا آنے والا تھا۔۔۔

صیام عالیان اور قیصر کے ساتھ ۔۔ لیڈیز کیطرف آ گیا۔۔۔

دودہ پلائی کی رسم کے لیے ائرہ بلکل تیار کھڑی تھی

صیام بلکل اسکے پاس آ کر بیٹھ گیا

حمائل گھبرا کرکچھ فاصلہ بنا گئ جسے صیام نے محسوس کیا۔۔۔

سب عورتیں ایک دوسرے پر چڑھیں چاند سورج کی جوڑی دیکھ رہیں تھیں

Novel Galaxy

۔۔۔

جبکہ لڑکیاں بھی حمائل کو رشک بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی ۔۔

آئرہ نے صیام کے آگے دودھ کا گلاس کیا۔۔

صیام نے آئرہ کو دیکھا وہ سنجیدہ تھی صیام نے بھی گلاس تھامنا چاہا مگر ائرہ -- جیسی چیز اسے زہیج کیے بنا بعض کیسے آتی ۔ اسنے فورا گلاس پیچھے کھینچ لیا

--

جبکہ سب کے قہقھوں نے صیام کو غصہ دلا دیا اسنے تپ کر ائرہ کو دیکھا

---کول ڈاؤن کول ڈاون ----چلو خالی کرو اپنی جیب پانچ لاکھ روپے دو

"مجھے تبھی دودھ ملے گا

صیام نے اسے گھور کر دیکھا--

یہ گلاس دو سو کا بھی نہیں" وہ چیڑ کر بولا ---

تو حمائل بھی دو سو کی نہیں ہے تم شرافت سے پیسے نکال رہے ہو یہ

نہیں ویسے میں بلیک بیلٹ ہوں "ائرہ نے دانت نکالے۔

تم جان تو گئے ہو گے "وہ کچھ جھک کر بولی حمائل اسکی ساری بات سن رہی تھی ۔۔اسنے ترچھی نظروں سے ائرہ کو دیکھ کر رونا چاہا مگر ائرہ نے اگنور کر دیا۔۔۔۔۔۔

صیام نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

۔۔۔

ہاں تمھارے جیسے جنگلی چیز سے امید ہے کہ تم بلیک بیلٹ ہو سکتی ہو مگر پانچ لاکھ اتنی تمھاری شکل نہیں" صیام نے ٹکا سا جواب دیا ۔۔۔

ائرہ نے ۔۔ بھڑک کر حمائل کو دیکھا

۔۔اپنے شوہر سے کہو مجھے پیسے دے ورنہ یہ گلاس اسپر انڈل دوں گی" ائرہ نے دھمکی دی صیام کو کہاں فرق پڑتا تھا جبکہ حمائل اور پریشان ہو گئ کوئ بعید نہیں تھی وہ کر جاتی۔۔

پلیز دے دیں نہ" حمائل نے کہا -- توسب ہنسنے لگے -- جبکہ وہ شرم سے لال ٹماٹر ہوگئ -- سب ہی انکی نوک جھوک انجوائے کر رہے تھے --- قیصر کی تو نگاہ ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہی تھی --

اور حمائل کے کہنے پر صیام نے پانچ لاکھ کا چیک نکال کر اسکے ہاتھ میں تھما دیا -- آئرہ تو بے حد خوش ہو گئ جبکہ -- سب نے تالیاں بجائ ---

یار سنو ---- علینہ تم بھی تو صیام کی بہن ہو ڈھائ تم رکھ لینا "ائرہ نے جان بوجھ کر چٹکی کاٹی علینہ تلملا گئ جبکہ صیام نے بھی نفی میں سر ہلایا

مجھے ضرورت نہیں --"وہ تن فن کرتی وہاں سے چلی گئ جبکہ ایرہ نے شانے آچکا دیے ایسے گویا جانتی ہی نہ وہ --کہ کتنی بڑی تیلی لگائ تھی اسنے --

کچھ دیرمزید شوخ شرارت ہونے کے بعد --اماں نے آئرہ سے حمائل کو اندر لے جانے کا کہا

تو ائرہ نے حمائل کو اٹھایا--

جبکہ صیام وہاں سے اٹھ کر مردوں کیطرف چلا گیا--

حمائل ائرہ کو لے کر -- اندر آ گئ --کچھ خواتین وہیں سے رخصت ہو گئ کچھ اب بھی موجود تھیں اماں تو تھک گئیں تھیں تبھی نیچے ہی بیٹھ گئیں جبکہ ائرہ حمائل کو

صیام کے پورشن میں لے آئ --- جہاں اسنے اسے سجے ہوئے بیڈ پر بیٹھایا ائرہ تو حمائل کو مسلسل چھیڑ رہی تھی جبکہ حمائل صرف کانپ رہی تھی --اسکو آج سے پہلے اتنی گھبراہٹ کبھی محسوس نہیں ہوئ تھی جتنی اب ہو رہی تھی ---

وہ غصے سے ائرہ کو دیکھ رہی تھی اسپر غصہ بھی کرنا چاہتی تھی مگر -- ایسا نہیں ہو پا رہا تھا --

اچانک باہر شورسا اٹھا اور اسنے ائرہ کو دیکھا --

ائرہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے "وہ رو دینے کو ہوئ --

اس دن تونہ لگا میسنی گھنی تمھیں" ائرہ نے کہا تو حمائل سرخ پڑ گئ سر جھکا لیا --

ائرہ کا ہو اٹھا جبکہ باہر صیام کو پتہ چل گیا وہ چڑیل اندر ہے --

فکر نہ کرو ریلکس رہو "وہ اسکے گال کو پیار سے چھوتی بولی -

ابھی تمھارے دولہے کی تھوڑی اور جیب خالی کرنی ہے مجھے --

ائرہ نے کہا اور باہر آ گئ دروازہ کھل کر وہ آرام سے کھڑی ہو گئ --

تمہارے ساتھ مسلہ کیا ہے "صیام بھڑکا ---

دیکھو کیسے بھڑک رہا ہے دولہا"اسنے ساری لڑکیوں کے ساتھ اسکی بے عزتی کر ڈالی اور مزے سے ہنسنے لگی ---

میری بدعا ہے تمھیں تمھارے سے چھ ہاتھ آگے دولہا ملے "صیام نے کڑے تیروں میں اسکو دیکھا --

"ہم دیکھ لیں گے فلحال تم بتاؤ اندر جانے کا کتنا دو گے

کیا بکواس ہے ابھی پانچ لاکھ کس لیے لیے ---

اسلیے کیونکہ پانچ لاکھ اور بھی تو لینے تھے "وہ ہنسی ---

بس بند کرو اپنی بتیسی اور سائیڈ پر ہو "صیام نے کہا ---

درحقیقت وہ تھک بھی گیا تھا۔

تبھی اندر جانا چاہتا تھا مگر اسکو سامنے سے کون ہٹاتا ---

ائرہ نے ہتھیلی آگے کی--

Novel Galaxy

شاباش جلدی دو نکالو پیسے " وہ بولی تو صیام اپنی تھکاوٹ کے باعث اسکے ہاتھ میں بلینک چیک دے گیا ---

واا یار تم توکچھ زیادہ ہی عاشق ہو اسکے " ایرہ قہقہہ لگا کر سائیڈ پر ہو گی --

یہ وقت بھولوں گا نہیں دیکھ لینا " وہ گھور کر بولا -- اور کھینچ کر دروازہ بند کر دیا --

بدتمیز "ائرہ نے گھور کر دیکھا

اور وہاں سے باقی سب کے ساتھ ہٹ گئ ---

صیام اندر آیا نظر حمائل پر گئ وہ بے حد حسین لگ رہی تھی --

صیام نے شیروانی اتاری اور بیڈ پر پھینک دی جبکہ واشروم میں چلا گیا حمائل کا تو دم نکل چکا تھا ---

وہ صیام کو دیکھ رہی تھی جس کی موجودگی سے ہی اسکے ہاتھ پاؤں کانپ اٹھے تھے ---

صیام باہر آیا ---اور حمائل کو دیکھا -- نظر اسکے کانپتے ہاتھوں پر پڑی ---

اور وہ اسکے سامنے آ کر بیٹھ گیا --

حمائل کے لیے یہ لمحے جان لیوا تھے ----

اسکا سر اور نظریں جھک چکیں تھیں ---

صیام نے اسکی ٹھوڑی پکڑ کر سراونچا کیا

حمائل کی نظریں اب بھی نیچے تھیں

اسنے تمھیں چھوا بھی تھا" صیام کی کڑک آواز پر اسکا جسم کانپنے لگا ----

وہ خاموش رہی صیام نے اپنی انگلیوں سے اسکے چہرے پر پکڑ مظبوط کی --

اسنے تمھیں چھوا تھا یہ نہیں "وہ بھڑک کر پوچھنے لگا --

چ

--چھوا تھا "حمائل بولی بھیگی پلکیں اوپر اٹھائیں وہ اب بھی اسے تکلیف

دینے کا ارادہ رکھتا تھا کیوں آخر کیوں ---

صیام نے ضبط سے اسکو دیکھا --

کہاں" سوال کیا ---

حمائل نے حلق میں سانس اتارا----

ک

--کمر پر" وہ بتانے لگی ---

صیام نے اسے کھینچ کر کھڑا کیا --

حمائل بھاری لہنگے کو سنبھالتی حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی --

جبکہ صیام نے پیچھے سے اسکے لہنگے کے ہوق الگ کر دیے ---

Novel Galaxy

حمائل سن سی رہ گئ---

جبکہ اسکا پین ہوا دوپٹہ -- کھینچ کر وہ اسے واشروم میں لے گیا--

اپنے ہاتھ سے وہ اسکی کمر پر سے اس گھٹیا آدمی کا لمس ہٹانے لگا

حمائل کچھ لمحے تو اسکا یہ انداز سہتی رہی اور اسکے بعد اسکے ہاتھ جھٹک دیے وہ پوری طرح گیلی ہو چکی تھی صیام کو بھڑک کر دیکھا پہلی بار وہ خود میں اتنا غصہ محسوس کر سکتی تھی ۔

حمائل کچھ فاصلے پر کھڑے صیام کے نزدیک گئ اور سرخ نظروں سے اسکا گریبان پکڑ لیا ----

آپ اپنی دنیا میں اتنے مگن تھے کہ آپکو پتہ نہیں چلا میں کس اذیت میں ہوں اور آج جب آپ نے دیکھ لیا کہ مجھے کسی اور نے چھوا ہے تو آپ ایک بار پھر اپنا جنون مجھ پر نکالنے لگ گئے ہیں سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو میری

محبت کو آپ نے ذلیل کر کے رکھ دیا صیام مجھے بس اب آپ سے ڈر لگتا ہے اور کچھ نہیں مجھے ڈر لگتا تھا اس رخصتی سے کہ آپ

میرے وجود کو حقیر کر دیں گے ۔۔۔ آپ کی نظریں مجھ سے ایک ہی سوال کریں گی اور وہ یہ کہ میں ہوں کون کس کی بیٹی ہوں مجھے خوف محسوس ہو رہا تھا اس رخصتی سے ۔۔

آپکے دیکھنے سے میرے دل میں موجود آپکے لیے محبت کب خوف میں بدل گئ ہے۔۔آپ کیطرف دیکھتی ہوں تو دل لرز جاتا ہے کہ نہ جانے یہ نظریں کیا سوچ رہی ہوں گی ۔۔

میں نے آپکو ہزار بار بتانے کی کوشش کی کہ ارسلان ۔۔۔ کیا ہے مگرآپ نے نہیں سنا آپ نے اسکو میرے ساتھ بھیج دیا ۔۔

کم از کم مجھ پر اتنا تو یقین رکھتے کہ -- میں حقیر ہوں --آپکے مقابلے میں کچھ نہیں تو ایک لڑکی تو ہوں جو اپنی عزت کسی ایسے مرد کے ساتھ محفوظ نہیں سمجھ رہی -- تو کوئ وجہ تو ہو گئ آپ نے مجھے اسکے ساتھ بھیج دیا---

آپ نے جاننے کے باوجود اس گھر میں اسکا آنا بند نہیں کیا---

درحقیقت آپ غیرت مند نہیں ہیں" وہ اسے پیچھے دھکیلتی پھوٹ پھوٹ کر روتی --اپنے اندر موجود سارا غبار نکال رہی تھی ----

مجھے آپکے ساتھ نہیں رہنا " صیام ساکت نظروں سے اسکو دیکھ رہا تھا---

حمائل نے یہ آخری لفظ اسے کہے اور وہاں سے نکل گئ --

اور جیسے ہی صیام کو احساس ہوا کہ وہ کمرے سے بھی نکل رہی ہے وہ ایکدم باہر بھاگا اور باہر نکلتی حمائل کا ہاتھ جکڑا اور اسے پیچھے کھینچ کر دروازہ بند کر دیا --

" پاگل ہو تم افسانہ بنانا چاہتی ہو میرا

اب بھی اپنا ہی خیال ہے میرا نہیں ہے اور میرا ہو بھی کیسے میرے ہونے نہ ہونے سے فرق ہی کب پڑتا آپکو " وہ اپنا ہاتھ چھڑا کر بولی --

انف کب سے تمھاری بکواس سن رہا ہوں --- تو اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ -- تم بک بک کرتی رہو گی" وہ اسکا ہاتھ کھینچ کر کمرے کے بیچ میں اسکو دھکیلتا بولا ----

حمائل نے آنسو صاف کیے اور اسکیطرف دیکھنے لگی ---

دونوں چندلمحے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے وہ سرخ چہرے سے اسکودیکھ رہی تھی میکپ مٹا مٹا سا ہو گیا تھا --اور پھر حمائل اسکی نظروں سے دور ہو گئ --

Novel Galaxy

وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئ صیام جبکہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر ---- بیڈ پر بیٹھ گیا کچھ ہی دیر میں وہ ہلکے پھلکے لباس میں باہر ائ -- اور واشروم میں چلی گئ --

واشروم سے منہ دھو کر نکلی تو وہ اب بھی وہاں بیٹھا تھا ۔۔۔ حمائل باہر نکل کر صوفے پر بیٹھ گئ ۔۔

تم یہ فضول اٹیٹیوڈ دیکھانا بند کرو گی" وہ اسکے سر پہنچا ۔۔ جو صوفے پر لیٹنے لگی تھی ۔۔

صیام میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی میں اتنا جانتی ہوں کہ میں اس گھر میں اس دنیا میں ۔۔۔ تنہا ہوں ۔۔۔ اور تنہا ہی مر جاؤ گی ایک دن ۔۔آپ کا بھی مجھ سے عارضی رشتہ ہیں تو اسکو عارضی ہی رکھ گے , وہ بنا ڈرے بولی آج صیام کے رویے نے اسے نئے سرے سے تکلیف دی تھی ۔۔ اسکے زخموں پر سب جان کر مرحم رکھنے کے بجائے وہ ۔۔ اسکو پھر سے یاد دلا کر اور اس طرح رویہ رکھ کر ۔۔۔ اسے مزید تکلیف دے چکا تھا ۔۔۔

اسکی آنکھیں بار بار بھیگ رہیں تھیں ۔۔۔

Novel Galaxy

میں تم میں اور خود میں کچھ بھی عارضی نہیں رکھنا چاہتا ہم نے یہ رشتہ شروع کیا ہے اور ڈیفینیٹلی میں نے یہ رشتہ اماں کی مرضی سے بنایا ہے --- اور جو وہ چاہتی ہیں میں انھیں کی خواہش پوری کرنے چاہتا ہوں ہیں -- تو بہتر ہے --اپنے رویے کو درست کرو اور بیڈ پر جاو میں فریش ہو کرآ رہا ہوں ۔"

صیام کیا میری کوئ زندگی نہیں ہے اماں مجھے آپ سے زیادہ عزیز ہیں -- مگر میں کیا کروں -- کیا آپکو نہیں لگتا میں جیتا جاگتا ایک انسان ہوں -- جس کو مسلسل آپ اپنے رویوں اور باتوں سے ٹیز کر رہے ہیں" وہ سسکنے لگی

"میں ایسا کچھ نہیں کر رہا ----- بہتر ہے جو کہا ہے تمھیں وہ کرو -- میں آپکی کسی خواہش کو نہیں مانو گی جو آپکا دل کرتا ہے وہ کریں" وہ صاف لہجے میں کہہ گئ محبت نے عجیب --کھیل رباعیاتِ تھا وہ -- گھٹ گھٹ کر جینے لگی تھی --آخر کب تک وہ اسطرح جیتی ---

صیام اسکی دلیری پر--- حیران تھا اور اسے اندازا ہو گیا تھا کہ تین دن سے وہ آئرہ کے ساتھ تنہا ور یہ اسی کی دی ہوئی دلیری تھی --

اگر تمھیں یہ لگ رہا ہے -- کہ اس لڑکی کے ساتھ رہ کر مجھے تم -- ڈنڈے سے ہانکو گی تو وہم ہے تمھارا " وہ بھڑکا --اور اسکے شانے تھام لیے سختی سے

حمائل حلق میں سانس اترتی اسے گھورنے لگی -----

صیام اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا --

دل کی دنیا بدل رہی تھی--- یہ بات اسکو کیسے بتاتا -- آنا اڑ رہی تھی ---

مگر اسکی آنکھوں میں تکلیف دیکھ کر

Novel Galaxy

۔ وہ جھکا تھا ------ وہ یوں ہی صوفے پر بیٹھی تھی اور سامنے صیام کھڑا تھا -- حمائل خود کو رونے سے باز رکھ رہی تھی -- صیام جھکا اور اسکی جلتی آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑا نرم لمس نے---- حمائل کو جیسے تپتی دھوپ سے

ایکدم کھینچ کر --- باہر نکالا تھا ---- وہ آنکھیں بند کر گئ جبکہ آنکھوں سے
-- آنسو بہنے لگے لبوں سے سسکیاں نکلنے لگی --

آپ صرف مجھے اپنی اخواہش کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں" وہ بولی
-- صیام جو آنکھیں بند کیے اسکے نرم لمس میں گم تھا -- ایکدم آنکھیں کھول
گیا --

دماغ خراب ہے تمھارا "بھڑکا اور اس سے دور ہوا

-

اسکے علاؤہ تو اور کوئ حقیقت نہیں ---- کیونک یہ بات تو میں باخوبی جانتی
ہوں کہ آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے "وہ جتا کر بولی --

اگر محبت کر لیتے تو اتنے سخت دل نہ ہوتے "اسنے کہا -- اور اسکے پاس
سے اٹھ گئ --

میں باہر جانا چاہتی ہوں "حمائل پھر دروازے کے پا س آگئ --

جبکہ صیام کی ہمت جواب دے گئ تھی اسنے۔۔ کمرے کی لائٹس پر ہاتھ مار کر بے حد غصے سے لائٹس بند ہیں ۔۔ حمائل نے گھبرا کر ۔۔ ادھر ادھر دیکھا تو کمرے میں زیرو بلب کی روشنی پھیل گئ ۔۔۔

حمائل اس خمار زدہ ماحول کو ابھی محسوس ہی کرتی کہ کسی کا ہاتھ اسکی کمر میں پھیلا اور اسکو اچکا کر صیام نے کندھے پر ڈال لیا ۔۔

صیام " وہ چیخی ۔۔

صیام چھوڑیں مجھے " اسنے نیچے اترنا چاہا مگر صیام نے اسے بیڈ پر لا کر پٹخا۔۔۔اور اندھیرے میں حمائل اسے اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہی تھی ۔۔

Novel Galaxy

حمائل نے پیچھے ہٹنا چاہا مگر صیام نے ۔۔اسکا پاؤں کھینچ کر اسے دوبارہ اسی پوزیشن میں گیرہ لیا اور اسکے دونوں احتجاج کرتے ہاتھوں کو اسنے ۔۔ ایک ہاتھ میں لے کر اسکے سر کے اوپر باندھ دیے ۔۔اور ۔۔ اسپر اچانک ہی حملہ

آور ہو چکا تھا -- وہ --اسکو اپنے شدت سے بھرپور لمس سے خیر کرا رہا تھا

ایسے متعارف کرا رہا تھا

کہ اسکی محبت کا رنگ اسپر - کیسے چڑھے گا -- کیسے --وہ --- اسکے لمس

سے نکھرے گی ---

حمائل کے لیے یہ سب برداشت کرنا مشکل ترین تھا وہ بھی تب جب اسکے

دل میں یہ احساس تھا کہ وہ محبت نہیں کرتا اس سے ----

آج آپکو احساس ہو گیا کہ حمائل سے ہی آپکی نسل چلے گی" اسنے دانتوں

میں لب دباتے اسکی شدت بھرے لمس کو سہتے--- کہا --

صیام نے سر اٹھا کر اسکیطرف دیکھا--

ہاں میرے بچوں کی ماں تم ہی بنو گی ---- کیوں کہ میں چاہتا ہوں

"میرے --ڈھیر سارے بچوں کو تم ہی پالو --

وہ اسکی شناسوں کو روکتا جیتا گیا

-

حمائل نے اس سے دور ہونا چاہا ---

مجھے مزید بکواس نہیں چاہیے -- یہ تو میرا ساتھ دو ورنہ چپ رہو " وہ سختی سے بولا --

حمائل چپ ہو گئ --آج بھی من مانی اسنے اپنی ہی کی تھی جلد ہی وہ اسکے حواسوں پر چڑھانے لگا اور -- حمائل کوسب کچھ بھولنے پر مجبور کر دیا ---

---

اسے جانا --- تھا بابا نے کہا تھا کل ہی جانا ہے تبھی وہ -- صبح صبح نیند نہ آنے کے سبب ---- ایسے ہی گاؤں میں گھومنے نکل پڑی ٹھیک سے صبح بھی نہیں نکلی تھی -- تیز ہوا سے اسے جھرجھری سے آئ تو اسنے اپنے سلیولیس شولڈرز پر چادر ڈال لی اور وہ کھیتوں کیطرف آ گئ --

صبح کی کرنیں پہلی بار نکلتے دیکھیں تھیں --

وہ ان کرنوں کو دیکھنے میں مگن تھی -- کہ اچانک فائرنگ کی اوازپر بھلا کر وہ نیچے بیٹھ گئ --

اتنے خاموش پرسکون اور حسین ماحول میں یہ شور بہت برا لگا تھا -- وہ کمزور بلکل نہیں تھی اپنا دفاع کرنا جانتی تھی -- نہ ہی ان بندوقوں اور گولیوں سے ڈرتی تھی --- تبھی چند لمحوں میں وہ اٹھ کھڑی ہوئی ادھر ادھر دیکھنے لگے -- کون تھا جس نے بندوق چلائ تھی یہاں دور دور تک کوئ نہیں تھا یعنی ارد گرد کوئ تھا جو اسے دیکھ رہا تھا ایک بار پھر گولیوں کہ آواز آئ -- تو وہ بنا ڈرے ادھر ادھر دیکھنے لگی --

اور اچانک ایک قہقہہ اٹھا اسنے قہقہے کے تعاقب میں دیکھا گھوڑے پر ایک مرد سوار تھا اور وہ ہنس رہا تھا ائرہ نے کچھ جھنجھلا کر اکسیطرف دیکھا یہ مداخلت پسند نہیں آئ تھی تبھی اسنے ---- بنا ڈرے اور بے سرایت سے اسکیطرف دیکھا ---

مجھے لگا ابھی تم یہاں سے بھاگ جاؤ گی ۔۔۔ "تیمور جو شکار پراسطرف آیا تھا ایک لڑکی کو دیکھ کر وہیں رک گیا ۔۔ کیا حسین لڑکی تھی ایسی لڑکی شاید اسنے کہیں نہیں دیکھی تھی ۔۔۔ کہاں اروش جو اسکا حسن تھا ۔۔ حوروں جیسی شفاف آنکھوں کو بے ایمان کر دینے والا ۔۔ لبوں کی لالی اور بالوں کے خم میں چھپی نزاکت وہ تو یوں ہی دیکھتا رہ گیا ۔۔۔ اروش کے بعد گاؤں کی نہ جانے کتنی لڑکیوں سے دل بھالا لایا تھا کتنوں کی عزت تار تار کر دی تھی مگر ایسا دلکش حسن تو کہیں میسر نہیں آیا تھا کہ وہ ٹھہر جاتا ۔۔۔

نہ اروش کو دیکھ کر کبھی اسکو ایسا محسوس ہوا تھا ۔۔

مجھے لگا تم بھاگ جاؤ گی "تیمور نے قس سے بات کرنے کا سوچا اور گھوڑے سے اترا ۔۔ ائرہ خاموش نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔۔۔

کون ہو تم" اسنے سوال کیا تیمور ہنس دیا ۔۔

وہ سامنے آیا گاؤں ں کا سردار " تیمور نے زرا فخر سے روعب ڈالنے والے انداز میں کہا کہ وہ اس سے ایمپریس ہو -- مگر ائرہ نے نگاہ پھیر لی ---

شکل تو سرداروں والی نہیں لگ رہی ---" وہ کہاں کسی سے ڈرتی تھی ---- منہ پھٹ تو تھی ہی -- جواب دے دیا -- تیمور نے سنجیدگی سے اسکو دیکھا

-

توکیا ہے میری شکل " تیمور سختی سے پوچھنے لگا جبکہ وہ گھوڑے کے پاس ائرہ سے تقریبا کچھ قدم دور کھڑا تھا -----

چوروں جیسی " ائرہ نے اپنے گولڈن بالوں کو جھٹکا دیا اور اسکے نزدیک خود آ گئ --اسکی شال سرک گئ تھی دودھ کی مانند چمکتا شانہ تیمور کی نظروں میں آ گیا ----

Novel Galaxy

جیسے کسی رازکو دبائے بیٹھو ہو ۔۔" وہ اسکے بلکل نزدیک آ کر بولی ۔۔۔ اور طنزیہ ہنس دی ۔۔اور جانے لگی

تیمور نے اسکی کلائی جکڑ لی ۔۔

لڑکیوں کو اتنا بولڈ نہیں ہونا چاہیے ۔۔ سخت زہر لگتی ہیں " تیمور نے تجزیہ بتایا جبکہ کلائ پر گرفت سخت سے سخت تر تھی ۔۔

اسے شاید یہ محسوس ہو رہا تھا کہ ائرہ بھی روئے گی چلائے گی اس سے بھیک مانگے گی ۔۔۔ اور وہ اسے بلیک میل کرے گا ۔۔ اور بھی بہت کچھ

Novel Galaxy

مگر وہ جانتا نہیں تھا وہ لڑکی نہیں افلاطون تھی۔۔۔

ائرہ نے اپنے ہاتھ پر اسکی سخت گرفت دیکھی اور اسکی آنکھوں میں دیکھا ۔۔

ائرہ کی آنکھوں میں وہئ خوف نہیں تھا ۔۔

ہاتھ چھوڑومیرا " دو ٹوک بولی ----

نہ چھوڑوں تو " وہ مسکرانے لگا خباثت سے پکڑئں --اب نیچ پن اتر آیا تھا وہ

انگوٹھے سے اسکی کالی سہلانے لگا اور اچانک

--- ائرہ نے دونوں ٹانگوں کو ہوا میں بلند کیا اور کھینچ کر اسکے منہ پر ماریں

اور دوسری طرف سے ---وہ

-- زمین پر آ کھڑی ہوئ ۔ تیمور

دور جا پڑا جبکہ اسکے کراہنے کی آواز اٹھنے لگی --ائرہ مسکراتے ہاتھ جھاڑے

--

Novel Galaxy

بس اتنا ہی"وہ جھک کر اسے کو دیکھنے لگی --

مجھے لگا کوئ تگڑی چیزہو تم----- زیادہ دیرلڑو گے-- دیر بات سنو میں ان

لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جو رونا دھونا ڈالتی ہیں ---- مرد کو مرد رہی رہنا

چاہیے ---- کتا نہیں بنانا چاہیے ----- اور تمھارے جیسے مرد ----- صرف بھونکتے ہیں ---- کاٹنا تو دور کی بات ----- وہ تو -- دولمحے سامنے کھڑے بھی نہیں ہو سکتے ---- چلتی ہوں "مسکرا کر کہتی --- وہ وہاں سے---- ہٹ گئ مگر اچانک اسے احساس ہوا یہ گھوڑا اسکا ہونا چاہیے تبھی وہ گھوڑے پر بیٹھی اور -- گھوڑے کی ٹاپ تیمور کو دورجاتی محسوس ہونے لگی --

وہ سے گالیاں بکنے لگا --

بہت بری طرح اسے چوٹ لگی تھی -- لگ رہا تھا اسکے ہاتھ ہی ہڈی وڈی نکل آئ ہے --

Novel Galaxy

وہ گھوڑے پر واپس حویلی آئ جبکہ وہاں حویلی میں اسکو ڈھونڈنے کے لیے سب مارے مارے پھر رہے تھے صیام --- فکر سے باہر چکر کاٹ رہا تھا اسنے اپنی جیپ منگائ تھی جانے کے لیے اور جیسے-- ہی وہ گھوڑے پر سوار اندر آئ صیام کی آنکھوں

میں یک پل کے لیے حیرت چھا گئ --

وہ گھوڑے پر سے اتری اور سیاہ شال اپنے اوپر لپیٹ کر چلتی ہوئ اسکے نزدیک آ گئ --

ئ نویلی بیوی کو چھوڑ کر میرے انتظار میں کھڑے ہو یقین میرے ڈیڈ نے ہنگامہ مچایا ہوا ہے" وہ پریشان دیکھنے لگی --

کہاں تھیں تم" صیام نے سختی سے پوچھا --

کلاس لگا کر آئ ہوں کسی کی" وہ مزے سے بولی --

کیا مطلب -- " صیام اسکے ساتھ ساتھ اندر آیا --- دونوں میں جیسے اجنبیت جاتی رہی تھی --

او ہو کوئ مل گیا تھا لائن مارنے کی کوشش کر رہا تھا -- اسنے میرا ہاتھ پکڑا میں نے وہی ہاتھ توڑ دیا -- شرط لگا لوں پلاسٹر لازمی چڑھے گا " وہ آنکھ مار کر بولی صیام دانت کچکا گیا --

کون تھا وہ شکل یاد ہے " صیام پریشانی سے پوچھنے لگا وہ اندر آ گئے تھے وہاں سب موجود تھے پریشان سے

-- حمائل ایکدم اسکے گلے لگ گئ بابا بھی آگے بڑھے -

"کہاں چلی گئ تھی تم ہم سب کتنا پریشان ہو گئے تھے ---

اللہ اللہ ادھر ہی تھی بابا --- ریلکس ماریں " وہ حمائل کو کہہ کر -- باپ کے پاس گئ -

ائرہ کیوں تم ایسی حرکتیں کرتی وہ " وہ بولے غصے میں تھے --

یار اب میں نے کیا کیا ہے فریش ائیر کھانے گئ تھی اس میں بھی مسلہ ہے کوئ ۔۔۔ "صیام نے اسکیطرف دیکھا اسنے اس ماسے منع کیا تھا کہ بابا کے سامنے کوئ زکر نہ کرے ۔۔

صیام باہر نکل گیا اور سب کو کہا کہ چیک کرو کون تھا وہ کیونلنکظ حویلی ولانو سے بدتمیزی آج تک کسی کی جرت نہیں ہوئ تھی ۔۔۔

ائرہ نے سب کو اندر بھلا پھسلا لیا ۔۔

صیام اپنے ڈیرے پر آ گیا ۔۔۔ اور یہاں آتے ہی وہ کاموں میں لگ گیا ۔۔ جبکہ اسے محسوس ہو رہا تھا اماں پریشانی سے نکلے گی تو پہلے اسی کو ۔۔۔ سنائیں گی کہ شادی کی پہلی صبح کہاں گئے تھے ۔۔

اسکے دماغ میں حمائل کا خیال آ گیا ۔۔۔ گزشتہ شب کو یاد کر کے لبوں پر مسکان بکھر گئ ۔۔

صبح اٹھتے ساتھ اسکی پیشانی پر پیار کی مہر لگائ تھی اگر وہ ہوش میں ہوتی تو شاید اتنے میں ہی پہچان جاتی کہ صیام اسکیطرف کتنی تیزی سے مائل ہو رہا ہے مگر وہ نیندوں میں گم تھی کیونکہ اسنے سونے جو نہیں دیا تھا اسے ---

وہ انھیں سوچوں میں مگن تھا کہ مکرم بھاگتا ہوا آیا ---

صیام باؤ وہ تیمور تھا " صیام کے چہرے پر حیرت نفرت سب کچھ تھا ---

صیام بھی حیرانگی سے --- مکرم کو دیکھنے لاگ

وہ کم بخت یہاں کیسے آیا " صیام بھڑکا --

نہیں معلوم مگر مجھے اسکے ارادے درست نہیں لگتے آج سے پہلے تو کوئ وہاں سے یہاں نہیں آیا ---اور وہ بھی حویلی والوں میں سے " مکرم نے کہا

تو صیام نے سر ہلایا ---

مورچوں پر بندوں کی تعداد بھڑاو " وہ اپنے خاص آدمی سے بولا --

اور تم بھی زرا تیمور پر پوری توجہ رکھو " صیام نے کہا تو مکرم سر ہلا کر پلٹ گیا --

یار کہاں چلا گیا ہے عالم یہ سب تیرے آنے سے ہی ٹھیک ہو گا نہ جانتا کیا چاہتا ہے یہ تیمور" صیام نے سوچا --اور دل میں علامہ سے مخاطب ہوتا --- وہ حویلی کوٹنے کے لیے -- گاڑی میں سوار ہو گیا

حویلی واپس لوٹا تو اسکی بیوی کمرے میں نہیں تھی اسنے ارد گرد دیکھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی باہر دیکھا --وہ اسے باہر بھی نظر نہیں آئ ---اور اسکے بعد --- اماں کے پورشن میں -- دو لڑکیوں کے ہنسنے کی آواز پر وہ اس طرف متوجہ ہوا --

Novel Galaxy

ائرہ کی کسی بات پر وہ ہنس رہی تھی صیام نے اسے پہلی بار اسطرح ہنستے دیکھا تھا جبکہ آئرہ کسی کی نکل اتار رہی تھیں اور رفتہ رفتہ اسے احساس ہوا کہ آئرہ تو --اسکی نقل اتار رہی ہے وہ -- غصے سے اس تک پہنچا --

ائرہ ایکدم رک گئ ---

"کیا ہوا ---- ایسے کیوں شکل بنا لی جیسے تم نے واقعی صیام کو دیکھ لیا ہو حمائل نے ہنسی روکتے ہوئے کہا --

صیام پیچھے " ائرہ نے اسکو بتانا چاہا --

میں ڈرتی ورتی نہیں ہوں ان سے تم مجھے ڈرانے کی کوشش مت کرو حمائل نے سر جھٹکا --"

Novel Galaxy

واقعی" صیام سنجیدگی سے بولا اور وہیں حمائل کا دم خشک ہوا کل رات وہ شیرنی بن کر جو کچھ سنا چکی تھی صبح اٹھتے ہی وہ سب سوچ کر جو رات گزر

چکا تھا اسے چھکے چھوٹ گئے تھے صیام کے لمس میں نفرت کے بجائے محبت پا کر وہ ایسے محسوس کر رہی تھی جیسے ہواؤں میں ہو۔۔۔

جیسے محبت کی خوشبو نے اسے احساس دلا دیا ہو ۔۔۔اور جب اسنے اسکی پیشانی پر لب رکھے ۔۔۔۔ یہ سمجھ کرکہ وہ سو رہی تھی تب حمائل کا دل کیا آنکھیں کھول دے اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھے ۔۔ مگر وہ اٹھ کر چلا گیا تھا اور اب اسکے پیچھے کھڑا تھا اسنے بنا کچھ کہے سامنے دوڑ لگا دی ۔۔ اماں کے کمرے میں ۔۔ ائرہ کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا ۔۔ ہنسی تو صیام کے لبوں پر بھی آ گئ تھی ۔۔

"تم ہنسنا بند کرو۔۔ کب جا رہی ہو یہ بتاؤ

او بداخلاق بد تہذیب انسان "ائرہ نے آنکھیں نکالیں ۔۔

Novel Galaxy

یہاں اپنی آواز کا روعب کسی اور پر جمانا خدا کرے تمھیں مجھ سے ایسا کام پڑے کہ گھٹنوں کے بل میرے پاس آؤ " صیام کو جاتا دیکھ کر وہ تپ کر بولی --

آگیا وہ دن ہو گیا تمھارا سپنا پورا " صیام طنزیہ ہنستا وہاں سے چلا گیا ---

جبکہ آئرہ نے پیچھے سے اسکو موٹی موٹی گالیاں دے کر دل خوش کر لیا تھا

وہ اماں کے کمرے میں مطمئین سی آ گئ ---

حمائل اور صیام کی شادی کو ایک ہفتہ گزرچکا تھا---

اور یہ ایک ہفتہ دونوں کے بیچ کئ فاصلوں کو مٹا چکا تھا --- صیام کی تلخی خوش مزاجی میں بدلتی جا رہی تھی جبکہ حمائل کو احساس ہونے لگا تھا کہ اسکے صبر کا پھل اسکو مل رہا ہے ----

وہ خوش رہنے لگی -- تھی چچا چچی بھی جا چکے تھے سوائے علینہ کے یہ سب نظارے دیکھنے کے باوجود وہ یہاں سے نہیں گئ تھی ---

علینہ پیچ و تاب کھاتی رہتی تھی --- ان دونوں کو دیکھ کر -- خاص کر جب صیام خود اسے آنکھ کے اشارے سے کمرے میں آنے کا کہتا تھا اور وہ زرا جھجھک کر شرما سی جاتی تب علینہ نفرت سے دونوں کیطرف دیکھتی صیام نے اسے بیوقوف بنایا تھا جب اسے حمائل پسند تھی تو اسکو کیوں اس طرح بیوقوف بنایا علینہ کے اندر اب غصہ بدلے پراتر آیا تھا --- اور وہ کسی دن کی تلاش میں تھی جب حمائل کا گلا گھونٹ کر مار دے تب صیام کو پتہ چلے گا کہ وعدے وعید اس سے کر کے اب اسپر وہ دو کوڑی کی لڑکی کو اہمیت دے رہا تھا ۔

Novel Galaxy

ائرہ کا کافی دل یہاں لگ گیا تھا مگر اب ڈیڈ اور باسم کے غصہ کرنے پر اسنے بالآخر جانے کا سوچا حمائل اداس سی ہو گئ وہ جب سے حویلی میں آئ

تھی حویلی میں رونق لگی رہتی تھی --- اور ہر کسی کے سامنے وہ حمائل کو ڈیفینس کرتی تھی یہاں تک کے صیام سے بھی لڑ پڑتی تھی --

حمائل اسکے ہونے سے کافی خوش تھی مگراب اسکے جانے کا سن کر وہ اداس ہو چکی تھی ائرہ جبکہ ہنس رہی تھی اور اسے سمجھا رہی تھی کہ ایک نہ ایک دن تو اسنے جانا ہی ہے مگر جو وقت اسنے اسکے ساتھ گزارا ہے وہ ہمیشہ یاد رکھے گی--

جبکہ حمائل کچھ نہ سمجھ کر ہی رونے لگی ---

ائرہ نے اسے گلے سے لگایا ---- اور صیام جو اسی طرف آ رہا تھا ہی منظر دیکھ چکا تھا --

دوسری کی چیزوں پر قبضہ جمانے میں ماہر لگتی ہو "ائرہ کو طنز بھری نظروں سے دیکھتا وہ بولا ----

Novel Galaxy

اور تم اپنی ہی چیز پر نظر نہ رکھنے والے اندھے -- " ائرہ نے مزے سے کہا

اور حمائل کے آنسو صاف کیے -----

صیام نے سنجیدگی سے اس منہ پھٹ کو دیکھا تھا ۔

میں اس دن سے پریشان ہوں جس دن تمھاری قسمت میں کوئ مرد آئے گا

--اوراسے غلطی سے تم سے محبت بھی ہو گی " صیام نے سر جھٹکا اور

حمائل کو گھیرا گویا جتایا ہو رونا بند کرو ----

رئیلی سوچ لو تمھارا کوئ قریبی ہی نہ پھنس جائے " وہ قہقہہ لگا اٹھی جبکہ

صیام نے اسکی طرف دیکھا --

"کاش میرا قریبی میرے قریب ہوتا ----

اسنے دل میں سوچ اور سر جھٹکا --

جاتے جاتے ایک نصحیت لیتی جاؤ منہ کم کھولا کرو ---- اتنی منہ پھٹ ہو

"--- کسی نے چماٹ مار دیا تو --پشتاو گی

شکل دیکھو اپنی اور باتیں دیکھو چماٹ مارنے والا ۔۔۔ ایک بلیک بیلٹ سے زندہ نہیں بچے گا " ائرہ نے خون خار نظروں سے اسے تپ کر دیکھا بلاوجہ اسے جلا رہا تھا کھڑا کھڑا ۔۔

صیام کے لب اسکے چیڑنے پر مسکرائے جبکہ حمائل کے بھی ۔۔۔۔

مرد تو مرد ہوتا ہے اب سامنے بلیک بیلٹ ہو یا یلو بیلٹ" وہ اپنی کہی بات سے مزہ لینے لگا ۔۔

حمائل اس کی تقریر پر تم ہی تالیاں بجا دو ۔۔۔ "ائرہ نے گھور کر اسکیطرف دیکھا ۔۔۔ تو صیام کھل کر ہنسا ۔۔۔۔

وہ انسان تو پھنسے گا جس سے تم محبت کرو گی "صیام نے ۔۔۔ حمائل کا ہاتھ پکڑ لیا ۔۔

حمائل ایکدم گھبرا اٹھی ۔۔۔۔ یہ اچانک افتاد تھی ۔۔۔۔۔

Novel Galaxy

"مجھے محبت وحبت پر یقین نہیں ----- یہ سب چونچلے ہیں من چلوں کے اسنے بیگ کو زیپ لگائ اور سر اٹھایا وہ دونوں ساتھ کھڑے اچھے لگ رہے تھے ائرہ مسکرا دی ---

مجھے تو یقین آنے لگا ہے" صیام نے حمائل پر گھیری نظر ڈالی --- وہ جیسے بدل گیا تھا حمائل پریشان سے ادھر ادھر دیکھنے لگی ---

آنا بھی چاہیے تمھیں تو" ائرہ نے ہنس کر بیگ اتارا --

دیکھو میں تمھیں اس گھر سے دفع ہونے میں مدد کر دیتا ہوں " صیام نے اسکا بیگ پکڑا اور جاتے جاتے بھی ----اسکو جلا گیا -- ائرہ کا بس نہیں چلا بیگ اٹھا کر اسکے سر میں مار دے جبکہ صیام نے بیگ اٹھایا اور مسکراہٹ روکتا باہر نکلا روم سے -- حمائل ائرہ کے گلے لگ گئ -- صیام نے حمائل کی پشت گھوری ----

آئرہ بھی اسکے گلے لگی

یار سیریسلی --- یہ آدمی دنیا کا بکواس ترین آدمی ہے تمھاری قسمت پر افسوس ہے مجھے " ائرہ اونچی آواز میں بولی ----

جھوٹی خوش قسمت ہے تمھاری دوست " صیام کہاں باز آنے والا تھا --

آہ کیا قسمت ہے چوہا ملا ہے " ائرہ نے اس سے بیگ کھینچا اور خود اتارنے لگی ---

تم مجھے صیام خان کو چوہا کہہ رہی ہو " وہ غصے سے اسکو دیکھنے لگا --

اب لگی اتنی دیر سے میرا خون جلا رہے تھے " ائرہ نے دانت نکال کر دیکھا اور --- نیچے اتر گئ --

تمھیں تو میں بتاتا ہوں جو اتنا اسکے گلے چمٹ رہی تھی " حمائل کا ہاتھ کھینچ کر وہ تینوں نیچے اترے -- حمائل تو اپنے رونے میں مشغول تھی --- جبکہ ائرہ وہاں کھڑے سب لوگوں سے ملی علینہ سے بھی ملی جبکہ لبوں پر مسکان تھی جو علینہ کو طنزیہ ہی لگی ---

وہ جلدی سے ائرہ سے دور ہو گئ --- اسکے انداز میں سخت نفرت تھی

--ایسے تو وہ ان لوگوں کی جان چھوڑنے والی نہیں تھی --

اماں سے مل کراسے بہت اچھا احساس ہوا-- کیونکہ وہ ایک شفیق خاتون

تھیں ---

تبھی وہ انکے گلے سے اچھے سے لگی رہی اور وہ بھی اسے پیار کرتی رہیں

وہ ان سے الگ ہوئ --

دوبارہ بھی آنا بیٹا ---" اماں نے کہا تو اسنے سر ہلایا اور حمائل کے گلے لگی

حمائل پھر سے رونے لگی۔

عجیب روندھو لڑکی ہے "آئرہ نے صیام کی جانب دیکھا --

ایسی ویسی" دونوں پہلی بار کسی بات پر متفق ہوئے تھے --

حمائل نے ناراضگی سے دیکھا جبکہ ائرہ ہنسنے لگی ۔

چلو اب خوش خوش ہو جاؤ -- اوکے میں جلد دوبارہ آؤ گی" آئرہ نے کہا اور صیام کیطرف دیکھا ---

دل تو نہیں ہے دوبارہ تمھاری شکل دیکھنے کا مگر تم سے دوبارہ ملوں گی ضرور ائرہ نے کہا -- "

سیم ٹو یو" صیام نے بھی لاپرواہی سے کہا --اور ائرہ اپنا بیگ اٹھاتی گارڈ کیطرف چلی گئ -- جو باہر اسکا انتظار کر رہا تھا ---

.....

اسکی گاڑی کچے پکے راستوں سے ہوتی -- بڑی تیزی سے آگے جا رہی تھی جبکہ اسنے کانوں میں ائیر فون لگائے ہوئے تھے اور آنکھیں بند کیے وہ باسم کو سوچتی وہئ میوزک سن رہی تھی --- وہ جانتی تھی باسم کس قدر خفا ہو گا

اس سے -- اور کوئ بعید نہیں مارنے بھی دوڑے مگر اسے یہ بھی پتہ تھا وہ اس سے کتنا پیار کرتا ہے اور انھیں چیزوں کا وہ فائدہ اٹھاتی تھی جبکہ --- ائرہ بس اسے ایک دوست کی حیثیت دیتی تھیں اس سے زیادہ کچھ نہیں -- مگر باسم کی فیلینگز کی قدر بھی تھی اسے --اوراسنے سوچا ہوا تھا--- اسے تو کسی سے محبت ہوئی نہیں تو شادی باسم سے ہی کر لے گی -- وہ جو اسکے سارے نخرے اٹھا کر بھی نہیں تھکتا اور رہی محبت تو ضروری نہیں زندگی میں ہر انسان کو کسی سے محبت ہو کچھ لوگ بنا محبت کے بھی تو زندگی گزار لیتے ہیں اور وہ ان میں سے ایک تھی ----

اور شاید کبھی آگے جا کر اسے باسم سے محبت ہو ہی جاتی ---

وہ انھیں سوچوں میں گم تھی کہ --- اچانک گاڑی رک گئ --

اسنے آنکھیں کھول کر دیکھا تو -- کافی سارے لوگ انکی گاڑی کے گرد تھے گھبرا کراسنے ائیر فون ہٹائے کانوں پر

سے -- اور جلدی سے دروازہ کھولنا چاہا --

میڈیم دروازہ مت کھولیں " ڈرائیور بولا مگر وہ کسی سے ڈرتی نہیں تھی وہ گاڑی سے باہر نکلی تو -- ان لوگوں نے اسکو جکڑ لیا جیسے اسے ہی پکڑنے آئے ہوں ---ائرہ نے بھڑک کر --ان سے مقابلہ کیا مگر وہ تو سیلاب کیطرح آدمی نکل نکل کر آرہے تھے وہ جتنی ہمت تھی کرتی رہی تھی مقابلہ کیونکہ وہ بلیک بیلٹ تھی ---- مگر تعداد بڑھتی دیکھ اسکے ہاتھ کانپے -- اسنے ڈرائیور کو دیکھا جو اسکو بچانے کے چہروں میں خونم خون ہو گیا تھا اور ان آدمیوں نے اسکو جکڑ لیا اسی لاپرواہی کے سبب --

اسنے اچانک سامنے دیکھا گاڑی آرکی اوراس گاڑی میں سے تیمور باہر نکلا ---

ائرہ نے دانت پیس کراسکو دیکھا ---

اسکے وہم و گمان میں بھی یہ انسان نہیں تھا ---

" یہ کیا گھٹیا حرکت ہے

بڑی آگ ہے تم میں" تیمور مسکرایا اور اسکے گال کو چھونا چاہا ۔۔۔۔۔

بزدل ان آدمیوں سے مجھے پکڑوا کر شیر ہو رہے ہو ۔۔ کہو انھیں چھوڑیں مجھے" وہ چلائ ۔۔

جبکہ تیمور کا قہقہہ نکلا ۔۔۔۔

گاڑی میں پٹخو اسکو "وہ بولا کرک لہجے میں اور ان آدمیوں نے اسکی بات مان لی ۔۔اور چیختی چلاتی ائرہ کو اٹھا کر گاڑی میں پٹخ دیا ۔۔۔

ائرہ نے باہر نکلنا چاہتا مگر گاڑی کو لوک لگا دیا گیا ۔۔۔

ائرہ کی آواز ساؤنڈ پروف گاڑی سے نکل نہ سکی اور اچانک ہی اسکے منہ پر ایک رومال رکھ دیا گیا جس سے ۔۔ اسکا دماغ سن ہوا اور وہ غنودگی میں چلی گئ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات ہو گئ تھی ۔۔۔۔ مگر ائرہ اب تک نہیں پہنچی تھی نہ ہی اسکا نمبر لگ رہا تھا اور نہ ہی ڈرائیور کا اب باسم سمیت ائرہ کے والد بھی پریشان ہو اٹھے تھے انھوں نے بالآخر صیام کو کال ملائ

وہ ڈیرے پر تھا ۔۔۔۔ تبھی مکرم اسکے پاس بھاگتا ہوا آیا ۔۔۔۔

مکرم کے چہرے سے ۔۔ پھٹنے والی خوشی کو صیام نے حیرانگی سے دیکھا ۔۔

کیا ہوا ایسے خوش ہو تم تو بھئ جیسے عالم آ گیا ہو " صیام نے مسکرا کر سر جھٹکا ۔۔۔

Novel Galaxy

جی خان سائیں آ گئے ۔۔۔ وہ وہ دیکھیں انہی گاڑی اندر آ رہی ہے " مکرم بول نہیں تقریبا چیخ رہا تھا ۔۔ دوسری طرف صیام کا حال بھی مکرم سے کم نہیں تھا وہ وہیں سب چھوڑ کر باہر بھاگا تھا ۔۔۔۔

عالم کی گاڑی روکی اور وہ ---- باہر نکلا ---- تو صیام کو لگا کہ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا ---

جبکہ عالم کی مسکراہٹ نے تو جیسے ---- اسکو اور بھی حیران کر کے رکھ دیا وہ بھاگ کر اسکے سینے سے لگا تھا --

کہاں چلا گیا تھا سالے تو -- کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تجھے --- بتا کر تو جاتا کہاں گیا تھا ---" صیام اسکے کندھے پر مکے برساتا بولا ---

جبکہ عالم ہنس پڑا ----

صیام کو اسکی ہنسی میں عجیب سی بات لگی ---

مجھے جاری شادی کی خبر ملی تو سوچا اپنے مصروفیات میں سے تم پر احسان کرنے کچھ دن آ ہی جاؤں" وہ اسکا شانہ تھپتھپا کر بولا ---

بلکل سپاٹ انداز مسکراہٹ بھی۔ --- عارضی سے لگ رہی تھی --

بہت مہربانی اس احسان کے لیے ---- چلو حویلی چلتے ہیں_ صیام نے جلدی سے کہا -- جبکہ غلام نے مکرم جو دیکھا -- جو رو دینے کے لیے تیار تھا -- وہ ہنسا اور مکرم کے شانے پر ہاتھ رکھ لیا -- جبکہ صیام یہ منظر دیکھ کر پیچھے ہوا اور اپنا سامان لینے اندر چلا گیا --

ٹھیک ہو " وہ ایسے پوچھ رہا تھا ۔

آپکی بہت یاد آئ سائیں " مکرم رونے لگا ---

مرد بنو مرد" عالم ہنس کر کہتا --- آگے بڑھ گیا جبکہ مکرم جلدی سے اسکے پیچھے ہو لیا --- عالم کی چال میں بھی لاپرواہی تھی ---

جبکہ صیام بھی آگے پیچھے ہو لیا گاڑی کو وہیں چھوڑ کر وہ لوگ -- پیدل ہی -- حویلی کیطرف چل دیے -- راستے میں ---- صیام نے باتوں کا ڈھیر لگا دیا سوال پر سوال کرنے لگا جس کا وہ کوئ جواب نہیں دے رہا تھا تم نے

حمائل سے شادی کی ہے یہ کسی اور سے "عالم کے سوال پر صیام نے اسکو دیکھا --

افکورس حمائل سے ہی کی ہے" صیام بولا ----

کیوں" عالم ہسننے لگا ----

سمجھو محبت کا کیڑا مجھے بھی کاٹ گیا" صیام ہنسا عالم نے سر ہلایا --اور اسکے بعد کچھ نہیں بولا ---

صیام کے نمبر پر اچانک کال آنے لگی ان نون نمبر تھا تبھی اسنے اٹھانا ضروری نہیں سمجھے اور عالم کے آنے کی خوشی میں اسنے سیل یوں ہی رکھ دیا

Novel Galaxy

ائرہ کی آنکھ کھلی تو -- چاروطرف اندھیرہ تھا - جبکہ اسنے ہلنا چاہا تو خود کو رسیوں میں جکڑا پایا -- مگر اسے دیکھائ دے رہا تھا یہ میرر وال کے اس پار

بیابان سا باغ تھا شاید کبھی یہاں ایک خوبصورت باغ تھا اسے عجیب وحشت اور خوف سا آیا اس جگہ سے --اسنے چلانا چاہا مگر منہ پر ٹیپ لگنے کے باعث چلا نہیں سکی وہ رگڑتی رگڑتی --- اس میرر کے نزدیک آ گئ جہاں سے وہ خوفناک باغ دیکھ رہا تھا اسنے دروازہ دونوں ہاتھوں سے بجایا ----

مگر جلد اسے احساس ہوا یہ ساؤنڈ پروف ہے --

آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہنے لگے جبکہ غصہ ایسا تھا کہ وہ --ابھی سب کو کھا جاتی ----

مگر اس وقت بے بسی ہی بے بسی تھی وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی --

وہ اسی میرر سے سر ٹکا کر بیٹھ گئ -- باسم اور بابا کی شدید یاد آ رہی تھی کسی کو پتہ بھی نہیں چلا ہو گا -- کہ وہ کڈنیپ ہو چکی ہے ---

---

پوری حویلی میں چہل پہل بڑھ گئ تھی عالم عالم تھا چاروں طرف حمائل نے خصوصی کھانا بنایا تھا اماں تو اسپر فدا ہوئے جا رہیں تھیں۔ --- جبکہ عالم ریزرو ہی تھا سب سے --

بس بس میرا پیٹ اب بھر گیا ہے --" عالم نے عاجز آ کر حمائل وک روکا

" شاہ بھائ آپ پہلے جیسے اب نہیں دیکھتے تبھی آپکو اچھے سے کھانا چاہیے حمائل اس سے پہلی بار بولی تھی ---

عالم مسکرا دیا ----

اچھا بس اتنا ہی" اسنے اسے روکا --

بیٹا شادی پر آتے ---" اماں نے کہا ---

جی آنٹی" عالم کے جواب پر اماں صیام کو دیکھنے لگی جس نے آنکھوں سے روکا کہ یہ سوال نہ کریں --

جبکہ ایکطرف بیٹھی علینہ اپنا سانس روکے عالم ہو دیکھ رہی تھی --

جبکہ عالم کا رتی بھی دھیان اسپر نہیں تھا -- صیام

اس سے بات چیت کر رہا تھا ----

حمائل بھی بیچ بیچ میں بول لیتی --

یہ لڑکی تو کافی بدل گئ ہے" عالم نے سنجیدگی سے حمائل کو دیکھا اور --

مسکرا دیا۔ -- بلکہ حمائل شرما گئ --

"میری توجہ کا اثر ہے

صیام نے فخر سے کہا ----

" کافی جلدی اثر ہو گیا

عالم ہنس دیا ----

Novel Galaxy

علینہ کو لگا اسکی ہونے سے -- جیسے ہر چیز خوبصورت ہو گئ ہو --- البتہ صیام بھی اسکی شخصیت کے آگے دھندلا سا لگ رہا تھا وہ ایک ٹک عالم کو دیکھ رہی تھی ---

---

اگلا دن لگ گیا --- مگر ائرہ کی کوئ خیر خبر نہیں ملی اور اسی لیے -- باسم اور ڈیڈ خود حویلی کے لیے نکل پڑے -- جبکہ ----

صیام کو اسکے خاص ملازم نے جلدی سے اٹھایا ---

صیام نے کہاں اٹھنا تھا -- حمائل نے دروازہ بجنے پراسکا دھیان دروازے کیطرف کرایا --

یار رہنے دو مت جاؤ -- لیٹی رہو " وہ اسکو اپنی بانہوں میں قید کرتا بولا --

حمائل کا چہرہ سرخ ہو گیا --

Novel Galaxy

اٹھ جائیں ہو سکتا ہے شاہ بھائ ہوں " وہ بولی تو صیام کی آنکھیں پٹ سے کھلیں --

ویسے انمیزڈ تو نہیں ہے وہ " وہ شرٹ ڈالتا --- بولا --- جبکہ --- حمائل نے خود کو اچھے سے ڈھانپ لیا ---

خان معافی چاہتا ہوں مداخلت پر مگر -- جی ایک خونم خون آدمی ملا ہے شہر _ والے راستے سے --- لوگوں کو اسے حویلی لے آئے ہیں

اسنے بتایا -- صیام کے ماتھے پر بل ڈلے -- اسنے سر ہلایا دروازہ بند کیا اور جلدی سے واشروم میں چلا گیا -- حمائل بھی اسکے باہر آنے تک سب ٹھیک کر چکی تھی

Novel Galaxy

" سب ٹھیک ہے نہ " وہ پوچھنے لگی --

معلوم نہیں " صیام نے کہا اور باہر نکل گیا -- حمائل بھی خیر کی دعا کرتی فریش ہونے چلی گئ --

---

صیام نے اس آدمی کو دیکھا اس کا چہرہ بری طرح پیٹا گیا تھا تبھی چہرے پر خون تھا --

کون ہے یہ آدمی" صیام پہچان نہیں سکا --

عالم بھی وہیں آ گیا -- ٹراؤزر شرٹ میں -- بے پناہ وجاہت اور سنجیدگی سمیت --

زندہ ہے" اسنے پوچھا

ہاں آہستہ چل رہی ہیں سانسیں جاؤ اسے ہسپتال لے جاؤ -- ہوش میں آنے تک بتا دے گا کون ہے" صیام نے حکم دیا تو ---- اس کے آدمی اس آدمی کو وہاں سے اٹھا کر لے گئے --

Novel Galaxy

جبکہ عالم اور صیام اس سے پہلے اندر جاتے کے حویلی کے اندر گاڑی آ رکی

ان میں سے باسم اور ائرہ کے والد کو اترتا دیکھ صیام وہیں رک گیا ----

باسم کو تو ایک بار ہی دیکھا تھا اسنے --

عالم بھی رک گیا وجہ صیام کا رکنا تھا ---

وہ جلدی سے صیام کے نزدیک آئے --

ائرہ آئ نہیں تو ہم نے سوچا ہم اس لڑکی کو لینے خود ہی لینے آ جائیں

--ضدی بھی ہے کافی وہ تو " اسکے والد پھیکا سا ہنس کر بولے ---

تو ایکدم --- صیام کے دماغ کو جیسے کرنٹ لگا تھا --

اور اس آدمی کی شکل کی شناخت بھی ہو گئ --وہ سر تھام گیا ---

کیا ہوا بیٹا "ائرہ کے والد اسکے پریشان ہونے پر ایکدم پوچھنے لگے ---

Novel Galaxy

انکل ائرہ تو کل صبح ہی چلی گئ تھی یہاں سے --"صیام کے کہنے کی دیر تھی کہ -- وہ دل تھام گئے ۔

"کیا کہہ رہے ہو یہ تم وہ تو وہاں نہیں آئ پھر کہاں گئ --

رک جاؤ " اچانک صیام نے ان آدمیوں کو روکا --

اور اس آدمی وہ جس کو انھوں نے اٹھا رکھا تھا نزدیک لانے کا کہا

عالم یہ تماشہ خاموشی سے دیکھ رہا تھا ---

کیا یہ ہے ائرہ کا ڈرائیور" صیام نے پوچھا --

ہے یہ ندیم ہی ہے مگر اسکی یہ حالت کس نے کی" باسم اب غصے سے بولا---

Novel Galaxy

صیام کے ماتھے پر کئ تفخر کی لکیریں تھیں اسکے وہم وگمان میں بھی اسی کسی حرکت کی امید نہیں تھی ۔

آپ لوگ اندر آ جائیں " صیام نے وہاں سے اندر جانا مناسب سمجھا ۔

میری بیٹی کہاں ہے" وہ ایکدم چلائے --- جبکہ عالم گھیری سانس بھر کر اندر چلا گیا -- صیام انھیں زبردستی اندر لے آیا جبکہ باسم نے بھی کہا کیونکہ -- غلط تو کچھ وہ چکا تھا --- مگر وہ باپ تھے اسطرح سکون میں کیسے آ سکتے تھے ----

" تم سچ بتاؤ کیا ائرہ یہاں سے چلی گئ تھی

افکورس وہ یہاں سے صبح ہی نکل گئ تھی" صیام نے اپنی بات پر زور دیا

-- حمائل اماں اور علینہ بھی باہر آ گئیں --

علینہ تو ائرہ کے غائب ہونے پر -- جیسے ٹھنڈی ہو گئ جبکہ حمائل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے --

Novel Galaxy

وہاں سب متفکر تھے سوائے عالم کے جو سکون سے کافی کا کپ پی رہا تھا سب کو دیکھتے ہوئے جیسے اسے ان باتوں سے کسی کے گم ہو جانے سے کسی کے کھو جانے سے کوئ فرق نہ پڑتا ہو --وہ بھی تو انھیں جیسی گلیوں

میں اپنا آپ کھو چکا تھا اب کسی کے کھو جانے یہ گم ہو جانے سے کیا فرق پڑتا تھا ---

اسکے انداز میں بے رحمی سفاکی لاپرواہی کا اکثر تھا وہ سب -- ایایک دن اسی بھاگ دوڑ میں گزر گیا تھا --- چارو طرف ائرہ کی ڈھونڈ تھی جبکہ ائرہ کہیں نہیں تھی----- اور اس بات سے ---- باسم کا اشتعال جبکہ ائرہ کے والد کی خراب ہوتی طبعیت سے جیسے سب پریشان رہ گئے تھے اوپر سے صیام -- کمرے میں جاتا -- تو وہاں حمائل اسپر کسی بھی قسم کی توجہ دیے بنا رونے میں اور دعائیں مانگنے میں مصروف ملتی اور اسکا دوست یہ سارے نظارے تک رہا تھا مگر ایک لمحے کے لیے بھی اسنے اپنی خدمات فراہم نہیں کیں تھیں ----

بلآخر صیام پھٹ ہی پڑا --

اتنے سخت دل مت بنو لڑکی کا معملہ ہے

۔ عالم ۔۔۔۔۔۔ وہاں بیٹھے بیٹھے غائب ہو گئ۔۔۔ ڈرائیور کو ہوش نہیں ا رہا اسکے سر پر اتنی بھاری چیز ماری گئ ہے ۔۔۔اور تم دیکھ رہے ہو میں کس قدر مشکل میں ہوں مگر ایک پل کو بھی تم یہ نہیں سوچ رہے کہ تم میرے لیے ہی کچھ کر لو ۔۔۔ "صیام نے اسکی شکل دیکھی جو موبائل میں ایسے مصروف تھا جیسے۔۔ابھی خزانہ نکال لے گا

۔۔

میں نے کیا مدد کرنی ہے تمھاری میں جانتا تک نہیں جس انسان کو ۔۔۔ نہ ہی میں نے کبھی دیکھا اس شخص کے بارے میں میں تمھاری کیا مدد کر سکتا ہوں تم ڈھونڈ رہے ہو مل جاتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس لڑکے کو اور بڈھے کو گھر سے باہر پھیکوا دینا۔۔ تمھارا مسلہ نہیں اس لڑکی کا غائب ہونا وہ لاپرواہی سے بولتا ۔۔۔۔ ایک نظر بھی اسکیطرف دیکھنے کو تیار نہیں تھا "

۔۔

صیام اس سے پہلے کچھ بولتا کہ --- مکرم دوڑتا ہوا آیا جبکہ باسم بھی وہاں۔ آچکا تھا -- سائیں میرا شک درست نکلا --- سائیں آئرہ بی بی کو تیمور نے اٹھوایا ہے ---- " مکرم پھولتی سانسوں میں بولا جبکہ --صیام ایکدم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا-- عالم نے ایک نظر بس --- مکرم کو دیکھا اور دوبارہ موبائل میں مصروف ہو گیا --جبکہ باسم نے نہ سمجھی سے ان سب کو دیکھا --

کون ہے یہ تیمور اور اسنے کیوں اٹھوا لیا ---ائرہ کو --" باسم ان تینوں کو دیکھ رہا تھا ایک تو اسطرح لاپرواہ تھا

۔ گویا ---- اس وقت طوفان بھی ا جائیں وہ تب بھی یوں ہی شانت بیٹھا رہے گا-----

اس (گالی) کی ہمت کیسے ہوئی ---- " صیام بھڑکا اور اپنی گن لوڈ کی

Novel Galaxy

چلو مکرم میرے ساتھ " صیام نے عالم کی بے حسی پر اب غصے سے لعنت بھیج دی ---

جبکہ باسم بھی انکے ساتھ ہونا چاہتا تھا مگر مکرم رک گیا ------

" سائیں ---- اس دشمن کے وار بھڑتے جا رہے ہیں سائیں کچھ کریں مکرم بولا ---

جاؤ مکرم --- صیام کے ساتھ" تحکم بھرا لہجہ ضرور تھا مگر ---- بات جو اسنے کہی ---- اسپر وہاں کھڑے لوگوں کا خون جھلس گیا -----

اسے پرواہ بھی نہیں تھی --

مکرم اس کی منت مت کرو ---- یہ تو یہ بزدل ہو گیا ہے --- یہ تیمور کا مقابلہ نہیں کر سکتا ----- مگر تیمور صیام خان کو جانتا نہیں --- عالم شاہ جن کی نسلیں برباد نہیں کر سکا --- انکا کام تمام صیام خان کرے گا ----" وہ غصے اور ناگواری سے کہہ کر وہاں سے نکلا باسم یہ معملات سمجھ

نہیں پایا تھا مگر ائرہ کے لیے اسے صیام کے پیچھے بھاگنا پڑا -- مکرم چند پل عالم کو یوں ہی دیکھتا رہا --اور اسکے بعد وہ بھی جیسے شکستہ سا وہاں سے ہٹ گیا ----

وہ تینوں جا چکے تھے ---- عالم شاہ نے -- سیل فون نیچے پھینک دیا ----

جبکہ اس راستے کو دیکھنے لگا جہاں سے وہ گزرے تھا ----

دل کی حالت ایسی تھی -- کہ ---- چیر دیا جائے ----

اگر کوئ اسے سمجھتا تو ---اسکے لیے واپس لوٹنا --- کیا قیامت سے کم تھا ---- مگر --- در حقیقت وہ نہیں یہ دنیا بے رحم تھی ------

اسنے سر جھٹکا ---- اور اٹھ کھڑا ہوا ---

وہ واپس لوٹ جانے کے لیے -- حویلی کی جانب چل دیا -----

دو دن بعد ائرہ نے کسی وجود کو اپنے سامنے دیکھا تھا ۔۔۔ اور وہ تیمور شاہ تھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا ۔۔۔

اب کیسا محسوس کر رہی ہو بلبل پنجرے میں قید ہو کر " وہ ہنسا اور ائرہ کے چہرے پر ہاتھ رکھا ۔۔اسے پہلے وہ اپنی نیچ حرکتوں پر اترتا ائرہ نے وہ ہاتھ جھٹک دیا ۔۔ جبکہ تیمور نے بنا برا منائے دوبارہ اپنا ہاتھ ائرہ کے گال پر رکھا ۔۔۔ اور اسکی انگلیوں کی حرکت سے آئرہ کو محسوس ہو رہا تھا ۔۔ جیسے اسکے وجود پر بچھو چل پڑا ہو ۔۔۔

Novel Galaxy

وہ بے بسی سے ۔۔۔ یہ سب برادشت کر رہی تھی اگر اسکے ہاتھ کھلے ہوتے یہ منہ پر پٹی نہ ہوتی تو وہ ۔۔اج تیمور شاہ کا قیمہ بنا ڈالتی ۔۔۔۔ تیمور شاہ اپنی اوقات سے بھر ہوا تو وہ پھڑپھڑا گئ جبکہ تیمور کا قہقہ بلند ہوا ۔۔۔۔

تمھیں یہاں بچانے کوئ نہیں آئے گا -- جان من " وہ بولا اور اٹھ گیا

---- ارد گرد دیکھنے لگا یہ جگہ عالم شاہ کی تھی جسے وہ برباد کر چکا تھا --

وہ بلا جواز قہقہے لگانے لگا

-- ائرہ اس پاگل انسان کو دیکھ رہی تھی جس نے -- کوئ کام کی چیز اٹھا

کر ----

اسکو زمین پر زور سے مار دیا ---اس گھر کی ایک ایک شے وہ توڑ دینا چاہتا

تھا یہ جگہ بیان کر کے اسنے واضح کیا تھا -- تیمور شاہ کیا ہے بلکہ --- پورا

گاؤں جیسے --- سوکھ گیا تھا -- جیسے پورے گاؤں میں ہریالی تازگی ختم ہو گئ

تھی تیمور شاہ ایسا انسان تھا---

تیمور شاہ نے گاؤں کے لوگوں کے لیے ہر چیز کی قیمت میں اتنا اضافہ کر

دیا کہ اب تو لوگ فاقوں پر تار آئے تھے --

گاؤں کی لڑکیوں میں جو اسے پسند آتی وہ اٹھا کر اپنے ڈیرے پر لے جاتا یہ تو کسی کو مار دیتا یہ پھر اسے ماں باپ کو پیسے دے کر منہ بند کر دیتا --

تیمور شاہ فرعون بنتا جا رہا تھا-----

ائرہ اسے دیکھ رہی تھی وہ ائرہ کے پاس پلٹا تو ہاتھ میں کانچ کا بڑا سارا ٹکڑا تھا -- دھیمی چال چلتا اسکے نزدیک ا کر بیٹھ گیا --

ائرہ سرک کر اس سے دور ہوئ وہ کانچ کے ٹکڑے کو دیکھ رہی تھی--

انھیں ہاتھوں سے تم نے مجھے مارا تھا نہ ---" تیمور خونخوار نظروں سے اسے گھورتا بولا ----

ائرہ کو سمجھ آ گئ وہ سائیکو کیا کرنے والا ہے وہ پھڑپھڑانے لگی جبکہ تیمور نے اسکے بندھے ہاتھوں کو قہقہ لگا کر تھام لیا اور اسکے ہاتھ پر گھیرے نہیں مگر کئ جگہ کٹ ڈال دیے -- جس سے خون رسنے لگا ---

تیمور شاہ نے وہ خون کی بوندیں تڑپتی ہوئی ائرہ کے منہ پر مل دیں --- جبکہ اب بھی سکون نہیں آیا تھا زمین کی مٹی بھی ائرہ کے منہ پر مل کر ----

وہ قہقہ لگا رہا تھا -- ائرہ کو رونا ا گیا ---- اگر اگر اسکا ہاتھ کھل جاتا تو آج اس (گالی)کی لاش یہاں سے نکلتی ائرہ سوچ رہی تھی مگر ہاتھ ایسے بندھے تھے جیسے کبھی نہ کھلیں ----

---

صیام مکرم باسم اس حویلی کے سامنے پہنچے سوکھے زرددرخت اور -- بے رنگ عمارت کو مکرم اور صیام حیرت سے جبکہ باسم ناگواری سے دیکھ رہا تھا ----

عجیب وحشت تھی وہاں --- وہ اندر دروازہ کھول کر زبردستی پہنچے وہاں کھڑے گارڈز نے --- انپر حملہ کیا مگر -- انکے گارڈز نے اور ان تینوں نے

انکا مقابلہ کیا --- اور اندر دوڑے---- مگر ابھی وہ عمارت میں قدم رکھتے تیمور شاہ کو دیکھ کر --- صیام وہیں رک گیا ---

کیا کرنے آیا ہے " تیمور نے سنجیدگی سے پوچھا

ائرہ کہاں ہے" صیام چلایا ---

تیمور گویا سمجھ گیا ---اور قہقہ لگا اٹھا ---

اسے لینے آیا ہے--- " تیمور نے ایسے کہا کہ صیام کو اپنی بے عزتی کا احساس ہوا اور وہ -- تیمور پر ایکدم حملہ کرتا کہ تیمور کے گارڈز نے--اسے پکڑ لیا ---

مکرم اور باسم نے اسے چھڑانا چاہا مگر سیلاب کیطرح تیمور کے گارڈز ابل ابل کر نکل آئے -- کہ وہ جو -- چند گارڈز لے کر گیا تھا ان سب کو بھی قابو میں کر لیا --

صیام نے اپنا ہاتھ چھڑایا ۔۔اسکے پاس سے گن بھی نکال لی گئ تھی وہ نفرت سے تیمور کو دیکھنے لگا ۔۔

اس کو اتنا مارنا کے ۔۔۔ اگلی بار اپنی لاتوں پر کہیں جا نہ پائے" اور پھیکوا دینا اس گند کو اسکے گاؤں" کہہ کر وہ اندر چلا گیا جبکہ تیمور کے گارڈز نے ۔۔۔ ان سب کا قیمہ بنا دیا مقابلے کے باوجود بھی وہ ۔۔ بری طرح لہو لہان ہوئے تھے

Novel Galaxy

عالم بیگ ہاتھ میں لیے وہاں سے جانے کے لیے باہر نکلا کہ ۔۔۔ حمائل کے ایکدم سامنے ا جانے سے رک گیا ۔۔۔

اسکو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا ۔۔۔۔

اگر اس لڑکی کی جگہ میں ہوتی تب بھی آپ صیام کی مدد نہ کرتے اور اسی طرح لاپرواہی سے چلے جاتے "وہ آنکھوں میں کئ سوال بھرے اسے دیکھ رہی تھی ----

جبکہ لبوں سے جو وہ بولی عالم نے اسکی جانب دیکھا --

اچھی بات ہے تم اسکی جگہ نہیں ہو" عالم نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا --

اپنا اور صیام کا خیال رکھنا" وہ بولا اور پاس سے گزرنے لگا ---

آپ اسطرح نہیں کر سکتے صیام اکیلے ہیں ---" حمائل پھر سے اسکے آگے ا گئ ---

میں نے نہیں کہا تمھارے شوہر کو کسی بھی غیر کے لیے اپنے سینے میں اتنا دل رکھے اور ویسے تمھیں نظر رکھنی چاہیے وہ اس لڑکی کے لیے اتنا جزباتی کیوں ہوا" وہ بولا --- تو حمائل نے نفی میں سر ہلایا --

وہ میری دوست ہے "وہ افسوس سے اسے دیکھنے لگی --

عالم چپ ہو گیا ----

اور ایک نگاہ اسپر ڈال کر پھر سے وہاں سے جانے لگا کہ اچانک باہر سے چیخوں پکار کی آواز اٹھی --

وہ باہر کی جانب متوجہ ہوا ---- ہال میں -- اماں بھی یہ چیخ و پکار سن کر ا گئیں ---

خدا خیر کیا ہوا ہے " وہ بولیں -- تو حمائل کے پیچھے باہر نکلی

باہر خون میں لت پت صیام کو دیکھ کر -- جہاں --- ملازم حونک ہوئے تھے وہیں حمائل کی چیخ نکلی تھی --- جبکہ اماں دل تھام کر وہیں بیٹھتی چلیں گئیں -- کسی بھی ماں کے لیے بیٹے کو اس حالت میں دیکھنا کہاں گوارہ تھا -- عالم نے بیگ وہیں پھیکا اور وہ صیما کیطرف بھاگا اسکے پیچھے

حمائل بھی بھاگ کر صیام تک پہنچی جسے --- ندی کے پاس سے ملازم اٹھا لایا تھا --

صیام بے ہوش تھا جبکہ چہرہ خون سے بھرا ہو اتھا --

صیام" عالم نے اسکا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا --

صیام کے وجود میں کوئ حرکت نہیں تھی ----

اسنے اسکی نبض چیک کیں سستی سے چل رہیں تھیں --

حمائل بے اوسان رو رہی تھی --

صیام صیام آنکھیں کھولیں پلیز" عالم نے بنا کچھ دیکھے صیام کے لمبے چوڑے وجود کو اپنے بازو میں بھرا اور گاڑی کیطرف بھاگا اس وقت اسکی ٹریٹمنٹ سب کے آنسو۔ اور صدمے سے زیادہ قیمتی تھی ----

Novel Galaxy

حمائل وہیں رہ گئ --- جبکہ عالم صیام کو وہاں سے -- ہسپتال لے گیا -- صیام کے ملازم گارڈز بھی عالم کے ساتھ تھے -- جبکہ --- ائرہ کی والد کی طبعیت اماں کیطرح یہ سب دیکھ کر اور بھی خراب ہو گئ ----

حمائل نے باہر جانا چاہا مگر اماں کو دیکھ کر اسکے قدم نہیں اٹھ سکے ---وہ جلدی سے اماں کے پاس گئ دوسری طرف انکل کو بھی سمبھالا --

میرا صیام "اماں نے کہا ----

جبکہ حمائل انکے گلے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

Novel Galaxy

ہسپتال کے کوریڈور میں عالم نے ایک ادھم اٹھا دیا تھا صیام کا خون مسلسل بہہ رہا تھا -- اسکو فوری ٹریٹمنٹ دی جا رہی تھی

۔اسکے زخموں کو فوری کور کیا گیا ۔۔ ایسا لگتا تھا جیسے بری طرح اسکو مار کر پھینک دیا گیا ہو اور ہوا بھی کچھ ایسا ہی تھا ۔۔

جبکہ عالم بے چینی سے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا ۔۔تقریبا ڈیڈ گھنٹے کے انتظار کے بعد ڈاکٹر نے ۔۔۔ اسکے ٹھیک ہونے کی اطلاع دی ۔۔تو عالم نے اس سے ملنے کی بات کی۔ ڈاکٹرز نے ۔۔۔ ملنے کے لیے کہہ دیا ۔۔

عالم

۔۔ اندر داخل ہوا تو وہ سفید پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا ۔۔ جبکہ آنکھیں بند تھیں عالم۔ نہیں جانتا تھا ۔۔۔

وہ ہوش میں ہے یہ نہیں ۔۔۔۔

عالم نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا وہاں اور گارڈز بھی تھے ۔۔ صیام ۔نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں ۔۔۔۔۔

عالم اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا ۔۔۔۔۔۔

جبکہ صیام کی آنکھوں میں شکواہ تھا صیام نے نگاہ پھیر لی ---

تمھیں کیا ضرورت تھی وہاں جانے کی" عالم کی بات پر صیام کو جیسے ---
آگ لگ گئ ---

میرے جسم پر پہلے ہی بہت زخم ہیں مجھے باتوں کے زخم دینے کی ضرورت نہیں ہے تم جاؤ یہاں سے --- میں مرو یہ زندہ رہو جو مجھے تمھاری ضرورت نہیں میں خود کر لوں گا --" وہ بولا ---

اور اپنے ایک ملازم کیطرف دیکھا جو اندر آیا تھا --

اماں ٹھیک ہیں حمائل

--" صیام پوچھنے لگا ---

میں نے اطلاع دے دی ہے" جواب عالم نے دیا تو ۔صیام نے کوئ رد عمل نہیں دیا ----

Novel Galaxy

عالم چئیر گھسیٹ کر اسکے پاس بیٹھ گیا جبکہ صیام نے آنکھیں بند کر لیں

--

اسکے چہرے پرسکون نہیں تھا -- کیونکہ اسکو جس طرح مارا گیا -- الگ بات تھی --باسم-اور مکرم کا وہ حشر بگاڑ چکے تھے ----

اور صیام کو انکی فکر تھی ---

کس نے کیا ہے یہ "عالم کی آواز پر صیام نے انکھیں کھول کر اسکو دیکھا

جس نے بھی کیا ہے ----- تم سے مطلب نہیں ہونا چاہیے " صیام بولا

صیام مجھے ٹیز نہ کرو " عالم کا ضبط جواب دے گیا -- سخت بے لچک لہجے میں وہ --- بیڈ پر مکہ مارتا بولا ا-- صیام نے فکت اسکی جانب دیکھا بولا کچھ نہیں ---

Novel Galaxy

مجھے ائرہ باسم اور مکرم تینوں واپس چاہیے" صیام اسکی نظروں میں دیکھاتا بولا

عالم جانتا تھا وہ اس سے یہ ہی ڈیمانڈ کرے گا ----

عالم نے چہرہ موڑ لیا ----

صیام۔نے کوئ جواب نہیں دیا -----

جبکہ عالم۔کی گردن کی رگیں نفرت غصے سے تن گئیں تھیں -----

ایسے گویا ---- آگ سی اسے جلا رہی ہو اور وہ سامنے لیٹے شخص کی وجہ سے

بے بس ہو ----

مجھ سے اس سے زیادہ کچھ مت مانگنا" انگلی اٹھا کر وہ اسکی پھٹی ہوئ

شرٹ کا گریبان جکڑ کر بولا

--

اچانک صیام کا چہرہ پرسکون ہوا اور وہ ایکدم مسکرا دیا ----

ٹھیک ہے " وہ بولا ---اور عالم۔وہاں سے اٹھ کر چلا گیا ----

عالم گاڑی کا رخ موڑ کر آج ان راستوں پر چل رہا تھا جہاں دوبارہ جانے کا کبھی سوچا نہیں تھا -- اپنے گاؤں میں جس گاؤں پر اسنے حکومت کی -- جس کے سربراہ بننے سے گاؤں والے اتنے خوش تھے --- کہ مٹھایاں بٹی

جنھیں گاؤں کی گلیوں میں پھیر پھیر کر اروش سے محبت کی ---- آج انھیں راستوں پر --دوبارہ چلنا ایک ازیت سے کم نہیں تھا اور اس ازیت سے دوبار اسے زبردستی گزارا جا رہا تھا --- وہ بچنا چاہتا تھا -- ان سب معملات سے دور رہنا چاہتا تھا ان لوگوں سے جنھوں نے اسکا سب کچھ

چھین لیا۔۔ کوئ جزبہ اس میں باقی نہ چھوڑا آج ایک ان دیکھے شخص کے لیے دوبارہ سے نفرت بھر گئ تھی اسکے اندر۔۔اور وہ ان دیکھا شخص ائرہ ۔۔ تھی ۔۔۔ جس سے عالم شاہ بنا دیکھے ہی اتنی نفرت محسوس کر سکتا تھا ۔۔۔

جو اسے یہاں گھسیٹ لائ تھی ۔۔ حویلی کے آگے گاڑی روک کر وہ چند پل ساکت رہ گیا۔۔

ہری بھری حویلی سوکھی بنجر ویران لگ رہی تھی ۔۔۔۔

یہ تکلیف کا دوسرا باب تھا ۔۔۔۔۔

اسنے بنا کسی تکلف کے حویلی کے ادھ کھلے دروازے کو ۔گاڑی دے ماری جس سے

۔ دروازے کے دونوں ۔پٹ وا ہو گئے

۔ اور اسکی گاڑی نے اندر قدم رکھا تو تیمور کے ملازم ایکدم اس بنا اجازت کے اندر آنے والے شخص کیطرف بھڑے

Novel Galaxy

گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ہی عالم نے ان سب کو دیکھا

۔جس میں اسکے بھی پرانے گارڈز تھے ۔۔ شامل مگر عالم کو دیکھ کر کسی میں جرت نہ ہو سکی کہ عالم کی گاڑی پر حملہ کریں یہ پھر علم کا وہ حشر کریں جو کہ ۔۔۔۔ انھوں نے صیام کا کیا تھا جو وہ باسم اور مکرم کا کر رہے تھے

۔۔

عالم۔نے بنا کسی پر توجہ دیے ۔۔۔ دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا ۔۔

اس حویلی میں اتے ہی کیا کیا نہیں اسکی آنکھوں کے گرد گھوم گیا تھا ۔۔

وہ ان سب پر نگاہ ڈالتا ۔۔۔ گاڑی سے ٹیک لگا کر۔ آنکھوں کو سیاہ گلاسز سے ڈھانپ کر ۔۔ وہ کھڑا ہو گیا ۔۔۔۔

جاؤ تیمور کو بلاؤ ۔۔ کہو عالم آیا ہے " اسنے کہا ۔۔۔ آواز میں جو روعب تھا دیکھنے لائق تھا چہرے پر سنجیدگی کی انتہا تھی ۔۔۔ ایک ملازم دوڑ کر اندر گیا وہ

جانتا تھا اس وقت تیمور کس گھنونے کام میں مصروف تھا ۔۔ اسفند شاہ نے اسے بھاگتے ہوئے تیمور کے پاس جاتے دیکھا تو ۔۔۔ ٹوکا ۔۔

وہ جی باہر عالم شاہ آیا ہے " ملازم کی بات پر چائے پیتا کپ انکے ہاتھ سے چھٹا اور زمین بوس ہو گیا ۔۔ وہ ایکدم باہر بھاگے ۔۔وہاج بھی انکے پیچھے بھاگا کیونکہ وہ بھی سن چکا تھا ۔۔

وہاج تیمور کو بتاؤ , آسفند نے روک کر روکا تو وہاج سر ہلا کر ۔۔ پیچھے تیمور کے کمرے کیطرف بھاگا جبکہ اسفند شاہ عالم شاہ کے سامنے ا کھڑے ہوئے ۔۔اس کو دیکھ کر

۔عالم۔شاہ ہے لہو میں انگارے سے جلا دیے تھے گویا کسی نے ۔۔۔

وہ حونک عالم کو دیکھ رہے تھے ۔۔۔۔ جبکہ عالم نے زرا بھی نوٹس نہیں لیا انکی آمد کا اسکا کام تیمور سے تھا ۔۔۔۔

تیمور دروازے کی مداخلت پر نفرت سے اس معصوم لڑکی سے دور ہوا

۔ جو چلا رہی تھی ۔۔۔ اور تیمور کو اسکی چیخیں سکون دے رہیں تھی۔ ۔۔اسنے

دروازہ کھولاوہاج کو دیکھا ۔۔

عالم آیا ہے " وہاج کہہ کر وہاں سے باہر چلا گیا جبکہ تیمور نے اپنا کرتا اٹھا کر

بدن پر ڈالا اور

کمرے کو تالا لگا کر وہ وہاں سے ۔۔۔۔ باہر بھاگا تھا

۔ دیکھتے ہی دیکھتے ۔۔۔ سارا گھر عالم کے دیدار کو جمع ہو گیا۔اور سارہ کو۔ یہ

بات ماننی پڑی کہ وہ پہلے سے کہیں زیادہ ہینڈسم ہو چکا ہے ۔۔۔۔

تیمور عالم کو دیکھ رہا تھا ۔۔اور عالم کا تیمور کو دیکھنا محال تھا مگر

۔اسے یہ سب کچھ صیام کی وجہ سے کرنا تھا ۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی ۔۔

میرے آدمیوں کو کیوں پکڑا ہے " عالم نے سوال کیا ۔۔

لہجے کے روعب سے تیمور جیسے جھاگ کیطرح بیٹھ گیا تھا مگر ہمت پکڑتا آگے آیا--

وہ میرے راستے میں ا رہے تھے " اسنے سیدھی طرح جواب دیا--

میرے آدمیوں کو چھوڑ دو " عالم نے بنا کسی لچک کے جواب دیا--- تیمور ایک پرسنٹ بھی اس جنگلی شیر کا شکار نہیں۔ بننا چاہتا تھا تبھی اسکی بات مان لی اور ملازم کو آرڈرز دیے باسم اور مکرم کو چھوڑنے کے --- جو کہ ان دونوں کو لینے کے لیے بھاگے ----

عالم ان دونوں کا انتظار کرنے لگا بنا کچھ کہے جبکہ وہاں سب اسے ایسے دیکھ رہے تھے گویا ----

وہ کوئ انوکھی شے ہو ----

مکرم اور باسم کا حال بھی برا تھا مگر صیام جیسا نہیں --- تبھی وہ دونوں عالم تک اپنے قدموں سے پہنچے ---

عالم نے تیمور کو دوبارہ دیکھا --

لڑکی " تیمور نے چونک کر دیکھا --

وہ تمھاری کچھ نہیں لگتی تو اسکو مانگنے کا حق تم نہیں رکھتے " تیمور نے صاف جواب دیا اس لڑکی کا نشہ توڑنا چاہتا تھا وہ جس کو کسی بھی وجہ سے مس نہیں کرنا تھا

-

میں نے کہا لڑکی " عالم۔نے اپنی بات پر ویسے ہی زور دیا --

جب تمھارا اس لڑکی سے کوئ تعلق نہیں تو کیوں مانگ رہے وہ " اب کہ اسفند شاہ بولے --

Novel Galaxy

عالم نے انکیطرف نہیں دیکھا وہ تو گد تھا ---- جو غلطی سے اسکا باپ تھا

اگر عالم اسکیطرف دیکھتا تو تا دیر اسے برداشت نہ کر پاتا -- سب کو دیکھ کر اسکے اندر غصے نفرت اور بدلے کی اگ نے ایک بار پھر سے جنم لیا ---

" مکرم یہ چابی پکڑو --- اور ---- میری گاڑی میرے پورچ میں پارک کر دو مکرم کی جانب چابی اچھال کر عالم --- وہاں سے اپنے وپرشن کیطرف بڑھا -- اور وہاں کھڑے سب لوگ حیران حونک رہ گئے جبکہ مکرم کی خوشی کا کوئ ٹھکانہ نہیں تھا

تیمور اسکے پیچھے لپکا

--- عالم کہاں جا رہے ہو "وہ ایکدم بولا عالم نے اسکو--ایسی نظروں سے دیکھا کہ اسے اپنے سوال پر شرمندگی ہوئ --

میرا مطلب -- تم یہاں --- یہاں رہنے والے ہو -- "تیمور سنبھالا -- تم سے پوچھ کر رہوں گا --" عالم کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی ----

" نہیں --- ایکچلی یہاں سب خراب ہو چکا ہے تم حویلی کے اندر

عالم کے ایکدم بیچ میں ٹوکنے پر تیمور رکا ----

یہ میری جگہ ہے جہاں تم رہ رہے ہو --مجھے مت بتاو مجھے کہاں رہنا چاہیے اور کہاں نہیں" وہ دانت بھینچ کر کہتا ---وہاں سے چلا گیا --

البتہ تیمور جانتا تھا یہاں --کون ہے----

تبھی وہ اسکے پیچھے پیچھے تھا ---

مکرم حالانکہ زخمی تھا پھر بھی اسکے پیچھے ہو لیا ----

تیمور نے باپ کیطرف دیکھا --

یہ جگہ تو ویران اور برباد ہو گئ ہے تم کچھ دن حویلی میں رہ لو تب تک اس جگہ کو ٹھیک کرا دیتا ہوں " اسفند شاہ بھی بیچ میں بولے مگر عالم نے انکو ایسے اگنور کیا جیسے کوئی بولا ہی نہ وہ -- اور اسنے -- ارد گرد دیکھا--

Novel Galaxy

یہ وہ جگہ تھی جو --اروش کی پسند کی تھی عین اسکی پسند کے مطابق اسکی مرضی کے مطابق -- اور یہاں پر سب برباد ہو چکا تھا -- ضبط سے -- وہ --- گھیرہ سانس بھر گیا ---

اگر کوئ اس وقت عالم شاہ کے دل میں جھنکتا توشاید خود بھی دھاڑے مار کر روتا---

اور وہ بے حس بنا کھڑا رہا --

مکرم سمجھ سکتا تھا --وہ خاموشی سے اس جگہ کی ویرانی دیکھ رہا تھا اسنے ----

بمشکل رخ موڑا--اور

-- کانچ کا دروازہ کھولا ----

اسے جیسے بہت کچھ یاد آنے لگا---جس یاد نے اسکی آنکھوں کو سرخ کر دیا --

Novel Galaxy

جیسے ہی دروازہ دھکیل کر وہ اندر آیا ---

اسکے پاؤں --ایک وجود سے ٹکرایا -- جو فرش پر موندھا پڑا تھا ---

عالم رک گیا ---

تو یہ تھا وہ وجود جس کی وجہ سے --وہ کانٹے دار جھاڑیوں پر چل کر یہاں تک پہنچا تھا --

ایک نظر --ادھی نظر یہ معمولی سی نظر اسنے وہ بھی ڈالنا مناسب نہیں سمجھ اور وہ اندر چلا گیا --

تیمور حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا --

Novel Galaxy

باسم مکرم ایکدم آئرہ کی جانب بڑھے ---

ائرہ ائرہ " وہ اسے ہلا کر اٹھانے کی کوشش کرنے لگے مگر اسکے جسم سے بہتے خون پر وہ دونوں پریشان ہو گئے جبکہ عالم --- سیدھا چلتا گیا ----

کوئ جگہ تو ہوتی جس میں وہ اسے چھپا کر رکھ لیتا ---

اگراسکے بس میں ہوتا وہ اسکا سایہ بھی کسی کو نہیں دیتا ----

ہوا کو بھی اس کو چھونے نہیں دیتا --

بڑا ظلم ہواتھا اسکے دل پر ---اوراس سب کے باوجود وہ زندہ تھا ستم تو یہ تھا

اسکے آگے جان وجود آنکھوں میں نمی بکھیر گیا تھا یاداشت تھی کہ جاتی ہی نہیں تھی کتنا اچھا ہوتا کہ اسکی یاداشت سے سب نکل جاتا سب گم ہو جاتا --اور وہ یہاں کبھی نہ لوٹتا نہ کبھی لوٹ پاتا ------

ائرہ کی حالت کے پیش نظر انھوں نے وہیں ڈاکٹر کو بولا لیا ---

تیمور اس لڑکی کے ہاتھوں سے نکلنے پر ہاتھ ملنے لگا جبکہ --- باسم اور مکرم ائرہ کے ارد گرد ایسے تھے کہ اگر تیمور زرا سا بھی کچھ کرتا تو اسے چیر کر رکھ دیتے اور کچھ بھی تھا --عالم کی واپسی سے وہ --- خود میں اتنی طاقت

محسوس نہیں کر پا رہا تھا وہ غصے سے بھڑکتا --- وہاں سے نکل گیا جبکہ اسفند شاہ بھی وہاں سے نکل گئے ---

اور ---- ڈاکٹر آ گیا -- احرہ کو وہیں ٹریٹمنٹ دی جا رہی تھی --

یہ سٹیبل نہیں ہیں کہ معمولی سا بھی سفر کر سکیں -- یہ کٹ بہت گھیرے ہیں "ڈاکٹر نے سٹیچیز لگائے تھے اور --- باسم کو بتایا جو اسکو دیکھتا رہ گیا ----

یہاں دھول مٹی بہت ہے تبھی مکرم نے اسے ایک کمرے کا راستہ دیکھا --

نہیں میں یہاں نہیں رکنا چاہتا میں جانا چاہتا ہوں یہاں سے " باسم بضد ہوا ----

Novel Galaxy

ڈاکٹر صاحب کچھ کہہ گئے ہیں-- باسم صاحب آپ نے سنا ہی ہو گا ---

تھوڑا سا صبرکر لیں رات تک روانگی کر لینا "مکرم نے کہا وہ بے انتہا خوش تھا اسے اپنی چوٹوں کی بھی پرواہ نہیں تھی اسنے یہاں کی صاف صفائی جلد از

جلد کرنے کی سوچیں ڈاکٹر اسکی اور باسم کی بھی پٹی کر گیا تھا اور مکرم ایک بار پھر سے عالم کی خدمت پر فائز ہو چکا تھا

رات تک اسے ہوش آیا تو --اسے ایکدم تکلیف سی ہوئ--اسنے آنکھ کھلی اور ایکدم نظر باسم پرگئ --

باسم " وہ --- ایسی تھی نہیں مگر پھر بھی اسے دیکھ خود کو رونے سے روک نہ سکی-- باسم نے پل میں اسکے ہاتھ تھامے ۔

اسکے رونے سے باسم کو سخت تکلیف ہوئ تھی--

ریلکس ہو جاؤ --- ہم یہاں سے جلد از جلد چلے جائیں گے "باسم نے اسکے بال سنوارے ---

میں اس زلیل کو زندہ نہیں چھوڑو گی "ائرہ نے کہا --اور اپنے آنسو صاف کر کے ہاتھوں کو دیکھنے لگی --

سفید ملائ سی رنگت پر دوائیاں پایوڈین اور ٹاکے لگے تھے وہ خود کو دیکھ کر رو دی پھر سے ایک جنون سا تیمور کی جان لینے کا سوار ہو گیا -----

تم پاگل ہو جاؤ پہلے ہی اتنی بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہو "باسم غصہ کو آیا--

تم یہاں کیسے آئے ہو "ائرہ نے اسکی جانب دیکھا

میں یہاں آ گیا ہوں بس تم کچھ دیر ریسٹ کرو میں عالم صاحب سے گاڑی مانگتا ہوں ہم ڈائریکٹ بس گھر جائیں گے "باسم نے کہا جبکہ وہ باہر نکل گیا اور ائرہ سوچ رہی تھی کون ہے عالم ----

NovelGalaxy

اور اسی سوچ کے تحت اسنے اپنے زخموں کی پرواہ نہیں کی اور چھپ کر وہ وہاں سے --- باہر نکلنے لگی --

تیمور کے ہاتھوں پر بھی جب تک یہ --زخم نہیں دے گی تب تک وہ یہاں سے نہیں جائے گی ---اگر اسکے ہاتھ کھل جاتے تو -- یہ تیمور کیا اور اسکی شکل کیا --- وہ تپ کر سوچتی اٹھی بہت تکلیف ہو رہی تھی -- ہاتھوں میں اسنے -- اپنے آنسوں کو اندر اتارا --اور وہ باہر آ گئ ---

وہ باہر کا منظر دیکھ کر ایک پل کو دنگ رہ گئ ---

بلیک ان وائٹ کو مبینیشن میں یہ جگہ چمچماتی ہوئ --- بے حد حسین لگ رہی تھی ایک پل کو اسے شبہ ہوا کہ کیا واقعی وہ -- قید تھی یہاں ----

اسنے آج سے پہلے اتنی خوبصورت جگہ نہیں دیکھی تھی ۔سامنے دیوار پر --- بلیک ان وائٹ میں ہی ایک پوری وال جتنی تصویر لگی ہوئ تھی وہ کسی لڑکی کی تھی ---

وہ تصویر کو دیکھنے لگی ---

وہ جو کوئ بھی تھی وہ بے حد خوبصورت تھی ---

جو کوئ بھی صوفے پر بیٹھا تھا اسکی ائرہ کیطرف سے پشت تھی باسم اسکے سامنے کھڑا تھا باسم کی نظر ائرہ پر گئ اور اسنے گھور کر اسے دوبارہ جانے کا کہا مگر ائرہ کہاں روکتی ائرہ اس شخص کو دیکھنے کے لیے ---چلتی وہئ سامنے آ گئ اور جیسے وہ ٹھر گئ --

منظر رک گیا ---

اسکی سانس کی روانگی بھی جیسے رک گئ ---

اور وہ تھم گئ--- کوئ ایک-- ایک غلط نظر بھی ڈالنا اس شخص نے ائرہ پر مناسب نہیں سمجھا تھا

تھنکیو سر -- آپ نے ہماری بہت مدد کی " باسم بولا۔

ائرہ بت کیطرح کھڑی تھی عالم نے سر ہلایا ---

آپ ہمیں اجازت دیں" باسم نے فارمل سے انداز میں مسکرا کر کہا۔۔ تو

عالم نے سر ہلا دیا۔۔۔

جبکہ ائرہ کے وجود میں اب بھی جنبش نہیں ہوئ تھی ۔۔۔

اسنے اتنا خوبصورت مرد پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔اتنا ہینڈسم اتنا جازب نظر

ایک طوفان سا اپنی سرد آنکھوں میں روکے ۔۔۔

وہ شاندار شخص کیسے بیٹھا تھا ائرہ اپنی ہارٹ بیٹ مس کررہی تھی

باسم نے اسکی جانب دیکھا۔۔

چلیں"وہ بولا تو ائرہ ہوش میں آئ اور باسم کی جانب دیکھا اسنے تھوک نگلا تھا

عالم نے موبائل نکال لیا اور موبائل کو دیکھنے لگا۔۔ ائرہ اسکی یہ سرد مہری

دیکھنے لگی ایک نگاہ جو اٹھا کراسکی جانب دیکھا ہو۔۔۔

میں نہیں جاؤ گی " ائرہ نے کہا۔۔

مگر اسکی بات سے بھی عالم پر کوئ فرق نہیں پڑا

ائرہ" باسم کو شدید شرمندگی ہوئ ----

اور اسنے اسے گھورا

جب تک اس تیمور کے ہاتھوں پر بھی یہ ہی نشان نہیں دے دوں گی میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی" ائرہ نے آنکھیں نکال کر باسم کو واضح لفظوں میں کہا اور یہ وہی لمحہ تھا کہ عالم کی نگاہ ائرہ پر اٹھی

ملگجے سے جینز شرٹ میں ---- وہ بکھرے بالوں اور شفاف رنگت چہرہ حسین --کہ کوئ بھی آدمی بہک جائے وہ لڑکی سرخ ہو رہی تھی شاید غصے سے ---ائرہ کی بھی تبھی نگاہ عالم سے جا ملی ---

میں بدلہ لیے بنا یہاں سے نہیں جاؤں گی" ائرہ نے عالم کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا ----

عالم نے نگاہ پھیر لیا ور دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گیا --

ائرہ فضول باتیں نہ کرو "باسم کو احساس ہو رہا تھا کہ کتنی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا رہا ہے --

تم جاؤ " وہ بولی اور دوبارہ کمرے میں چلی گئ ---

باسم کا چہرہ عالم

کے سامنے سرخ ہو گیا ----

باسم سے کوئ بات نہیں بن پائ---

اٹس اوکے ---- " عالم نے اسے عام سے لہجے میں کہا اس چھٹانک بھر کی لڑکی نے اچھے بھلے آدمی کو شرمندہ کر دیا تھا خیرعالم کو کیا فرق پڑتا تھا کوئ رہتا یہ نہ رہتا ---

Novel Galaxy

وہ خود یہاں عارضی تھا ---- گویا اسفند شاہ اور تیمور شاہ کی موت بن کر اور اسکے بعد وہ یہاں سے چلا جاتا ----

ہمیشہ کے لیے-----

وہ اٹھ کر اپنے روم میں چلا گیا جبکہ باسم تن فن کرتا ایرہ تک پہنچا --

کیا حرکت تھی یہ کیا سوچتے ہوں گے عالم صاحب ہمارے بارے میں" باسم غصے سے بولا --

جو مرضی سوچیں لگتا تو نہیں دیکھ کر کچھ سوچتے بھی ہیں" وہ مسکراہٹ دباتی بولی ---

کیا مطلب" باسم سمجھا نہیں --

کچھ نہیں تم جانتے ہو ان زخموں کا بدلہ لیا بنا میں نہیں جاؤں گی --- اور کچھ دنوں کی بعد ہے اس تیمور کو --- ٹھکانے لگا کر ہی نکلوں گی یہاں سے ویسے یہ جگہ تمھارے عالم صاحب کی ہے" وہ پوچھنے لگی --

ہاں اور اس تیمور نے تمھیں انکے آنے پر ہی چھوڑا ہے " باسم نے کہا ---

کول" ائرہ مسکرا کر بیڈ پر بیٹھ گئ -- عجیب تتلیاں سی اڑ رہیں تھیں چاروں طرف --

باسم سر تھام گیا اور اسکے والد کو کال ملا کر اسکے ہاتھوں میں تھما دی ضد کی وہ کتنی پکی تھی یہ بات تواسکے والد بھی جانتے تھے انکے لاکھ کہنے کے باوجود بھی وہ اپنی بات سے نہیں ہٹیں اور اسطرح باسم کواسکے ساتھ ہی رکنا پڑا --

---

رات آرام دہ نیند کے بعد صبح اٹھی تواسکے سٹیچیز میں بے حد پین تھا -- کہ وہ-- خود کو سمبھال رہی تھی مگر -- اسکے آنسو نہیں تھم رہے تھے -----

اسے شدید تکلیف ہو رہی تھی --

اسنے باسم کو پکارنا چاہا مگر وہ الگ روم میں رکا تھا وہ اٹھی اور باہر نکلی-- وہ نہیں جانتی تھی باسم کہاں ہے -- وہ لاونج میں ادھر ادھر دیکھنے لگی بے دھیانی میں ٹانکوں سے خون رسنے لگا تھا --

آنسوں نے اسے مزید سحرانگیز خوبصورتی بخش دی تھی---

باہر سے آتے عالم کی نگاہ اسپر گئ ----

وہ رورہی تھی--اوراگراسکا دل پتھرنہ ہوتا تو وہ یہ اڈمیٹ ضرورکرتا وہ روتے میں بلا کی حسین دیکھ رہی تھی--

ائرہ کو اس سے ہی کچھ ہمدردی کی امید ہوئ ---

وہ اسکی جانب دیکھ چکی تھی عالم نے بھی اسکے نکلتے خون کو دیکھا اور ایسے اجنبی بن کر --- اسکے پاس سے گزرگیا جیسے وہ راہ گیر ہو -- شاید راہ گیر کے لیے بھی کسی کے دل میں رحم ہمدردی آ جاتی ہو گی مگر یہاں نہیں آئ تھی---

Novel Galaxy

اجنبی بن کر وہ پاس سے گزر گیا تھا--

ائرہ رونا بھول کراسکی بے حسی دیکھتی رہ گئ ---

وہ اپنے کمرے میں چلا گیا---

جبکہ اسنے غصے سے --ہاتھوں کو --- یوں ہی چھوڑ دیا --

ایکدم چھوڑنے سے -- کھینچاو بڑھ گیا تھا اور اسکے ٹانکوں سے مزید خون رسنے لگا --وہ یوں ہی کھڑی رہی

باسم باہر نہ نکلتا تو وہ ضد میں یوں ہی کھڑی رہتی نہ جانے کیا ہوگیا تھا دل کو ---اسکی اس حرکت سے اصولا تو وہ اجنبی ہی تھا اسکے لیے وہ کیوں رکتا یہ گھر اسکا تھا--وہ یہاں ٹھہری تھی اپنی ضد میں ----

ائرہ کے وجود میں غصے کی آگ اٹھنے لگی ---

کیا کسی اجنبی کو تکلیف میں دیکھ کر بھی --- کوئ نہیں رکتا ----

وہ دانت بھینچے کھڑی رہی ---

اور اسنے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا جنھیں باسم تھامے اسے کچھ کہہ رہا تھا مگرا پنے غصے میں وہ ایک لفظ نہ سن پا رہی تھی نہ سمجھ ---- اسنے باسم سے اپنے ہاتھ آزاد کیے اور کھینچ کر ہاتھ اس لڑکی کی تصویر پر مار دیے--

خون کی بوندیں جا بجا --اس تصویر پر چیپک گئیں -- عالم شاہ فریش ہو کر باہرنکلا تھا -- اروش کی تصویر پر خون کی بوندیں دیکھ کر اور اس لڑکی کی حرکت اپنی آنکھوں سے دیکھ کراسکے اندر طوفان سا اٹھا ----

جسے وہ یوں ہی کھڑا دیکھتا رہا ----

وہ چاہتا تو ایک پل میں اس لڑکی کے ٹکڑے کر دیتا کیوں کہ وہ اس موڑ پرکھڑا تھا جہاں مار دو یہ مر جاؤ کی کہانی تھی ---

وہ لڑکی سرخ نظروں اور سرخ چہرے اور خون میں لت پت ہاتھوں سے لبوں میں لب دبائے اسے دیکھنے لگی --

عالم کی غصیلی نظریں بھی اسی پر تھیں -- ائرہ پل بھر کے لئے مسکرا اٹھی

کوئ تاثر تو آیا نظروں میں سرد مہری تو نہیں تھی اب بھلے نفرت اور غصہ ہی سہی --

اور لہرا کر زمین بوس ہو گئ --

جبکہ باسم کی حالت غیر ہو گئ

ائرہ ائرہ "اسنے اسکا چہرہ تھپتھپایا --

عالم کے اندر اس حرکت سے مزید نفرت بڑھ گئ --

جبکہ وہ جس کام کے لیے نکلا تھا باہر نکل گیا -- اسنے طبعیت پوچھنے جانی تھی -- صیام کی ---

مکرم نے البتہ باسم کی مدد کی تھی ---

Novel Galaxy

اسے ہوش آیا باسم اسپر چیخ رہا تھا --

کیوں کر رہی ہو یہ سب تم --تمھارے ٹانگیں کچے ہیں تم نے کیوں مارا اس تصویر پر ہاتھ تم جانتی ہو مکرم نے وہ خون صفا کرتے ہوئے -- مجھے

-- بتایا ہے کہ یہ تصویر عالم صاحب کے لیے انکی سانسوں سے بھی زیادہ اہم ہے دوبارہ تم تصویر کے پاس مت دیکھائی دینا --

کون یہ لڑکی " ائرہ نے باسم کی طرف مسکرا کر دیکھا --

کیا ہو گیا ہے تمھیں عجیب بیہیو کیوں کر رہی ہو اتنی تکلیف میں بھی مسکرا رہی وہ" باسم اسکے نزدیک آ گیا -- اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو صاف کیے ----

چھوڑو اسے چلو چلتے ہیں یہاں سے "باسم نے اسکیطرف دیکھا ---

نہیں" وہ صاف انکار کر گئ --

ائرہ ضد مت کرو"یہ ہی نشان تیمور کے ہاتھ پر ڈال دو میں چل لوں گی تمھارے ساتھ" وہ غصے سے بولی ---

باسم چپ رہ گیا -----

جبکہ ائرہ نے پھر سے اسکیطرف دیکھا --

کون ہے یہ لڑکی" وہ بولی ---

" اروش نام ہے اسکا --- عالم صاحب کا عشق

محبت نہیں " وہ جلدی سے بولی ---

باسم حیرانگی سے اسکو دیکھتا گیا ----

ائرہ کی نظروں میں ایسی بات تھی باسم وہیں تھم گیا ----

وہ جونک تھا ----

عشق " ائرہ نے لبوں میں لفظ دوبارہ دہرایا --

Novel Galaxy

یہ جانے بنا باسم پر کیا بیتی تھی --

عشق تو بھلائے نہیں بھولتا ---

محبت میں دوسری ہونے کا چانس تو ہوتا ہے" وہ پریشان سی لگی --

ائرہ ہم یہاں سے جا رہے ہیں" وہ بولا ----

" باسم

ائرہ میں تیمور کے ہاتھ پر یہ ہی نشان ڈال دوں گا تمھارے سامنے مگر یہاں نہیں روکیں گے ہم"وہ حتمی لہجے میں بولا---

کانچ کیطرح اسکا دل ٹوٹ گیا تھا --اور وہ -- حیران پریشان سا -- باہر نکل گیا --

ائرہ کھڑی ہوگئ ---

اسکی آنکھوں سے بلاوجہ آنسو بہنے لگے--

عشق وہ خود بھی محسوس نہیں کر پا رہی تھی وہ کیا چاہتی ہے وہ پیچھے گیرکر ایکدم رو دی ----

کہاں ہو گی اب یہ لڑکی "وہ سوچنے لگی --- اور سوچتے سوچتے ہی اسکی آنکھ لگ گئ ----

---

وہ صیام کے پاس سے واپس لوٹا --- تو رات زیادہ ہو گئ تھی ----

حمائل کے ہاتھ کا کھانا کھا کر اسے اچھا لگا تھا --وہاں جا کر اپنائیت کا احساس ہوتا تھا اور ایک بار پھر اسی کھنڈر میں آ گیا تھا اسنے سارا باہر کا لون بھی ٹھیک کرا دیا تھا ---

عالم وہاں سے چلتا ہوا اروش کے پاس جا کھڑا ہوا

اسکے مسکراتے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ لیا --- تبھی اروش بھی بھوک کی شدت سے کمرے سے نکلی تھی ہاتھ میں اب بھی تکلیف تھی -- اور --- نظر سامنے عالم پر اٹھ گئ ---

Novel Galaxy

عجیب سا لگا --- یوں اسے اسکے پاس دیکھنا دل میں -- بھی عجیب کیفیت سی بن گئ --

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں اسکے پاس آ گئ --

عالم نے مڑ کر ائرہ کو دیکھا ---

پورے وجود میں ناگواری چھا گئ --

وہ وہاں سے ہٹنے لگا ----

عشق ہی کیوں " ائرہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا -- اور

عالم نے مزید ناگواری سے اسکو دیکھا --

وہ لڑکی ایک دن میں اسکے لیے ناقابل برداشت ہو گئ تھی ---

کل یہاں نظر نہ آنا " وہ سخت لہجے میں بولا --

ائرہ اسکی جانب مڑی مسکرانے لگی --

Novel Galaxy

سچ " اسنے بات چھڑائی -- عالم غصے سے اسے دیکھنے لگا اور پشتایا وہ بولا ہی

کیوں اس سے ----

"ٹھیک ہے -- توکل اس تیمور کے ہاتھ پر یہ زخم دے کر چلی جاؤ گی

ائرہ بولی --

اور عالم وہاں سے چلا گیا --

کاش وہ رک جاتا نفرت سے ہی سہی اسے دیکھتا تو

اگلے دن --- باسم یہ حالات دیکھتے ہوئے وہاں سے اسے لے جانے کی ضد باندھ چکا تھا ائرہ---

عادت کے برخلاف خاموشی سے حامی بھر گئ --

اور دونوں جانے کے ارادے سے باہر نکلے ---

Novel Galaxy

توعالم کو ٹریک سوٹ میں دیکھ کر ائرہ تھم گئ ---ہاں بار بار اسکو دیکھ کر ہارٹ بیٹ مس ہو جاتی تھی اسکی--

وہ ٹھہر کر اسکو دیکھنے لگی --

باسم نے اسکی نظروں کو دیکھا اور عالم کے نزدیک گیا --

تھنکیو اینڈ گڈ بائے "باسم مسکرا کر بولا تو ----

عالم نے بس سر ہلایا --اور اسکے پاس سے چلا گیا --

ائرہ اسے اندر

تک دیکھتی رہی --

اتنی سردمہری --

اتنی بے حسی --

وہ نم نظروں سے دیکھتی رہی

اور باہر نکل گئ ----

Novel Galaxy

باسم بھی ساتھ تھا --

گاڑی مکرم چلا رہا تھا --

صیام کی حویلی جانا ہے مجھے " اچانک اروش بولی ---

باسم نے تپ کر اسے دیکھا ---

مکرم نے سر ہلایا اور --- صیام کی حویلی کیطرف گاڑی موڑ لی --

ائرہ کے لیے یہ سفر ---- بہت اداس تھا --- نہ جانے کیوں --

وہ حمائل سے ملنا چاہتی تھی ---

شاید بہتر محسوس کرتی ---

گاڑی لمبے سفر کے بعد حویلی پہنچی --

اور ائرہ بنا باسم کی جانب دیکھے وہاں سے نکل کر باہر بھاگ تھی ---

وہ حویلی کے اندر داخل ہوئے تو --- حمائل ---

Novel Galaxy

اپنے روم میں تھی ملازمہ نے اسے بتایا وہ بنا کچھ سوچے سمجھے وہاں داخل

ہوئ -- اور صیام کا دروازہ کھول دیا ---

دونوں اسکی سرخدو دن گزر گئے تھے مگر اسفند شاہ کا کوئ آتا پتہ نہیں تھا

--وہاج اور تیمور دونوں نے اسے بہت تلاشنہ چاہا مگر

انھیں کہیں بھی اسفند شاہ نہیں ملے اور وہ دونوں حویلی میں داخل ہوئے انکی ماں انھیں دیکھنے لگی اوران دونوں نے سر نفی میں ہلا دیا

مجھے لگ رہا ہے ڈیڈ واپس امریکہ چلے گئے ہیں عالم سے ڈر کر" سارہ بولی جبکہ مسکرائی بھی

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ "تیمور نے سر نفی میں ہلایا

کیا عالم نے تو کچھ نہیں کردیا" وہاج نے تیمور کو دیکھا

" نہیں اب تک تو اسنے کچھ نہیں کیا وہ ۔۔ تو اپنے پورشن میں ہوتا ہے تیمور نے کہا کیونکہ وہ اسے ابزرو کر رہا تھا ۔۔۔ اور اب تک اسے ایسا کچھ نہیں دیکھا تھا۔

Novel Galaxy

اسنے کہا ۔۔۔اور وہ خاموش ہو گئے سب ۔۔

اچھا ٹھیک ہے جہاں ہوں گے خود آ جائیں گے " سارہ نے کہا اور اٹھ گئ

یہ کل رات تم کس لڑکے کے ساتھ تھی " تیمور کو اچانک یاد آیا کہ ۔ اسنے سارہ کو ۔۔ کسی لڑکے کے فلیٹ میں جاتے دیکھا تھا

تم کون ہوتے ہو تم مجھ سے یہ پوچھنے والے " سارہ ہتھے سے اکھڑی

میں اس گھر کا مالک ہوں اور سیدھی طرح سنو میری بات ۔۔۔ اس کی شادی کریں ۔۔۔ مما " وہ بولا ۔۔

سن لو اسکو ۔۔ روز کمرے میں نئ لڑکی لے کر پڑا ہوتا ہے ۔۔

"کسی نے کچھ کہا اسکو

چپ ہو جاؤ ۔۔۔ بکواس بند کرو تم سب اپنی باپ کو ڈھونڈو

نہ جانے کہاں غائب ہو گئے ہیں" انکی ماں نے کہا

میں تو اب نہیں ڈھونڈو گا میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے دو دن اپنی زندگی کے قیمتی میں نے دے دیے ہیں اب مزید نہیں " وہاج کہتا اٹھ گیا ۔۔۔

جبکہ تیمور نے نفی میں سر ہلایا

دیکھ لو اس کو" انکی ماں غصے سے بھڑکی

جبکہ تیمور اٹھا اور انکو گھورنے لگا

اسکی شادی کریں یہ جو راتیں لگا رہی ہے دوسروں کے ساتھ کوئ ۔۔کیس بن گیا تو

۔ میں جان سے مار دوں گا اسکو " وہ بولا اور کمرے میں چلا گیا ۔۔

جبکہ انکی ماں حیران رہ گئ اسکی دھمکی پر سارہ نے ۔۔ سر جھٹکا اوراٹھ گئ

جبکہ اسکواپنے شوہر کی فکر تھی اچانک سامنے سے عالم آتا دیکھائی دیا توسارہ رک گئ ۔

عالم ایسا تھا کہ وہ بس اسے دیکھتی رہی اسکے ساتھ بھی کچھ وقت بتانے کا دل کیا

عالم انکے پاس سے گزر گیا جبکہ وہ ماں بیٹی دیکھتی رہیں ۔۔

عالم کا رخ دادا کے کمرے کیطرف تھا ۔۔۔

سارہ جلدی سے --- اپنا حلیہ درست کرتی اسکے پیچھے بھاگی تھی اسنے دروازہ کھولا -- جبکہ دروازہ لوک تھا ---

وہ جیسے ہی پیچھے مڑا سارہ مسکرا کر کھڑی تھی ۔

یہ بند کیوں ہے ---- " اسنے سوال کیا ۔

وہ دادا زرا تنگ بہت کرتے تھے تبھی تیمور نے بند کر دیا دروازہ " اسنے سکون سے کہا

۔

عالم ان لوگوں کی بے حسی پر -- جیسے حیران نہ ہو سکا --

دروازہ کھولو" وہ سرد نظروں سے اسے دیکھتا رہا ---

سارہ نے جلدی سے پاس لٹکی چابی اٹھا کر دروازہ کھول دیا وہ اندر داخل ہوا تو بہت بدبو تھی---

اتنی کہ اسنے ناک پرہاتھ رکھ لیا --

گندگی سے بھرا ہوا بستر --اور اس پستر پر --- دادا کی اپاہج لاش -- وہ ساکت نظروں سے دیکھ رہا تھا یہاں تک کے انکے چہرے کا ماس بھی ختم ہوچکا تھا

--

ہڈیوں سے چپکا ہوا ماس بے حد خوفناک دیکھ رہا تھا --

ایکدم سارہ چیخنے چلانے لگی --

جبکہ عالم یوں ہی کھڑا رہا --

سارہ نے چیخ چیخ کر سب کو اکٹھا کر لیا --

تیمور نے دیکھا --

چلو آسانی خود ہی کرلی اپنے لیے" اسنے کہا --

اور عالم کی جانب دیکھا ---

جو چپ چاپ کھڑا تھا ---

اور بس چند منٹوں بعد وہ واپس پلٹ گیا

اب اس بڈھے کی تدفین بھی ہمیں ہی کرنی ہے" وہ غصے سے ملازموں کو پکارنے لگا۔

اٹھاؤ اس بدبو کے ڈھیر کو اور پھیکوا دو کہیں" اسنے کہا اور منہ پر ہاتھ رکھتا چلا گیا۔۔

پورے گھر میں عجیب بدبو پھیل گئ تھی کہ سانس لینا بھی مشکل ہوگیا تھا سب حویلی سے باہر آ گئے۔۔

حیران کن بات تھی یہ بدبو عالم کے وپرشن میں نہیں تھی حالانکہ تمام کھڑکیاں حویلی کی کھول دی گئیں تھیں کہ یہ بدبو نکل جائے۔۔اور عالم کے پورشن میں ایسا کچھ نہیں تھا وہ۔۔ سب حیران ہو گئے

۔

یہاں تک کہ پورچ میں بھی انسے سانس لینا مشکل ہو گیا۔

دادا کی لاش کو باہر لے جایا گیا تو وہ لوگ تھک ہار کر عالم کے پورشن میں آ گئے ----

یہاں بدبو کا نام و نشان نہیں تھا آرام سے سانس لینے لگا --

سبحان شاہ ---- بھی سوکھ کر کانٹا سے ہو چکے تھے جبکہ انکی بیوی بھی جیسے برسوں سے کچھ کھایا نہ ہو --

مکرم ان سب کو یہاں دیکھ کر -- آنکھیں نکال کران تک پہنچا --

کیوں رش لگایا ہوا ہے تم نے یہاں " مکرم بولا ----

وہاں بہت سمیل ہے جبکہ حیرت کی بات ہے -- یہاں کوئ سمیل نہیں توہم عالم کے پاس کچھ دن رہ لیں گے " سارہ نے بے تابی سے کہا اور--- اندر جانے لگی --

Novel Galaxy

عالم صاحب -- کو کسی بھی بے وجہ کے مہمان کی آمد پسند نہیں تو بہتر ہے تم سب لوگ وہیں چلے جاؤ اور یہ بدبو لاش کی نہیں تم سب کے گناہوں کی ہے" وہ تیمور کی آنکھوں میں دیکھتا بولا --

شاید تو بھول گیا ہو کیسے پیٹا تھا" تیمور نے بھڑک کر کہا۔

اب تیرے ہاتھ مجھ تک پہنچنے سے پہلے ہزاروں بار سوچیں گے" اسنے کہا -- تو تیمور نے دانت پیسے۔۔

نکلو یہاں سے سارے" مکرم چیخا اور -- ابھی وہ بحث کرتے --- کہ مکرم رک گیا --

ان کے پیچھے حمائل صیام اور ائرہ -- کو دیکھ کر وہ یوں ہی رک گیا ----

صیام صاحب آئیں آئیں نہ میں عالم صاحب کو بتاتا ہوں " وہ اندر بھاگا -- کانچ کا دروازہ کھول کر تیمور وہاج دونوں اہرہ کے --شعلہ بار حسن پر نظریں گاڑھ کر رہ گئے

جبکہ انکا سامان ملازم اندر رکھ رہے تھے --

لگتا ہے رہنے آ گئے ہو " تیمور نے نظریں ائرہ پر جمائے رکھتے پوچھا وہ خون کے گھونٹ بھرنے لگی کیونکہ صیام نے اس سے وعدہ لیا تھا کہ وہ کوئ ایسی ویسی حرکت نہیں کرے گی ---

صیام نے کوئ جواب نہیں دیا اور حمائل اور ائرہ کو لے کر اندر جانے لگا --

صاحب آ جائیں۔ " مکرم کے کہنے پر وہ تینوں اندر چلے گئے --

ہم کیوں نہیں جا سکتے " سارہ تلملائ دونوں بھائیوں کی نظریں ائرہ پر محسوس کر کے غصے سے پھٹنے کو تھی وہ -- جبکہ اسے لگتا تھا --کہ اس سے زیادہ کوئ خوبصورت نہیں جبکہ یہ اسکا وہم ہی تھا اس میں ذرا بھی معصومیت نہیں تھی

اور کچھ دیروہ لوگ یوں ہی کھڑے رہے کہ مکرم جلتا بھنتا باہر آیا --

صاحب کہہ رہے ہیں تم سب لوگ اپنا سامان لے کر آ جاؤ " اسنے پیغام

پہنچایا اور -- وہاں سے -- چلا گیا --

وہ باہر کھڑے سب لوگ حیران رہ گئے ۔

واؤ " سارہ چلائ اور بدبو کی فکر کیے بنا اپنا سامان لینے بھاگی میک اپ

کپڑے -- اسے اب عالم کے ساتھ رہنا تھا --

تو اچھا دیکھنا تھا

وہاج اور تیمور نئ لڑکی کے چکر میں ---چلے گئے جبکہ انکی ماں کو یہ جگہ

کافی پسند آئ تھی -- سبحان اورانکی بیوی کے پاس ویسے بھی کچھ نہیں تھا

وہ اندر آ گئے

عالم نے سب کے لیے کھانا بنوایا تھق اروش کی تصویر دیکھ کر سب ----
پل بھر کو رک گئے تھے

تیمور جیسے ٹیز ہونے لگا اس تصویر سے جیسے اروش اسے گھور رہی ہو -- اسنے بہت اگنور کیا مگر عجیب ٹیز کرتی تصویر تھی ---

جو دیوار میں ہی نصب تھی وہ کہاں ہٹوا سکتا تھا --

وہ سب کافی خوش تھے -- صیام

حمائل اور ائرہ اپنے اپنے کمروں میں ریسٹ کر رہے تھے جبکہ عالم بھی اپنے کمرے میں تھا --وہ سب لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے -- خوش گپیوں میں مصروف تھے

Novel Galaxy

باپ غائب ہو گیا ہےان میں سے کسی کو بھی پرواہ نہیں تھی ---

رات ہوئ تو -- ائرہ اپنے کمرے سے نکلی وہ خوش تھی وہ یہاں ایک بار پھر سے اسکو دیکھ سکتی تھی آنکھوں میں چمک سی در آئ تھی وہ --- ٹراؤزر

شرٹ یلو کلر کا پہنے بنا دوپٹہ لیے باہر آئی--- تو -- بے حد حسین لگ رہی تھی حمائل بھی تبھی نکلی وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی --

صیام سو رہے تھے میں نے سوچا -- کھانے میں کچھ بنا لیا جائے --

میں بناؤ --" ائرہ نے جلدی سے کہا

تمھیں بنانا آتا ہے" حمائل بولی تو --ائرہ نے جوش سے سر ہلایا اور دونوں کچن میں آ گئ---

ائرہ نے چاہت سے اسکے لیے کھانا بنایا تھا ویسے شاہ کو کھانے میں کیا پسند ہوگا ,-- " وہ پوچھنے لگی جبکہ حمائل ہنس دی میں بھی اسی طرح پاگل تھی --

Novel Galaxy

مجھے نہیں پتہ حمائل یہ سب کیا ہے مگر مجھے لگتا ہے اب مجھے یہاں کے علاؤہ کہیں سکون نہیں ملے گا ----

اور بابا کو کہہ آئی ہوں ۔۔۔ اگر وہ میرا نہ ہوا تو ۔۔ ائرہ کو کسی کا بھی کر دیجیے گا ۔۔۔" اسکی آنکھیں بھیگیں ۔۔

تم بہت اچھی ہو اور خوبصورت ایسی کہ سب ٹھہر کر دیکھیں مجھے یقین ہے ہم جس مقصد پر آئیں ہیں وہ ضرور پورا ہو گا ۔۔" حمائل نے اسے تسلی دی تو وہ روتے میں مسکرا دی ۔۔

اور دونوں نے کھانا بنا لیا ملازمہ بھی کھانا بنا چکی تھی

کیا وہ کھائیں گے " وہ اسکی جانب دیکھنے لگی

ہاں نہ ضرور " اسنے کہا ۔ اور ائرہ مطمئین ہو گئ

ملازمہ نے سب کے لیے کھانا علیحدہ بنا لیا تھا ۔۔۔

وہ دونوں نکلی تو سب نے انکی طرف دیکھا ان دونوں کی توجہ بلکل بھی ان لوگوں کی طرف نہیں تھی ۔۔۔۔

وہ سب حال میں بیٹھے تھے ۔۔

تیمور نے گھیری نظروں سے ائرہ کو دیکھا -- مگر عالم کا عجیب سا ڈر تھا خیر

اب شاید وہ سب بھول گیا تھا تبھی اتنا اچھا بن رہا تھا ورنہ عالم محبت اور

نفرت دونوں دیکھانے میں ماہر تھا ---

تبھی تیمور مطمئین تھا ----

بھائ کیا چیز ہے " وہاج نے سانس کھینچا۔

ایسی بھی کوئ چیز نہیں " سارہ نے غصے سے کہا ۔

ہاں تمھاری شکل کوئ دیکھتا نہیں نہ اسی لیے جل رہی ہو "وہاج بولا --

سارہ نے دونوں کو گھور کر دیکھا مگر ماں کے روکنے پر رک گئ --

جاؤ اپنا میکپ ٹھیک کر کے آؤ " اسکی ماں نے کہا تو وہ ---

جلدی سے میک اپ ٹھیک کرنے بھاگی

۔ کیونکہ ملازمہ پہلے ہی بتا چکی تھی عالم کے بنا کھانا نہیں کھایا جائے گا ---

---

عالم ٹیبل پر بیٹھا تھا ساری ڈائنیگ آج بھری ہوئ تھی -- اسکے ایک طرف صیام تھا دوسری طرف حمائل جبکہ ایک چیئر پر --- ائرہ بیٹھی تھی تو -- دوسری طرف سارہ اور اس طرح سب بیٹھے تھے --

عالم نے کسی کیطرف نہیں دیکھا تھا ---

ائرہ دم سادھے بنا پلک جھپکائے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ --- سارہ لالچی نظروں سے -- اسنے کھانے کے ڈھکن کھول کر کھانا دیکھا --

ائرہ بے تاب تھی وہ اسکے خوشبو اڑاتے کھانے کو چھوئے گا

-- عالم نے سب کچھ دیکھا اور مکرم کی جانب دیکھا --

جو پیچھے کھڑا تھا --

مجھے فروٹس لا دو " وہ بولا اور -- ہاتھ پیچھے کھینچ لیا ----

ائرہ کا دل جیسے -- تہہ میں گر گیا

عالم بھائ آپ یہ کھائیں نہ " حمائل نے اسکی جانب پلیٹ کی -- صیام نے بھی فورس کیا --

تھینکس --- مگر فلحال میرا موڈ نہیں میں فروٹس لوں گا " عالم نے کہا اور--- حمائل زیادہ زور نہیں دے سکی --

سب کھانا کھا رہے تھے کھانا بہت مزے دار تھا ائرہ نے جو بنایا تھا وہ تو سارا ختم ہو گیا ائرہ نے ایک لقمہ بھی نہیں توڑا تھا وہ فروٹس کھا کر اٹھ گیا --- کبھی ہمارے ساتھ بھی بیٹھو بیٹا "یہ تیمور کی ماں تھی جو سوچ چکی تھیں بیٹی کے لیے عالم کو--

حیرت انگیز طور پر عالم جا کر صوفے پر بیٹھ گیا --

ائرہ کی نظروں میں لاتعداد آنسو بھرے تھے وہ سمجھ نہیں پاتی تھیں اسکے سامنے اتنی کمزور کیسے ہو جاتی تھی --

عالم نے ایل سی ڈی کھول لی --

اور چپ چاپ دیکھنے لگا

کسی میں ہمت ہی نہیں ہوتی تھی -- اسکو پکارنے کی --

کچھ دیر سب یوں ہی بیٹھے رہے کھانے کے بعد ---- اور پھر صیما نے عالم کو پکارہ

مجھے تم سے بات کرنی ہے " عالم نے سر ہلایا اور سٹڈی میں چلا گیا ۔

ائرہ اور حمائل بھی اٹھ گئ سارہ کو اپنا میک اپ بے کار لگا اسے مزید خوبصورت دیکھنا چاہیے وہ بھی چلی گئ تیمور ائرہ کو پھانسنے کے طریقے سوچ رہا تھا-------

Novel Galaxy

مجھے تم سے خاص بات کرنی ہے " وہ بولا ---

ہاں بولو " بنا تاثر کے وہ بولا----

" یہ تمھیں کیا ہو گیا ہے تم اپنی گود میں ان لوگوں کو کیوں پال رہے ہو

صیام زرا بھڑک کر کہنے لگا ----

عالم نے اسکی جانب دیکھا لبوں پر مسکراہٹ ابھری --

تمھیں کیا لگتا ہے---- میں کس لیے پال رہا ہوں انھیں " عالم نے آئ برو

اچکائ

صیام نہ سمجھی سے اسکو دیکھنے لگا

تم مت سمجھو کچھ بس دیکھو " عالم مطمئن تھا----

تم کیا کرنے والے ہو " صیام اسکے نزدیک آیا

"اب تک جو بھی کیا کبھی تمھیں بتایا ہے

مگر میں اب جاننا چاہتا ہوں" وہ بولا

--

صبر کرو جاننے کی ضرورت نہیں تم آنکھوں سے دیکھو گے" وہ خطرناک نظروں سے اسکو دیکھتا --- رہا ---

صیام نے سر جھٹکا

تم نے کیا خاص بات کرنی تھی" عالم نے پوچھا ---

"میں تمھیں کچھ بتانا چاہتا ہوں ---اور تم بنا غصہ کیے سب سنو گے

صیام نے کہا تو عالم نے ایک نظر دیکھ کر سر ہلا دیا

"ائرہ

"مجھے اس نام سے متعلق کچھ نہیں سننا

عالم سرد مہری سے بولا

نہیں تمھیں میری بات سننی ہے اور تم نے کہا ہے تم بنا غصہ کیے سنو گے " وہ بولا --- تو عالم نے ضبط سے اسکی طرف دیکھا

Novel Galaxy

ہر بار مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے تم" وہ غصے سے اسکودیکھنے لگا

تمھاری زندگی بدل جائے گی میں جانتا ہوں تم جانتے ہو اس لڑکی کی بے بس

"آنکھوں کو جو پہلی نظر میں اپنے پاؤں پر کلہاڑا مار چکی ہے

شیٹ آپ صیام " وہ بھڑکا

میری زندگی میں صرف اروش ہے اور کوئ نہیں " اسنے واضح لفظوں میں کہا

اروش مر چکی ہے" صیام نے حقیقت بتائ

عالم سرخ چہرے سے اسکو دیکھنے لگا

اور اچانک اسکا گریبان جکڑ لیا

Novel Galaxy

یہ یہ دیکھ رہے ہو -- یہاں ہے وہ --- یہاں زندہ ہے وہ ---اور --- تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے میں اسے اپنی موت تک کیسے زندہ رکھو گا" وہ اسکا گریبان جھٹک کر کہہ کر --مڑگیا۔

صیام جانتا تھا یہ مشکل ہی نہیں ناممکن تھا --- اسے اس بات پر قائل کرنا

--- ----------

عالم" وہ پھر بھی اسے روکنے کے لیے آگے بڑھا اور اسنے اسکا ہاتھ پکڑا

اگر تو تم اس کام کے لیے اسے یہاں لائے ہو تو یہاں سے لے جاؤ --- کیونکہ تمھیں میرے پاس سے کچھ بھی نہیں ملے گا---- میں وہ خالی کھنڈر ہو جس کو کوئ آباد نہیں کرسکتا ----

Novel Galaxy

اور کیسے ہو جاؤں آباد میں --جب ہرطرف قصور میرا ہے--- تمھیں لگتا ہے میں شوق سے سب کو اکٹھا کیے بیٹھا ہوں -- شوق سے اس گھر میں بیٹھا ہوں ---

مجھ پر عذاب کیطرح مسلط ہیں یہ لوگ یہ گھر یہ جگہ --- میرا دل پھٹتا ہے جب وہ تصویر چیختی ہے میری طرف دیکھتی ہے ان نظروں سے --- جیسے مدد طلب ہوں ---

میں نے اتنی بڑی چوک کیسے کر دی صیام کیسے اب تک مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئ کہ مجھ سے یہ چوک کیسے ہو گئ ----

کتنی عجیب بات ہے اتنی لاپرواہی کی میں نے ارے مجھے تو ایک لمحے کے لیے اسے وہاں نہیں چھوڑنا چاہیے تھا پھر مجھے کیسے یقین آ گیا کہ وہ اسے کوئ نقصان نہیں پہنچائے گا--- اس سانپ کی اولاد جو اپنی بیوی کو جلا گیا تھا ---- اس سانپ کی اولاد ہے تیمور---- یہ میں کیسے بھول گیا ----

وہ دھاڑا جبکہ صیام نے اسکو پکڑا اسکی حالت غیر ہو رہی تھی--

Novel Galaxy

تم نے مجھے یہاں بھیج کر دوبارہ سے اس اذیت سے اضافہ کر دیا صیام صرف تمھاری وجہ سے میں یہاں آیا ان لوگوں کا منہ دیکھا جن کی شکلیں زندگی میں کبھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا ----

اور تم مجھ سے ڈیمانڈ نہ کرو--- تم سب جانتے ہو عالم صرف اروش کا ہے اور عالم سب کی خواہشیں پوری کرنے کے لیے نہیں ہے خاموشی نے میرے اندر جس قدر زہر بھرا ہے وہ سارا میں نہیں چاہتا کسی پر اتاروں " وہ چپ ہو گیا ----

ٹھیک ہے تم پینیک مت کرو ہم کل چلے جائیں گے یہاں سے " صیام بولا ---

Novel Galaxy

نہیں تم یہیں رہو ---- جب تک تیمور اپنی آخری سانسیں لیتا ہے " عالم نے کہا اور سر جھٹک دیا ----

اسفند شاہ کہاں ہے" صیام کو گویا یاد آیا ---

کل مل لینا وہ اپنے ٹھکانے پر ہے " عالم نے کہا توصیام نے سر ہلا دیا

"تم نے کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھایا۔

صیام کو یاد آیا --

مجھے اچھا نہیں لگا کچھ تبھی میں نے فروٹس کھا لیے --

عالم نے لاپرواہی سے کہا --

حالانکہ کھانا بہت مزے دار تھا " وہ بولا۔

ہوسکتا ہے " عالم نے کہا ور سٹڈی سے باہر نکل گیا ----

Novel Galaxy

اور جیسے ہی باہر نکلا سیدھی نظر سرخ آنکھیں اور حسن کا شہکار چہرہ لیے کھڑی ائرہ پرگئ ---- اسے بلکل فرق نہیں پڑتا تھا کوئ روئے ہنسے یہ جیے یہ مرے -- اسے صرف انتقام لینا تھا اور یہاں پر ہی سب ختم کر کے وہ یہ جگہ چھوڑ کر چلا جاتا ----

اور اس لڑکی میں اسے بلکل دلچسپی نہیں تھی --

صیام نے ائرہ کو دیکھا اسے آج سے پہلے زندگی میں اتنا دکھ محسوس نہیں ہوا تھا --- وہ چپ چاپ آگے بڑھا ائرہ کو وہاں سے پکڑا اور آگے لے کر چلا گیا جبکہ --- ائرہ پلٹ پلٹ کر ---- بہتی آنکھوں سے عالم کو دیکھ رہی تھی

محبت آپکو اتنا کمزور کر دیتی ہے --وہ لڑکی کیا تھی---- اور آج اس سے ایک لفظ۔ بھی بولا نہیں جاتا تھا --- اسے سمجھ نہیں آتی تھی کیسے عالم کو کہے بھول جاؤ اروش کو کیسے --کہے

کہ سمجھو مجھے میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں ---اور ہر آئے دن اس محبت میں اضافہ ہو رہا ہے تم سمجھ کیوں نہیں رہے

-- جہاں تم محبت کا ستم سہہ رہے ہو اس جال میں پھنس کر مجھے بھی کیوں دے رہے ہو اب تو جان گئے ہو -- تو میری مشکل آسان کر دو مگر یہ

سب کہنے کے لیے زبان کا ہلنا بہت ضروری تھا جبکہ ائرہ کی زبان عالم کے آگے کھولنے کا نام نہیں لیتی تھی ۔

صیام نے اسے کمرے میں چھوڑا

۔

حمائل نے جلدی سے اسے پکڑا

مجھے لگتا ہے تمھیں یہاں سے چلا جانا چاہیے ائرہ سن تو سب کچھ چکی ہو تم "صیام سنجیدگی سے بولا ۔۔۔

نہیں تم نے وعدہ کیا تھا اسطرح مت توڑو میرے وعدے کو "میری آس ہو تم صیام " ائرہ بولی بے بسی سے ۔۔۔ جبکہ صیام دانتوں تلے لب سختی سے دبا گیا

نہ وہ سمجھ رہی تھی نہ عالم سمجھ رہا تھا

وہ ایک خالی انسان ہے تمھیں کچھ نہیں ملے گا اس میں تم اپنا وقت ضائع مت کرو" وہ بولا تو اسکی بات پر ائرہ چپ ہو گئ --

حمائل نے صیام کی جانب دیکھا

کیا میں بات کروں عالم بھائ سے " اسنے کہا تو صیام کو اب غصہ آنے لگا

--

چلو ٹھیک ہے کرلو سب اپنے شوق پورے" صیام غصے سے بھڑکتا باہر نکل گیا جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھتی رہ گئیں --

---

Novel Galaxy

صبح ناشتے کی ٹیبل پر سب اکٹھے ہوئے

--عالم اسی طرح سربراہی کرسی پر بیٹھا تھا -- جبکہ باقی سب بھی اسی طرح سوائے احمرہ کے --اسے سخت بخار ہو چکا تھا حمائل نے اسے کچھ کھلانا

چاہا مگر وہ نیم غنودگی میں تھی تبھی کچھ نہیں کھایا تو اسنے بھی بعد کے لیے

سوچ کر باہر جانا مناسب سمجھا

تیمور تو اسے دیکھنے کا منتظر تھا اپنی حوس کو نظروں سے پوری کرنے کا مگر

یہاں تو وہ آ ہی نہیں رہی تھی باہر

خاموشی سے ناشتہ کیا گیا --- اور عالم نے تیمور کیطرف دیکھا --

تیمور کا لقمہ لے جاتا ہاتھ رک گیا

زمینوں کو دیکھتے رہے ہو تم اس دوران" اسنے نارملی بات شروع کی جیسے

ایک بھائ دوسرے سے کرتا ہو

تیمور نے لقمہ ویسے ہی چھوڑ دیا عالم اس سے ایسے بات کرے گا یہ تو اسنے

سوچا ہی نہیں تھا کبھی بھی --

وہ ایکدم خوشی محسوس کرنے لگا چلو یہ بھی اسکے حق میں تھا کہ وہ اس طرح

دونوں ساتھ رہتے -- عالم تو زہین تھا ہی تو اچھا فائدے کی بات تھی جو زمین

کھنڈرات بننے لگیں تھیں وہ دوبارہ آباد ہو جاتیں اور اسطرح اسکے پاس بھی پیسے آتے رہتے اسنے اپنا فائدہ سوچا

ہاں میں نے حفاظت کرنے کی پوری کوشش کی مگر نہ جانے کیسے فصلوں کا کیڑا لگ گیا--- جس کی وجہ سے وہ پوری کی پوری فصلیں برباد ہو گئیں ---- اب تم ہی کچھ کرو " وہ بولا تو عالم نے سر ہلایا --

تم نے دیکھایا نہیں پھر کسی کو وجہ کیا ہے " عالم نے اسکی جانب دیکھا وہ سٹپٹا گیا نہ اسکے پاس اپنے گندے کاموں سے فرست تھی اسنے پورے گاؤں کو ویران کر دیا تھا یہ سب کر کر کے ----

تیمور خاموش ہو گیا---

آج تم چلنا میرے ساتھ" عالم بولا تو تیمور سٹپٹایا --

Novel Galaxy

میں میں کیسے تمھارے ساتھ میں کیا کرنے جاؤں گا میرا کیا کام ہے بھلا --- تمھاری زمینوں ہیں تم خود ہی دیکھو گے " تیمور نے ہری جھنڈی دیکھائی

عالم نے اسکیطرف دیکھا ----

اور سر ہلا کر اٹھ گیا ----

وہ فریش تھا مکرم سے گاڑی تیار کرنے کو کہا اور وہ زمینوں کے لیے نکل پڑا

کتنی محنت کی تھی ان زمینوں کے لیے اسنے ---

جو آج کھنڈرات ہو رہیں تھیں

Novel Galaxy

۔ اسنے ڈیلر سے سودہ کر لیا --ان زمینوں کو بیچنے کا

--

اوروہ گاؤں کے لوگوں سے بھی ملا --

ہرگاؤں والے کی آنکھ اسکو دیکھ کر نم ہو گئ ۔۔کیسے وہ اچھے وقت بھول سکتے تھے جب سرداری عالم شاہ کی تھی اور اب بھی وہ چاہتا تو سرداری پرآ سکتا تھا مگر اب یہ ممکن نہیں تھا ہر کام کے لیے اس میں دل لگنا ضروری تھا اس گاؤں میں اورگاؤں کی گلیوں میں صرف اسے بے بس چیخیں سنائی دیتیں تھیں جو وہ سن نہیں سکا اسکا دل مزید کچھ سننے کا شوق بھی نہیں رکھتا تھا ۔۔۔۔

وہ شام تک گھر لوٹا ۔۔۔۔

تو سب گھر والے لون میں تھے اسکی لاشعوری نظر ۔۔نے ائرہ کو دیکھنا چاہا مگر وہ نہیں تھی دوسری طرف سے تیمور بھی نہیں تھا نہ جانے کیوں خطرے کی گھنٹیاں سی محسوس ہوئیں صیام اور حمائل تو جبکہ ادھر ہی بیٹھے تھے ۔۔۔

دونوں اس کو دیکھ رہے تھے جو اروش کو زندہ رکھنے کے لیے عالم نے دوبارہ اس گھر میں سجا دیا تھا ۔۔

عالم تیزی سے قدم بھرتا اندر آ گیا ۔۔اور اسنے ۔۔۔ ائرہ کے روم کیطرف دیکھا

۔۔۔۔

کمرے کی جانب وہ جاننا نہیں چاہتا تھا ۔۔۔۔

مگر اسے اندر سے کچھ اچھا احساس نہیں تھا تبھی اسنے قدم اٹھا کر ائرہ کے

کمرے کی جانب چلنا شروع کر دیا ۔۔۔

اسنے نب گھمائ تو دروازہ کھلا تھا ۔۔

لڑکی کو اتنی لاپرواہی نہیں برتنی چاہیے ۔۔۔ جبکہ گھر میں بھوکے بھیڑیے

سرعام پھیر رہے ہوں اسنے دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا ۔۔۔ تو کمرہ خالی تھا

ائرہ سو رہی تھی

Novel Galaxy

صبح سے ہی سو رہی تھی وہ " عالم نے سوچا اور اسپر نظر ڈال کر باہر نکلنے لگا

۔۔ کہ الماری کا دروازہ اسے کھلا نظر آیا ۔۔۔

یعنی اسکا شک بلکل درست تھا ۔۔۔

اچانک ماتھے کی نسیں تن گئیں اسکی اور اسنے ائرہ کے بیڈ کے پاس چئیر کھینچی اور چئیر کھینچ کر وہ -- بیٹھ گیا

دوسری طرف تیمور کا دم گھٹنے لگا تھا اس الماری میں بند ہو کر -----

اسے لگ رہا تھا کہ اسکا سانس رک جائے گا اگر عالم نہ گیا تو----

عالم چاہتا تو اسے --- باہر کھینچ کراسکی جان لے لیتا --- مگر وہ فلحال ایسا نہیں چاہتا تھا --- فلحال ایسا کچھ بھی کرنے سے اسکے کام میں مشکل آتی اور تیمور کو مزید دن زندہ نہیں چھوڑنا چاہیے تھا ----

اسنے پلٹ کر اسفند شاہ کو بھی نہیں دیکھا تھا کہ آیا وہ زندہ ہے یہ نہیں ---

Novel Galaxy

برحال آج اسکا ارادہ تھا مگر وقت نہیں ملا -- اور اسکے لیے اسفند شاہ اتنا بھی اہم نہیں تھا کہ ضروری وقت اسی کے لیے نکالتا ----

وہ ائرہ کے پاس بیٹھا رہا اسکا چہرہ دیکھتا رہا بلاشبہ وہ بے حد حسین لڑکی تھی ۔۔ مگر اسکے لیے نہیں تبھی اسنے نظروں کا رخ بدل لیا اور آئرہ نے سر کو معمولی سی جنبش دے کر آنکھیں کھول لیں بخار سے اسکا سر کا درد اتنا تھا گویا ابھی سر پھٹ جائے گا ۔۔۔۔

اسکی نظرعالم پر گئ تو یہ سراسر اپنا خواب لگا ۔۔۔۔

کتنا حسین دلکش خواب تھا ۔۔ وہ سامنے بیٹھا تھا خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا ۔۔ ائرہ نے نظروں کو ذرا بھی نہیں پھیرہ اگر وہ پھیر لیتی اور وہ غائب ہو جاتا ۔۔۔۔

عالم چاہتا تھا تیمور اپنی آخری سانس کو چھو کر لوٹے ۔۔۔ تبھی اسنے آئرہ سے بات کرنے کا سوچا

جب طبعیت خراب تھی تو ڈاکٹر پر جانا تھا " اسکی بات سے آئرہ جیسے بھول ہی گئ اسے کوئی بخار بھی تھا ۔۔وہ ایکدم اٹھ کر بیٹھ گئ اور عالم کو گھورکر

دیکھنے لگی اور جب اسے لگا یہ حقیقت ہے --تو چہرے پر مسکراہٹ کی حسین ترین مسکراہٹ پھیل گئ ---

آپ میرے کمرے میں " وہ الجھ کر پوچھنے لگی

دل تو بے حد خوش تھا

ہاں کیونکہ یہ میرا گھر ہے اور یہ کمرہ تمھارا نہیں " عالم نے سپاٹ نظروں سے اسکو دیکھا

ائرہ کے دل کو کچھ ہوا

اگر آپ نے یہ نوازش کر ہی دی ہے کہ یہاں آ گئے ہیں --- تو ایسے بات مت کریں" ائرہ زرا جھجھکتی بولی --

Novel Galaxy

عالم نے نگاہ پھیر کرالماری کیطرف دیکھا

یہ الماری کیوں کھلی ہے اسے بند کرو اچھے سے " وہ بولا ---اور ائرہ کو حکم دیا جو بیمار تھی ائرہ کے قدموں کو جیسے پر لگ گئے

وہ اپنے جھولنے کی پرواہ کیے بنا پہنچی تھی --- الماری تک اور اسنے دروازہ جھٹکے سے بند کر دیا

تیمور کو پہلے ہی سانس نہیں آ رہا تھا پھر ان دونوں کی اتنی آرام دہ گفتگو اور سب سے اہم

الماری کا بند ہو جانا اسے لگا ---- کسی بھی وقت وہ مر جائے گا اگر اسنے اپنی آواز دبائے رکھی تو ---

ائرہ بیڈ پر بیٹھ کر شوق سے اسے دیکھنے لگی ----

ایک سوال کروں آپ سے " وہ بھول گئ تھی اس میں اٹھنے کی بھی ہمت نہیں تھی اب کہاں سے آئیں تھیں اس میں یہ ہمتیں

عالم نے گویا اجازت دے دی تھی -- اپنی آنکھوں سے --اور یہ سب صرف اور صرف تیمور کو تکلیف دینے کے لیے ہو رہا تھا ورنہ کہاں وہ اس لڑکی کو منہ لگاتا ----

آپکو اروش سے بہت محبت ہے " وہ سر جھکائے جیسے ہارے ہوئے لہجے میں بولی --

کل کی ہوئ محبت اور بچپن کی محبت مقابلہ نہیں کر سکتی --" اسنے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا

ہو سکتا ہے کل کی آئ ہوئ محبت میں اپنے لیے دیوانگی جنون زیادہ ہو بانسبت اس محبت کے جو اپنے کسی سے کی جبکہ دوسرا تو آپ سے کرتا بھی نہیں تھا " ائرہ بولی عالم کا چہرہ سرخ ہو گیا---

" ٹکے کی اوقات نہیں ہے کسی بھی محبت کی میری نظر میں کیوں" اسکا لہجہ بھیگا--

عالم نے جواب نہیں دیا----

کیوں نہیں ہے ٹکے کی بھی اوقات ایک بار غور سے تو دیکھیں کوئ آس لگائے آپکو دیکھ رہا ہے ----" اسنے بھیگی پلکیں اسکیطرف اٹھائ -----

Novel Galaxy

عالم سر نفی میں ہلانے لگا جبکہ دوسری طرف الماری ہلنے لگی تھی ۔۔۔۔اور

یہ بات وہ نوٹ کرچکا تھا ۔۔۔۔

مجھے کسی کو آس میں رکھنا ہی نہیں

۔۔ بہت جلد یہاں سے چلا جاؤں گا میں " اسنے روکھے لہجے میں کہا ۔۔۔

الماری اب بھی ہل رہی تھی وہ بیوقوف لڑکی اسکو دیکھنے کے لیے جیسے تمام

حسیں بند کرچکی تھی۔۔۔۔۔

ایسا مت کریں ۔۔بھلے اتنے ہی ظالم رہیں مگر نظروں کے سامنے تو رہیں" وہ

بے اختیار سی ہوئ ۔۔

ہوش میں تو ہو "عالم کو اسکی بے قراری بری لگی تبھی جھڑک کر بولا۔۔

نہیں ۔۔۔۔۔ اب نہیں ہوں ۔۔ہاں پہلے

" شمار ہوتا تھا کہ ائرہ ہوں ۔۔اب کچھ نہیں ہوں ۔۔۔۔ اب جو بھی ہیں

شیٹ اپ " عالم غصے سے اور ناگواری سے بولا ۔۔

عورت کو اظہار میں زرا بھی بے باک نہیں ہونا چاہیے " اسنے نخوت سے کہا

عورت کیا صرف گھٹ گھٹ کر جینے کے لیے پیدا ہوئ ہے " ائرہ اسکے اٹھنے پر اٹھ کھڑی ہوئی --اسکی آنکھوں

کی سرخی بڑھ گئ تھی ---

مرد بھی اکثر صرف گھٹتا ہے گھٹ گھٹ کر جی کر ہی یہاں تک پہنچا ہوں میں --- تم اگر گھٹ رہی ہو تو اس میں میرا کوئ قصور نہیں ہے اور اپنے مطلب سے مطلب رکھو بلکہ وہ ہی کیوں یہاں تم چلی کیوں نہیں جاتی " وہ بدلحاظی پراترآیا---

Novel Galaxy

میں آپکو دیکھنا چاہتی ہو" وہ اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے وہ اروش کو دیکھتا تھا ----

اور تمہیں کیا مل رہا ہے مجھے دیکھ کر " وہ غصے کی انتہا کو چھونے لگا ---

سکون " پھولتی سانسوں میں اسے کہہ گئ

سب بکواس کسی کو کسی سے محبت نہیں ہوتی --- سمجھی تم --اورمجھے تم سے نہیں ہے ----

مگر مجھے تو ہے " وہ اسکی گھورتی آنکھوں میں بے سبی سے دیکھتی بولی --

اور میں جوتے کی نوک پر رکھتا ہوں ایسی سب سنڈنڈرڈ محبت کو --" وہ ضبط کرتا کہہ گیا الماری -- میں حرکت بند ہو گئ تھی --- ائرہ بھیگتی پلکوں سے اسے دیکھتی گئ

بہار نکلو " عالم سے مزید برداشت نہیں ہوا اسنے اسے باہر دھکا دیا --

عالم " ائرہ کا لہجہ کانپ اٹھا --- اور اگر حمائل نہ آتی تو وہ وہیں بیٹھ کر رو دیتی -----

حمائل سب سے گھبرا کر اسے جلدی سے اپنے روم میں لے گئ --صیام اور مکرم گھر پر نہیں تھے ----

ائرہ اسکے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی ---

مجھے مجھے نہیں ہونی چاہیے تھی محبت ایسا کیوں ہوا --مجھے بتاؤ تم میں تو بہت خوش تھی میں نے سوچ لیا تھا باسم سے شادی کر لوں گی مگر یہ یہ ظالم شخص میری آنکھوں کے آگے آ گیا -- حمائل میں جان بوجھ کر نہیں کرتی میں بے بسی محسوس کرتی ہوں " وہ اسے اپنا حال دل بتانے لگی جبکہ حمائل بھی اسکے ساتھ ساتھ روتی رہی

" پلیز سنبھالو خود کو سب ٹھیک ہو جائے گا

نہیں وہ کچھ ٹھیک ہونے نہیں دے گا---- " ائرہ نے خوا اذیتی سے سوچا اور جیسے ایک جگہ نگاہ ٹھہرا دی --

ٹھیک ہے پھر " اسنے اپنی آنکھیں بے دردی سے رگڑیں -- جیسے کچھ سوچ چکی ہو ----

Novel Galaxy

وہ اٹھی ---- مگر ہمت جواب دے گئ --وہ دوبارہ بستر پر گیر گئ حمائل گھبرائے -- ائرہ نے آنکھیں بند کر لیں دوبارہ اسکی آنکھ سے آنسو بہنے لگے

--- جبکہ ---

حمائل اسکا بخار دیکھ کر جلدی سے -- ٹھنڈے پانی کی پٹیاں لینے بھاگی تھی

دوسری طرف عالم نے نفرت سے دروازے کو دیکھا تھا جہاں سے --- ابھی ائرہ کو اسنے باہر نکالا تھا اور دوسری نظر الماری پر گئ اسنے دروازہ کھولا تو تیمور پورا مرد تھا ---- ایکدم لڑھک کر سانس گھٹنے کے باعث بے ہوش ہوتا نیچے آ پڑا---

Novel Galaxy

تیمور کو اسنے اپنے قدموں میں دیکھا تھا ----

اور تادیر دیکھتا رہا -------

وہ پسینے میں شرابور تھا ----- جبکہ چہرہ بھی سانس گھٹنے کی وجہ سے

نیلاہٹ پر تھا ---

عالم اس سے ایک قدم دور ہوا -- آنکھوں کے آگے اروش کی لاش آ گئ

اسنے پاؤں اٹھایا ----اور جوتا اسکی گردن پر رکھنا چاہا ------

اور رکھ کر بس نہیں چلا دبا دے مگر وہ پیچھے ہٹ گیا تھا -----

تمھیں آسان موت نہیں دوں گا " وہ بڑبڑایا اور اسکا ہاتھ کھینچ کر باہر لے آیا

---اور کچھ فاصلے پر ڈائینگ کے قریب پھینک کر --وہ اپنے روم میں چلا

گیا ---

Novel Galaxy

وہاج نے اسکیطرف دیکھا ---اور دوڑتا ہوا اسکے پاس آ گیا

اسکی اماں اور سارہ بھی گھبرا کر آئ -----

اسے روم میں لے جایا گیا --اور ڈاکٹر کو بلایا گیا ----

تو ڈاکٹر نے سانس گھٹنے کی وجہ بتائی لیکن سمجھ کچھ نہیں آیا کہ اسکا سانس کیوں گھٹا ----

وہ سب پریشان تھے -- تیمور کو کچھ دیر کے بعد ہوش آ گیا ---

اور اسے یاد آیا کہ اسکے سانس گھٹنے کی وجہ کیا تھی

-

وہ چپ ہوگیا اورگھر والوں کو اپنی مرضی سے سنبھال لیا -- کیونکہ وہ ابھی کسی کو بتا کر بے عزت ہونا نہیں چاہتا تھا کہ --وہ ائرہ کے کمرے میں تھا

وہ سنبھل کر بولا کہ --- ایسے ہی اسکا سانس گھٹ گیا تھا -- بس --

ڈاکٹر نے میڈیسنز لکھ کر دیں اور چلا گیا ---

جبکہ ---- وہ سب اسکے پاس بیٹھ گئے --

Novel Galaxy

بیٹا تم لوگوں نے اپنے باپ کے بارے میں کچھ سوچ ہے یہ نہیں وہ کہاں ہیں "

اور تیمور حویلی میں تو اتنی بدبو ہے نہ پوچھو باہر جانے کے لیے بھی میں تو یہیں کا دروازہ استعمال کر رہا ہوں -- حویلی کے پیچے باغ سے بھی بدبو آنے لگی ہے اب نہ جانے کیوں جبکہ پہلے وہاں نہیں تھی" وہاج نے اسے بتایا

وہاں کیسے بدبو پھیل گئ " تیمور ششوپنج میں پڑ گیا ---

اچھا خیر --- یہ بابا کا پتہ کرو وہاج " تیمور اٹھ کر بیٹھ گیا ----

بابا کہاں غائب ہیں "سب پرسوچ تھے مجھے تو لگ رہا ہے ہمیں چھوڑ کر بھاگ نکلیں ہیں " سارہ نے غصے سے کہا اتنی کوشش کے باوجود بھی عالم کی نظر اسپر نہیں اٹھتی تھی ----

وہ اب چیڑ رہی تھی ---

نہیں ایسا نہیں ہے سب چیزیں پروپرٹی کے پیپرز سب اسکی جگہ پر ہیں پھر " بابا کیسے بھاگ سکتے ہیں اگر بھاگنا ہوتا تو وہ کچھ نہ کچھ لے کر بھاگتے تیمور نے کہا تو انکی ماں نے سر ہلایا --

چلو ٹھیک ہے میں پتہ کرتا ہوں " وہاج نے کہا اور تیمور نے سر ہلایا

رات ائرہ کو ہوش آیا ---- تو وہ شرمندہ ہو گئ وہ صیام اور حمائل کے روم میں تھی ---

Novel Galaxy

وہ جلدی سے اٹھ گئ --

سوری مجھے اندازہ نہیں ہوا " اسنے شرمندگی سے کہا ---

بیٹھ جاؤ --- " صیام نے کہا --

نہیں مجھے بھوک ہے " وہ بولی صیام نے بھی زیادہ فورس نہیں کیا وہ یہاں جب سے آئی تھی کھا پی بھی نہیں رہی تھی کچھ تبھی اسنے سر ہلایا --

کھانا لگ گیا ہے چلو اکٹھے کھاتے ہیں " وہ بولا -- تو تینوں نیچے آ گئے تبھی عالم بھی اپنے کمرے سے نکلا تو ---- نظر ائرہ پر اٹھی قابل رحم حالت میں بھی بے حد حسین لگ رہی تھی وہ --نگاہ پھیر کروہ نیچے چلا گیا ---

سب ڈائینگ پر خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے تیمور بار بار ائرہ کو دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا --- وہ باہر کیسے آیا ---

کیا عالم کو پتہ تھا وہ اسی ششوپنج میں تھا -- کہ اچانک ائرہ کی آواز پر --- اسکی جانب حیرانگی سے دیکھنے لگا ---

کیسے ہو تیمور " وہ مسکرا کر بولی اپنے سلکی بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑیس لیا اور ----

سرخ نظروں سے اسے دیکھنے لگی -- سب نے حیرانگی سے ائرہ کو دیکھا تھا

میں ٹھیک ہوں " وہ بولا اور کانٹا چھوڑ دیا ----

عالم نے پہلی بار کھانا چھوڑ کر اسکی جانب توجہ سے دیکھا تھا حمائل اور صیام

توچونکے تھے جبکہ باقی سب بھی

وہ ایکچلی مجھے کہنا تھا کہ ---- " ائرہ بولی

ہاں ہاں گھبراؤ نہیں " تیمور توخوشی سے پھولے نہ سمایا ---

شادی کرو گے مجھ سے " ائرہ بے جھجھک بولی ---

Novel Galaxy

اور تیمور کیطرف دیکھنے لگی --

عالم کے ہاتھ سے کانٹا چھوٹا تھا --- اور اسنے ایکدم ناگواری سے دوبارہ کانٹا

اٹھا لیا ---

اور --- دوبارہ کھانے لگا مگر نوالہ بھاری ہو گیا

ائرہ "صیام غصے سے دھاڑا ---

حمائل نے بھی غصے سے اسکیطرف دیکھا ---

کیا ہوگیا ہے ریلکس رہو --- صیام --- زندگی میری ہے اور مجھے لگتا ہے تیمور

"ایک اچھا انسان ہے

رئیلی " وہ بولا --اور اٹھ کھڑا ہوگیا --

عالم ناگواری چہرے پرسجائے کھانا کھا رہا تھا صیام کا غصے سے برا حال تھا

یہ وہی ہے جس نے تمھیں کیڈنیپ کیا تھا " صیام نے گویا یاد دلایا

میں نے معاف کر دیا " ائرہ نے کہا --

تھینکیو ائرہ --- " تیمور ایکدم اٹھ کر اسکے نزدیک آیا ---اور اسکا ہاتھ تھام لیا ۔

"اوہ تمھیں تو بخار ہے --- خیر تھینکیو یار ---- تم نے مجھے معاف کردیا --

وہ مسکرا کربولا ائرہ بھی مسکرا دی ---

عالم اٹھ کر جانے لگا ---

کیوں نہ ابھی نکاح کرلیں " وہ عالم کی پشت دیکھتی تیمورکا ہاتھ تھامتی بولی --

جبکہ عالم کہ قدم رک گئے --

ہاں ہاں کیوں نہیں " تیمور تو پھولے نہیں سمایا ---

جبکہ صیام نے اسکے ہاتھ سے ایک جھٹکے سے تیمور کا ہاتھ جدا کیا

منہ توڑ دوں گا میں تمھارا ---" وہ شعلے اگلنے لگا ---

عالم نے ایک پل کے لیے سر گھماکر ائرہ کو دیکھا جو اسی کیطرف دیکھ رہی تھی اور پھر وہ آگے چلا گیا یہ بس لمہہ لگا تھا ---

تیمور نے صیام کو دور کیا ----

تمھارا کیا مسلہ ہے ۔" وہ غصے سے بولا

ائرہ پاگل مت بنو " صیام نے اسکو سمجھانا چاہا ۔

میں فیصلہ کر چکیں ہوں " ائرہ نے کہا اور کمرے میں جانے سے پہلے تیمور کو دیکھا ---

Novel Galaxy

آدھے گھنٹے میں نکاح کا انتظام کرلو " اسنے کہا اور مسکرا کراندر چلی گئ

حمائل اسکے پیچھے بھاگی تھی تیمور تو خوشی سے پاگل ہو رہا تھا سب ایکدم خوش ہو گئے

انکی ماں --- بھی اورسارہ نے تو یہ کانٹا خوشی سے نکلتا تھا تھا -- اب عالم تک پہنچنا آسان ہو جائے گا مگراس سے بات کرنے کی ہمت سی نہیں ہوتی تھی زرا ----

تبھی وہ اس سے بات نہیں کر سکی تھی اب تک

Novel Galaxy

یہ کیا کر رہی ہو تم " حمائل نے غصے سے اسکیطرف دیکھا

" فیصلہ کیا ہے بس ایک

فیصلہ اسے فیصلہ کہتے ہیں اسے موت کہتے ہیں ائرہ جسے تم گلے لگانے جا رہی ہو" حمائل کو پہلی بار اتنا غصہ آیا تھا -----

کچھ نہیں ہوتا ---- میں وہ موت سہہ نہیں سکتی جو مجھے پل پل مل رہی ہے

--" وہ سکون سے بولی ---

ائرہ تم خوش نہیں رہو گی" حمائل نے کہا

تم جانتی ہو اس شخص نے مارا تھا اروش کو" حمائل نے -- بتایا

" ہاں جانتی ہوں

" اور تم اسی سے شادی کر رہی وہ گندہ دو نمبر نسان ہے مجھے

فرق نہیں پڑتا موسم سخت ہے یہ نرم ---

محبت کا ظلم ہر ظلم سے بڑا ہے میں اس کو سہہ نہیں پا رہی اور میں نے بلکل درست فیصلہ کیا ہے" وہ بولی اور آنکھیں بند کر کے لیٹ گئ

" حمائل حیران تھی اس ضد پر

تیمور نے جھٹ پٹ انتظام کیا تھا ----

اور یہاں تک کے اسکے لیے سرخ لباس بھی لایا تھا جو اسنے سارہ کے ہاتھ بھیجوایا--

ائرہ اس سرخ لباس کو دیکھنے لگی --اور کچھ دیر بعد اٹھ کر پہن لیا --

آنکھیں رو رو کر پھول چکیں تھیں --- اور پردوں پر سرخ لکیریں سی بن گئ تھیں -- وہ سرخ جوڑا پہن کر آئینے کے سامنے آئ --

تو اپنا چمکتا چہرہ -- شیشے میں دیکھ کر نفرت سی ہوئ

اتنی بدصورت ہوں میں --- "آنسو پھر سے بہنے لگے ---

ایک نظر --- اپنی محبت کی عزت کے بھی لائق نہیں ہوں " وہ رو دی----

اور سامان میں لائ گئ ریڈ لیپسٹک خالی چہرے پر لگا لی ----

اور دوپٹہ سر پر لے لیا---

کوئ سوچ نہیں سکتا تھا کہ وہ --بس جوڑے میں اور سرخ لپسٹک میں آتش فشاں لگ رہی تھی جو

-- پھٹ پڑے تو سب تباہی کر دے --اور یہ ہی حال تیمور کا ہونا تھا --

وہ تو بے قابو ہوگیا جبکہ ائرہ باہر آئ

-

Novel Galaxy

کھلے بال ایک شانے پر تھے --

نفرت سے صیام نے اسے دیکھا --

ائرہ مولوی کے سامنے آ بیٹھی ----

تیمور اسکے سامنے بیٹھا تھا ۔

ائرہ نے تیمور کو دیکھ کر پلوں چہرے پر گیرہ لیا ۔۔۔اور ۔۔۔

نظریں جھکا لیں اس ضد پر سینے میں پرا دل پھٹنے کو تھا ۔۔۔ ۔

درسے چیخیں نکل آئیں ۔۔۔۔

وہ یوں ہی بیٹھی رہی ۔۔۔۔

کہ اچانک احساس ہوا ۔۔۔

وہ خوشبو جانی پہچانی سی ساتھ آ بیٹھی ہے ۔۔وہ ازیت سے ہنسی

یعنی موت سے گلے لگوانے وہ آیا تھا ۔۔۔۔

ائرہ نے زہن جھٹک دیا

مولوی نے نکاح شروع کیا

Novel Galaxy

"ائرہ ولد (...) آپ کو (....) حق مہر لعالم شاہ سے نکاح قبول ہے

یہ الفاظ تھے یہ

---- یہ کرنٹ --

گھونگٹ پلٹ کر اسنے --- عالم کو دیکھا جو آنکھوں میں شعلے لیے بیٹھا تھا

وہ ڈب دباتی آنکھوں سے اسے دیکھتی جلدی سے بولی

قبول ہے قبول ہے -- قبول ہے -- ہزار بار قبول ہے --

تیمور ایکدم اٹھا

مولوی نے یہ ہی سوال عالم سے کیا جس نے مدھم آواز میں ائرہ کی آنکھوں میں دیکھتے قبول ہے کہا -----

یہ سب کیا ڈرامہ ہے" تیمور چلایا ----

Novel Galaxy

نکاح تو ائرہ کا اور اسکا ہو رہا تھا یہ عالم کہاں سے بیچ میں آ گیا

وہ تلملا ہی گیا۔۔۔۔

عالم اور ائرہ نے سائین کیے ۔۔۔۔۔

ان سب کے چہرے دیکھنے لائق تھے مکرم کو اور حمائل دبا دبا مسکرا رہے

تھے جبکہ عالم وہاں سے اٹھ کر چلا گیا

۔۔

ائرہ کو جیسے بجلی کی تاروں نے چھو لیا تھا ۔۔

وہ ایکدم ۔۔۔ اٹھ کر حمائل کے پاس آئ دونوں ہاتھوں سے اسے تھام لیا

تم تم نے دیکھا تم نے دیکھا کہیں یہ میرا خواب تو نہیں ۔۔۔" وہ بولی

حمائل کھلکھلا دی ۔۔

"نہیں یہ سچ ہے

صیام نے بھی اسکے سر پر ہاتھ رکھا ---

خوش قسمت ہو تم تو " صیام ہنسا ---

تیمور پر جو تیزاب گیرہ تھا وہ اسکے منہ کو دیکھ رہا تھا اور اسے اندازا ہو گیا تھا

چڑیا جسے وہ مسل دینا چاہتا تھا ہاتھ سے نکل گئ ہے --

ائرہ تو جھوم اٹھی ----

اسکا بس نہیں چل رہا تھا چلا چلا کر سارا حبس اندر کا نکال دے --

صیام حمائل مکرم بھی بے حد خوش تھے --

اسنے تیمور کو دیکھا جو حیران تھا وہ اسکے نزدیک آئ -- وہ دن یاد آیا جب اسکے

دونوں ہاتھوں پر کٹ ڈالے تھے اسنے -----

ائرہ میں جیسے پہلے والا جوش بھر گیا تیمور کچھ کہتا

ائرہ نے کھینچ کر لات ماری تھی اسکے پیٹ پر

تیمور ایکدم پیچھے ہٹا تھا حیران کن نظریں ائرہ سے ٹکرائیں

تمھیں کیا لگا بہت خوشی سے تم سے شادی کر رہی تھی وہ بھی تم سے

---" وہ زور سے مکہ تیمور کے منہ پر مار گئ

نہ جانے کتنے دنوں سے اس دن کے انتظار میں تھی کہ کب مجھے تمھاری ہڈی پھسلی ایک کرنے کا موقع ملے چلو آج تو مل گیا --- اسنے تیمور کے بال پکڑ لیے تیمور نے اپنا آپ چھڑانے کے لیے اسکو مارتا کہ صیام نے بھی کھینچ کر لات ماری -- اور مکرم تو ایسے ایک طرف کھڑا ہو گیا --- جیسے ---

نہ کچھ دیکھ رہا ہو نہ سن --

سارہ وہاج اور انکی ماں -- حق و دق تھے اگر وہ بھی بیچ میں کودتے تو پیٹتے تبھی وہ ایک طرف کھڑے رہے --- جبکہ آئدہ اور صیام کا تو دماغ ہی پھر گیا تھا تیمور کو بھن کر رکھ دیا ---

یہ سب کیا ہو رہا ہے "پیچھے سے غصیلی آواز پر دونوں اس پر سے ہٹے ----

تیمور ایکدم اٹھا ---

تم دیکھ۔ رہے ہو ان دونوں کو کس طرح کا سلوک رکھا ہے انھوں نے

میرے ساتھ " تیمور غصے سے چلایا --

صیام " عالم نے پوری آنکھیں نکال کر صیام کو گھورا --

سوری" وہ دانت نکالتا

-- شانے اچکا گیا ----

جبکہ ائرہ تو

-- آنکھیں پھیرے کھڑی تھی اسکی جوتی بھی معافی نہیں مانگتی --

تیمور گویا اسکی معذرت کا بھی منتظر تھا -- مگر ائرہ تو دوبارہ جی اٹھی تھی اب

اسے پرواہ نہیں تھی تبھی اسنے لہنگا بازؤں میں اٹھایا ور سر کھٹکتی اندر اپنے

روم میں چلی گئ جبکہ حمائل بھی ہنسی دباتی اسکے پیچھے ہو لی ----

Novel Galaxy

عالم نے نفی میں سر ہلایا اب دوبارہ یہاں کوئ ہنگامہ نہ ہو " وہ غصے سے بولا اور وہاں سے اپنے کمرے میں چلا گیا

صیام بھی ہنستا ہوا چلا گیا جبکہ مکرم باہر نکل گیا تھا

تیمور بیوقوفوں کیطرح وہیں کھڑا رہ گیا ---

جبکہ وہاج کا ایکدم قہقہہ اٹھا

ٹھنڈے ہو گئے ارمان آپکے ": وہ ہنستا رہا ---- تیمور کی آنکھوں میں شعلے تھے جیسے ---

اس (گالی) کو تو میں جان سے مار دوں گا بہت جلد -----

" اسنے تیمور شاہ کی بے عزتی کی ہے

جان سے تو اسے میں بھی مار دوں گی روز عالم کو ایمپریس کرنے کے طریقے ڈھونڈ کرآتی رہی جبکہ اس نے اس منحوس سے شادی کر لی --- " سارہ بھی بولی دونوں بھائیوں نے اسکیطرف دیکھا ----

اور سر جھٹکا ---

مجھے لگتا ہے یہ سب ہمارے ساتھ کھیل رہے ہیں" وہاج سنجیدگی سے بولا

تم لوگوں کو یہ نہیں لگتا تم لوگوں کا باپ غائب ہے " انکی ماں بھی غصے سے بولی ---

کہیں بھی پڑا ہو گا

کیا یہاں اپنی زندگی بہت سکون میں گزر رہی ہے جو اب انکی بھی فکر کریں جو اپنی مرضی سے غائب ہوئے ہیں اور حویلی کی منحوست میں تو دن بدن اضافہ ہو رہا ہے ---

Novel Galaxy

اب تو پچھلے باغ سے بھی بڑی گندی بدبو آ رہی ہے " تیمور بولا ---

جھمجھلایا ہوا تھا --

تو دیکھو وہاں کیا ہوا ہے " انکی ماں نے کہا ----

ہاں ملازم سے دیکھاتا ہوں ۔۔۔۔ اور اس بلبل کے پر کاٹ کے وہ موت ماروں گا کہ آخری سانس تک تڑپے گی" وہ نفرت سے کہتا باہر نکلا ۔۔۔

اور ملازم کو بلوایا ۔۔۔۔

عجیب حیران کن بات تھی جیسے ہی یہاں سے نکل کر حویلی میں جاتے تو ۔۔ حویلی کی سمیل ناقابل برداشت ہوتی ۔۔ خیر یہ انکی لاپرواہی تھی دادا مر گیا تھا تو ۔۔۔ اسکو پھینکا دیتے ۔۔ نہیں دروازے بند رکھے ۔۔اور آپ سمیل تو جیسے رچ بس گئ تھی اور حیرانگی اس بات پر ہوتی تھی ۔۔ عالم کے پورشن۔ میں کوئ سمیل نہیں تھی یہاں تک کے ۔۔۔ حویلی کی کھڑکیاں عالم کے پورشن میں کھولتی تھیں مگر پھر بھی اس حصے میں بدبو کا نام و نشان بھی نہیں تھا

اسنے ملازموں کو بلایا جو اسکے تھے ۔۔۔

جاؤ پچھلے باغ کو اچھے سے دیکھو -- پچھلے باغ سے بہت بدبو آنے لگی ہے کوئ بلی ویلی تو نہیں مر گئ " تیمور نے حکم دیا تو وہ سر ہلا کر --- دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے

سارے السی ہو جو کام کہا ہے وہ ابھی کرو" وہ چلایا تو وہ ایکدم سارے پچھلے باغ کیطرف جانے لگے مگر راستہ تو حویلی سے ہو کر جاتا تھا ---

تبھی ان سب کو اپنے منہ پر کچھ نہ کچھ باندھنا پڑا ورنہ وہ اس بدبو سے مر جاتے وہ پچھلے باغ میں آئے تو یہاں تو اور بھی بدبو تھی کے کپڑے سے بھی آر پار ہو رہی تھی

وہاں انھوں نے تیمور کے حکم کے مطابق تلاشی لی تو باہر کے دروازے سے تھوڑا سا آگے جہاں حویلی کا کوڑا پڑا تھا اور ان گندے لوگوں نے اٹھوایا نہیں تھا جیسے عرصے سے اسپر ---- بڑے بڑے حشرات میں لپیٹی لاش پڑی تھی ---

جس کے جسم سے -- کیڑے مکوڑے اور عجیب عجیب حشرات جو کبھی دیکھے نہیں تھے ---- لیپٹے اس لاش کا ماس کھا رہے تھے ان سب کی آنکھیں اس خوفناک منظر کو دیکھ کر ابلنے کو ہو گئیں ----

وہ چلاتے ہوئے وہاں سے دوڑ کر نکلے ---

تیمور وہیں کھڑا تھا انکی چیخیں سن کر ایکدم وہ متوجہ ہوا

وہاں وہاں لاش ہے مردہ --- جسے کیڑے لگ گئے ہیں -- بہت بھیانک لاش ہے ----" وہ سب بولے بھکلائے ہوئے سے --

تیمور خود حیران رہ گیا ---

اور وہ --- اکیلا جاتا کہ ڈر الگ لگا اسنے اندر جا کر ایکدم شور مچا دیا

حویلی میں لاش ہے --- وہاج اپنی ماں اور سارا کے ساتھ ساتھ یہ شور سن کر صیام بھی نکل آیا ----

لاش کا نام سن کر اسنے عالم کا دروازہ بجایا ---

عالم اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑا یہ سارا تماشہ دیکھ رہا تھا ---

بنا کسی چوں چرا کے اور -- بنا کسی --- تاثر کے وہ باہر نکل آیا --

تیمور اور ان سب کو کچھ حوصلہ ہوا--- ائرہ اور حمائل کے علاؤہ باقی سب

پچھلے باغ کیطرف آ گئے ----

اور جیسے ہی ان سب کی نظر اس لاش پر پڑی

-

عالم کا بھی دل دھل سا اٹھا --- اسنے فورنگاہ پھیر لی --

یہ اس کے گناہوں کی سزا تھی جو اسنے نہیں دی -- اللہ نے دی تھی

---- وہ سمجھ بیٹھا تھا اسکی پکڑ نہیں ہو گی لوگوں کو مارنا اور جلا دینا عام

بات ہو گئ تھی اسکے لیے ----

اسنے تو اسے زندہ چھوڑا تھا مگر اسکی اولاد اس سے اتنی لاپرواہ تھی کہ خبر ہوئ

تو مرنے کے بعد --

یہ یہ اسفند ہے" اسکی ماں ایک دم چیخی تھی اسفند کے ہاتھ میں --- ہمیشہ ایک چاندی کا کڑا ہوتا تھا -- جو ماس اتری ہوئ ہڈی میں لٹکا ہو اتھا --

وہ سب حونک رہ گئے ----

عالم تو واپس پلٹ گیا ----

صیام بھی جلدی سے پلٹ گیا ----

یہ یہ سب " اسکا چہرہ زرد ہو رہا تھا

عالم کی رفتار تیزی سے اپنے گھر کیطرف تھی ---

بہت برا ہوا " اسنے کہا اور ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھیں -- اور یوں ہی گھر میں داخل ہو گیا ----

میں مان ہی نہیں سکتا یہ تم نے کیا ہے " صیام کو یقین نہیں آیا

تم پاگل ہو " عالم نے اسکو گھور کر دیکھا

Novel Galaxy

تبھی وہاج اور تیمور دروازہ کھول کر اندر ائے اور دونوں نے عالم کا گریبان پکڑ لیا عالم یوں ہی مظبوط چٹان کیطرح انکے سامنے کھڑا رہا

تم نے مارا ہے نہ ہمارے باپ کو --اور یہ حال کیا ہے" وہ دونوں چیخے

عالم نے انکا ہاتھ جھٹکا

تم دونوں اپنی اوقات میں رہو ---- کب دیکھا تم لوگوں نے مجھے اپنے باپ کے ساتھ اسکی شکل دیکھنا نہیں چاہتا میں اور مجھے مارنے کے لیے اسکی شکل دیکھی پڑتی جو میں ایک لمحے کے لیے بھی برداشت نہیں کر سکتا " وہ نخوت سے بولا

یہ ناممکن ہے" تیمور نے پھر سے اسکا گریبان پکڑا

میں پوسٹمارٹم کراؤ گا اور اس میں اگر کہیں بھی تم نکلے تو عالم جان سے مار دوں گا تمھیں میں "

عالم یوں ہی اسے دیکھتا رہا جبکہ وہ دونوں اور ماں بیٹی بھی وہاں سے باہر نکل گئے

--

عالم نے ایک کال گھمائی تھی ---

اور اگلی طرف سے بات سن کر سر ہلا کر وہ -- آرام سے صوفے پر بیٹھ گیا

--

یہ تم نے کیا ہے نہ " صیام نے پھر سے تصدیق چاہی --

اس ہنگامے میں اب حمائل اور ائرہ بھی نکل آئیں تھیں

Novel Galaxy

ہاں "عالم نے بنا کسی تردد کے کہا --

"تم پاگل ہو اب کیا ہو گ جب وہ پوسٹمارٹم کروائے گا -----

صیام پریشان ہوا --

اس وقت وہ آہستہ آہستہ ۔۔عالم کے بنے جال میں پھنس رہا ہے ۔۔ پھنسنے دو " اسنے سکون سے کہا ۔۔۔۔

اور اٹھ کر باہر نکل گیا

صیام بھی اسکے پیچھے گیا ۔۔

جبکہ حمائل اور احرہ جو انجان تھی مکرم نے انھیں سب کچھ بتایا اور وہ بھی عالم کے پیچھے نکلا تھا وہ دونوں ایک دم دنگ رہ گئیں

تمھیں لگتا ہے ائرہ وہ انسان تمھیں زندہ چھوڑے گا " حمائل نے ہمدردی سے ائرہ کو دیکھا

ڈراؤ مت مجھے یار" ائرہ نے کہا ۔۔۔

اور دونوں روم میں آ گئیں ۔۔۔۔

ایسا کرو عالم بھائ کے کمرے میں چلو ۔۔۔ تم بس شادی ہوگئ تو رخصتی خود سے کر لو" حمائل نے مشورہ دیا

ن۔۔۔ نہیں نہیں بعد ہو جائے گی بس نکاح کافی ہے" ائرہ ڈر رہی تھی

بس چپ ہو جاؤ۔" حمائل اسے کھینچتی ہوئ عالم کے کمرے تک لے آئ

انھوں نے دروازہ کھولا تو ہر طرف اروش تھی

اسکی تصویریں اسکے پوسٹر۔۔ اسکی چیزیں اسکی یادیں یہاں عالم نہیں تھا

یہاں بس اروش تھی ----

حمائل کو دکھ ہوا وہ بلاوجہ اسے یہاں لے آئ ---

چلو ٹھیک ہے ۔۔ چلتے ہیں" اسنے ائرہ کا ہاتھ کھینچنا چاہا۔۔ جبکہ ائرہ تو اس

کمرے میں اروش کو دیکھ رہی تھی

ن۔۔ نہیں" اسنے کہا اور ۔۔۔ بیڈ کے اوپر لگی اروش کی تصویر کو دیکھنے لگی

وہ بہت خوبصورت تھی " ائرہ نے کہا

حمائل نے سر ہلایا

مگر تم سے زیادہ نہیں یہ بات اس لیے نہیں کہہ رہی کہ تم میری دوست ہو ---مگر یہ حقیقت ہے ---" حمائل نے کہا

ائرہ کی انکھیں بھیگ گئیں ----

نہیں دیکھو وہ کتنی خوبصورت ہے ہر جگہ اروش ہے --- یہاں تو عالم بھی نہیں حمائل" وہ سسک اٹھی ----

دیکھو ائرہ تمھیں حوصلے سے چلنا ہوگا تم یہ بھی جانتی تھی کہ عالم بھائ کسی اور سے محبت کرتے ہیں اور اتنی کہ شاید ہی زندگی بھر وہ یہ بات بھولا سکیں "

Novel Galaxy

ایک بات کہوں " ائرہ نے آنسو صاف کیے --

ہاں کہو " حمائل سننا چاہتی تھی ---

میں انکی محبت سے محبت کروں گی ---- اور اپنی محبت کو زندہ کروں گی

تم دیکھنا " وہ مسکرائ

پاگل ہو گئ ہو تم تو " حمائل حیران ہوئ

محبت پاگل پن سے آگے کچھ نہیں ---

محبت میں سمجھداری ---- شاید سیاسی لوگ رکھتے ہوں -- دیوانے کو تو

محبوب کی گلی کا کتا بھی پیارا ہے --" اسنے کہا ---

اور وہاں سے نکل گئ

حقیقت تو یہ تھی وہ ---اور چند لمحے کھڑی ہوتی تو --اسکا دم گھٹ جاتا

Novel Galaxy

پوسٹمارٹم سے پتہ چلا تھا کہ اسفند کو اچانک فالج اٹیک ہوا تھا جس سے جہاں وہ تھا وہیں گر گیا اور --- وقت پر درست علاج نہ ہونے کی وجہ سے --- وہ مر گیا اورلاش کو --- کیڑے لگ گئے --

اسفند کو دفنا دیا

دونوں بیٹے آج بہت اداس تھے --

یہاں تک کے وہ دونوں روئے بھی --

عالم سچا لگا تھا

عالم رات کا ڈنر کر رہا تھا

Novel Galaxy

تب تیمور اسکے پاس آیا اور پوسٹمارٹم کے بارے میں بتایا

--

افسوس ہوا" وہ بس اتنا بولا صیام حمائل ائرہ تینوں موجود تھے

تیمور نے سرہلایا ----

"میں چاہ رہا تھا یہ حویلی بیچ کر -- ہم سب کہیں اور شفٹ ہو جاتے ہیں

تیمور نے کہا ---

یہ حویلی نہیں بکے گی " حتمی لہجے میں کہا

یہاں رہ کیا گیا ہے --" تیمور نے اسکو دیکھا

اروش " عالم نے نگاہ تیمور پر گاڑھ دی --

تیمور کے رنگ زرد سے پڑ گئے -----

عالم کی آنکھوں میں اسے عجیب بات دیکھائی دی تھی ---

وہ--وہ تو مر گئ ہے " وہ تھوڑا گھبرا اٹھا --یہاں تک کے وہاج -- سارہ ور

انکی ماں بھی --

ائرہ صیام حمائل اور پیچھے کھڑا مکرم چپ چاپ یہ دیکھ رہے تھے ---

میرا مطلب یہ ہے تم اروش سے میری اٹیچمنٹ جانتے ہو ---اور میں یہ جگہ

نہیں بیچوں گا " وہ بولا ---

تیمور چپ ہوگیا

میں نے تمھیں نہیں روکا تم جانا چاہتے ہو تو جاؤ " عالم نے کہا -- جبکہ تیمور نے چونک کر اسکو دیکھا ---

یعنی وہ اسے نکال کر پوری حویلی پرارواش کے بہانے سے قابض ہونا چاہتا تھا اور ایسا تو وہ ہونے نہیں دے گا --

اسنے نفی کی نہیں میں ادھر ہی ٹھیک ہو " تیمور نے کہا ---اور سب خاموشی سے کھانا کھانے لگے ---

---

Novel Galaxy

رات میں نیند تو آتی نہیں تھی --- اسے کافی کی طلب ہوئ کسی کو جگانے اور اٹھانے کے بجائے اسنے خود بنانا ضروری سمجھا تبھی وہ --- نیچے آ گیا

کچن میں کافی بنانے لگا ---

اور کچن میں ائرہ کو داخل ہوتے دیکھ --- اسنے نگاہ پھیر لی

ائرہ البتہ دروازے پر ہی رک گئ --

دیکھائیں میں بنا دیتی ہوں " وہ مسکرا کر بولی آنکھوں میں چمک ہی الگ تھی

-- لبوں پر دھیمی مسکان

عالم نے ہاتھ پیچھے کر لیا -----

میں اپنے کام خود کرتا ہوں

آگے سے تو میں کروں گی نہ

تمھیں کس نے کہا ساری زندگی تمھیں ساتھ رکھو گا " وہ سرد مہری سے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

میں تمھیں بتا چکا ہوں اگر زندگی میں کوئ لڑکی عالم کے لیے تھی تو وہ صرف اروش تھی

وہ مر گئ ہے " ائرہ نے سرخ نظروں سے اسے جیسے حقیقت بتائ --

عالم نے اسکی کلائی پکڑ کر موڑ دی ---

دوبارہ کہو وہ مر گئ ہے ---- کہو زرا ---- پھر دیکھنا ---- کیا کرتا ہوں تمھارے ساتھ " وہ جزباتی سا ہو گیا ---

ائرہ کو کلائی میں تکلیف ہو رہی تھی ----

اور آنکھیں بھیگ گیئں --

تم نے میرے نکاح میں خوشی سے آ کر غلط کیا -- پہلے تو شاید تمھارے انجان ہونے کا لحاظ کر لیتا" وہ اسکے کان کے نزدیک پھنکارہ

ائرہ نے ایکدم اسکی جانب پلٹ کر دیکھا تھا کیونکہ عالم اسکا ہاتھ چھوڑ چکا تھا

یعنی اب میں آپکی ہوں --آپ ظلم کریں ستم کریں یہ محبت ---- خود سے الگ مت کیجیے گا ----

سنا تھا آپ نے کہا تھا کبھی کوئ مجھ سے اتنی محبت کرتا تو میں خود کو خوش قسمت تصور کرتا -----

آپ میرا حاصل ہیں -- میں دنیا کو چیخ چیخ کر بتا دینا چاہتی ہوں حاصل شدہ شخص کی قدر کیا ہوتی ہے ----

محبت حاصل ہو جائے -- تو اس سے زیادہ قیمتی کچھ نہیں -- نہ جانے لاحاصل رہنے والے لوگ -- کیسے جی لیتے ہیں --

ہاں مجھے یقین ہے انکا دم گھٹ جاتا ہو گا ---- اور وہ خود کو مار کر آگے بڑھتے ہو گے --

پہلا پیار کسی کو بھولتا نہیں عالم --- میں جانتی ہوں -----

اور مجھے لگتا ہے عشق میں میں خوب رولنے والی ہوں ---

لیکن اپنی خوشی سے -----

Novel Galaxy

میری آنکھوں میں دیکھیں مجھ میں ہے صلاحیت آپکی محبت سے بھی ٹوٹ کرمحبت کرنے کی" وہ بھیگی نم پلکوں سے --- اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام گئ --

عالم اسکی گفتگو سے ساکت سا ہوا--

جبکہ آئرہ نے اسکے سوہ کچھ دیر اسکے سینے سے لگی رہی عالم بھی خاموش کھڑا رہا --- ائرہ کو اچھا لگا اسکے سینے سے یوں ہی لگا رہنا

وہ شاکڈ میں تھا شاید کیونکہ انداز میں نرمی اور محبت تو نام کی بھی نہیں تھی

ائرہ نے خود ہی اسکے سینے سے سر ہٹایا----

اور اسکے ہاتھ سے کافی کا مگ لے لیا جس میں ابھی ادھوری کافی تھی

وہ مسکرا دی --- عالم اسے دیکھ رہا تھا مگر بول کچھ نہیں رہا تھا روکا بھی نہیں تھا

ایک بات پوچھوں" وہ کافی بناتی بولی --

عالم پھر بھی کچھ نہیں بولا --

ائرہ مسکرا دی اور خود ہی اس سے سوال کرنے لگی ---

آپ جانتے ہیں اروش کو کیا کیا پسند تھا" اسنے اسکیطرف دیکھا -- عالم جیسے ہوش میں ا گیا----

اسنے ائرہ کے ہاتھ سے کپ لے لیا انداز چھیننے والا تھا اور کافی بھی بن چکی تھی

Novel Galaxy

کیا ہوا نہیں معلوم کیا" وہ باہر نکل رہا تھا پیچھے سے ائرہ کے بولنے پر رک گیا---

مڑ کر گھور کر دیکھا تھا -----

ائرہ مسکرا دی عالم کو اسکی مسکراہٹ زہر سے بھی زیادہ بری لگی ---

مجھے چائنیز بہت پسند ہے " وہ جلدی سے بول گئ عالم جبکہ بنا جواب دیے باہر نکل گیا ---

ائرہ پیچھے سے کھل کر مسکرائ تھی ---

خوشی اسکے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی

اسنے بلکل اسکیطرح اپنے لیے بھی کافی بنا لی --- حالانکہ وہ چائے پیتی تھی مگر اب تو دل کرتا تھا جو وہ کرے بلکل ویسا ہی سب کچھ کرے تبھی اسنے کافی بنائ اور تھوڑا سا سیپ لیا-- عجیب کڑواس سی بھر گئ مگر اسنے تھوکی نہیں وہ یوں ہی بمشکل پیتی --- اپنے روم میں چلی گئ --ایک نظر عالم کے کمرے کو بھی دیکھا تھا --جو بند تھا --

ایک سرد سانس کھینچ کر اسنے اپنے روم کا دروازہ بھی بند کر لیا

روم میں آئ تو --- ایکدم میسج کی بلنک ہوئ -- اتنا عرصہ ہو گیا تھا اسے کسی نے کال یہ میسج نہیں کیا تھا ہر وقت فون کمرے میں پڑا رہتا تھا ---

اسنے سیل فون دیکھا ---

ایک نمبر سے میسج تھا اور مسیج پڑھ کرایکدم اسکی چیخ نکلی تھی اور اسنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا

روم کا دروازہ لوکڈ کر کے سونا " میسج تھا اور یہ میسج سو فیصد عالم کی طرف سے تھا کیونکہ حمائل اور صیام کا نمبر تو اسکے پاس سیو تھا --

وہ خوشی سے بیڈ پر اچھلنے لگی

دروازہ دیکھا جو لاکڈ نہیں تھا اسنے جلدی سے اسکا حکم مانا اور دروازہ لاکڈ کر لیا

اور اسنے اسکا نمبر سیو کیا ----

ہزبینڈ کے نام سے کتنا اچھا احساس تھا --- خوشی سے جھوم سی گئ تھی وہ

-

اب اسے بابا کی بھی یاد آئ تھی -- وہ کیا سوچتے ہوں گے وہ جانتی تھی باسم اور بابا اس سے ناراض ہوں گے مگر وہ سب کو منا لے گی پہلے عالم کو منا لے --

یہ سوچ کر وہ -- بیڈ پر ایکدم گیری -- نیند تھی اب خوشی کے مارے نہیں آنی تھی --

مگر اسنے تکیوں کو بانہوں میں دبایا اور - جیسے عالم کو تصور میں لا کر گڈ نائیٹ کہا تو شرم سی ا گئ --اور جلدی سے آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی -

Novel Galaxy

دیر سے ہی سہی مگر نیند ا- گئ تھی ---

اگلی صبح تیمور وہاج اور سارہ اور انکی ماں وہ سب ان سب سے پہلے اٹھ چکے تھے ---

ملازموں سے پتہ چلا تھا اب سمیل بہت کم ہو گئ ہے تو وہ حویلی ا سکتے ہیں مگر --- وہ سب اب ڈرے ہوئے تھے ----

تبھی وہ وہیں رہ رہے تھے --

سب خاموشیاں سے ناشتہ کر رہے تھے کہ احرہ فریش سی --- اپنے پرانے حلیے میں جینز شرٹ میں آکر ٹیبل پر بیٹھ گئ --

تیمور کو کھا جانے والی نظروں سے اسنے دیکھا تھا ---

جو اسی کیطرف دیکھ رہا تھا وہ لگ ہی ایسی آفت رہی تھی کہ نگاہ ہٹتی ہی نہ

ائرہ حق سے عالم کی کرسی پر بیٹھ گئ--

اور ناشتہ کرنے لگی

صیام اور حمائل بھی ا گئے

-

صیام نے آئرہ کو دیکھا بس اسے برا لگا وہ اسی ڈریسنگ کر کے تیمور وہاج جو نظروں میں ہی اتنی حوس رکھتے ہیں کہ کھا جائیں --- انکے سامنے بیٹھی تھی

مگر وہ کچھ بولا نہیں چپ چاپ سب ناشتہ کرنے لگے

عالم کسی سے فون پر بات کرتے ہوئے نیچے اترا ---

اسکی نگاہ سیدھا۔ --ائرہ سے جا ٹکرائی ---

جس کا حلیہ --- نا قابل قبول -- تھا -- اسکے لیے تو بہت زیادہ کیونکہ وہ عورت کو ااس قسم کے لباس میں پسند نہیں کرتا تھا -- جبکہ اروش بھی ایسے کپڑے نہیں پہنتی تھی ۔

عالم نے جھک کر ائرہ کو دیکھا -- ائرہ کا تو لقمہ وہیں اٹک گیا ---

ایک ہاتھ ٹیبل پر رکھے -- وہ جھک کر اسے دیکھ رہا تھا نظریں ایسے تھیں کہ

نظروں سے ہی چیر دیتا

ائرہ نے حلق میں تھوک نگلا اور معصومیت سے اسکیطرف دیکھا

میں اٹھ جاتی ہوں " اسے لگا وہ اسکی کرسی پر بیٹھی ہے تبھی عالم نے ایسا

رویہ دیا

اسے سب کے سامنے شرمندگی ہوی تھی ---

عالم نے اسکی شرمندگی کو نوٹس نہیں لیا --

کپڑوں کی کمی ہے تمھارے پاس " وہ سوال کرنے لگا ائرہ کا دھیان اب

اپنے لباس پر گیا شارٹ شرٹ --- جس کے بازو بھی سلیو لیس تھے جبکہ

نیچے جینز

وہ عالم کو دیکھنے لگی وہ تو ایسے ہی کپڑے پہنتی تھی ۔

اپنا حلیہ درست کرو " وہ سختی سے بولا --

ان سب کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ اٹھی ---

ج--جی" ائرہ نے بنااحتجاج کے کہا اور اٹھ گئ ----

عالم البتہ کھڑا رہا وہ کھڑا ہو کر ہی ناشتہ کرنے لگا

بیٹھ جاؤ " صیام بولا

تھنکیو فری ہو تو میرے ساتھ چلو مجھے ضروری کام ہے" عالم نے کہا۔ تو

صیام نے سر ہلایا ----

ائرہ دس منٹ بعد قمیض شلوار میں باہر نکلی سر جھکا ہوا تھا چہرہ سرخ سا تھا

-- سب اسے طنزیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے --

عالم نے اسکے کپڑوں کو زرا نارمل انداز میں دیکھا وہ دوسری طرف سے حمائل

کے پاس بیٹھنے لگی --

مگر عالم کی پکار پر رک گئ ۔

جہاں پہلے بیٹھی تھی وہیں بیٹھو" وہ حکم دینے لگا ---

ائرہ نے ایکدم سب کیطرف دیکھا تھا

سب کے چہرے اتر سے گئے -- خاص کر تیمور کا جو انجوئے کر رہا تھا کچھ دیر پہلے اب سر جھکا چکا تھا وہ --- سکون دہ چال چلتی اسکے پاس اسکی چئیر پر ا بیٹھی عالم کچھ نہیں بولا تھا اسنے جوس کا گلاس منہ سے لگایا اور آدھا چھوڑ کر وہ مکرم اور صیام کے ساتھ باہر نکل گیا جبکہ ائرہ نے وہ آدھا جوس کا گلاس اٹھا کر لوبوں سے لگا لیا

حمائل ہنس دی تھی

پاگل ہو تم تو" اسنے سر نفی میں ہلایا

بس اچانک پاگل سی ہو گئ ہوں" وہ بولی جیسے خود بھی نہ جانتی ہو اس سب کی وجہ ----

---

عالم۔زمینوں سے واپسی پر خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا آج وہ سب کچھ بیچ آیا تھا ۔۔اپنی ساری زمینیں اسنے ۔۔۔ بیچ دیں تھیں

خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا اور صیام بھی خاموش بیٹھا تھا اچانک اسنے گاڑی روک دی ۔۔۔

صیام نے اسکیطرف دیکھا وہ جیسے ضبط سا کر رہا تھا ۔۔ گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا صیام اس سے پہلے کچھ بولتا وہ باہر نکل چکا تھا ۔۔۔

صیام بھی دروازہ کھول کر باہر ا گیا

اسنے گاڑی قبرستان کے سامنے روکی تھی

صیام سب سمجھ گیا تھا وہ اندر داخل ہوا

۔۔اور سیدھا ۔۔ دو قبروں۔ کی جانب بڑھا جو کہ ۔۔۔۔ پھولوں سے ڈھکی ہوئیں تھیں

وہ پہلے اپنی ماں کی قبر کے پاس جا کر بیٹھا گیا ۔۔۔

تادیر وہ اس قبر کو گھورتا رہا آنکھیں سرخ تھیں مگر ایک قطرہ بھی آنکھ سے نکلا نہیں تھا۔۔۔ اسنے گھیرہ سانس بھرا اور رخ اروش کی قبر کیطرف کر لیا اور صیام کی آنکھوں میں بھی جیسے آنسو۔ آگئے مکرم تو پہلے ہی اسکی حالت پر بے چین ہو جایا کرتا تھا

۔

وہ اسکی قبر کی مٹی مٹھی میں بھرتا لبوں سے لگا لیا

ہاں یہ واحد انسان تھی دنیا میں جس کو اسنے ۔۔ سانس کے ساتھ چاہا تھا ۔۔ اور آج وہ مٹی تلے تھی ۔۔

اصل تکلیف تو اسکے مرنے کی تھی کیسے اسے مار دیا

کیسے وہ اسکی حفاظت نہیں کر سکا وہ پیچھے ہی پیچھے یہاں سے ہمیشہ چلے جانے کے لیے سب سمیٹ رہا تھا

کہ وہ نا قبروں پر دوبارہ نہیں آئے گا --- اسکی آنکھوں سے آنسو متواتر گیر رہے تھے --

عالم" صیام نے اسکا بازو پکڑا

دیکھو ---- ایسا بھی کسی کے ساتھ ہوتا ہے " عالم سرخ نظروں سے جیسے اس سے سوال کر رہا تھا --

ایسا کیوں صیام میرے ساتھ کیوں --- میں مجھے کوئ خوشی کیوں نہیں ملی " وہ مٹھیاں بھینچتا بول رہا تھا

بس ایک شخص ہی تو مانگا تھا وہ تو مل سکتا تھا نہ ---

وہ بھی آج منوں مٹی تلے دبا سو رہا ہے ----

ایک ایک پل کے لیے بھی اسکی آنکھوں میں اپنے لیے محبت نہیں دیکھی --- کیوں ہوا ایسا وہ زندہ رہ سکتی تھی وہ میری بھی تو ہو سکتی تھی" وہ ضبط

کر رہا تھا مگر چہرہ سرخ پڑتا جا رہا تھا ایک مظبوط مرد کی آنکھ سے آنسوں کا متواتر نکلنا کسی کو بھی بے سب کر سکتا تھا

صیام نے اسکو اٹھایا تو نہ جانے کیسے وہ آج بکھر گیا صیام کے سینے سے ایکدم لگتا وہ رو پڑا

ہاں وہ رو پڑا تھا

--- صیام سمجھ نہیں سکا کن لفظوں میں اسے دھلاسہ دے کون سے لفظ لائے جو اسکے زخم بھر دیں اور اچانک اسے ایکدم خیال آیا --- اسے ایک ہی شخص ٹوٹ کر چاہ سکتا تھا اسکے اندر کی ساری تشنگی ایک ہی۔ شخص مٹا سکتا تھا اور وہ آئرہ تھی وہ بہتر کو دیکھ رہا تھا جو اسکے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور جو بہترین اسے ملا تھا اسکی جانب اسکی توجہ نہیں تھی

چلو" صیام اسے وہاں سے لے کر نکالا اور باہر نکلتے ہی ایک بار پھر سے وہ اپنے کھول میں سمٹ گیا

صیام اس سے بات کرنا چاہتا تھا مگر عالم کچھ نہیں بولا --

اور یوں ہی خاموشی سے وہ واپسی گھر لوٹ آئے ---

گھر کا منظر ویسا ہی تھا

وہ سب لون میں بیٹھے خوشگپیاں کر رہے تھے کتنے بے حس لوگ تھے --

کل ہی انکا باپ مرا تھا آج وہ سب خوشیاں منا رہے تھے چائے پی جا رہی

تھی شام کی ہوا کا لطف لیا جا رہا تھا

عالم تو انکیطرف دیکھے بنا اندر چلا گیا

اندر ائرہ اور حمائل بیٹھیں باتیں کر رہی۔ تھیں

Novel Galaxy

عالم تیزی سے سیڑھیاں چڑھا تھا ----

ائرہ ایکدم اٹھی

اسکی سرخ آنکھیں اسکی آنکھوں سے چھپی نہیں تھیں۔

صیام کی جانب اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا ---

اروش کی قبر پر گیا تھا وہ ---

ائرہ میں تم سے بس اتنا کھوں گا اسکے پاس آنے کا انتظار مت کرنا

وہ کبھی تمھاری طرف چل کر نہیں آئے گا اسکے پاؤں میں اروش کے نام کی

بیڑیاں باندھیں ہیں جو دن با دن سخت سے سخت تر ہوتی جا رہیں ہیں ----

تمھیں ہی اسکے پاس جا کر اسے ان بیڑیوں سے آزاد کرنا ہو گا

وہ کیا سمجھانا چاہ رہا تھا "

ائرہ سمجھ رہی تھی۔

ائرہ کا چہرہ سرخ سا تھا

اور میں اور حمائل واپس لوٹنے کا سوچ رہے

ہیں --- کیونکہ اماں بھی تنہا ہیں " وہ بولا

پلیز ابھی مت جاؤ تم دونوں " ائرہ پریشان سی ہوئ

وہ تو یہاں پاگل ہو جاتی

صیام کچھ کہتا کہ حمائل نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا

ابھی کچھ دن رک جاتے ہیں " وہ بولی اور صیام نے سر ہلا دیا

مگر زیادہ نہیں " صیام کہ کر خود بھی روم میں چلا گیا

بہت سنجیدہ لگ رہے ہیں میں دیکھتی ہوں انکو " حمائل زرا پریشان سی بولی تھی

اور اندر روم میں چلی گئ جبکہ ائرہ نے اوپر کمرے کیطرف دیکھا

دروازہ اسکے دل کیطرح سختی سے بند تھا ---

مگر وہ اس دروازے کو کھلوانا چاہتی تھی ---

Novel Galaxy

کیسے

وہ اوپر ا گئ ----

کیا اس روم کی کوئ چابی ہو گی

وہ سوچنے لگی ---

اور پھر اسے خیال آیا اس نمبر کی چابی اسنے ڈیوائڈر میں دیکھی تھی وہ اچانک نیچے بھاگی ----

اور کچن میں آ۔ گئ وہاں سے چابی نکال کر مٹھی میں بھری

انجام کا علم نہیں تھا اسے مگر --- وہ شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کے لیے تیار تھی

وہ دوبارہ آئ روم کے سامنے ا ور چابی سے دروازہ کھولا تو دروازہ ایکدم کلک سے کھل گیا ----

Novel Galaxy

اسنے تھوڑا سا دروازہ کھول کر اندر دیکھا ۔۔

روم خالی تھا روم میں کوئ نہیں تھا ----

وہ اندر ا گئ --- اور دروازہ بند کر دیا

تیز شاور کے گیرنے کی آواز آرہی تھی اسکا دل زور سے دھڑکنے لگا

بس پانی کی آواز سے ہی نہ جانے اسے یہاں دیکھ کر وہ کیا ری اکشن دے

شاید اسکے منہ پر تھپڑ مار دے -- یہ اسے دھکے دے کر باہر نکال دے

یہ پھر کچھ اور

اس کمرے میں چارو جانب اروش تھی وہ ---اروش کی ایک تصویر کے

نزدیک گئ

آزاد کر دو اسکو " اسنے بھیگی پلکوں سے اس تصویر کو چھوا --

پلیز آزاد کر دو " وہ پھر سے بولی تبھی واشروم کا دروازہ کھلا

اور عالم باہر نکل آیا --- وہ ٹراؤزر شرٹ میں تھا ----

سامنے ائرہ کو دیکھ کر---

وہ ایک دم چونک گیا جبکہ ا ئرہ اسکی سرخ--- پھولی پھولی آنکھوں کو دیکھنے

لگی جیسے وہ شاور لیتے میں رویا ہو

عالم اسکی جانب دیکھتا رہا یہاں تک کے ائرہ کو لگا -- اسکی آنکھیں بھرنے لگیں ہیں اور اسکے گردن کی رگیں پھول کر باہر کو نکل آئیں ہیں جیسے وہ کڑے ضبط میں ہو ----

پیشانی کی چھوٹی چھوٹی رگوں نے بھی اسکے ضبط کا ثبوت دیا اور وہ بھی پھول گیئں ---

ائرہ اسکے نزدیک آرہی تھی ---

عالم نے اپنی آنکھوں پر ضرور سے ہاتھ پھیرہ

یہاں کیوں آئ ہو" وہ سختی سے پوچھنے لگا

مگر ائرہ اسکے غصے کو نہیں دیکھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں چھپے اس شکوے کو دیکھ رہی تھی -- جو اسے زندگی سے تھا--

جو اس ادھوری زندگی سے تھا --

ائرہ نے بس اس شکوے کو دیکھا

چلی جاؤ یہاں سے --" وہ اسے دھکیل کر دھاڑا تھا پوری طاقت سے -- جیسے ضبط کے بندھن ٹوٹنے لگے ہوں -- جیسے مزید وہ یہ بوجھ برداشت نہیں کر پائے گا ---

ائرہ دو قدم اسکے دھکیلنے سے دور ہوئ تھی---اور --- بنا روکے پھر سے اسکے سامنے آ کھڑی ہوئ

وہ کیسے بتاتی اگر دل کھول کر دیکھانے کی چیز ہوتی تو وہ اسکے سامنے اپنا دل رکھ دیتی اور کہتی عالم -- اتنی محبت ہے تم سے -- دیکھو کیسے تڑپ اٹھا ہے تمھاری ان آنکھوں کو دیکھ کر

مگر اسنے عالم شاہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا

عالم سمجھ نہیں سکا وہ اس لڑکی کے آگے کس لیے بکھر رہا ہے

اسکی آنکھوں سے آنسو گالوں پر کیوں پھیل رہے ہیں وہ تو -- خود کے خول میں بند تھا یہ کیسے -- بے ضبط سا ہو گیا وہ کیسے ---

وہ خود پر قابو نہیں رکھ پا رہا ---

ائرہ کی اپنی آنکھیں بھی بھیگ گئیں ----

اسنے عالم کے گال پر سے آنسوں صاف کیے

ایم فائن جیسٹ لیو "وہ اسکے ہاتھ ہٹاتا بولا -----

اتنا شکوہ ہے زندگی سے کہ آنکھیں چھلک رہی ہیں "آئرہ کے الفاظ عالم کے

اعصابوں پر پڑے تھے ---

اسنے ائرہ کی جانب دیکھا -----

وہ ضبط کر رہا تھا --اسنے لبوں کو سختی سے بھینچ لیا تھا -----

اتنا شکوہ مت رکھیں عالم --اللہ نے آپکو اور بھی بہت کچھ دیا ہے " وہ بولی

دوبارہ چہرہ ہاتھوں میں تھام لیا۔

کیا " وہ اسکے ہاتھ پرے دھکیل کر دھاڑا

Novel Galaxy

کیا دیا ہے مجھے -- بتاؤ مجھے ---- تم بتا دو -- چلو ---- جو میں نے مانگا جو میں نے چاہا مجھے کیا ملا ---بس یہ زندگی شان شوکت کے سوامیرے پاس ہے کیا ---

کون سا رشتہ کون سا احساس جو ---- مجھے پکارے---- کیا میرے پاس اروش ہے " وہ اسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر پوچھ رہا تھا --- جبکہ ائرہ کا دل کئ ٹکروں میں تقسیم ہوا مگر وہ سنبھال گئ -----

اسکی زندگی اتنی ہی تھی---"آئرہ نے پھر سے اسکی آنکھیں صاف کیں نہیں --- نہیں تھی اسکی زندگی اتنی ایک بار--- بس ایک بار اتنی محبت کے بدلے میں بس ایک بار تو وہ محبت سے دیکھتی -----

اتنا بس اتنا اوقت تو دیتی زندگی میں ساری زندگی اسی ایک محبت بھری نگاہ کے سہارے کاٹ دیتا مگر-- نہیں--- مجھے وہ نگاہ بھی نہیں ملی

مجھ پر رحم نہیں آتا کیا --- کیا میں انسان نہیں لگتا ----

نہ ماں میری باپ کو میں نے خود مار دیا ۔۔۔۔۔ بہن بھائ ۔۔۔ میرے دشمن ہیں میں نے اپنے دادا کو مار دیا

چچا کو اپاہج کر دیا ۔۔

اتنی نفرت اتنی نفرت۔ ۔۔ دی مجھے کہ میں نے سب ختم کر دیا ۔۔۔کیونکہ یہ سب نفرتیں تھیں بس ایک شخص مانگا تھا ائرہ می

جھے وہ مل جاتی تو میں یہ سب ان سب کو دے دیتا میں اف نہ کرتا۔۔ مگر نہیں مجھے کچھ نہیں ملا زندگی میں میرے لیے کوئ تھا ہی نہیں " وہ سرخ نظروں سے بھیگے لہجے میں اپنے دل کو اسکے سامنے کھول گیا تھا ۔۔۔۔۔

وہ اسے کیا کہتی کہ نظر اٹھا کر تو دیکھو ۔۔۔۔۔ میں ہوں ۔۔ اللہ نے تمھارے نصیب میں مجھے لکھنا تھا ۔۔ مجھے ملنا تھا تم پر حق

اور میں تم سے اتنی محبت کرتی ہوں کہ دن رات تم میری آنکھوں میں محبت کے سوا کچھ نہیں دیکھو گے

مگر وہ بول نہیں سکی -- عالم اسے دھکیل کر --- بیڈ پر بیٹھ گیا ----

میرے وجود میں اذیت ہے--- مجھے لگتا ہے میرا دل ایک دن اس بوجھ تلے دب جائے گا ----

اسنے مجھے ایک بار تو پکارہ ہو گا -- ایک بار تو سوچا ہو گا عالم عالم کہاں ہے

ہو سکتا ہے اسے یہ خیال ایک پل کے لیے آیا ہو کہ عالم اسے بچا لے گا

مگر نہیں عالم-- سکون کی نیند سوتا رہا میں -- میں کیسے زندہ تک ابھی تک یہ سمجھ نہیں آتا--- اسکی پریشانی پر تو- - دل دھڑک اٹھتا تھا --اور وہ دنیا سے چلی گئ -- عالم زندہ ہے--

اتنی سخت جان ہے عالم کی اتنی" اسکا لہجہ بھیگ گیا لفظ ٹوٹ سے گئے

وہ کس تکلیف میں تھا اسکی آنکھ سے نکلتا بار بار آنسو یہ واضح کر رہا تھا ----

ائرہ اچانک اسکے پاس آئ ۔۔۔اور اسنے عالم جو اس سے تو بہت بڑا تھا اسکو

سمیٹ لیا اپنے بازؤں میں ۔۔۔۔

اور عالم بکھر گیا ۔۔۔

اسکے سینے میں چہرہ چھپائے وہ رو پڑا ۔۔

ائرہ کی بے چینی دیکھنے لائق تھی ۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی اسکی تکلیف پر سسک سسک جا رہی تھی ۔۔۔

ہو لفظوں میں کیسے بتاتی عالم ۔۔ تمھاری تکلیف پر میں بھی مر جاؤں گی ۔۔

منہ پر چپ کا قفل ڈالے وہ ۔۔۔۔

اسکو سینے سے لگائے ہوئے تھی ۔۔

عالم نے اپنا چہرہ نہیں اٹھایا ۔۔۔۔

دل ہار کر وہ رویا تھا ۔۔۔۔۔

Novel Galaxy

شاید اس لیے کہ یہاں سے جانے کے بعد وہ اس گھر میں کبھی نہیں آئے گا --ایک دن یہ حویلی بند ہو جائے گی اور ایک قیمتی جان اس حویلی میں بند ہو جائے گی --

کیوں سوچ رہے ہیں آپ ایسا ۔" ائرہ نے اسکے ہٹنے پر اسکے آنسو صاف کیے --

میں یہاں سے چلا جاؤں گا ---- سوچ کر دم گھٹتا ہے --اروش یہاں تنہا رہ جائے گی --- وہ اکیلی ہو جائے گی مگر میں کیسے روکوں اسکے لیے بھی کیسے روکوں میں ---

میرا ان سب کو دیکھ کر--- روز مرنے کو دل کرتا ہے کہ اسکا قاتل زندہ ہے میں اسے عبرت ناک موت نہیں دے سکا " وہ سر جھکائے بولا تھا --

بھول گیا تھا کون سامنے ہے جس سے حال دل بیان کر رہا ہے --

ائرہ نے اسکے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے اور اسکی ہتھیلی کھول کی اپنے آنسوں کو حلق میں ہی اتار لیا تھا --- وہ اسکے بے حد نزدیک بیٹھی تھی -----

عالم بھی اپنی کھلی ہتھیلی دیکھ رہا تھا جبکہ ائرہ اسکی ہتھیلی پر انگلی چلانے لگی -----

کیا ضرورت ہے یہ سب برداشت کرنے کی ---- تیمور کو ایسی موت دیں گے یہ گاؤں اس گاؤں کی ہر لڑکی جو عزت اس کے ہاتھوں گنوا چکی ہے

ہر عورت جس کی عزت کو اسنے پامال کیا---

آپ ان سب کے محافظ ہیں اللہ کیطرف سے---آپ اسے ایسی موت دیں -- کہ عورت کی عزت کی قدر ---- اپنی آخری سانس تک یاد رکھے -----

اور اروش تنہا نہیں ہے --- میں اور آپ ہیں نہ --اس حویلی اس گاؤں کو دوبارہ آباد کرنے کے لیے ------

ہم اروش کے پاس ہی رہیں گے وہ اکیلی نہیں ہے ---

آپکی ماں بھی اکیلی نہیں ہے عالم ----- ہم رہیں گے انکے پاس ہم یہاں سے نہیں جائیں گے --- یہاں سے دور سکون نہیں ملے گا --- دیکھیں یہاں ہر جگہ تو اروش ہے ----

آپکی آنکھوں میں آپکے کمرے میں آپکے آنسوں میں آپکے لہجے میں آپکی پکار میں اروش ہی تو ہے --- وہ تو زندہ ہے ---

مر تو کوئ اور رہا ہے -- " وہ اسکی ہتھیلی پر اچانک اپنا لمس چھوڑ گئ -- عالم سرخ نظروں سے اسے دیکھنے لگا-----

آپ جب تک زندہ ہے اروش زندہ رہے گی --- اروش نے آپکو نہیں اپنے رب کو پکارہ ہو گا ----

انسان کے پاس سب سے پہلے اسکا رب ہوتا ہے ----

ہر تکلیف ہر مشکل میں سب سے پہلا خیال اسکے رب کا آتا ہے --- اور یقین مانیے اسپر جو ظلم ہوا اسکے رب نے اسے پھولوں کیطرح اپنے پاس بلایا ہو گا --

کیونکہ آپکی محبت کچھ بھی نہیں جو اسکا رب اسکو پیدا کرنے والا اس سے محبت کرتا ہے -- وہ بہت مہربان ہے -- اور جو آپ شکوہ کرتے ہیں اپنی زندگی پر غور تو کریں -- کبھی اسنے آپکو بھوکا سلایا-----

کبھی تن پر میلا کپڑا پہنایا --

کبھی ان بازؤں کی طاقت میں کمی محسوس کی آپ نے ---

کبھی آپ نے اپنی ماں کا بدلا اپنے باپ سے لیتے سوچا کہ اللہ کیوں نہ لے

کیونکہ -- اللہ نے آپکو ایک مقصد کے تحت بھیجا --- اور وہ مقصد یہ برائ -- ختم کرنا ہے ----

مانتی ہوں میری محبت آپکی نظر میں ---- بس --- ایک کاغذ کے ٹکڑے کیطرح ہے -- جس کی حیثیت نہیں ہوتی -- اگر وہ کھو جائے تو اسے ڈھونڈا نہیں جاتا ----

وہ پھٹ جائے ---- تو تکلیف نہیں ہوتی ----

مگر اللہ نے آپکو ------ دیا ہے وہ شخص جو آپکی آنکھ سے نکلے آنسو پر تڑپ اٹھے ---

مگر آپ مان نہیں رہے ---- کچھ نہیں ہوتا عالم ----

محبت ہے ملے نہ ملے ----

محبوب کو محبت کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے --

میری محبت میں جبر نہیں --- میں تو آپکی محبت سے بھی بے پناہ محبت کرنے لگی ہوں ---مگر آپ رویا مت کریں --- اور یہاں سے جانے کے بارے میں مت سوچیں ---

Novel Galaxy

یہ گاؤں آپکا ہے یہاں کتنے لوگ آس لگائے بیٹھیں ہیں اس انصاف کے لیے کتنی ماؤں کی آنکھیں آپ پر لگی ہیں -----

ان سب کا حق ہے آپ پر --- یہ گاؤں یہاں کے لوگ آپ کے ہیں ---- خوشیوں کو تلاش کر لینا چاہیے ہار مان جانا ----

بزدلی ہے --" وہ بہت پیار سے اسے سمجھا رہی تھی جبکہ وہ اسکا ایک ایک لفظ سر جھکائے سن رہا تھا

یعنی عالم شاہ -- ائرہ خان کی باتیں -- سر جھکائے سن رہا تھا کہنے کے لیے اسکے پاس لفظ بھی نہیں تھا بہت کچھ تھا جو آج -- اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا--

Novel Galaxy

لگتا ہے کچھ کھایا نہیں آپ نے -- میں آپکے لیے کچھ لاتی ہوں " اسنے کہا اور عالم کے پاس سے اٹھی --

اس سے پہلے وہ آگے جاتی عالم کے ہاتھ میں اسکی کلائی آ گئ --

ائرہ کا وجود عجیب لہر کے زیر اثر سنسنا اٹھا ---

اسنے مڑ کر عالم کی جانب دیکھا ---

کہیں مت جاؤ" یہ لفظ -- یہ الفاظ ----

یہ لفظ وہ شاکڈ رہ گئ اسنے کبھی خواب میں بھی یہ الفاظ جو بس چند ہی تھے

نہیں سوچے تھے عالم اسے کہے گا ---

ائرہ کا ہاتھ اسکی ہتھیلی میں کانپ اٹھا ----

عالم نے ایک جھٹکے سے اسکی کلائی کھینچی -- ائرہ دوبارہ اسی جگہ پر بیٹھ گئ

--

میں --آپ کچھ کھالیں گے تو بہتر محسوس کریں گے" ائرہ نے ---اسکی

آنکھوں سے گھبراتے ہوئے کہا ---

عجیب طلب دیکھائ دی تھی ---- اسکی سانسیں ---

اکھڑنے لگی ----

ہاں مجھے بہتر محسوس کرنا ہے ۔۔۔مجھے اپنی تھکاوٹ اتارنی ہے " وہ واضح لفظوں میں اسکی آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا

ائرہ کے فرشوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ وہ ایسی بات اس سے کرے گا

۔۔ ائرہ کا سر جھکنے لگا ۔۔۔

عالم اسی کیطرف دیکھ۔ رہا تھا جیسے جواب کا منتظر ہو ۔۔۔

ائرہ اروش نہیں" اسکے وجود میں کسی اور اروش کو تلاش کرنا چاہتا تھا ۔۔

کیا وہ اسکی قربت میں اسے محسوس کرتا ۔۔ ائرہ مر ہی نہ جاتی ۔۔۔

تبھی وہ ڈبڈباتی نظروں سے اسے دیکھتی بولی ۔۔۔۔

عالم بھی عالم نہیں ہے" وہ کہتا اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ گیا ۔۔۔۔۔

اسکی باتوں نے عالم کے دماغ کی تنی رگوں کو جیسے چین بخشا تھا ۔۔ شاید وہ چاہتا تھا کوئ کہے عالم یہاں سے کہیں نہیں جائیں گے ۔۔اور شاید عالم

شاہ بھی نہیں جانتا تھا یہ باتیں -- ائرہ کہے گی --اور وہ کسی فرمانبردار بچے

کیطرح مان جائے گا --

عالم کے ہاتھ کی حرارت سے اسکا دل بے ہنگم ہو گیا --

دھڑکنوں نے شور مچا دیا --

ائرہ بنا احتجاج کے بیٹھی تھی

اور کرتی بھی کیسے اور کیوں --

محبت میں احتجاج کیسا -- محبت میں تواف بھی جائز نہیں ----

عالم اسکے چہرے کے نزدیک آنے لگا ---

جبکہ ایک ہاتھ سے دوپٹہ اسکے گلے سے کھینچ کر بیڈ پر پھینک دیا ----

ائرہ کی نگاہیں اسکی انگلیوں کیطرف تھیں ---

میری آنکھوں میں دیکھو " وہ حکم دینے لگا -----

ائرہ کے لیے اسکی آنکھوں میں دیکھنا مشکل تھا باخوبی جانتی تھی محبت ائرہ کے نام کی ایسا کوئ جزبہ عالم شاہ کے دل میں نہیں

وہ بس اسکی قربت سے شاید سکون محسوس کرنا چاہتا تھا --

شاید برسوں بعد کسی کے اوپر اپنی تھکاوٹ اتار دینا چاہتا تھا اور ایک بیوی کی حیثیت سے --ائرہ اسکو اسکا حق دینے کے لیے تیار ہو چکی تھی --- مگر ائرہ کے دل کے جزبات میں اسکی محبت جو چور چکی تھی وہ کوئ بدل نہیں سکتا تھا --

عالم شاہ نے اسی ہاتھ سے -- اسکے بالوں کا کیچر نکالا --- بال بکھر گئے --

عالم نے اسکے سر پر دباؤ دیا--اور خود اسکے چہرے پر جھکنے لگا ----

جبکہ ائرہ پیچھے بستر پر جا گیری --

عالم شاہ بنا ہچکچائے ایک نظر اسکی --- آنکھوں کو دیکھ کر وہ اسکے چہرے پر لمس کی حرارت بکھیرنے لگا---

رفتہ رفتہ اسکی شدتیں بڑھ رہی تھیں ائرہ مشکل میں پڑنے لگی ---

ایکدم اسنے اس بے مروتی اس ظالم قربت پر تڑپ کر عالم پکارہ --

شاہ ":وہ بے ترتیبی سانسوں سے سسکی

جبکہ عالم شاہ نے اسکے لبوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ دیا ----

عالم شاہ کے بھاری ہاتھ نے اسے آگےسے کچھ بولنے نہیں دیا ---

عالم شاہ کے لمس کو --- پا کر وہ --- بکھر سی گئ یہ لمس اسکی برداشت

سے باہر ہو گیا تھا --

Novel Galaxy

عالم۔کے رینگتے ہاتھ اسکے اوسان خطا کرنے لگے

میں میں " وہ کچھ کہنا چاہتی تھی -- عالم شاہ نے پھر سے اسکے لبوں پر

بھاری ہاتھ رکھ کر دبا دیا

ائرہ کی آواز پھر سے تھم گئ

یہ محبت تھی اسکی وجہ اسپرشدتیں لوٹا رہی تھی وہ --- ہلکان سی ہونے لگی

اور عالم شاہ اسپر وار بڑھانے لگا

اسکی قربت اسکے کلون کی خوشبو ---اسکا مدہوش انداز خمار الودہ لہجہ

ہے---اور آہستگی سے اسکے کان میں کی گئ سرگوشی یہ سب جیسے خواب

سا تھا اسکے تصور میں بھی ایسا کوئ خیال نہیں تھا کہ عالم شاہ اسپر یوں

مہربان ہو گا -----

یہ محبت تمھیں بہت بھاری پڑے گی " وہ بے باکی پر اترتا اسکے کان کے

قریب بولا

Novel Galaxy

م--مجھے قبول ہے" وہ آنکھیں بند کرتی خود کو اسکے حوالے کرتی بولی --- اور عالم شاہ نے ایک نظر اسکے چہرے کو اسکی گردن میں سے سر نکال کر دیکھا

وہ بے حد خوبصورت تھی --- مگر وہ اروش نہیں تھی اور یہ سب سے بڑا سچ تھا اسے محبت نہیں تھی ائرہ سے --

مگر وہ ----- اس سے محبت کرتی تھی بلکل ویسی ہی جیسی عالم اروش سے کرتا تھا -- جیسے دیوانوں جیسی مگر اروش سے بھی یک طرفہ محبت ہونے کے سبب بھی عالم سے محبت نہیں کرتی تھی ---

جبکہ وہ خوش قسمت تھی کہ عالم یہ بات مانتا تھا کہ ہاں وہ لڑکی واقعی اسکی محبت میں گرفتار ہے

اسکی گردن کو غور سے دیکھتا --- رہا وہ ---

اسنے وہاں -- کافی ظلم--ڈھائے تھے --- جو نقشے بنا گئے تھے ائرہ نے آف بھی نہیں کی تھی ---

اسے روکا نہیں تھا مگر اسکی کپکپاہٹ اسکی گھبراہٹ کا پتہ دیتی تھی

آج عالم کسی کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا تھا --وہ صرف ایک بیوی اور شوہر کی حیثیت سے اس روشتے کو نہ جانے کس زہن سے پروان چڑھانے کے لیے تیار تھا جبکہ اگلی صبح نہ جانے کیا ہونا تھا ---

ائرہ نے آنکھیں کھول کر اسکیطرف دیکھاجبکہ عالم نے ہاتھ بڑھا کر لیمپ بند کر دیا ----

ائرہ کی آنکھ میں آنسو بھرا-- ایک بار پھر وہ اسپر چھانے لگا تھا اپنی قربت سے اسے پریشان کر رہا تھا --- سختی پر اتر آیا تھا --وہ برداشت کر رہی تھی اس قربت میں کوئ محبت نہیں تھی خیر اسے تھی بھی کب اس سے محبت جو وہ اس بات کی آس سجاتی

ائرہ نے چپ کا کفل نہیں کھولا اورعالم --- پوری رات اپنی قربت میں بھیگوتا رہا

--

وہ رات ائرہ کے لیے اچھی ہو سکتی تھی مگر اچھی نہیں تھی --

عالم خود کو پرسکون کر کے ایکطرف سو گیا تھا جبکہ ایرہ بے چینیوں میں گرفتار تھی --

لائٹ بھی گئ تھی --وہ اکیلی بیڈ پر بیٹھی تھی

-- عالم کے چہرے پر سکون تھا

جبکہ نیند میں ہی اسنے ائرہ کا ہاتھ پکڑ لیا

--

میں ہاتھ آپکا کبھی نہیں چھوڑو گی عالم

-- آپ نیند میں ہوش میں مدہوشی میں جہاں جب جیسے بھی پکاریں گے ائرہ آپکے لیے اتنی دیوانی ہے سر کے بل چل کر آپ تک پہنچے گی --

وہ اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتی بولی --اور مسکرا دی

اسکا ہاتھ یوں ہی پکڑے اسکیطرف منہ کیے وہ خود بھی لیٹ گئ ----

تا دیراسکو دیکھتی رہی -- من بھرا نہیں تو اسکے چہرے کے نقوش کو چھو کر کھیلنے لگی ---

اور پھر یوں ہی سو گئ نیند نے اسے اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا

Novel Galaxy

عالم جاگا تو کسی کا ہاتھ اپنے لبوں پر محسوس ہوا اسنے ۔۔۔ آنکھوں کو پورا کھول کر دیکھا سامنے آئرہ تھی اسکے بے حد نزدیک اور اسکے لبوں پر انگلی رکھے

وہ سو رہی تھی

عالم نے ایکدم سر اٹھایا آئرہ کا ہاتھ نیچے گر گیا وہ کافی گھیری نیند میں تھی

جبکہ سر عالم کے ہاتھ پر تھا ۔۔۔

عالم نے اسکے ڈر کے نیچے سے ہاتھ نکالنا چاہا مگر وہ کروٹ لے گئ اور اسنے

عالم کا ہاتھ سختی سے پکڑ لیا جیسے وہ کہیں کھو نہ جائے ۔۔

عالم یوں ہی لیٹا رہا

یہ کیا کیا تھا اسنے" رات کے مناظر آئے تو ۔۔۔ اسکا سر چکرا گیا

وہ اتنا مدہوش کیسے ہو گیا " وہ حیران تھا ۔۔۔۔

وہ اتنے کمزور نفس کا بھی نہیں تھا اسنے اروش کے ساتھ زیادتی کی تھی

اپنی قربت کسی اور کو دے کر

اسنے ائرہ سے پھر سے ہاتھ چھڑنا چاہا --اور اسی دوران ائرہ کی بھی آنکھ کھل گئی اسنے عالم کا ہاتھ چھوڑ دیا دونوں کی نگاہیں ایک دوسرے سے ٹکرائیں تھیں

ائرہ کی آنکھوں میں رات بھر جاگنے کا خمار تھا جبکہ حیا کی سرخی الگ تھی

عالم نے بنا کچھ کہے فورا نگاہیں پھیر لیں ---

ائرہ بھی اٹھ بیٹھی البتہ اپنے گرد چادر کھینچ لی تھی --

عالم بے چین تھا

اپنے کمرے میں جاؤ" وہ بنا اسکیطرف دیکھے بولا ---

ابھی" وہ حیران سی ہوئ -- کہ یہ سچویشن تو نہیں تھی بھلے محبت نہیں تھی مگر --- وہ اس طرح اسکے ساتھ رویہ نہیں رکھ سکتا تھا ---

" ابھی کا کیا مطلب ہے---- جاؤ تم یہاں سے

عالم نے زرا غصے سے کہا --

عالم " ائرہ کی آنکھیں بھیگ سی گئیں اسکے وجود پر اسکی قربت کے نشاں تھے --وہ کیسے اسے اب اپنے کمرے سے بے دخل کر سکتا تھا ----

ائرہ جاؤ یہاں سے " وہ اسکے وجود پر سے چادر کھینچ کر زمین پر پھینکتا تقریبا چیخ تھا " ائرہ حق و دق رہ گئ --

اسکی آنکھیں بھیگی -- خود کو وہ اس سے چھپانے لگی ---

عجیب سا لگا جیسے وہ بے پردہ ہو گئ ہو -- عالم کو بھی اپنی اس غلطی کا احساس ہوا --- اسنے بیڈ کے نیچے بکھرے اسکے سامان کیطرف دیکھا --اور وہ-- چادر جو وہ اسپر سے کھینچ چکا تھا --- وہ اسکیطرف دوبارہ بڑھائ

ائرہ نے دانتوں تلے لب دبا کر زور سے مسل دیے---

اب تو کھینچ لی آپ نے " وہ بولی اور شرمندہ نظروں کو اٹھا نہیں سکی

حالانکہ و ہ اسکا شوہر تھا ---

جس نے رات بھر اسکے ساتھ گزرای تھی ----

پھر بھی وہ اتنا سنگ دل تھا --

محبت تو اسنے اس سے مانگی بھی نہیں تھی پھر بھی ایسا رویہ --- تو شاید

کوئ کسی کے ساتھ نہ رکھتا ہو ----

وہ اسی طرح اٹھی تھی

-

عالم نے نظریں پھیرلی --

ائرہ کی سسکی نکلی تھی اس بے عزتی کے احساس سے ---

کیا میں یہ یہاں پر بدل سکتی ہوں" وہ اپنے آنسوں کو بنا روکے پوچھنے لگی --

Novel Galaxy

عالم شرمندگی کی انتہا پر تھا ---

وہ کچھ نہیں بولا --

جبکہ وہ اسکی جواب کی منتظر تھی --

ہمم" اسنے بس اتنا کہا

شکریہ " وہ بولی اور واشروم میں چلی گئ ۔

عالم نے سر تھام لیا ۔۔۔

یہ غلطی تھی اسکی کہ اسنے کمزور لمہوں میں بہک کر ۔۔اسکو اپنے بیوی کے رتبے پر فائز کیا تھا اور ۔۔۔۔ اسے یاد تھا اسے روکنے والا بھی خود تھا وہ ۔۔۔

جبکہ وہ اسکے پاس سے جا رہی تھی ۔۔۔

وہ پریشان تھا

۔

Novel Galaxy

ائرہ بس کچھ لمہوں بعد باہر نکلی ۔۔۔۔

اور بنا اسکی طرف دیکھے وہ کمرے سے نکل گئ ۔

جبکہ عالم اٹھ گیا تھا اسکو پکارنا چاہتا تھا مگر وہ باہر چلی گئ تھی ۔۔۔

ائرہ سیدھا اپنے کمرے میں دوڑی تھی ---

اس وقت کوئ نہیں جاگ رہا تھا ---

وہ اپنے کمرے میں ا کر سرخ چہرے سے بستر پر آندھی گیر گئ --

ایسا لگ اجیسے موت کا س المیہ ہو -- بے عزتی کے احساس سے سے وہ واقعی مرنے کو تھی ۔

اتنی نفرت تھی اسے اس سے -- اتنی نفرت اسکی حثیت اسنے واضح کر دی تھی وہ کیا مقام رکھتی تھی

ائرہ تا دیر روتی رہی تھی اپنی اس خون ہوئ محبت پر -- بہت دیر اسنے آنسوں بجائے تھے دواہک بار اسکی ادروازہ بھی بجا تھا --- مگر اسنے نہیں کوھلا اور یوں ہی وہ سو گئ تھی ----

---

جب وہ اٹھی تو اسے احساس تھا کہ شام ہو گئ ہے

کیا فرق پڑتا تھا --- کسی کو اسکے -- یہاں پڑے رہنے سے--

اسکو خود میں بہت نقاہت محسوس ہو رہی تھی--

وہ اٹھی اور شاور لینے چلی گئ ----

جبکہ وہ شاور لے کر نکلی تو گرم پانی سے لیے گئے شاور سے بہتر محسوس کرنے لگی -- وہ شیشے کے سامنے آئ ----

تو --- خود پر نظر پڑی -

جگہ جگہ اسکی قربت کے آثار تھے شاید وہ اس قابل نہیں تھی کہ وہ باہر جاتی --وہ ادھر ہی ٹھیک تھی کیا فرق پڑتا کہ وہ ایک دن نہ کھاتی یہ دو دن جب تک -- یہ نشان اسپر سے نہ ہٹتے اسنے باہر نہیں جانا تھا ---

اسکے گال اسکی گردن --- یہاں تک کے اسکا تقریبا چہرہ ----

عجیب نقشہ بن چکا تھا

اسے افسوس اس بات کا نہیں تھا ۔۔۔ افسوس اسکے اس رویے کا تھا ۔۔۔۔

جسے وہ سہہ نہیں پا رہی تھی بار بار نگاہیں بھیگ رہیں تھیں ۔۔۔

اسنے بال سلجھائے اور یوں ہی چھوڑ کر وہ صوفے پر لیٹ گئ ۔۔

آنکھوں سے آنسوں پر سے بہنے لگے تھے ۔۔۔۔

کیا وہ کبھی اروش کو نہیں بھولے گا کبھی اسکیطرف اپنے قدم نہیں

بڑھائے گا وہ اسے انتظار میں کیا یوں ہی رہ جائے گی ۔۔۔

ایکدم اسے بابا کی یاد آئ ۔۔۔

Novel Galaxy

وہ ناراض تھے ماں باپ کو نارض کر کے وہ کیسے خوشیاں ڈھونڈ سکتی تھی اپنی

۔۔

اسنے ۔۔ فون تلاشہ فون تو جانے کب کا استعمال کرنا چھوڑ دیا تھا اور بابا کو

کال ملائ

کال اٹینڈ ہو گئ تھی مگر بولا کوئ نہیں تھا

وہ سسکی

بابا " دوسری طرف سے جیسے بس اسی بات پر -- ایکدم سے --- پریشانی ہو گئ تھی

میری جان آئرہ " انکے پاس ایک ہی تو اساسہ تھا ---

آپکے پاس آنا ہے آپ ناراض ہیں مجھ سے " وہ اپنے آنسوں صاف کرنے لگی

نہیں میں تم سے ناراض نہیں " وہ بولے ----

آ جاؤ میرے پاس بہت یاد کرتا ہوں میں تمھیں" وہ بھی رنجیدہ ہوئے ----

میری ضد نے مجھے اب تھکانا شروع کر دیا ہے بابا " وہ جیسے ان سے شئیر کرنے لگی ---

" ائرہ تم

میں نے نکاح کر لیا ہے " وہ شرمندگی سے بولی دوسری طرف خاموشی چھا گئ

--

پلیز مجھے معاف کر دیں " وہ انکی خاموشی سے گھبرا کر بولی

جبکہ فون بند ہو گیا ---

ائرہ بے چین ہو اٹھی ---

اسنے باسم کو کال کی وہ تو اٹھا ہی نہیں رہا تھا مسلسل کال جانے کے باوجود بھی بابا نے کال نہیں اٹھائ -- وہ موبائل ہاتھ میں لیے بری طرح رو دی ---

ضمیر نے جیسے -- اسے احساس دلایا اتنی سی محبت تھی اسکی کہ وہ تھک گئ تھی ---

نہیں وہ تھکی نہیں تھی اسکے اس رویے نے اسے بے حد ہرٹ کیا تھا

اچانک لوک کھلا تھا ----

اسے احساس ہوا کوئ اندر آیا ہے وہ نہیں جانتی تھی کون ہے --جو بھی تھا چلا جائے گا وہ کسی سے بات کرنا نہیں چاہتی تھی ---

جیسے اسکے علاؤہ بھی کوئ آیا تھا --کچھ سامان ٹیبل پر رکھا گیا اور روم دوبارہ لوک ہو گیا ---

ائرہ نے آنسو صاف کیے --

بابا حق پر تھے -- وہ انکی نارضگی ہی ڈیزرو کرتی تھی --

بہت اچھا ہو رہا تھا اسکے ساتھ وہ ہوگئ تھی اتنی پاگل --اسنے آنسو صاف کرکے سیل فون صوفے پر رکھا---

اور سر اٹھایا تو سیدھا نظرعالم کی نظروں سے جا ٹکرائی ----

ائرہ نے سانس حلق میں اتارا -- عالم کو ایک نظر دیکھ کر سر جھکا لیا --

جبکہ عالم --- اسکا چہرہ اسکی گردن دیکھ کر --- خود کو کوسنے لگا --

اسے اپنا غصہ اپنے اندر چھپا اشتعال اس لڑکی پر نکال کر ۔۔۔ اسے خود سے مان لیا تھا ۔۔ یہ اسکی غلطی تھی ۔۔

اسنے اپنا دکھ اس سے بانٹ دیا وہ بھی ایسے انداز میں

۔۔

کھانا کھا لو " اسنے کہا ۔۔۔۔

ائرہ نے آنسو صاف کیے سر ہلا کر اٹھ گئ ۔۔۔

اسنے ارد گرد دیکھا بیڈ کے ساتھ ٹرے تھی جس میں کھانا تھا ۔۔اسنے وہ کھانے کی ٹرے بیڈ پر رکھی ۔۔اور کھانا نکال کر کھانے لگی

بحث نہیں کی تھی آگے سے سوال بھی نہیں کیا تھا ۔۔پوچھا بھی نہیں تھا ۔۔ کہ صبح اسے ۔۔ بے عزت کرنے کی کیا توق تھی وہ اسے نفرت کر سکتا تھا مگر اس کی نظروں میں اسے گیرہ نہیں سکتا تھا

ائرہ لقمے لینے لگی

عالم اسی کیطرف دیکھ رہا تھا ----

اسنے چوں چرا نہیں کی تھی ----

کھڑی ہو جاؤ " وہ ایکدم بولا -----ائرہ نے اسکیطرف دیکھا لقمہ جو منہ میں جا رہا تھا چھوڑ کر کھڑی ہوگئ ----

عالم زیخ سا ہوا

بیٹھ جاؤ " اسنے پھر سے حکم دیا ---

وہ بیٹھ گئ ----

کھاؤ " اسنے کہا وہ کھانے لگی--

رک جاؤ " وہ بولا ---

وہ رک گئ --- نظریں جھکی ہوئ تھی سسکیاں کمرے میں گونج رہیں تھیں

کھڑی ہو جاؤ " وہ کھڑی ہوگئ ---

Novel Galaxy

عالم اس تک پہنچا اور اسکے کانپتے وجود کو شانوں سے تھام لیا ---

کیا ہو تم" وہ زرا غصے سے بولا ----

اروش نہیں ہوں میں" وہ اسکے ہاتھ جھٹک کر پھٹ پڑی-----

اروش نہیں ہوں جیتا جاگتا انسان ہوں ---- " وہ خود ترسی کی انتہا پر تھی

میری محبت ہی ہے نہ آپکے سامنے آف بھی نہیں کرنے دے گی ---

جیسے چاہیں موڑ دیں توڑ دیں مگر مجھے اروش مت سمجھیں -----

اسکے لیے میرے ساتھ ظلم مت کریں

Novel Galaxy

مجھے میری نظروں میں نہ گیرائیں ----

مجھے ایسی بے عزتی نہ دیں جیسی ---

وہ رک گئ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی عالم سمجھ نہیں سکا کیوں مگر وہ اسے سینے سے لگا گیا

شاید ترس آ گیا تھا ----

احرہ اسکی شرٹ پکڑے -- بکھرتی رو دی ---

آئ ایم سوری" وہ سرخ نظروں سے زمین کو گھورتا اسکے سر پر ہاتھ پھیرتا بولا

ائرہ کے لیے یہ لمحے شاکڈ کے تھے--- وہ اس سے معافی مانگ رہا تھا -----

مجھے بہت ہرٹ کیا ہے آپ نے " وہ بولی

سوری" اسنے پھر سے کہا ---

ائرہ کو یقین نہیں آیا --- " وہ آنسو صاف کرتی اسکے سینے سے جدا ہوئ اسکا چہرہ دیکھنے لگی --

عالم کچھ نہیں بولا ----

اور بس اتنی ہی تکلیف تھی---

اسکے

سوری مانگنے سے خود سے آگے بڑھنے سے سارے دکھ دھل گئے تھی

تو یہ ہی تو محبت تھی

عالم کی نظر ائرہ پر تھی --- وہ خاموشی سے بے تاثر نظروں سے اسکیطرف دیکھ رہا تھا -- جو بہت دل لگی سے -- گارڈن میں پھول لگا رہی تھی ---

عالم اور اسکے بیچ اس موضوع پر ایک ہفتہ گزر جانے کے بعد بھی کوئ بات نہیں ہوئ تھی ----ان دونوں کی نہ اسنے --- اختلاف کیا تھا نہ اسکے عمل کے بارے میں کچھ کہا تھا کہ اسکے برے رویے کی شکایت کی تھی وہ بس خوش تھی --- کیونکہ عالم نے اسے ایک بیوی کی حیثیت دینی شروع کر دی تھی ----

اور یہ بات ائرہ کے لیے بہت نہیں بہت زیادہ تھی کہ وہ اسے اپنی بیوی سمجھ چکا ہے --- اب یہ بات عالم ہی جانتا تھا یہ شاید وہ خود بھی جانتی تھی کہ عالم اپنی کی گئ جزبات میں بھٹکی ہوئ حرکت کی وجہ سے ---- اسے یہ رتبہ دے گیا ہے ----

اسکے سارے غم اسکے اپنے تھے کوئ اس میں شریک نہیں تھا ----

اور جب تک کوئ شریک نہیں تھا اسے اپنے سامنے کھڑے کسی بھی انسان کی پرواہ نہیں تھی مگر شاید وہ رات گزر چکی تھی --- اپنے ساتھ عالم شاہ کے اکیلے ہونے کا دعوہ توڑ چکی تھی --- اب عالم شاہ تنہا نہیں رہا تھا --وہ اپنے اندر ہی اس بات پر روز گھٹتا تھا کہ اروش کے ساتھ بے ایمانی کی ہے اسنے --- کیا وہ حوس پرست تھا --- یہ پھر اس وقت اسے اس سہارے کی ضرورت تھی -- اس وقت اس میں اتنی آگ تھی کہ وہ سب بھسم کر دیتا جس کو آئرہ نے بھجایا تھا ---

Novel Galaxy

یہ پھر اگلے دن اپنی جنونیت کے تمغے اسکے چہرے پر سجے دیکھ کر وہ مزید شرمندہ ہو گیا

نہ ہی اسے ائرہ سے محبت تھی اور نہ ہی کوئ اور جزبہ ہاں اسے ائرہ سے چیڑ تھی نفرت کا جذبہ بھی سمجھا جا سکتا ہے کیونکہ یہ ہی وہ لڑکی تھی جس نے --عالم کو یہاں لا پٹخا تھا ---

کہ وہ --- نہ تیمور کو نگل پا رہا تھا نہ ہی اگل ----

وہ سب کچھ بیچ چکا تھا -- ساری جڑیں کمزور پڑ چکیں تھیں -- پہلے بھی ہر چیز اس کے ہی نام پر تھی مگر -- اسنے -- یہ سب -- تیمور کے پیچھے سے کیا تھا -- اسکی ہر طاقت کمزور کر دی تھی اور اگر کچھ -- تیمور کے نام تھا بھی تو --وہ بھی اپنے نام اتروا لیا تھا ----

وہ جانتا تھا تیمور پیسوں کا پجاری ہے ----

اگر اسکے پاس پیسہ نہ ہو --- تو وہ کسی قابل نہیں رہے گا -- یہاں بھی وہ صرف اس جائیداد کی وجہ سے ٹکا ہے ورنہ شاید اروش کو مارنے کے بعد وہ لگلے روز ہی یہاں سے چلا جاتا ---

ٹھہرنے کی دوسری وجہ پراپرٹی کا بڑا حصہ عالم کے نام ہونا تھا اسنے وکیلوں سے بہت طریقے پوچھے تھے مگر کوئ بھی طریقہ کارآمد ثابت نہیں ہوا اور اسطرح اسے یہاں پر روکنا پڑا اور مزید وہ یہاں تباہی مچانے لگا ----

عالم کے لیے تیمور کو مارنا مشکل نہیں تھا وہ بس مرتے وقت اسکی آنکھوں میں اروش کو دیکھنا چاہتا تھا

وہ اسے دیکھانا چاہتا تھا --- کسی کی سانسیں چھین لینے کا اختیار --- کسی کو نہیں۔ --- اور اسی سوچ کے تحت اسنے اتنا عرصہ اسکو نظروں کے سامنے رکھ کر نکلوا دیا تھا ---

اسکی زندگی میں ائرہ کے لیے جگہ نہیں تھی مگر جگہ بن گئ تھی ----

وہ جانتا تھا وہ کیا کر چکا ہے اب وہ اسپر جتنا پشتاتا اتنا کم تھا

لیکن وہ چاہ کر بھی آئرہ پر یہ پشتاوا نکال نہیں سکتا تھا ---

اور تبھی ائرہ کو باندھنا پڑا تھا اپنے ساتھ ----

کیونکہ اگر اسکی زندگی سے کوئ اور زندگی جڑ گئ تو شاید --- ایک نیا عالم جنم لے --- جبکہ وہ --- اب کوئ ایسا عالم نہیں چاہتا تھا جو حسرتوں کا مارا ہو --- جس کے پاس رشتے نہ ہوں -----

جس کی محبت -- ادھوری ہو ---

اور جیسے اپنی بھڑاس کسی اجنبی پر نکال کر خود کو زبردستی اسکے ساتھ باندھنا پڑے --

Novel Galaxy

ہاں شاید وہ کسی نئے عالم کے پیدا ہونے سے ڈر رہا تھا ---

وہ اپنی سوچوں میں مگن تھا کہ ---- ائرہ نے اسکے سامنے چٹکی بجائ --

ائرہ کے لبوں کی تراش میں خوبصورت مسکان تھی وہ اسے -- چاہت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے دنیا کی ساری خوشیاں اسے مل گئیں ہوں

اگر اروش اسکے دل پر نا بہائ ہوتی تو ضرور وہ ائرہ کی جانب مائل ہوتا کیونکہ یہ حقیقت تھی کہ ائرہ اروش سے کئ گناہ خوبصورت تھی اور سب سے بڑھ کر بات اسکی چمکتی آنکھوں میں عالم شاہ پورا دیکھائی دیتا تھا --

مگر --- عالم شاہ کا اسکی خوبصورتی سے متاثر ہو کر اسکیطرف بڑھنا ایک احمقانہ حرکت ہو سکتی تھی -- پھر اسکی محبت زلیل خوار ہو جاتی --

کچھ خاص سوچ رہیں ہیں" ائرہ اسکے سامنے بیٹھ گئ -

عالم نے نظر پھیر لی --

Novel Galaxy

امممم چلو میں گیس کرتی ہوں --اپ سوچ رہیں ہیں اروش کو " وہ بولی لہجے میں کھنک تھی جیسے اسے پرواہ نہ ہو کہ وہ اسکے علاؤہ کسی کو سوچے

عالم کے تاثرات میں پھر بھی تبدیلی نہیں آئ --

میں سچ کہہ رہی ہوں نہ " وہ اسے دیکھنے لگی

آنکھوں میں عجیب ویرانی سی پل میں اتر آئ ----

عالم کو نہ جانے کیوں اس سے ایکدم ہمدردی سی ہوئ --

اسکی آنکھوں میں اپنا آپ دیکھنے لگا جیسے وہ اروش کو سامنے دیکھنے کے لیے

---سب کچھ درہم برہم کر دیتا تھا --

عالم نے نہ چاہتے ہوئے بھی سر نفی میں ہلا دیا ---

نہیں میں کسی کو نہیں سوچ رہا " اسنے سنجیدگی سے کہا ----

اور پل دو پل میں ائرہ کی آنکھوں میں جیسے جوش سا ابھرا

کیا واقعی " وہ ایسے خوشی کا اظہار کرنے لگی گویا ---

چھوٹا بچہ --- اپنی تعریف پرخوش ہو جاتا ہو ---

اچھا چلیں ٹھیک ہے آپ نے دیکھا میں نے پلانٹس لگائیں ہیں جب میں امریکہ میں تھی -- تو میرے اپارٹمنٹ میں بہت پلانٹس ہوتے تھے مجھے پودے بہت پسند تھے ---

مگر بابا کو نہیں پسند تھے بابا کہتے تھے حشرات آ جاتے ہیں --- تو میں باسم سے کہتی تھی تم سے شادی تبھی کروں گی جب -- مجھے ایک نرسری بنوا کر دو

وہ ایکدم رک گئ ----

جوش میں کچھ زیادہ ہی بول گئ تھی --

عالم کے چہرے پرمجال ہو جو کوئ اور تاثر آیا ہو ---

وہ دیکھ چکا تھا اس لڑکے کی آنکھوں میں اسکے لیے محبت اور یہ دنیا تھی یہاں کسی کو کسی کا محبوب آج تک ملا ہے جو --- ان چاروں میں سے کسی کو کوئ ملتا ----

جسے اسنے چاہا وہ کسی اور کی بانہوں میں رہی اور جسے باسم نے چاہا وہ ---- اسکی بیوی بن گئ ----

عجیب تھے یہ سارے کھیل سمجھو تو -- الجھ جاؤ --- بکھر جاؤ ---

یہ عجب سی عشق کی تلاش ہے جو -- ادھر ادھر بھٹکا دیتی ہے --- دم گھوٹ دیتی ہے ----

محبت ---- بے بس کر دیتی ہے ----

وہ شاید سمجھ رہی تھی عالم کو برا لگا ہے --جبکہ عالم کے دل میں اروش کے علاوہ کسی کے لیے گنجائش نہیں تھی وہ یہ بات باخوبی جانتی تھی

پھر" وہ بولا ---

ائرہ تو منہ پر ہاتھ رکھ گئ ---

خوشی اسکے گالوں سے پھوٹنے لگی -- جیسے پاگل سی ہو رہی ہو --اسکا انٹرسٹ اپنی باتوں میں دیکھ کر ---

پھر وہ کہتا تھا ----- کمرے کے علاؤہ جہاں مرضی رکھنا -- میں تمھاری ساری وشیز پوری کروں گا ---

وہ بہت نائس مین ہے -- بہت کیئرنگ بہت لوینگ-----

دوسروں کا خیال رکھنے والا

ہمارا ساتھ بچپن کا تھا --- ہم اکٹھے -- کھیلے بڑے ہوئے ----

اور --- ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ اپنی اپنی زندگی کا بہترین حصہ گزارا-- وہ اسے یاد کرتی بولتی رہی --

عالم نے پہلو بدلا ---

ہاں تھوڑا عجیب تھا

مگر ۔۔۔۔ وہ سنتا گیا

ایک پل کو بس اسکے دل میں یہ خیال آیا تھا ۔۔ کہ شوہر کے سامنے اس بکواس کا مقصد ۔۔۔

پھر خود ہی خود کو ڈپٹ دیا

۔

وہ بھی تو سرعام

اروش کے عشق میں مبتلہ ہے پھر بھی کہیں کہیں عجیب جزبہ اٹھا رہا تھا

جیسے یہ باسم قاسم کا ذکر بند ہو جائے

در حقیقت گھر میں کوئ نہیں تھا تبھی ۔۔۔ وہ یہاں بیٹھا تھا

لاکھ روکنے کے باجود صیام حویلی لوٹ گیا تھا

اور جاتے جاتے بس ایک بات کہہ گیا تھا ۔۔۔

تمھیں بہتر سے بہترین ملا ہے اسکی قدر کرنا ---- جبکہ تیمور کا انجام دیکھنے کو -- شاید سب کی آنکھیں اب ترسنے لگیں تھیں

عالم نے اسے روکنا چاہا مگر وہ حمائل کو لیے چلا گیا حمائل کی طبعیت بھی ٹھیک نہیں تھی

عالم کو کچھ اور ہی معملہ لگا تبھی زیادہ فورس نہیں کیا ---

باقی تیمور اور انکی فیملی تھی وہ لوگ تو نہ جانے کی قسم کھا چکے تھے خیر اسے --- انکو نکالنا بھی نہیں تھا جنھیں مارنا ہو انھیں نکالا نہیں جاتا -- وہ پاس رکھ کر کتے کی موت مرتے اسے دیکھنا چاہتا تھا تب کہیں جا کر اسکے اندر سے شاید یہ جلال ختم ہوتا

وہ سب گھر کے ماحول سے فیڈپ ہو کر باہر تازہ ہوا کو نکلے تھے--

ائرہ ---- سو کر اٹھی تو پورے گھر میں تنہا تھی ---

وہ گھبرا کر اروش کی تصویر کے سامنے آ گئ --

شاید وہ ان دونوں کے بیچ ہمیشہ رہے گی ---

اسنے سوچا --- اور کچھ دیر --- اسنے ---- ادھر ادھر چکر کاٹے اور پھر باغ میں آ گئ --اور وہاں --- مالی سے سامان لے کر --- پودے -- خود لگانے لگی جو کہ مالی نے لگانے تھے --

اور عالم وہاں آ گیا اسنے -- عالم کو زبردستی اس کرسی پر اپنی نظروں کے سامنے بیٹھایا تھا ---

جبکہ عالم کہاں بیٹھنا چاہتا تھا مگر وہ کچھ نرمی رکھ لیتا تھا اب ائرہ کو یہ نرمی دل و جان سے منظور تھی وہ فائدہ اٹھاتی رہی تھی اسکا ----

اور اس وقت --- کو زندگی کے کس حصے پر رکھو گی" عالم بے ساختہ سوال کرگیا ائرہ نے چونک کر اسکیطرف دیکھا اسے ایک پرسنٹ بھی عالم سے اس سوال کی امید نہیں تھی آنکھوں میں حیرانگی چھا گئ -- عالم اپنے سوال پر خود ہی جزبز ہو گیا کہ کیا ضرورت تھی یہ بے توکا سوال کرنے کی ----

ائرہ مسکرا دی ---

عالم نے دیکھا اسکی مسکراہٹ بھی بہت پیاری تھی بلکل الگ سی مگر جلد ہی وہ نگاہ پھیر گیا بلکل ایسے جیسے وہ کسی اور کی ہو --اسکی بیوی نہ ہو --

یہ پل --جو آج میسر ہیں --- یہ تو بڑی مشکلوں سے ملے ہیں اور ترس ترس کر --- مشکلوں سے ملے ہوئے لمحوں کا موازنہ نہیں ہوتا --- یہ آپ کے لیے قیمتی ہوتے ہیں ---- آپکے کسی لمحے کو --- ان لمحوں سے تعلق نہیں جا سکتا ناپا نہیں جا سکتا ---

کیونکہ ان ترستے لمحوں میں آپ اپنی زندگی جیتے ہیں اور اس خوشی میں کہ امید سے بڑھ کر مل گیا ---اور اس خوف سے کہ -- کہیں دوبارہ نہ ملے تو ---" وہ چپ ہو گئ -- عالم اسکی جانب دیکھتا رہ گیا ---

Novel Galaxy

وہ اکثر دیوانگی کی باتیں کرتی تھی -- پہلے عالم کو چیڑ ہوتی تھی اب حیرت ہوتی تھی -- اسے لگتا تھا -- محبت صرف مرد کرنا جانتا ہے اور جو اسنے اروش سے کی ویسی محبت کوئ کسی سے نہیں کر سکتا تھا ----

مگر آج سامنے بیٹھی لڑکی کی آنکھوں میں عالم شاہ کو اپنا آپ نظر آیا -- یہ خواہش کے اروش کی آنکھوں میں عالم شاہ کے نام کے دیپ جلیں پوری تو ہوئ مگر کسی اور کی صورت میں یہ چہرہ یہ صورت اروش کی نہیں تھی --- ائرہ کی تھی ۔

وہ لڑکی جس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتا تھا اور نہ جاننا چاہتا تھا -- وہ بے باک تھی کھلے عام اس سے محبت کا اظہار کرتی تھی -- عالم محبت کرنے والوں کی قدر کرتا تھا مگر تب تک جب تک اسے امید تھی کہ اسے اسکی محبت مل جائے گی اب اسے یہ سب بے کار لگا رہا تھا

تبھی اسنے ترچھی سرد نظر ائرہ پر ڈالی --- وہ اسکے ساتھ ہی بیٹھی تھی ---- تاریخی -- آسمان پر پر پھیلانے لگی تھی ---

اسنے ہاتھ بڑھا کرائرہ کا ہاتھ جکڑا اور جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔۔۔

دنیا میں کبھی کسی کو کچھ بھی مکمل نہیں ملا ۔۔ یہ ترستے ہوئے لمحے ۔۔۔

تمھیں سکون دیں نہ دیں مجھے مشکل میں روز ڈالتے ہیں محبت تو وہ ہوتی

ہے محبوب آپکے چنگل سے آزاد ہونا چاہے اور آپ باخوشی اسے آزاد کر دیں

۔۔۔

تمھاری نہیں ۔۔ کہ ایک غلطی سے۔۔۔۔ گلے کا ہار بن جاؤ " اسکا لہجہ سخت

نہیں تھا نرمی سے بول رہا تھا مگر لفظ کڑے تھے ۔۔۔ زور دار ڈنڈے کی

صورت۔۔۔ ائرہ کے منہ پر پڑ رہے تھے ۔۔۔۔

ائرہ پھیکا سا مسکرائی

تو چھوڑ دیں نہ اروش کی جان آپکا محبوب آپ سے آزاد ہونے کے لیے تو

بہت دور جا سویا شاید چین کی نیند جو دنیا میں نہیں مل سکی اسے ۔۔۔ آپکے

خوف سے ۔۔۔۔ اور تیمور کے گندے رویے سے ۔۔۔

Novel Galaxy

مجھے سمجھ آ گئ ہے وہ معصوم تھی --اور جانتے ہیں ---- میرے دل میں بھی اسکے لیے محبت ہے --- ساتھ ہمدردی بھی --آپ سمجھتے ہیں تیمور نے اسے مار دیا ---

جبکہ آپکا خود بھی اسے مارتا ہو گا جب واپس لوٹ کر تیمور کے پاس جانے سے ڈرتی ہو گی-- جب تیمور اس سے اسکی ملاقات کا بدلہ لیتا ہو گا --- آپ کس خوشی میں پارسہ بن گئے ہیں -- عالم شاہ ----- آپکو لگتا ہے جتنا غلط ہوا آپکے ساتھ ہوا--

ارد گرد دیکھیں -- آپ نے بھی --- کوئ اچھے کام نہیں کر رکھے ---

یہ جو لفظوں کے تیر میرے منہ پر مار کر شاید آپ اپنے دل کے کسی کونے کو تسکین دیتے ہیں

چھوڑ دیں میں اپنی محبت میں پکی ہوں-----

میری محبت نے آپکو تکلیف دی --- آپکو ڈرایا نہیں البتہ آپکی نفرت کے نشان اب بھی میرے وجود پر ہیں -----

پلڑا میرا بھاری -- آپکا نہیں محبت میں نے آپ سے کی ہے --- مجھے افسوس ہے -- کہ

کوئ آپ سے محبت نہیں کر سکا ------

ورنہ آپ سمجھتے کہ -- چاہا جانا کیا ہوتا ہے --- چاہنے سے ------" اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ جھٹک کر چھڑاتی وہ کھڑی ہو گئ ---

اور پلٹ گئ --- پلٹتے ساتھ اسکی انکھوں میں موٹے موٹے آنسو آ گئے --ایک ہفتے سے --- وہ یہ سوچ رہی تھی کہ شاید وہ بدل گیا ہو --- ہو سکتا ہے -- کہ جو اسنے کیا --اسکے لیے ہی وہ اسے --- نرمی سے برت رہا ہے -- مگر نہیں وہ غلط تھی ایک انسان اتنی جلدی کیسے بدل سکتا ہے

محبت پل میں ختم ہوتی ہے جبکہ نفرت تو ختم کرنے میں سالوں لگ جاتے ہیں ہاں وہ محبت کرتی تھی اس سے بہت زیادہ بے حساب -- مگر وہ ہار رہی تھی ---

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی عالم شاہ کو کیسے ٹریٹ کرے --- آخر اور پھر آج اسکے دل میں جو آیا وہ کہہ آئ اسکے لفظوں سے دل دکھا تھا --

جسم دکھے تو -- بس تکلیف ہوتی ہے --

دل دکھے --- تو ازیت ہوتی ہے ---

Novel Galaxy

عالم کچھ دیر وہیں بیٹھا اسکے لفظوں پر غور کرتا رہا --

یہ کیسی بکواس تھی وہ اروش کا قاتل -- ایسا نہیں ممکن تھا وہ ڈرتی نہیں تھی اس سے " اسنے دماغ جھٹکا اور آئرہ کو جھوٹا ثابت کرنا چاہا تو اچانک پچھلے

دن اسکی آنکھوں میں آ سمائے اور اسے یاد آیا جب وہ اپنی ضد منواتا تھا بھلے پیار سے ہی تو وہ ڈر جاتی تھی سہم جاتی تھی اور جب تیموراس سے بدلا لیتا تھا

-- جب

-- عالم سے ملنے پراسے تھپڑ مارا تھا ---

عالم کا دماغ واقعی جھنجھٹا اٹھا ----

یہ" وہ لاجواب ہو گیا ---

ایسا لگا کہ ایک پل میں وہ لڑکی اسپر واضح کر گئ ہے کہ یہ کا دھوکہ سلا بند کرو تم نے بھی کچھ کم نہیں کیا اسکے ساتھ -----

وہ تیز قدم اٹھا۔۔ دل کی آواز سنتا یہ ذہن کی وہ دلیلیں جو وہ اسے دینے لگا تھا اسنے اس لڑکی کا منہ توڑنا زیادہ مناسب سمجھا جس کی بکواس نے اسے جھنجھوڑا تھا

اروش اسکی محبت تھی اور اپنی محبت کے لیے وہ اسکو اپنے پاس بلاتا تھا وہ -- اندر داخل ہوا تو ---ائرہ وہاں نہیں تھی

وہ اپنے روم میں سیڑھیاں چڑھ کر آ گیا دروازہ کھولا تو خالی کمرہ اسے منہ چیڑا رہا تھا ہفتے سے وہ اسکے کمرے میں رہی تھی اور اس حرکت سے اسنے عالم شاہ میں مزید غصہ بڑھ دیا تھا عالم اسکے کمرے میں پہنچا دھاڑ سے دروازہ کھولا -- وہ سامنے -- بیٹھی تھی سیل فون پر کسی کا نمبر ڈائل کر رہی تھی عالم نے اسکے ہاتھوں سے آگے بڑھ کر فون جھپٹ کر لیا اور ایکطرف پھینک کر اسکو غصے سے کھڑا کیا --

ائرہ اسکی آنکھوں میں اٹھتے اشتعال دیکھ رہی تھی

کیا بکواس کرکے گئ ہو بہت یہ محبت وحبت کے بارے میں جانتی ہو -- دو لفظ طلاق کے تمھارے منہ پر مار دوں تو -- ٹکے کی بھی نہیں رہے گی یہ محبت تمھاری " وہ اسے نیچا دیکھانے کے لیے ہر برا لفظ استعمال کر رہا تھا

ائرہ کی آنکھوں کے آنسو اسے تسکین دینے کے بجائے الجھا گئے مگر اسنے نرمی نہیں برتی

اسے لگا وہ آگے سے بولے گی جوابی حملہ کرے گی اور عالم اسکا اچھے سے دماغ سیٹ کردے گا مگر وہ خاموش اسے دیکھتی رہی البتہ گالوں پر آنسو پھسل رہے تھے --

اب بولو کیوں بولتی بند ہوگئ-- بہت جانتی ہو سب کے بارے میں تم ---اروش مجھ سے ڈرتی تھی کیا بکواس ہے میری محبت تھی ہے اور رہے گی --- سمجھی تم اور تم ہمیشہ دوسری ----

خیرمیری پسند ایک پرسنٹ

بس کریں عالم" وہ اسکا گریبان پکڑ گئ ----

دل ہے میرا --- اتنا نہ دکھائیں " وہ سسکی ------

Novel Galaxy

عالم ---- اسکی بے بسی پر--- شاکڈ سا رہ گیا وہ ایسے بولی تھی کہ عالم ساکت ہو گیا---

عالم نے اسے خود سے دور جھٹکا-----

ائرہ بیڈ پر جا گیری --اور عالم باہر نکل گیا جبکہ --- ائرہ بری طرح رو دی --

----

عالم کو ایک پل کے لیے بھی سکون نہیں ملا ----وہ گھر سے باہر نکل آیا تھا عرصے بعد بھڑبھڑا دینے والا غصہ اس میں اٹھا تھا کیا بکواس ہے یہ سب " وہ چلایا -- گاڑی کے سٹیرنگ پر زور زور سے ہاتھ مار کر اسنے ---- اپنا غصہ اتارنا چاہا مگر ایک پل کے لیے بھی اسکے سینے میں جلتا دل شانت نہ ہو سکا---

Novel Galaxy

مزید جلنے لگا ----

یہ ہوتی کون ہے یہ سب بولنے والی ایک پل میں اس دو ٹکے کی لڑکی کو سیدھا کرسکتا ہوں میں " وہ

--- مٹھیاں بھینچتا بولا -----

گھر سے باہر نکلے ہوئے اسے بہت دیر ہو گئ تھی اسنے گھڑی دیکھی -- تین بج رہے تھے حالانکہ اسے اتنی لاپرواہی نہیں کرنی چاہیے تھی یہ جانتے ہوئے کہ ---

اب وہاں صیام یہ حمائل نہیں وہ چند دیر اور وہاں رکا اور --- گاڑی واپسی کی راہ پر موڑ لی ----

واپسی جاتے ہوئے اسکا دل نہیں تھا وہ وہاں جائے ---

بس اسکا دل تھا وہ بہت دور چلا جائے جہاں اسکے پاس کوئ نہ ہو ---

کیا اسے پھر سکون ملے گا ---

Novel Galaxy

اسنے گاڑی --- حویلی کے آگے روکی اور -- وہیں سے باہر نکل آیا -- حویلی

دوبارہ سے رنگین لگ رہی تھی ان خوبصورت پودوں سے جو کہ ---

ائرہ نے لگائے تھے وہ ترچھی نظر ڈال کر --- وہاں سے ---

اندر چلا گیا

وہ اندر آیا تو ---- جیسے --- پورے گھر میں سناٹا تھا --اسنے سر جھٹکا اور

--- ہر چیز کو اگنور کرتا وہ -- اپنے کمرے میں آ گیا دروازہ کھول کر اندر آیا تو

وہاں ائرہ نہیں تھی

اسکی بلا سے بھاڑ میں جاتی ----

اتنی ایکٹینگ وہ کسی کی برداشت نہیں کرتا تھا -- تبھی وہ بیڈ پر لیٹ گیا

--سامنے ہی اروش کی تصویر تھی --

وہ غور سے دیکھتا رہا ---

اس تصویر میں بھی عالم شاہ کے لیے شناسائی نہیں تھی

بس ایک پل کو اسکی محبت کے لیے وہ ترستا تھا --

مگر محبت نام کی واقعی اس تصویر میں بھی کوئ چیز نہیں تھا

--

وہ خود سے نظریں چرا رہا تھا مگر حقیقت تھی اروش عالم شاہ سے خوف زدہ رہتی تھی ۔

میری محبت ہی کافی ہے --- تھی اور رہے گی " وہ سر جھٹک کر خود سے ہی نفی کر گیا ----

مگر بے چین تھا -- بے تاب تھا ----

Novel Galaxy

عالم جا چکا تھا --- وہ پھوٹ پھوٹ کر تکیوں میں منہ دیے رو دی تھی --

اپنا دل ہلکا کر کے --- اسنے سر اٹھایا اور سیل فون اٹھایا بابا کو کال کرنا

چاہی ان سے بات کرنے کا دل تھا انکے پاس جانے کا دل تھا ---

مگر عالم نے سیل پھینک دیا تھا تبھی سیل میں کریک آ گیا تھا ---

اسنے سیل فون ایکطرف رکھ دیا ---

اور سر تھام گئ اچانک اسے باہر کھٹ پٹ کی آواز آئ --

اسنے آنسو صاف کیے اور اٹھ گئ ---

باہر جھانکا تو اسے تیمور چپکے سے اندر آتا دیکھائی دیا --

ایک پل کے لیے سر سے لے کر پاؤں تک اسکے وجود میں کپکپاہٹ گونج

اٹھی جیسے ہی وہ مکرو مسکراہٹ کے ساتھ پلٹا اور نظر سیدھی ائرہ سے جا ٹکرائی

Novel Galaxy

ائرہ ان نظروں کے مفہوم کو لمحوں میں سمجھی تھی اسنے پلٹ کر دوبارہ اندر کمرے میں بند ہونا چاہا -- دروازہ بند کرنے لگی کہ تیمور نے دروازہ کھول دیا

تیمورعالم تمھیں جان سے مار دے گا " ائرہ غصے سے چلائ جبکہ تیمور خباثت سے ہنسا

اس کی قسمت میں ہے --- کہ اس سے پہلے اسکی محبوبہ میرے بستر پر تھی اور --اب اسکی بیوی بھی " وہ قہقہہ لگا اٹھا ائرہ کا دماغ گھوما اسنے کھینچ کر تیمور کے منہ پر تھپڑ مارنا چاہا مگر تیمور نے اسکے ہاتھ جھٹک دیے

" تجھے توڑنے میں --- کتنا مزہ آئے گا --تو بہت مزے کی چیز ہے تیمور ہنستا ہوا --- اس تک پہنچا مگرائرہ گھوم کر کمرے کے دوسرے حصے میں چلی گئ --

عالم " وہ چلائ ---

عالم " وہ پھر سے چلائ ---

مگر عالم ہوتا تو کچھ ہوتا ---

تمھارا عالم یہ کہوں کہ بیوقوف عالم یہاں نہیں ہے درحقیقت وہ ایک بیوقوف آدمی ہے اگر اسے اروش چاہیے تھی تو اسنے انتظار کیوں کیا کہ میں اسے طلاق دوں گا -- طاقتور آدمی میرے بندوق رکھتا سینے پر اور طلاق دلوا دیتا مگر نہیں اسنے انتظار کیا کہ اسکی حرکات سے میں اسے طلاق دے دوں گا مجھے اس سے نفرت نہیں تھی مگر اروش کے وقت میں ضد تھی تو میں نے اس سے اسکی سانسیں کھینچی آج تو مجھے اس سے نفرت ہے -- اسکے ہاتھ پاؤں عزت سب تھا نھس کر دوں گا میری چڑیا --

چل اب " وہ ایکدم ائرہ کو دبوچ کر بولا

--

ائرہ پھڑپھڑا گئ چلانے لگی

Novel Galaxy

عالم ---

عالم " ائرہ چلائ ۔

مگرگھرمیں سے اسکی آواز گونج کر واپس لوٹ آتی -- جبکہ تیمور کے مکرو قہقہے --

ائرہ نے اسکو مارنا چاہا مگر تیمور نے اسکے ہاتھ اسی کے دوپٹے سے باندھ دیے جبکہ -- منہ پر بھی اسنے ٹیپ لگا دی ائرہ کےلاکھ احتجاج کے بعد

اور تیمور نے اسے اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور وہاں سے اٹھا کر وہ اسے --- حویلی کی جانب لے کر چلا گیا ---

ائرہ نے --- چیخنے چلانے کی لاکھ کوشش کی مگر منہ بند تھا ---

اسکی آنکھ سے بے شمار آنسو گر رہے تھے اس کی ساری محنت ساری طاقت --- ساری بلیک بیلٹ کی پریکٹس --- سب ضائع گئ تھی ---

آج وہ اپنی عزت کے لیے کچھ نہیں کر سکی تھی ---

البتہ دل پھٹ رہا تھا عالم کو پکار رہا تھا مگر شاید اسے اندازا تھا عالم کے دل میں اگر کہیں بھی ائرہ دھڑکتی تو وہ اسپر گزری مصیبت کو محسوس کر پاتا

تیمور اسے حویلی میں لے آیا اور اسکو اسی کمرے میں لاپٹخا جہاں اروش کو مارا تھا---

اسی بیڈ پر پھینک کر اسنے کمرے کا دروازہ بند کیا--

ائرہ کے ہاتھ بندھے تھے مگر اسنے پھر بھی بھاگنے کی کوشش کی -- تیمور نے کھینچ کر تھپڑ اسکے منہ پر دے مارا بلکہ ایک نہیں دو تین اور جب چوتھا لگا ائرہ زمین پر جا پڑی --

تو مجھے بیوقوف بنا رہی تھی اس سے شادی کرنے کے لیے تو نے مجھے چارہ سمجھا--- آج اگر ضرورت پڑی تو تیرا بھی ادھر ہی کام تمام کر دوں گا جیسے

Novel Galaxy

اس اروش کا کیا تھا۔۔اسکے منہ پر تکیہ رکھ کر مار دیا تھا جان سے اسے

۔۔۔۔

جب ایسا لگا کہ عالم کی نظریں ہیں اسپر تو سخت بڑی لگنے لگ گئ بات بھی کرتی تھی تو جی کرتا تھا قتل کر دوں مگر برداشت کیا اور جب برداشت ختم ہو گئ تو۔۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا

کام تمام ۔۔۔

اور تجھ سے بھی مجھے ایسی ہی نفرت ہے اب اپنے کلائ میکس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ۔۔" اسنے احرہ کے بال جھنجھوڑ دیے جبکہ ائرہ کا سفید گال سرخی پھوٹ رہا تھا

مگر ایک بات ماننی ہو گی اروش تو خوبصورت تھی ۔۔

مگر تو تو آفت ہے --- تجھے ایسے تو نہیں ماروں گا " کب سے اس موقعے کی تلاش میں تھا کہ کسی دن تو مجھے مل جائے اکیلی اب وہ تیرا عالم اسکی قبر پر بیٹھا ہو گا کل تیری پر--- بھی چل دو آنسو بہا لے گا " وہ ہنسا اور ائرہ کے منہ پر ایک اور تھپڑ مارا

ائرہ بے جان سی ہو کر لڑھک گئ ایکطرف ----

دل نے شدت سے عالم کو پکارہ تھا ---

مگر صدا اس تک نہیں پہنچ سکی ---

تیمورکچھ دیر زمین میں پڑی ائرہ کو دیکھتا رہا اور پھر باہر نکل گیا ---

کافی دیر بعد وہ اندر آیا تو اسکے ہاتھ میں کچھ سامان تھا ائرہ خوف سے کانپ اٹھی ایک بار پھر وہ اسے -- زخم دینے والا تھا---

وہ پیچھے ہٹنے لگی --

تیمور کا قہقہہ بلند ہوا زہین ہو سمجھ گئ ہو " وہ چھری ہاتھ میں جکڑ کر اسکے نزدیک بیٹھا --

تمھارا منہ بھاڑ دوں گا میں عالم شاہ ---- تمھارے منہ پر تھوکے گا بھی نہیں --اور تمھارا یہ ہی انجام بنتا ہے کہ تم ---مجھے بیوقوف بناؤ گی تیمور شاہ کو -- " وہ چلایا اور اچانک اسنے چھری اٹھا کر ائرہ کے گال پر -- دے ماری---

ائرہ کی آنکھیں پھٹیں رگیں تن گئیں جیسے وہ چیخ رہی ہو ----

گال پر ایسے لگا جیسے کسی نے --- تیزاب سا پھینک دیا ہو -- شاید وہ چھری کسی استعمال میں تھی گال کٹنے کی تکلیف چھری پر لگی کوئ شے--- اور منہ پر بندھی پٹی --- اور زور زور سے پاؤں مارتی رو رہی تھی البتہ تیمور ---

محظوظ ہو رہا تھا تم کتنی خوبصورت لگ رہی ہو

اسکے گال سے بھل بھل بھٹا خون ---- تیمور نے اس کے گال پر ہاتھ رکھا

اور اسکا زخم افسوس سے سہلانے لگا --

اگر تم مجھے بیوقوف نہ بناتی تو شاید میں تمھیں پیار کرتا کیونکہ تم خوبصورت ہو --" وہ ہنسا مگر اب ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا ---" اسنے شانے اچکائے اور

ائرہ کے رونے کی دبی دبی آوازیں اسے عجب سکون سا دے رہیں تھیں --

تیمور بیڈ پر لیٹ گیا ----

مزاہ آ رہا تھا --

وہ بلکل بھی پاگل نہیں تھا مگر --- جو اسکے ساتھ -- غلط کرتا تھا وہ اسکے ساتھ --- اس سے بھی غلط کرتا تھا-- ہر اچھی چیز عالم ہی کیوں لے ---اسکا کیوں نہیں تھا اچھی چیزوں پر حق

وہ نفرت سے سوچتا رہا

وہ جانتا تھا اسکے گال سے خون نکلتا جا رہا تھا

مگر اسے تسلی تھی اچھا تھا وہ بھی مرجاتی ----

اور عالم شاہ پھر بھٹکتا پھرتا وہ ہنسنے لگا پاگلوں کی طرح

پھر ایکدم اٹھا

وہ سسک رہی تھی گال میں بے حد تکلیف ہو رہی تھی --

تیمور نے چھری پھر سے اٹھائی --

ائرہ نے خود کو رونے سے باز رکھا -- اب بھلے چاہے وہ اسے مار دے وہ

روئے گی نہیں --

جب عالم تک اسکی صدا نہیں پہنچی تو وہ لٹے یہ مارے ---

کسی کو فرق نہیں پڑتا وہ تیمور کو -- دیکھتی رہی نفرت سے تیمور نے غصے

سے اسکیطرف دیکھا --

Novel Galaxy

وہ تو اسکی انکھوں میں خوف آنسو دیکھنا چاہتا تھا وہ کیوں ۔۔۔ اتنا اکڑ رہی تھی

تیمور نے اسے پھر سے مارا تھپڑ کھینچ کھینچ کر ائرہ کے کان سے خون نکلنے لگا

مگر اسکے منہ پر کوئ تاثر نہیں آیا ۔۔

تیمور نے غصے اور ضد میں ۔۔۔۔

چھری اسکے ہاتھوں پر موجود انھیں زخموں پر چلا دی جو اسنے پہلے دیے تھے

۔۔۔۔

ائرہ نے تکلیف سے آنکھیں بند کر لیں ۔۔۔ جبکہ اسنے اپنا آپ چھڑایا ۔۔

یہ ہی یہ ہی تکلیف دیکھنی ہے مجھے

ایکدم اسکا سیلفون بجنے لگا ۔۔۔۔

وہ اٹھ کر باہر نکل گیا ۔۔

ائرہ کی سانسیں پھول گیئں ۔۔

وہ دل ہار کر رو دی ۔۔۔۔۔۔

Novel Galaxy

ایک آخری بار عالم کو پکارہ تھا اسنے

مگر وہ نہیں آیا

مکرم حویلی میں داخل ہوا تو حویلی میں سناٹا تھا وہ عالم کے پورشن میں آیا تو وہاں بھی کوئ نہیں تھا عالم کا تو اسے پتہ تھا وہ گھر میں نہیں تو ائرہ کو تو گھر میں ہونا چاہیے یہاں آتے ہوئے اسنے حویلی کے اندر کے دروازے کھلے دیکھے تھے ---- مگر توجہ نہیں دی -----

وہ ائرہ کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھتا رہا -- تبھی عالم کے کمرے تک پہنچا کچھ پریشانی کا احساس سا ہوا تھا ---

اسنے یہ غیر اخلاقی حرکت کی تو تھی مگر وہ کر گیا -- دروازہ کھولا تو عالم بیڈ پر لیٹا تھا ٹانگیں البتہ نیچے تھیں ---

ہاتھ کھولے وہ چھت کو گھور رہا تھا --

شاہ سائیں " مکرم کی آواز پر اسنے گردن ترچھی کر کے دیکھا

معافی چاہتا ہوں اس مداخلت پر مگر ائرہ بی بی تو پورے گھر میں نہیں " وہ

پریشانی سے بولا --

اپنے کمرے میں ہو گی" وہ سننا نہیں چاہتا تھا ائرہ کا ذکر تبھی لاپرواہی سے

بولا اور ویسے ہی لیٹا رہا

مگر شاہ سائیں وہ واقعی کہیں نہیں ہیں " مکرم نے اسکی جانب دیکھا ---

عالم شاہ نے مکرم کیطرف دیکھا

ایسا کیسے ہو سکتا ہے" بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا اور وہ کمرے سے نکلا

تھا مکرم نے دیکھا اسکے پاؤں میں تیزی تھی ----

وہ نیچے آیا مکرم بھی اسکے ساتھ ہی تھا ائرہ کے کمرے میں جھانکا خالی تھا

کمرے کا حلیہ ویسا ہی تھا جیسے وہ چھوڑ کر گیا تھا آخری بار وہ بیڈ پر تھی

ایک بار پھر دیکھو " عالم مڑ کر بولا ---

مکرم سر ہلا کر چیک کرنے نکل گیا ---

اور عالم شاہ نے اس کمرے کو غور سے دیکھا

ہوسکتا ہے چلی گئ ہو --" وہ سوچنے لگا اور تلخی سے ہنس دیا

عالم شاہ کو برداشت کرنا اتنا بھی آسان نہیں تھا ائرہ بی بی -- کہ تم محبت

وحبت کا ڈھنڈورا پیٹتی اور عالم تمھارے قدموں میں ڈھیر ہو جاتا ----

وہ تلخی سے سوچ کر باہر نکلنے لگا کہ ایک چیزپر نظر پڑی --

بیڈ پر پاس ٹیپ پڑی تھی --اسنے چونک کر دیکھا

Novel Galaxy

--

اور ٹیپ ہاتھ میں اٹھا لی ----

مکرم واپس لوٹ آیا --

سائیں" اسنے پکارہ عالم مڑا اور مکرم نے نفی میں سر ہلایا---

عالم نے وہ ٹیپ پھیک دی

یقین ہو گیا وہ چلی گئ ---

اسنے سر جھٹکا ----

نہ جانے کیا ہو رہا تھا وہ چلتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا ----

سائیں --" مکرم کو سمجھ نہیں آئ کچھ

چلی گئ ہو گی-- تھک ہارکر" وہ ہنس دیا --

مجھے نہیں لگتا سائیں " مکرم پریشان تھا

کیوں " وہ پھر سے ہنسا ---تو مکرم نے نفی کی ---

میں ایک بار حویلی میں دیکھتا ہوں" وہ بولا

-- اور باہر بھاگا ---

Novel Galaxy

جبکہ عالم شاہ ہنس دیا۔۔ ہنستے ہنستے اسکی آنکھ میں پانی کیسے آیا وہ جان نہیں سکا مگر آنکھیں بند کرگیا۔۔۔

کچھ ہی دیرگزری تھی کہ مکرم بھاگتا ہوا آیا۔۔

سائیں" وہ باہر سے ہی چیخا۔۔۔۔

عالم نے سرخ نظریں کھولیں ۔۔۔۔

اور مکرم کو دیکھا۔۔۔ جس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں وہ اٹھا۔۔ اسکی جانب بڑھا۔۔

مکرم حویلی کیطرف بھاگا۔۔۔

عالم کے قدم۔۔ عجیب سے لڑکھڑا اٹھے

انہونی کے خوف سے وہ ۔۔ تھکاوٹ محسوس کرنے لگا قدم بھاری ہونے لگے

حویلی میں داخل ہوا تو تیمور کے کمرے کی لائٹ جل رہی تھی

اور اندر سے آوازیں آ رہیں تھیں مدھم مدھم ۔۔۔۔

Novel Galaxy

جو تیمور کی ہی تھیں دوسری کسی کی نہیں تھی جبکہ عجیب گھٹی گھٹی آواز تھی

--

پوری حویلی اندھیرے میں ڈوبی تھی ایک بس اس کمرے کی روشنی عجیب خوفناکی پھیلا رہی تھی -- مکرم نے لائٹس جلا دی -- جبکہ عالم نے اس کمرے کے دروازے پر ہاتھ رکھا --

اگر اندرائرہ ---- ہوئ ---- تو " وہ رک گیا ----

اندر سے تھپڑ لگنے کی آواز آئ ---

اور عالم شاہ نے ---- دروازہ کھولا ----

مگر دروازہ لوک تھا -- مکرم نے شور مچانے سے اسے روکا اور کچن کے ڈیوائڈر سے چابی لینے دوڑا ----

وہ چابی لایا عالم نے دروازہ کھولا ---

اور --- جہاں تھا وہیں رہ گیا --

زمین پر خون سے لت پت ائرہ نیم جاں سی پڑی تھی جبکہ تیمور ----

ایکطرف کھڑا تھا ---

صاف دیکھائی دے رہا تھا -- ائرہ کے چہرے پر کٹ کا نشان جبکہ اسکے

ہاتھوں پر کٹ کے نشان --

عالم شاہ لمحوں میں ائرہ تک پہنچا

ائرہ" اسنے پکارہ جبکہ ائرہ کے چہرے پر اسے دیکھ کر کوئ ریسپونس نہیں آیا

Novel Galaxy

عالم نے اسے پھر سے جھنجھوڑا وہ ہوش میں تھی ۔۔ مگر کوئ تاثر نہیں تھا

۔۔

تیمور خود سے پیلا پڑ گیا ۔۔۔۔

اسنے بھاگنے کی کوشش کی مگر مکرم اسپر ایکدم حملہ آور ہوا ۔۔

اور اسے بری طرح مارنے لگا تیمور اپنے بچاؤ کے لیے اسے مارنے لگا۔۔۔

دونوں گتھم گتھا تھا ۔۔۔۔

عالم ائرہ کی آنکھوں دیکھ رہا تھا ۔۔۔۔

ایک اور لڑکی اسکی وجہ سے اپنا سب کھو دینے پر تھی ۔۔۔

اور وہ بھی وہ لڑکی جو اسکی بیوی تھی

عالم شاہ کی بیوی۔۔۔

عالم کے جسم میں آگ کے شعلے ابل پڑے وہ ائرہ کو وہی چھوڑ کر اٹھا اور

تیمور کا گریبان پکڑ لیا ۔۔۔

چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی ----

عالم میں میں نے نہیں کیا اس نے یہ سب خود کیا ہے " تیمور کی روح تک کانپ اٹھی عالم کو دیکھ کر --

عالم چیخا (گالی) اور اسکے منہ پر --- کھینچ کر مکہ مارا ---

اسکے جبڑے پر ایسا مکہ لگا ---

کہ تیمور دور جا پڑا -- عالم اس تک پہنچا اسے دوبارہ اٹھایا اس وقت اس کے ہاتھ میں اتنی طاقت تھی کے تیمور کا دانت ٹوٹ گیا ----

عالم نے بنا روکے جنونی انداز میں اسے کھینچ کھینچ کر مکے مارے تیمور چیخنے لگا جبکہ اسکے دانت ٹوٹ رہے تھے اور عالم شاہ خود محسوس کر رہا تھا

تیمور زمین پر جا گیرہ عالم نے اپنا جوتا اسکے منہ پر دے مارا--

مکرم " وہ دھاڑا-----

اسکو باہر کھینچ کر لاؤ ---

اس پلے کی موت کا وقت آ ہی گیا" وہ جوتے کی ٹھوکر اسکے پیٹ میں مارتا۔۔ائرہ کو بانہوں میں سختی سے بھرتا۔۔ باہر نکلا۔۔

ائرہ کی آنکھیں کھلیں تھیں مگر کوئ تاثر نہیں تھا۔۔۔۔

وہ اسے لیے باہر اپنی جیپ کیطرف بھاگا۔۔۔

مکرم جبکہ تیمور کو کھینچ کر لے گیا تھا۔

Novel Galaxy

ائرہ کے سٹیچیز لگے تھے عالم۔۔۔ مٹھیاں بھینچتا کھڑا تھا ائرہ کے منہ پر تالے لگے تھے۔۔

وہ تکلیف سے بھی نہیں کراہی تھی البتہ آنکھ سے آنسو متواتر جاری تھی

عالم سے اسکی یہ حالت نہیں دیکھی گئ وہ بے قصور تھی تیمور نے اسکے ساتھ بہت برا کیا تھا ڈاکٹر باہر نکلے تو وہ اپنی کیفیت خود بھی نہ جانتے ہوئے ائرہ کو سینے سے لگا گیا---

اسکے سسکنے کی آواز ضرور تھی مگر اسنے کوئ ریسپونس نہیں دیا---

عالم نے ---- اسکا چہرہ دیکھا -- ائرہ کچھ نہیں بولی نہ اسکی آنکھوں میں دیکھا البتہ منہ موڑ لیا---

اس سے ---عالم کا بس نہیں چلا تیمور کو جلا کر رکھ کر دے --

چلو " ہاتھ بڑھا کر اسنے -- کہا مگر ائرہ نے ہاتھ نہیں تھاما اٹھ کر چلنے لگی اسے چکر آ رہے تھے خون نکل گیا تھا بہت ۔ڈاکٹر نے --- اڈمیٹ کرلیا تھا مگرعالم تیمور کا انجام اسے اسکی آنکھوں سے دیکھانا چاہتا تھا جبکہ ائرہ کو پرواہ نہیں تھی

وہ ایکدم چکرا کر گیری عالم نے اسے تھاما --

عالم کے سہارے بنا لیے وہ وہاں سے باہر نکل گئ --

وہ گھر لوٹا ----

تیمور کی چیخیں پورے گھر میں گونج رہیں تھی عالم ائرہ کو لیے وہاں لے آیا

-

وہاں وہاج سارہ اور انکی ماں بھی تھی جو خوف سے تیمور کو دیکھ رہے تھے --

جس کو مکرم نے لون میں پھینکا ہوا تھا ارد گرد گارڈ ہی گارڈ تھے--

ائرہ کا ہاتھ چھوڑ کر عالم بنا کسی لحاظ کے تیور تک پہنچا اور--

ایک بار پھر برس پڑا اس بری طرح اسے لاتوں گھوسوں اور تھپڑوں سے چھیتا

کہ تیمور --- کی حالت غیر ہو گئ

اٹھاؤ اسے" وہ دھاڑا ---

سب دم سادے کھڑے دیکھ رہے تھے ---

گارڈز نے اسکو ایسے اٹھایا جیسے وہ کوئ فالتو سی چیز ہو انسان نہیں -----

عالم نفرت بھری نظروں سے تیمور کو دیکھ رہا تھا ایک ایک منظر گزر رہا تھا

--وہ اسکے نزدیک آیا

نہیں عالم " تیمور نے اسے روکنا چاہا --

یہ رہی تمھاری موت " وہ بولا ----

نہیں نہیں عالم میں مرنا نہیں چاہتا میں --معافی مانگتا ہوں تم سے -- مجھے

مت مارو مجھے جینا ہے عالم مجھے مت مارو " وہ چیخا

اوپر سے نیچے پھینک دو اسکو " اسنے حکم دیا

ائرہ نے خود سے اسکیطرف دیکھا

اسکا حلق سوکھنے لگا --

نہیں " تیمور کی چیخیں اٹھیں وہاج اور آاسکی ماں تڑپ اٹھے ---

سب چیخنے لگے گارڈ اسکے حکم کے منتظر تھے اسے چھت پر لے گئے

پھینک دو " عالم چلایا اور تیمور کا وجود انھوں نے چھت سے ہوا میں معلق

کر دیا ---

اور تیمور -- نیچے فرش پر آ پڑا ---

اسکا سر پھٹ گیا ----

خون متواتر بہنے لگا --

دوبارہ لے جاؤ " وہ کرہ رہا تھا --

وہ بولا --

عالم " ائرہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے روکا --

یہ اذیت تھی ---

گارڈ اسے دوبارہ لے گئے

Novel Galaxy

اسکی ماں خود کو پیٹنے لگی ایک بار پھر تیمور کو ہوا میں پھینک دیا اور اس باری

وہ نیچے آ پڑا ---

تو اسکی کراہنے کی بھی آواز نہیں تھی البتہ ہڈیوں کے ٹوٹنے کی آواز ضرور

تھی عالم نے بندوق نکالی اور فضا میں لاتعداد گولیوں کی آواز گونج گئ --

تیمور کے جسم کا کون سا حصہ نہیں تھا جس پر عالم شاہ نے گولی نہیں

ماری تھی

چیخوں سے ساری حویلی گونج اٹھی -- ائرہ نے اپنا چہرہ موڑ لیا

وہ اتنا سنگ دل تھا

ائرہ کی جان نکل گئ تھی --

وہاج اسے مارنے کو بڑھا-- اور عالم نے اسکی دونوں ٹانگوں پر شوٹ کیا

وہاج وہیں گیر گیا

کوئ اور مرنا چاہتا ہے" وہ دھاڑا تھا حویلی میں اسکا جلال گونج رہا تھا ---

اور آج اس حویلی میں دبی سسکیوں کے سارے مجرم اپنے انجام کو پہنچ گئے تھے ---

عالم نے ان سب کو حویلی سے باہر پھیکوا دیا تھا اسی حالت میں اسنے کسی پر ترس نہیں کھایا تھا یہ کہ وہاج چلنے قابل نہیں یہ پھر وہ دونوں عورتیں جن کے پاس کچھ بھی نہیں کہاں جائیں گی ---

سب کو گارڈز سے دھکے دلوا کر نکلوا دیا تھا ---

یہاں تک کے تو سارہ نے اسکی منتیں کیں تھیں کہ وہ واپس انھیں بھیجوا دے بس -- باقی دوبارہ اس سے کبھی نہیں ملیں گے --- مگر وہ ---- انکی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا --- ان کے ساتھ فیور کرتا ---

اسنے تیمور کی لاش کو پورے گاؤں کے سامنے لٹکوا دیا تھا ------

لوگ اسکی لاش سے گھن نہیں کھا رہے تھے اسکی ٹوٹی ہوئ گردن ٹوٹے ہوئے ہاتھ پاؤں خون میں لت پت لاش کو دیکھ کر ---- لوگ خوف نہیں

کھا رہے تھے البتہ اس گاؤں کے گھروں کی عزتیں لوٹنے والا آج کس حالت میں تھا وہ تسکین محسوس کر رہے تھے ---

ایک لڑکی جو اسی گاؤں کی بے بس تھی تیمور شاہ کے ہاتھوں اپنی عزت گنوا بیٹھی تھی آگے بڑھ کر اسنے تیمور شاہ پر پتھر کھینچ کر مارا ----

اور وہیں بیٹھی رونے لگی

عالم یہ سب منظر دیکھ رہا تھا -----

اور اسکو دیکھا دیکھی لوگوں نے اسکی پہلے سے -- دھجیاں آڑی لاش پر پتھر برسا دیے وہ جس قدر ظالم تھا وہ موت کے بعد کی تکلیف بھی ڈیزرو کرتا تھا------

Novel Galaxy

عالم نے وہ لاش جب اسکا پاؤں اسکے دھڑ سے جدا ہو گیا --- گارڈز سے کہہ کر دفنانے کا حکم دیا ---

اور یوں تیمور شاہ ---- جو کہ ---- دنیا میں لوگوں پر ظلم ستم کے پہاڑ توڑتا رہا تھا جس نے اروش کو مار دیا جس نے اسکی بیوی ---- کے ساتھ ظلم کیا عالم شاہ نے اسے--

سزا تو اس سے زیادہ بھیانک ہونی چاہیے تھی اسکی مگر --- عالم شاہ سکون میں آ گیا تھا جیسے -----

ہاں جیسے اب اروش کی روح بھی سکون میں آ گئ ہو گی ---

وہ گھر لوٹا تو ----ائرہ نظر نہیں آئ ---- وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا اپنی پوری زندگی میں وہ اس سے زیادہ شرمندہ نہیں ہوا تھا --- تیمور نے جو اسکے ساتھ کیا ---

صرف عالم کی نفرت میں کیا اسکا چہرہ جو بے حد حسین تھا اسپر چاقو کے نشان بلاشبہ اسکی خوبصورتی پر برے نہیں لگ رہے تھے اور یہ بات وہ اسے

Novel Galaxy

بتانا چاہتا تھا کہنا چاہتا تھا تم پہلے سے زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو ۔۔۔۔ مگر لب سیلے ہوئے تھے وہ کچھ نہیں بول سکا ۔۔۔۔

مگر ائرہ کے دکھ کا اندازا تھا اسے ۔۔۔ اسکے ہاتھ اور چہرے کی ڈرسنگ کرنی تھی ۔

وہ ان نشانات کو ختم کروا دے گا وہ اسے بتانا چاہتا تھا ۔۔۔

جب ائرہ اسکے کمرے میں نہیں ملی تو اسنے ائرہ کے کمرے میں اسکو تلاشا اور دروازہ کھولا ۔۔تو وہیں ٹھر گیا ۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑی تھی ۔۔ اپنا چہرہ دیکھ رہی تھی جس پر دائیں گال پرپوری ایک انگلی جتنا زخم تھا ۔۔۔۔ پھر اسنے اپنی کلائیاں دیکھیں ۔۔۔

جن پر بھی زخم تھے جبکہ ٹاکے بھی لگے تھے ۔۔۔

وہ پھر مرگئ

عالم کو لگا وہ خود اذیتی کا شکار ہوتی جا رہی ہے ۔۔ وہ بے چین ہو گیا ۔۔۔۔

عجیب کیفیت ہو گئ وہ اسے بلکل ویسا ہی دیکھنا چاہتا تھا جیسے وہ تھی کبھی -- بہار تو کبھی سخت دھوپ مگر دو دن گزرنے کے بعد بھی اسکی آنکھوں میں چمک نہیں آ سکی --- عالم شرمندگی کی وجہ سے اسکے سامنے بھی کم ہی جاتا رہا تھا مگر آج اسکے یہ ٹانکے کھلنے تھے ----

تبھی وہ اسے بلانے آیا تھا کہ --- ہسپیٹل چل لیں ----

ائرہ مڑی تو اسے اپنے پیچھے دیکھا --- نظروں سے نظروں کا تصادم ہوا اور لمحوں میں ائرہ نے نگاہ پھیر لی

عالم شاہ کو یہ انداز بھایا نہیں وہ دیکھتی تھی تو ایسے جیسے برسوں بعد دیکھا ہو ---- اور آنکھوں کی چمک میں عالم کے لیے --- چاہت امڈتی تھی ----

اور آج نگاہ کیسے پھیر لی تھی ---

اسکی وجہ سے ہی تو یہ سب ہوا تھا اسکی لاپرواہی جو اسنے ائرہ سے برتی وہ لڑ سکتا تھا مگر سب جانتے ہوئے چھوڑ کیوں گیا

مگر وہ یہ بھی تو دیکھے اسکی وجہ سے اسنے تیمور کو کس انجام پر پہنچایا ---

مگر نقصان تو اسی کا ہوا تھا ساری زندگی چہرے پر یہ داغ سجائے وہ ----

" اسکی محبت کا ڈھنڈورا پیٹنے جسے وہ مانتا تک نہیں کہ محبت ہے

اسکا دماغ اور دل آپس میں جنگ کررہے تھے ائرہ --- بنا کچھ کہے بستر پر

لیٹ گئ -----

آنکھیں موند لیں ----

عالم شاہ نے اسکی جناب نگاہ گھمائ اور پہلو بدلا یہ بدلاؤ -- یہ خاموشی کچھ

ٹھیک نہیں تھی --

وہ شدت سے یہاں محسوس کر رہا تھا ---

ائرہ--

بلآخر وہ خود بولا -- اپنی ہی آواز اجنبی لگی----

ائرہ نے بس آنکھیں کھول کراسکیطرف دیکھا وہ اسکے نزدیک آ گیا ----

اسی کے پاس جگہ بنا کر بیٹھ گیا ائرہ اسے دیکھنے لگی خاموش خالی نظروں سے

-- یہ سٹیچیز آج کھل جائیں گے --- میں کل ہی تمھیں --- باہر لے جاوں

گا جہاں تم کہو یہ سارے نشان ختم ہو جائیں گے اور تم پہلے جیسی ہو جاؤ

گی " وہ بولتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام گیا ----

بابا سے ملنا ہے" وہ بس اتنا ہی بولی ----

عالم نے نگاہ گھما کر دیکھا ----

اسکی بات کا یہ جواب نہیں تھا ---- بس اتنا کہہ کر وہ چپ تھی

عالم نے کچھ اور کہے بنا --- سر ہلایا

پہلے یہ سٹیچیز کھلوا لیں --- اسکے بعد" وہ بولا تو وہ اٹھ گئ جیسے اسے جلدی ہو

باپ سے ملنے کی عالم اسکی عجلت دیکھنے لگا اسنے ---

چادر سر پر لی --- اور اسکے سامنے آ گئ ----

عالم خاموشی سے اٹھ گیا ---- اور دونوں باہر نکل آئے ---

حویلی بلکل ویسے ہی پڑی تھی ----

عالم کا دل کیا بس چلا جائے یہاں سے آزاد کر دے اس حویلی کو بھی مگر یہاں اروش تھی اسکی اپنی اروش --- اور کہیں بھی کوئ نہیں تھا مگر اروش تھی یہاں ---

خاموشی سے ہسپتال تک کا سفر نکلا اور--- ائرہ کے سٹیچیز کھلوانے میں اسنے پورے ہسپتال میں ایک ادھم مچا دیا ---

کہ اسے تکلیف نہ ہو مکرم اسکے لیے جوس لیے کھڑا تھا ----

شاید وہ اپنی شرمندگی مٹا رہا تھا ---اسکے ساتھ بہتر رویہ رکھ کر اسکا ہاتھ تھامے وہ کھڑا تھا --اور آخر تک ہاتھ پکڑے رکھا --- جبکہ ائرہ کو زرا جو فرق پڑا ہو---

وہ بس یوں ہی بیٹھی سب کچھ دیکھتی رہی

عالم نے اسکے آگے جوس کیا چہرے پر فکر کی لکیریں تھیں ائرہ نے ہاتھ میں تھام کر جوس پی لیا

درد تو نہیں ہو رہا" وہ پوچھ رہا تھا لہجے سے فکر واضح تھی مگر ائرہ نے جواب نہیں دیا ---

دل میں اتنا درد تھا بتانے بیٹھتی تو رو پڑتی اور رونے کے لیے بھی ہمت درکار تھی جو اب اس میں نہیں رہی تھی

وہ بنا کچھ کہے باہر نکل آئ --- عالم نے اسے جاتے دیکھا ----

اور خود بھی ڈاکٹر سے مل کر باہر آ گیا --

میڈیم آپکو تکلیف تو نہیں ہو رہی ---- کیونکہ سٹیچیز کھلتے ہوئے --- خون نکل آیا تھا " مکرم نے پوچھا تو ائرہ مسکرا دی

بس تھوڑی سی ہے --- وہ بھی اس ہاتھ میں " اسنے اپنا ہاتھ مکرم کے آگے کیا

اوہ پھر آپ بیٹھ جائیں جلدی سے گاڑی میں آپکو بھوک لگی ہے یہاں سے کچھ لے دوں " مکرم اسکا خیال کرتا بولا ---

ائرہ نے سر ہلا دیا ---

پلیز مجھے برگر کھانا ہے " وہ بولی --- عالم خود کو جیسے ملازم سمجھنے لگا اسکی اہمیت اتنی تھی کہ وہ اپنے ملازم کے سامنے ٹکے کی اوقات نہیں رکھتا تھا اسکی بیوی اسے بتانے کے بجائے ملازم کو یہ ساری باتیں بتا رہیں

میں بس ابھی لایا میڈیم" وہ بولا تو ائرہ گاڑی میں بیٹھ گئ

عالم شاہ نے آنکھوں پر گلاسسز لگائے اور وہ خود بھی گاڑی میں بیٹھ گیا

اور مکرم کا انتظار کیے بنا وہ --- گاڑی آگے بڑھانے گیا --

ائرہ نہیں بولی تھی کہ مکرم کو تو آنے دیتے -- اسنے کوئی احتجاج نہیں کیا تھا تیزی سے گزرتے راستوں کو دیکھنے لگی ---

عالم نے اسکیطرف دیکھا

غصے سے چہرہ سرخ ہونے لگا --

مجھ سے زیادہ تمھاری نظر میں مکرم کی اہمیت ہے جو تم نے اسے بتایا کہ تمھیں بھوک ہے " بلآخر عالم بول اٹھا ائرہ نے مڑ کر اسکیطرف دیکھا ---

آپکو فرق نہیں پڑنا چاہیے" وہ بس اتنا بولی ---

دیکھو ائرہ یہ سب میں نے نہیں کیا تمھارے ساتھ جو تم اس طرح کا بیہیو کر رہی ہو ---- " وہ ایکدم گاڑی روکتا اسکیطرف رخ کیے بولا ---

ائرہ کچھ نہیں بولی عالم اسکے جواب کا منتظر تھا مگر ائرہ نے جواب نہیں دیا

غصے سے سٹیرنگ پر ہاتھ مار کر اسنے اگڑی پھر آگے بڑھا لی --

بس اس رات میں ایک بات ہوئ تھی ان دونوں کی اور وہ یہ کہ ائرہ نے اسے اپنے گھر کا ایڈریس سمجھایا تھا۔

وہ گھر پہنچے تو ائرہ ایک پل میں گاڑی سے باہر نکلی اور دوڑتی ہوئی گھر میں داخل ہوئ۔۔۔۔۔

سامنے ہی باسم نظر آ گیا۔

باسم اسکو شاکڈ کی کیفیت میں دیکھنے لگا۔۔

ائرہ" وہ بے چین ہو کراسکیطرف بڑھا اور ائرہ اتنے عرصے بعد اپنوں کو دیکھ کر روتی ہوئی ۔۔باسم کے سینے سے جا لگی جبکہ عالم شاہ بھی وہیں کھڑا تھا ۔۔۔

باسم نے اسے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔۔۔

ائرہ ائرہ یہ سب کیا ہوا ہے" وہ بے تابی سے پوچھنے لگا

عالم شاہ پر ایک بھرکتی نگاہ ڈالی ۔۔

بابا کہاں ہیں" اسنے پوچھا۔۔

اندر چلو" عالم کو دیکھے بنا وہ ۔۔۔ دونوں اندر چلے گئے ۔۔

عالم کا چہرہ سرخ ہو گیا ----

ایسا کچھ بھی اسنے پہلے کبھی فیس نہیں کیا تھا --

غصے کے شعلوں سے وہ بھڑ بھرا اٹھا ----

کچھ ہی دیر بعد وہ خود سے اس کمرے کی جانب بڑھ گیا جہاں وہ دونوں گئے تھے ---

عالم نے دروازہ بجایا اور اندر آ گیا ---

سامنے ائرہ باپ کے سینے سے لگی رو رہی تھی جبکہ وہ پریشان تھے ----

ائرہ چہرے پر کیا ہوا ہے " وہ بیمار تھے شاید بستر پر لیٹے تھے اور ائرہ سر انکے سینے پر رکھے رو رہی تھی --

ایکدم وہ اٹھی اور --انکے آنسو صاف کیے

کچھ نہیں بس --- " اسنے بنا چھپائے تیمور کا قصہ سنا دیا

مسٹر عالم آپ اپنی بیوی کی حفاظت نہیں کر سکے " باسم غصے سے بولا --

Novel Galaxy

عالم یہاں لاجواب تھا ----

عالم کی خاموشی پر--- ائرہ کے والد نے باسم کو روکا ----

بیٹا بیٹھ جاؤ " وہ بولے عالم نے انکیطرف دیکھا وہ کچھ نہیں بولے تھے ایسا جبکہ وہ تو ان سے بھی سننے کے لیے تیار تھا -----

عالم بیٹھ گیا ---

" کچھ نہیں ہوتا میری جان تمھارا چہرہ پہلے جیسے ہو جائے گا کیسے " وہ بچوں کیطرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی " عالم کو اب احساس ہوا وہ اندر ہی اندرکس طرح گھل رہی تھی --

Novel Galaxy

آہ میرا بچہ " وہ مسکرا کر اسے سینے سے لگا گئے

میں ٹھیک کراوں گا یہ سارے نشان ہٹ جائیں گے " وہ اسے تسلی دینے لگے

پرومیس کریں" وہ بولی

پرومیس پرنسیز" وہ اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یقین دلانے لگی

عالم یہ سب دیکھ رہا تھا اسکی جانب وہ دیکھنا نہیں چاہتی تھی اور یہاں کیسے وہ اپنے باپ سے لاڈ اٹھوا رہی تھی ---

بابا آپ مجھے معاف کر دیں گے" وہ پھر سے بھیگے لہجے میں بولی ----

انھوں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر خود سے نزدیک کر لیا --

بیٹی تھی وہ انکی اور ایسی حالت میں لوٹی تھی --وہ اسے خود سے دور کر ہی نہیں سکتے تھے --

ائرہ جیسے خوش ہو گئ --

باسم" اسنے باسم کی جانب دیکھا جو اسکے نزدیک آیا مسکرا دیا --

میں تم سے ناراض رہ ہی نہیں سکتا

Novel Galaxy

جانتی ہو بچپن میں بھی تم اپنی من مانی کرتی تھی پھر نقصان اٹھاتی تھی اور میرے پاس پہنچ جاتی تھی پھر تمھارا سارا خراب کیا ہوا مجھے درست کرنا پڑتا تھا" وہ بولا مسکراہٹ لبوں میں تھی ائرہ ہنس دی -- باپ کے سینے سے لگ گئ

نظریں عالم شاہ کی سرخ نظروں سے جا ٹکرائیں

اور اسنے آنکھیں موند لیں ---

وہ اتنی بھی گئ گزری نہیں تھی جتنا عالم شاہ اسے جج رہا تھا --اسکے پاس اسکے رشتے تھے ---- وہ اروش نہیں تھی جس کے سگے ماں باپ بھیج دیتے یہ اسکے نہ ہوتے جو ایک دن بس چپ چاپ-- وہ گھر چھوڑ گئے تھے ---

Novel Galaxy

عالم شاہ کو ائرہ کے والد نے بہت پروٹوکول اور عزت دی جیسے ایک داماد کو دی جاتی تھی ائرہ سو گئ تھی اپنے فادر کے ہی کمرے میں جبکہ باسم کچھ دیر کے لیے چلا گیا تھا

انھوں نے بیچ میں سے ساری ہریٹیشن نکال دی تھی

تو بیٹا کچھ دن یہیں رک جاؤ " وہ بولے ----

عالم نے ایکدم انکیطرف دیکھا

یہاں

میرا مطلب انکل یہاں کیسے " وہ ہلکا سا مسکرایا --

تمھارا گھر ہے بیٹا داماد ہو تم میرے -- میں کچھ دن ائرہ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں " وہ بولے لبوں پر انکے بھی مسکان تھی --

انکل آپ ائرہ کو رکھ لیں مگر میرا یہاں رکنا آکورڈ لگتا ہے " وہ بولا ---

کیسے آکورڈ۔۔۔ بیٹے ہو تم " وہ بولے تو عالم نے مزید کچھ تردد کے بعد حامی بھر لی ۔۔۔

وہ کافی خوش ہو گئے تھے اسکے ماننے سے ۔۔۔

عالم کچھ دیر کے لیے خود بھی ریسٹ کرنے چلا گیا ۔۔

رات میں جب اسکی آنکھ کھلی تو چارو جانب اجنبیت تھی مگرسکون تھا ۔۔ آنکھ کھلتے ہی اروش سے آنکھ نہیں ٹکرائی تھی اسکی تصویریں نظروں کے سمانے نہیں آئیں تھیں اور کہیں نہ کہیں وہ جیسے پھر بھی نارمل تھا ۔۔

فریش ہو کر وہ باہر آیا

تو مکرم کی کال آ گئ اسنے اسے بتایا کہ وہ کہاں ہے

سائیں میں بھی آ جاتا ہوں " وہ بولا عالم ہنس دیا وہ اسکی جان چھوڑنے والا تھا ہی نہیں سر ہلا کر فون بند کر دیا ---

وہ فریش ہو کر روم سے باہر نکلا تو نیچے سے کافی شور کی آواز آ رہی تھی

وہ سیڑھیاں اترا تو --- باسم اور ائرہ کو کیرم کھیلتے دیکھا ----

ائرہ اس سے اتنی فرینک تھی بار بار باسم کے ہاتھ پر مکہ مارتی کبھی اپنی ٹانگ مارتی --

تم تم جیت نہیں سکتے ہارو تم بس ورنہ یہ کیرم تمھارے سر پر الٹ دوں گی" وہ غصے سے بولی

تم بچپن سے چیٹنگ کرتی آئ ہو اب تو کوئ خیال کرو " باسم نے اسکو گھورا

میں نے کہا ہے نہ ہارو گے" وہ بولی لہجے میں ضد تھی

Novel Galaxy

اوکے میں ہار گیا تمھارے سامنے سب کچھ " باسم نے اپنی باری اسے دے دی اور وہ جیت گئ -- آئرہ خوشی سے اچھلنے لگی

اوکے ریلکس ----" باسم ہنسا --

اور عالم سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا ہاں اسے فرق نہیں پڑنا چاہیے تھا -- وہ خود کھلے عام اروش کی محبت کا ڈھنڈورا پیٹتا رہا تھا کسی کے بھی دل کا خیال کئے بنا

تم کچھ کھاؤ گی" باسم نے پوچھا

ہاں برگر کھانے سے صبح سے دل کر رہا ہے" وہ بولی --

اوکے" وہ مسکرا کر آرڈر کرنے لگا ----

تبھی ائرہ کی نگاہ -- عالم پرگئ ---

وہ پھر سے انھیں سرخ نظروں سے اسے دیکھنے لگا ---

Novel Galaxy

کیا میں کچھ دیراپنی بیوی سے اکیلے میں بات کر سکتا ہوں " سخت سرد لہجے میں وہ باسم کی جانب دیکھ کر بولا --

باسم بنا جواب دیے اٹھ کر چلا گیا وہ اسکے منہ لگنا نہیں چاہتا تھا --

ائرہ کو یہ بات اچھی نہیں لگی ---

ہم میں میاں بیوی والا کوئ رشتہ نہیں جو اچانک آپکو مجھ سے بات کرنی ہے --- " اسے اچھا نہیں لگا تھا تبھی اسکا فیور کرتی بولی --

کیا ہم میں میاں بیوی والا کچھ نہیں" وہ اسکیطرف دیکھنے لگا --

ائرہ اٹھنے لگی عالم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے کھینچ کر بیٹھا لیا

تم یہ سب کچھ جان بوجھ کر مجھے جیلس کرنے کے لیے کر رہی ہو تو سنو ہاں مجھے بلکل اچھا نہیں لگ رہا تمھارا اس طرح اس باسم سے فری ہونا " وہ غصے سے بولا --

مجھے فرق نہیں پڑتا --

اپنے باپ کے گھر میں ہوں آپکے گھر میں نہیں جو منہ سی لوں گی

" تو یہ تھی تمھاری محبت

عالم ہنسا

اگر میرے منہ پر یہ تمغے سجنے کے بعد ہی میرا ہونا تھا آپ نے ---

تو ایک بار کہتے تو صیحی سارے تمغے اپنے ہاتھوں سے آپکے لیے دیتی

"مگر اب نہیں عالم شاہ اب مجھے نہ آپکی محبت کی پرواہ اور نہ کسی چیز کی ۔

وہ بولی عالم اسے گھورنے لگا دو منٹ میں تمھارے ہوش ٹھکانے لگا دوں گا

میری نرمی کا فائدہ نہ اٹھاو یہ سب کچھ میں نے نہیں کیا تمھارے ساتھ

آپ نے کیا ہوتا تو شاید مجھے تکلیف نہ ہوتی" وہ جیسے ہار کر بولی --

عالم ایک اسکیطرف دیکھنے لگا ---

یہ جو آپکا دل ہے کہ اروش کی پریشانی اسکی آہ و بکا سن سکتا ہے ائرہ کی

نہیں

تبھی میرے چلانے چیخنے --- پکارنے کی کوئ صدا آپ تک نہیں پہنچی

اور جب وہ یہ سب میرے ساتھ کر چکا تب آپ کسی فلم کے ہیرو کیطرح

حاضر ہو گئے

اور آپ نے بدلا اروش کا لیا--- عالم میرا نہیں" وہ اسے دھکا دے کر چیخی ۔

میرا لیتے تو اس کے منہ پر یہ ہی نشان ڈالتی میں ---

اسے کروانا اروش کا بدلا تھا -- کیونکہ گری اروش تھی میں نہیں " وہ چیخی

اسکا گریبان پکڑ لیا ---

آپکو لگتا ہے آپ کی یہ ہمدردیاں --- مجھے -- آپکی طرف مائل کریں گی نہیں

عالم آپ مجھ سے بہت نفرت کرتے ہیں میں دیکھ چکی ہوں --یہ نفرت

--" وہ آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرتی بولی ---

نہ جانے عالم شاہ کو کیا ہوا اچانک اسکے بال مٹھی میں جکڑ کر اسنے اسکے

لفظوں کو خود میں چن لیا ---

یہ بے ساختہ نہیں تھا ائرہ کو لگا جبکہ عالم خود کچھ سوچ نہیں پایا ----

وہ حسین لمحے حسین نرم لمس اسے بخشنے لگا ----

ائرہ نے خود کو چھڑانا چاہا مگر وہ اسے مزید نزدیک کرگیا کہ وہ --- اسکے سینے سے لگ گئ ---

تادیر اسکا بھیگا لمس اسپر برستا رہا ---

اور عالم اس سے آہستہ سے جدا ہوا ۔

تمھاری ساری باتیں سچ ہیں مگر یہ جھوٹ ہے کہ میں نے اروش کا بدلا لیا --

یقین مانو تو اس وقت بس تم سوار تھی میرے دماغ پرایک جنون کیطرح

Novel Galaxy

کہ اسکی جرت کیسے ہوئی میری بیوی تک پہنچے اور اسکا یہ حال کرے --ہاں مجھے تم سے اسکا منہ ٹوٹا دینا چاہیے تھے -- مگر میں نے اس وقت اروش کو

نہیں سوچا -- ایک پل کے لیے بھی نہیں --- بس میرے دماغ میں ائرہ تھی ----

وہ بولا --- ائرہ کی بھاری ہوئ سانسوں کو ایک بار پھر نرمی سے جکڑا اور پل میں چھوڑ دیا ---

یہ سب کیوں کر رہے ہیں آپ --- چھوٹ گئ آپکی جان مجھ سے ہو گیا میرا دل آپ سے باغی جائیں اروش کے پاس -- " وہ اپنا چہرہ پھیر گئ ---

عالم اسکو غور سے دیکھنے لگا ---

یہ نہیں کہوں گا تم سے محبت ہے۔ ---- وہ بولا اور اسکا چہرہ بلکل اپنے سامنے کر لیا ----

مگر تمھارا ساتھ چاہیے --- ساری زندگی کے لیے --

کیا تمھاری محبت ہم دونوں کے لیے کافی نہیں " وہ سوال کرنے لگا --

ائرہ دنگ رہ گئ ---

Novel Galaxy

عالم کے منہ سے یہ ساری باتیں سننا کسی معجزے سے کم نہیں تھا

کافی ہو سکتی ہے نہ تمھاری محبت ہم دونوں کے لیے --- میں میں بہت ادھورا شخص ہوں ---- اور مجھے واقعی محبت کرنی نہیں آتی ---

نہ شاید ٹھیک سے میں اروش سے محبت کر سکا تبھی وہ میرے ساتھ نہیں ----مگر تمھاری محبت میں اتنی تاثیر تھی کہ عالم شاہ نے تمھیں چھوا اروش کو نہیں ---

عالم شاہ کی بیوی تم بنی اروش نہیں ----

میں تمھیں تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا نہ اپنے غم میں کسی کو شریک کرنا چاہتا تھا مگر تم پھر بھی ہو گئ ----

تمھاری محبت میں مجھ سے زیادہ طاقت اور سچائ تھی ائرہ تبھی تم جیت گئ

تم واقعی جیت گئ

تمھارا ساتھ چاہیے مجھے --- اتنا تو کر ہی سکتی ہو کہ ساری زندگی کے لیے عالم کو سنبھال لو

مجھ میں ہمت نہیں کہ میں کسی کو سنبھالو ---- بس میں نے عالم کو تمھارے حوالے کر دیا --

اب نئے سرے سے اس کی کانٹ چھانٹ تم کرو گی ----

بس ایک ایک --- تکلیف ہے ---- وہ یہ ہے کہ میں محبت نہیں کر سکتا تم سے کبھی ---- " ائرہ کی آنکھوں میں جہاں واضح بڑے بڑے آنسو تھے وہیں عالم کی آنکھوں میں بھی آج بھیگا پن تھا

بس --- بس یہ نہیں کر سکتا تم کبھی مانگنا بھی مت ---

باقی جو تم جیسے کہو گی ویسے کروں گا ---

میں محبت نہیں دے سکتا تمھیں ---

تھوک دے گا میرا ضمیر ہی مجھ پر --- اگر تم سے محبت کر بیٹھا اور کبھی ہو
بھی گئ تو اظہار نہیں کر سکوں گا

--- خود سے نظریں ملانے قابل نہیں رہو گا --

مگر مجھے یقین ہے تمھاری محبت کافی ہو گی ہم دونوں کے لیے اتنی وسعت
ہے نہ تمھاری محبت میں کہ میں اس میں سما جاؤ" وہ بولتا جا رہا تھا ----
ائرہ سنتی جا رہی تھی

اور اروش" اسکے لبوں سے بے ساختہ نکلا ---
عالم نے ایک تکلیف دہ سانس اندر اتاری

اسکا ذکر کبھی نہیں کروں گا --" وہ ہار کر بولا -- آنکھوں میں آنسوں تیر
گئے -- ائرہ نے اسکا چہرہ پکڑ لیا --اور سر نفی میں ہلا دیا

نہیں اسکا ذکر صرف مجھ سے کرنا ---- جب جب آپ اسکا ذکر مجھ سے کریں گے میری محبت میں وسعت پائیں گے " وہ بولی -- عالم نے اسے سینے میں جکڑ لیا --- اور اسکی گردن میں چہرہ چھپا کر وہ ایکدم رو دیا -- یہ دوسرا شخص تھا جس کے آگے وہ رویا تھا -- ائرہ بھی رو پڑی --- اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی ---

باسم جو یہ منظر دیکھ رہا تھا اپنے آنسو صاف کرکے وہ وہاں سے ہٹ گیا

شاید ائرہ عالم کے لیے ہی بنی تھی --

وہ آسمان کی جانب دیکھ کر مسکرا دیا

ائرہ اسے بچوں کیطرح سمیٹ رہی تھی وہ شاید آخری بار بہت رونا چاہتا تھا

وہ اسے خود میں جکڑے ہوئے تھا ائرہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتی رہی

عالم کچھ دیر بعد سنبھل کر اس سے دور ہوا ----

اور ائرہ نے اسکیطرف دیکھا ----

اسکے ہاتھ تھام لیے --

عالم نے بھی اسکیطرف دیکھا ---

اور ہلکا سا مسکرا دیا ----

اب مجھے ان آنکھوں میں عالم دکھ رہا ہے " وہ اسکی گھیری آنکھوں میں دیکھنے لگا ----

ائرہ ہنس دی ----

یہ تو آپکو ساری زندگی دیکھے گا ----" وہ بولی ---

عالم سر ہلا گیا ----

Novel Galaxy

کچھ کھائیں گے وہ پوچھنے لگی ---

تمھارا برگر" وہ بولا اور اس سے دور ہوا --

ائرہ کے چہرے پر قوس قزح کے رنگ بکھر گئے ----

عالم" اسنے اسکو پکارہ عالم نے اسکی جانب دیکھا --

یہ نشان " وہ پریشانی سے بولی ---

آئ پرومیس یہ تمھارے چہرے پر نہیں رہیں گے ہاتھوں پر بھی --- نہیں

ہم کل کی فلائٹ سے امریکہ جائیں گے اوکے ڈونٹ وری" وہ اسکا دوسرا

گال تھپتھپا کر بولا --

ائرہ نے مسکرا کر سر ہلا دیا --

عالم کیرم کی گوٹیوں کو ہاتھ میں پکڑے نہ جانے کس سوچ میں تھا ----

ہم امریکہ ہی شفٹ ہو جائیں گے" وہ کچھ دیر بعد بولا ----

Novel Galaxy

ائرہ نے اسکیطرف دیکھا --

وہ کیوں " وہ بولی --

میں حویلی نہیں جانا چاہتا " اسنے کہا --

ائرہ خاموش ہوگئ -- شاید وہ--- اپنی جان چھڑانا چاہتا تھا ماضی سے ----

اوکے " ائرہ تو ہر حال میں اسکے ساتھ تھی اسکے حامی بھرتے ہی -- عالم مسکرا دیا --

تبھی اندر سے ائرہ کے بابا بھی آ گئے بیٹی کو مسکراتے دیکھ وہ بھی مسکرا دیے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

کھانے کا کوئ انتظام نہیں ہے کیا--- " وہ بولے --

تو ائرہ نے سر ہلایا --

میں ابھی بناتی ہوں " وہ جوش میں اٹھی --

Novel Galaxy

نہیں رہنے دو باہر سے منگا لیتے ہیں یہ گرم ہیٹ تمھیں ایپٹیٹ کرے گی

وہ ائرہ کی جانب دیکھ کر بولا "

ائرہ کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ کبھی وہ اسکا خیال رکھے گا--اسکی فکر

کرے گا---

اسکے بابا نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا--

ٹھیک کہہ رہا ہے عالم مجھے دیکھو دھیان ہی نہیں رہا میری بیٹی اتنی پیاری ہے

یہ زخم بھی اچھے لگ رہے ہیں " وہ شرارت سے بولے

-

بس کریں بابا اتنے برے لگ رہے ہیں" وہ اداس ہوگئ----

ٹھیک کہہ رہے ہیں انکل " عالم کی بات پر ائرہ نے زرا شرمگی پلکیں اسکی

جانب اٹھائ ----

اسکے لبوں پر مدھم مسکان تھی جبکہ آنکھوں میں ایک ٹھراو--

مگر مجھے ہٹوانے ہیں یہ نشان ۔" وہ بولی ---

میں ٹکٹس بک کرا چکا ہوں کچھ دیر میں مکرم آنے ولا ہو گا ہماری کل صبح کی ہی فلائٹ ہے " وہ تفصیل سے بتانے لگا --

مگر بیٹا کچھ دن تو ٹھرتے" وہ بولے ---

تو عالم نے ایک نظر ائرہ کی جانب دیکھا پھر انکیطرف دیکھا ----

میں چاہتا ہوں انکل جتنی جلدی ہو سکے ائرہ کے چہرے سے یہ نشان ہٹ جائیں تاکہ اسے کچھ ماضی یاد نہ آئے " وہ سنجیدگی سے بولا ---

انھوں نے بھی سر ہلا دیا بات مانتے ہوئے

کچھ دیر ماحول میں خاموشی رہی اور اسکے بعد ایکدم باسم کی آواز ابھری

گائز کھانا آ گیا ہے " وہ ان سب کے سامنے میکڈونلڈز کے بکس رکھتا بولا ---

اوہ تھنکیو یار " ائرہ نے پورے دانتوں کی نمائش کی جبکہ نگاہ ایکدم عالم سے جا ملی جو سنجیدگی سے ایک ائری برو آچکا چکا تھا ---

ائرہ کا دل بلو اچھلا --- وہ باسم سے جیلس ہو رہا تھا ---

کتنے مزے کی بات تھی کیوں نہ وہ اسے مزید جیلس کرے --وہ جوش میں آ گئ اور --اسی تیزی سے --- اس پر سے نگاہ پھیر لی جیسے کچھ سمجھ ہی نہ ہو اسکی آنکھوں کا مفہوم سمجھا ہی نہ ہو ---

باسم اسکی جانب دیکھ کر مسکرایا --اور اسی کے ساتھ بیٹھ گیا --- عالم سامنے صوفے پر بیٹھا تھا جبکہ باسم اور ائرہ ایک ساتھ اور انکل دوسری طرف

عالم نے پہلو بدلا

ائرہ کا دل کیا باسم کو داد دے --- اس سرد چٹان میں چلو کسی نہ کسی وجہ سے حرکت تو ہوئ ائرہ کے نام کی ---

ائرہ باسم کے ساتھ پچھلی باتیں یاد کرنے لگی ----

وہ بار بار اسکے شانے پر ہاتھ مارتی ---

اسکے ساتھ قہقہہ لگاتی باسم اسکے بال کھینچتا ۔۔اسکی ناک کو لاڈ سے دباتا

۔۔۔۔

جبکہ انکل نے مسکرا کر رخ عالم کیطرف کر لیا کچھ سیاسی موضوع پر گفتگو

ہوئ ۔۔۔

مگر اسکی توجہ باسم اور ائرہ پرہی تھی ائرہ چور نظروں سے اسکی جانب دیکھتی

رہی جو ہر تھوڑی دیر بعد پوزیشن چینج کرتا ۔۔۔

یہ خلش تھی زندگی کی کہ وہ اسے محبت نہیں دے سکتا تھا ۔۔۔

مگر ائرہ اسے زندگی کے کسی نہ کسی حصے میں خود سے محبت کرنے پر مجبور

کر دے گی اسے یقین تھا ۔۔۔۔

تبھی اسنے اسی حرکات شروع کر دیں تھیں جو دلچسپ بھی تھیں اور پر مزہ

بھی

Novel Galaxy

محفل دیر تک لگی رہی کیونکہ کل صبح عالم کو صیام سے بھی ملنا تھا اسکے بعد انکی فلائٹ تھی اسی بیچ مکرم بھی آ گیا تھا عالم شاہ کو پرسکون دیکھ کر وہ بے حد خوش ہوا تھا ----

اسکی ٹکٹس اسکے ہاتھ میں دے دیں تھیں ---

محفل ختم ہوئ تو --- باسم ائرہ کی جانب دیکھنے لگا --

یعنی آج کے بعد تم مجھے نظر نہیں آؤ گی۔ " وہ بولا --

عالم نے حیرانگی سے اسکا لہجہ نوٹ کیا

آؤں گی بھئ تمھاری شادی پر --- جلدی سے کوئ لڑکی پسند کر کے شادی کر لینا " وہ آنکھ دباتی بولی ---

عالم پانی کا گلاس جو اسکے ہاتھ میں تھا زور سے کانچ کی ٹیبل پر پٹخ کر اٹھ کر چلا گیا -- ائرہ نے ہنسی دبا کر یہ منظر دیکھا اور پھر باسم کو

Novel Galaxy

میں جانتا ہوں عالم کو جلانے کے لیے یہ سب کر رہی ہو " باسم پھیکا سا ہنسا ---

ائرہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا

تم ہمیشہ سے میرے دوست تھے اور رہو گے ----

سمجھے اور ہماری دوستی میں کبھی عالم بھی نہیں آئے گا جو مقام میرے دل میں تمھارے لیے ہے اس جگہ پر کوئ نہیں آ سکتا اور نہ اس جگہ تک جو عالم کے لیے ہے تم دونوں الگ الگ پوزیشن رکھتے ہو -- پلیز شادی کر لینا

میں جلد لوٹ آؤ گی " وہ بولی --

بڑی بڑی باتیں کر رہی ہو " باسم ہنسا

سمجھدار ہو گیئں ہوں " اسنے آنکھ ماری

اب جا کر اسے بھی دیکھو جسے جلا چکی ہو " باسم اٹھا ----

Novel Galaxy

ہائے یہ تو ارمان ہی رہے ہمارا کبھی وہ بھی جلتے --- کسی سے ----" ائرہ نے سانس کھینچی

باسم ہنستا ہوا اسکے بال بگاڑ کر وہاں سے چلا گیا انکل تو پہلے ہی جا چکے تھے

ائرہ نے ایک خالی ہال میں نظر دوڑائ

دل میں عجیب گدگدی سی ہوئ ----

یہ وقت اسکی زندگی کا بہترین وقت تھا جب عالم اسکا تھا ---

اسکے قدم کمرے کی جانب اٹھ رہے تھے اور ہر قدم پر وہ ----

مطمئن سی ہوتی --- شاداں تھیں

وہ روم میں داخل وہی تو عالم بیڈ پر لیٹا ہوا تھا --

Novel Galaxy

کچھ عجیب تو لگا اسکو اپنے کمرے میں دیکھ کر گھبراہٹ بھی ہوئ مگر ان سب جزبوں سے زیادہ اچھا یہ تھا کہ وہ بہت خوش تھی اسطرح اسے اپنے بیڈ پر لیٹا دیکھ کر ----

مجھے لگا آپ سو جائیں گے " ائرہ نے بات شروع کی ----

کیوں ابھی تم نے مزید باتیں کرنی تھیں اپنے باسم سے " عالم نے چیڑ کر کہا -- ائرہ کا دل گدگدا اٹھ تیر نشانے پر لگا تھا ۔

اپنے تو صرف آپ ہیں میرے " وہ اسکے نزدیک آئ اور پیار سے اسکی جانب دیکھنے لگی --

لگ تو نہیں رہا تھا میں اپنا ہو--- یہ وہ باسم " وہ گھور کر ائرہ کو دیکھنے لگا

اوہو وہ تو میرا دوست ہے --- اچھے والا " وہ پاس ہی بیٹھ گئ ---- کہ عالم کا حرکت کرتا گھٹنا بار بار اسکی ٹانگ سے ٹکرا رہا تھا ---

دل میں عجب شور سا مچ گیا ----

وہ اٹھ کر بیٹھا تو ائرہ کو اپنا اپ اسکے سامنے بہت چھوٹا سا لگا ---وہ بلکل اسکے ساتھ بیٹھا تھا چھایا ہوا لگ رہا تھا اور اسکے ہونے سے تو ائرہ کا ہر منظر بھرپور تھا ----

ائرہ انگلیاں چٹخانے لگی در حقیقت وہ کنفیوز ہو رہی تھی ---

عالم یہ سب نوٹ کر رہا تھا -----

عالم کی فیلنگز ائرہ سے قدرے مختلف تھی ----

ہمیشہ اسنے اسطرح اپنے سامنے گھبراتے ہوئے صرف اروش کو تصور کیا تھا --

مگر وہ شرم سے گھبرائ نہیں البتہ اس سے ڈرتی ضرور تھی

اور آج حقیقت کیا تھی بلکل ہی مختلف

Novel Galaxy

وہ اسکے سلکی ڈھلک کر چہرے پر آئے بالوں کو اپنی پور سے --- اسکے

چہرے سے ہٹاتا -- سوچ رہا تھا

جبکہ احمئرہ کے وجود میں سنسنی سی مچ رہی تھی---

عالم شاہ کے سامنے بیٹھی

لڑکی --- ہر بار اسکی قربت کھینچ لیتی تھی---

شاید اسکی قسمت میں عالم تھا --- اسی لیے-- عالم نے سوچتے ہوئے اسکا

چہرہ تھام لیا ---

اگر کوئ اسکی چاہت جانتا تو --وہ ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا ----

مگر اس لڑکی کے جزبات کو بھی ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتا تھا ----

اسنے اسکے چہرے پر نرمی سے جھکتے ہوئے سوچا ----

Novel Galaxy

عالم شاہ کی لیے یہ قربت اچانک دلچسپ ہونے لگی جو صرف ائرہ کے لیے اس کیطرف بڑھا تھا اچانک اسکے اپنے جزبات بھی اسکے طلب گار ہوئے یہ سب قدرتی تھا ---

وہ اسکی طرف بڑھا تھا اسکے لیے مگر اپنے جزبات کے بھنچال کو سنبھال نہیں سکا اور جب شدت عالم شاہ میں اٹھی تو یہ شدت ائرہ سے برداشت نہ ہوئ ---

چہرے پر سرخی پھیل گئ دل دھڑک اٹھا --- عالم نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا ----

وہ اس تیزی پر کچھ پریشان سی ہوئ ----

جبکہ خود وہ پیچھے بیڈ پر گیرہ تھا ----

ائر کے لیے یہ لمحے واقعی قیمتی تھی ---وہ اسے اپنی قربت بخش رہا تھا ----

عالم نے ہاتھ بڑھا کر کمرے میں چلتا واحد نائٹ بلب بھی بند کر دیا

شاید وہ --- خود کو خود بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا ----

ائرہ نے اس بات کو محسوس کیا مگر عالم کی کاروائیوں نے اسکے اوسان بہت تیزی سے خطا کیے --

عالم" وہ بے چینی سے پکار اٹھی جبکہ بنا جواب سوال کے ائرہ کو اسکا مظبوط ہاتھ اپنے منہ پر دھرا محسوس ہوا جیسے وہ اسکے سارے لفظوں کو ہاتھ کی ہتھیلی کے نیچے دبا دیا ----ہو

ائرہ اسکے لمس کو جا بجا محسوس کر رہی تھی گردن سے ہوتا وہ کان کے نزدیک جھکا

کیا ہوا --- محبت میں یہ سب تو سہنا پڑتا ہے" وہ بولا ائرہ کو اسکا لہجہ واضح مسکراتا محسوس ہوا -- وہ جواب نہیں دے سکی حیا کے مارے اور اسنے ---- اپنی آنکھیں بند کر لیں جبکہ اس سے پہلے اندھیرے میں جیسے وہ کچھ تلاش کر رہی تھی ---

---

صبح وہ پہلے ہی جلدی سے اٹھ گئ یہ اسکے بابا کا گھر تھا عالم کا نہیں جلدی سے اٹھ کر فریش ہو کر عالم کو یوں ہی سوتا ۔۔۔۔ مسکرا کر دیکھ کر وہ باہر آ گئ

اسکا اسکے گھر ہونا ۔۔ معجزہ تھا جو پورا ہو گیا تھا وہ خوش تھی بے حد خوش ۔۔

وہ لون میں آئ بابا وہیں تھے موجود ۔۔۔

وہ انکے پاس بیٹھ گئ ۔۔۔۔

وہ اس سے باتیں کرتے رہے اور اچانک ائرہ نے انکا ہاتھ پکڑ لیا

آپ نے مجھے معاف کر دیا نہ " وہ اپنی کئ گئ ضد اور حرکات پر بہت شرمندہ تھی اور باپ سے ضد لگانے اور نافرمانی کرنے کا انجام بھی سہہ چکی تھی وہ مسکرا دیے ۔۔۔

ہاں میں تم سے بہت غصہ تھا ناراض بھی بے چین بھی --

مگر اب نہیں ہوں -- ماں باپ شاید اولاد کے لیے عزت رکھتے ہیں دل میں

--- " وہ پیار سے بولے ائرہ نے جھک کر انکے ہاتھ چوم لیے

آئندہ آپکو میری طرف سے شکایت نہیں ملے گی " وہ بھیگی آنکھوں سے

انھیں دیکھنے لگی --

وہ مسکرا دیے ----

عالم بھی ایکدم وہاں آ گیا ---

ائرہ اس سے نگاہ ہی نہیں ملا پا رہی تھی --

بیٹا ناشتہ لگوا دیتا ہوں" انکل ایکدم اٹھ کر بولے -

نہیں تھنکیو انکل ہم بس اب جانے لگے ہیں ---- " وہ بولا ---

تو ائرہ اٹھی ----

مسکرا کر وہ سب ایک دوسرے سے ملے ----

تبھی باسم بھی آ گیا مجھے مکرم سے پتا لگ گیا تھا تم لوگوں کی فلائٹ جلدی

ہے " وہ آیا اور بولا ---

ائرہ مسکرائ اور عالم بھی مسکرا دیا ---

سب کی دعاؤں میں وہ دونوں اس گھر سے رخصت ہو گئے

صیام باپ بننے والا تھا --- عالم نے اسے مبارک باد دی جبکہ ائرہ تو شرماتی

حمائل کو کھینچ کر دوسرے روم میں لے گی

-- جبکہ صیام اور عالم پیچھے رہ گئے

عالم کا مسکراتا چہرہ اچانک سنجیدہ ہو گیا

صیام نے غور سے اسے دیکھا ----

یعنی تو زبردستی کا رشتہ نبھا رہے ہو " وہ بولا ---

نہیں ایسا نہیں ہے --- بس دل کے ہاتھوں مجبور ہوں " وہ بولا ----

آنکھوں میں اب بھی عکس کسی اور کا تھا ----

تم اسطرح نہیں کر سکتے عالم اسطرح اس لڑکی کے حق مرتے ہیں " صیام کو غصہ آیا ----

عالم نے اسکی جانب دیکھا

مگر جواب نہیں دیا

تم کوشش کرو تم بھول جاؤ گے " اسے اچانک ترس آیا تھا عالم پر

یہ تو ائرہ پر ڈیپینڈ کرتا ہے " عالم نے سر جھٹک کر کہا

"نہیں تم پر کرتا ہے کہ تم بھولنا چاہتے ہو بھی یہ نہیں

اور میں کبھی بھول نہیں سکتا " اسنے جیسے حتمی بات کی اور کھڑا ہو گیا

صیام اسے دیکھتا رہا

میں بہت خوش ہوں تمھارے لیے" عالم نے مسکرا کر کہا

مجھے بھی خوش ہونے کا موقع دو" صیام بولا تو عالم --- ہنس پڑا ----

دونوں بغل گیر ہوئے ---

ائرہ حمائل کے ساتھ باہرکھڑی یہ سب سن چکی تھی اندرآ گئ اسکے چہرے پر

عجب رنگ تھے

وہاں بھی سب سے مل کروہ فلائٹ کے لیے نکل گئے ----

پورے راستے وہ خاموش تھی عالم کو اس سے خاموشی کی امید نہیں تھی ---

یہاں تک کے وہ جہاز میں سوار ہو گئے ----

کیا تمھیں میرے ساتھ اس سفر میں دلچسپی نہیں" وہ اچانک خود ہی بولا ---

ائرہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھا -- کبھی بیگانہ کبھی اپنا لگتا تھا کہتا تھا

بھولے گا نہیں اروش کو پھر بھی ائرہ کا ساتھ چاہیے تھا ----

کتنا ظالم تھا نہ وہ

دل میں کچھ رکھے بیٹھا تھا اور دیکھاتا کچھ تھا مگر وہ بے ایمان نہیں تھا اسنے پہلے ہی بتا دیا تھا وہ اسے محبت نہیں دے سکتا

جب محبت نہیں دے سکتا تو --- کیسے وہ دل میں اسے جگہ دے گا ---

ہاں بس زندگی میں جگہ دی تھی اب ائرہ کی محبت تھی -- خود کو اور اسکو کیسے باندھے رکھتی --

اچانک وہ آگے بڑھی اور عالم کے گال پر نرم لمس چھوڑا ---

عالم تو اس حرکت پر دنگ رہ گیا ---

ائرہ اسکے فیس ایکسپریشن پر اپنی ہنسی دبانے لگی ---

عالم نے ارد گرد دیکھا سب اپنی سیٹس پر تھے اپنی مصروفیت میں انپر نگاہ کسی کی نہیں تھی ---

میں آپ میں انٹرسٹ نہیں ہوں گی تو کس میں لوں گی " وہ پوچھنے لگی

آنکھوں کو دو لمحوں میں بدل لیا --

میں اسکا جواب کیسے دوں تمھیں " عالم اس لمس پر ہی اٹکا ہوا تھا

بھول جائیں" ائرہ نے لاپرواہی سے کہا ----

جبکہ عالم نے اسکی کلائی سختی سے جکڑ لی ----

میں بلکل شرم نہیں کھاتا --- کچھ بھی کرنے میں " وہ اسکے چہرے پر جھکنے لگا تھا

عالم عالم پلیز سب دیکھیں گے نوٹس کر لیں " عالم دور ہوا -- ائرہ کی سانسیں بحال ہوئیں

--

جاتے ساتھ ہی اسکا بدلا لو گا یاد رکھنا " وہ بولا ----

ائرہ نے معصومیت سے --- آنکھیں جھپکیں

" ڈرامے نہ کرو

کتنے بدتمیز ہیں آپ ---" وہ گھورنے لگی ---

" تمھارا لڑنے کا ارادہ ہے

عالم نے عاجز آ کر اسکیطرف دیکھا ----

میں کیوں لڑوں گی ---آل ٹائم سڑو کی ڈیوٹی آپکی ہے " وہ اسکا بازو تھامے اسپر سر رکھ گئ

اسکے کلون کی خوشبو ائرہ کی ناک کے نتھنوں سے ٹکرا رہی تھی---

عالم کچھ نہیں بولا --

عالم یہ کیا نئ شروعات ہے " اچانک وہ بولی ---

مگر دیکھا نہیں اسکی آنکھوں میں

اسکی آنکھوں میں انکار نہیں دیکھنا چاہتی تھی پھر سے اقرار سننا چاہتی تھی

ہاں یہ نئ شروعات ہے " وہ اسکے بال سہلاتا بولا --

ائرہ نے آنکھیں موند لیں۔

Novel Galaxy

جبکہ عالم نے گھیرہ سانس بھرا

شاید " وہ خود سے بولا

کسی عشق کی تلاش ہے " اسکا دل دھڑکا

--

میں دوبارہ نہیں آؤ گا اروش -- تمھارے قدموں سے بندھ کر --- میں زیادتی نہیں کرنا چاہتا کسی کے ساتھ " یہ آخری فقرے تھے جو اسنے آنکھیں مندنے سے پہلے بولے تھے

Novel Galaxy

ختم شد

Novel Galaxy